صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ
۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ
فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ



3

مکتبہ اسلامیہ

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

۶-۵

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالی

تخریج

فضیلة الشیخ احمد زهوة

فضیلة الشیخ احمد عنایة

الکتاب انٹرنیشنل

کتاب .... صحیح مُسلم

تالیف .... ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ .... علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ

ناشر .... الکتاب انٹرنیشنل

اشاعت اول .... اکتوبر ۲۰۱۰ء

قیمت ۱۲۵۰

ملنے کا پتا

الکتاب انٹرنیشنل

F-50B مرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

Mob: - 09312508762, Ph: 011-26986973

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سفر کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ.

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان۔

(٤٥١٩) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى: أَحْسِبُهُ قَالَ: جُوَيْرِيَةَ أَوِ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

ابن عون سے روایت ہے، میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے، ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپ ﷺ نے قتل کیا ان میں سے جولڑے اور باقی کو قید کیا۔ اور اسی دن جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا: یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی۔ وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

[بخاری: ٢٥٤١؛ ابوداود: ٢٦٣٣]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکا یک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے۔ اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں: ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے۔ یہ قول ہے مالک رحمہ اللہ کا اور ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں۔ یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے۔ ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابوثور اور ابن منذر رحمہ اللہ کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا جدید اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی رحمہ اللہ کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب، غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

(٤٥٢٠) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ.

حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

[راجع:٤٥١٩]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَأْمِيْرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَآءَ عَلَى الْبُعُوْثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا.

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو طریقے کیونکر بتلائے۔

(٤٥٢١) عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً. [ابوداود: ٢٦١٢؛ ترمذي: ١٦١٧؛ ابن ماجه: ٢٨٥٨]

سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٢) عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيْرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: ((اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْخِلَالٍ ـ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعض نے کہا: سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے: ''جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اللہ کے راستہ میں لڑو، اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو، جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف، پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لئے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہیں ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا)

هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ وَلٰكِنِ اجْعَلْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيٰى: يَعْنِيْ اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهٗ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ. [راجع:٤٥٢١]

اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے اصحاب کی پناہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو اللہ کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لائیں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پائیں گے۔ البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پائیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کا صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں۔ اور ابوعبید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائلِ اسلام میں تھا پر اس کی دلیل نہیں۔ انتھی مختصراً۔

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی، کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ۔ مالک رحمہ اللہ اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جائے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہوگا مگر اہل کتاب سے، مجوس سے عربی ہو یا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مال دار پر اڑتالیس درہم ہیں۔ اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ انتھی۔

(٤٥٢٣) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو

اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ. [راجع: ٤٥٢١]

روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٤) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا. [راجع: ٤٥٢١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ .

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں۔

(٤٥٢٥) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: ((بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)). [ابوداود: ٤٨٣٥]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے تو فرماتے: ''خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ۔ آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: تا کہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور خوف دلانا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں، نومسلموں اور گناہگاروں پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

(٤٥٢٦) عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)). [بخاري: ٤٣٤٣، ٤٣٤٤، ٤٣٤٥، ٣٠٣٨، ٦١٢٤، ٧١٧٢؛ ابوداود: ٤٣٥٦؛ نسائي: ٥٦١١؛ ابن ماجه: ٣٣٩١؛ وانظر في مسلم: ٥٢١٥، ٥٢١٦]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا ''آسانی کرو، دشواری اور سختی مت کرو، خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو، پھوٹ مت کرو''

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٧) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: ((وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)). [راجع: ٤٥٢٧]

اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی شعبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے۔ اور زید بن ابی انیسہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو۔ اختلاف مت کرو۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسانی کرو اور سختی مت کرو، آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا))۔ [بخاری: ٦٩، ٦١٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ.

باب: عہد شکنی حرام ہے۔

(٤٥٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ))۔ [بخاری: ٦١٧٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا' پھر کہا جائے گا: یہ دغا بازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے، دغا باز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغا بازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیوں کہ اس کی دغا بازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ دونوں دغا بازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغا بازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان' مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

(٤٥٣٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. [ترمذی: ١٥٨١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٤٥٣١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ: أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

(٤٥٣٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔ [بخاری: ٣١٨٦، ٣١٨٧؛ ابن ماجہ: ٢٨٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٤) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: ((يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ))۔ [راجع: ٤٥٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ''یہ فلانے کی دغا بازی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٥) عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [راجع: ٤٥٣٤]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جائے گا کہا جائے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی۔''

(٤٥٣٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ)). [بخاری: ٣١٨٦، ٣١٨٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن، جس سے اس کی شناخت ہوگی''۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٧) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ عِنْدَاِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔''

(٤٥٣٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَاوَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جائے گا اس کی دغابازی کے موافق اور کوئی دغاباز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغابازی کرے۔''

فائدہ: کیونکہ اس کی دغابازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغابازی کے اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِی الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے۔

(٤٥٣٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [بخاری: ٣٠٣٠، ابوداود: ٢٦٣٦؛ ترمذی: ١٦٧٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

فائدہ: یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغابازی نہیں ہے کیوں کہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(٤٥٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [راجع: ٣٠٢٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔''

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّیْ لِقَآءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَاللِّقَآءِ.

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے۔

(٤٥٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا)). [راجع: ٣٠٢٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

(٤٥٤٢) عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى ﷺ فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِيْنَ سَارَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ: ((يٰاَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)).

[بخاري: ٢٨١٨، ٢٨٣٣، ٢٩٦٥، ٢٩٦٦، ٣٠٢٤، ٧٢٣٥؛ ابوداود: ٢٦٣١]

ابوالنضر سے روایت ہے، اس نے کتاب پڑھی عبداللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلۂ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے، انہوں نے لکھا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیوں کے پاس جو حرورا میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ ﷺ نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو، جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَآءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَآءِ الْعَدُوِّ.

باب: دشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت فتح کی دعا مانگنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٤٥٤٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ! اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)).

[بخاري: ٢٩٣٣، ٤١١٥، ٦٣٩٢، ٧٤٨٩؛ ترمذي: ١٦٧٨؛ ابن ماجه: ٢٧٩٦]

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بددعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں ۵ ہجری میں اور آپ ﷺ خندق میں تھے)، تو فرمایا: ''اے اللہ! اتارنے والے کتاب کے، جلد حساب لینے والے، بھگا دے ان جتھوں کو یا اللہ! بھگا دے ان کو، ہلا دے ان کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٤) عَنِ ابْنِ اَوْفٰى يَقُوْلُ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((هَازِمَ الْاَحْزَابِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: ((اَللّٰهُمَّ)).

[راجع: ٤٥٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں لفظ ''اللّٰھم'' کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٥) عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهِ ((مُجْرِيَ السَّحَابِ)).

[راجع: ٤٥٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اور اس میں "مُجْرِيَ السَّحَابِ" کا اضافہ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَاتُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ.))

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے احد کے دن: ''یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔''

فائدہ: اس میں تسلیم ہے امر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بدر کے دن یہ فرمایا۔ اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت۔

(٤٥٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُوْلَةً فَأَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

[بخاری: ٣٠١٤؛ ابوداود: ٢٦٦٨؛ ترمذی: ١٥٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ ﷺ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کیے جائیں۔ اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کیے جائیں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے۔ مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہ مارے جائیں گے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قتل کیے جائیں گے۔

(٤٥٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةٌ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِيْ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ ﷺ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ.

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو۔

(٤٥٤٩) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الذَّارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصِيْبُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَقَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [بخاری: ٣٠١٣؛ ابوداود: ٢٦٧٢؛ ترمذی: ١٥٧٠؛ ابن ماجہ: ٢٨٣٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی۔ آپ ﷺ نے کہا: ''وہ ان میں داخل ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی دنیا کے حکم میں اوران کا شمار کافروں میں ہے تورات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو کسی پر گناہ نہیں اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے' لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

(٤٥٥٠) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا نُصِيْبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [راجع: ٢٠٤٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں''۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٥١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((هُمْ مِّنْ اٰبَآئِهِمْ)). [راجع: ٢٠٤٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا' اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ بھی ان کے باپوں میں سے ہیں۔'' (یعنی مشرکوں میں سے)

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيْقِهَا.

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے۔

(٤٥٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ. زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ﴾. [٥٩/ الحشر:٥] [بخاري: ٤٠٣١، ٤٨٨٤؛ ترمذي: ١٥٥٢، ٣٣٠٢؛ ابن ماجه: ٢٨٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا' اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ' مالک' شافعی' احمد اور اسحق رحمہ اللہ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور لیث اور اوزاعی اور ابوثور رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں۔

(٤٥٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ: وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ ، حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ. [بخاري: ٣٠٢١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیئے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے: سہل ہو بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کی انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)

(٤٥٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے۔

[ابن ماجه: ٢٨٤٥]

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً.

(٤٥٥٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا وَخَلِفَاتٍ وَّهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ: فَغَزَا فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ! احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ: فِيكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ: فَلَصِقَ بِيَدِ رُجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ: فَاَخْرَجُوْا لَهُ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا.))

[بخاري: ٣١٢٤]

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر علیہ السلام نے تو اپنے لوگوں سے کہا: میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو۔ اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر علیہ السلام نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے کہا: تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آ جائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگارے (آسمان سے آئے) اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ کھایا۔ پیغمبر نے کہا کہ تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جبھی تو یہ نذر قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر علیہ السلام نے کہا: تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر علیہ السلام نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔''

فائدہ۔ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک میں۔ اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہوگئی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا۔ یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے۔ ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہوگئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرت ابن اسحٰق کی زیادت میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے نئے بیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیوں کہ ان کا دل لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا۔ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال ہوگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہ خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے۔ اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیئت کا قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہوگیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیوں کہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس متعلق کچھ صرف حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی تورات شریف میں موجود ہے۔ پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے ہیں پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جائے کیا اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ان کو تھام دے یا ان کی حرکت خفیف کر دے۔ افسوس! ان لوگوں نے اللہ کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بیوقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

بَابُ الْاَنْفَالِ.

باب: لوٹ کا بیان۔

(٤٥٥٦) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَخَذَ اَبِيْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَبٰى قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.﴾ [٨/ الانفال:١]

[ابوداود: ٢٧٤٠؛ ترمذی: ٣٠٧٩، ٣١٨٩]

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ سے، کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' یہ تلوار مجھ کو بخش دیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ ''یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ دے لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔''

(٤٥٥٧) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ضَعْهُ [مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ])) ثُمَّ قَامَ [فَقَالَ: نَفِّلْنِيْهِ يَا رَسُوْلَ

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ سے' کہا کہ میرے بارے میں چار آیتیں اتریں' ایک بار ایک تلوار مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھے عنایت فرمایئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو رکھ دے۔'' پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دے دیجیے کیا میں اس

اللهِ! فَقَالَ ((ضَعْهُ)) فَقَامَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ أَأُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾. [راجع: ٤٥٥٦؛ وانظر: ٦٢٣٨]

شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے۔'' تب یہ آیت اتری ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ [۸/ الانفال: ۴۱] اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ پھر دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ٹھہرا اور چار خمس مجاہدین کے۔ اور یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور ایک جماعت کا اور بعض نے کہا: یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دے اور بعض نے کہا: یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ نے تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا: اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٥٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا. [بخاري: ٣١٣١، ٣١٣٢؛ ابوداود: ٢٧٤٤]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا' میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف' وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جائے گا۔ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے اور شافعی رحمہ اللہ کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جائے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب، مالک' ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور حسن بصری' اوزاعی' احمد اور ابوثور رحمہم اللہ کے نزدیک لوٹ میں سے دیا جائے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے۔ جن لوگوں کو مناسب سمجھے دے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ۔ اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملا نہ سب لوگوں کو سریہ کے۔ (نووی مختصرا)

(٤٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيْرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. [ابوداود: ٢٧٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعِيْرًا بَعِيْرًا. ؟

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦١) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

عبیداللہ سے بھی اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

[ابو داود: ٢٧٤٥]

○ ○ ○ ○

(٤٥٦٢) عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت نافع سے ان سندوں کیساتھ انہی مذکورہ حدیثوں کی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٥٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوائے ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے مُسنہ اونٹ کو۔

(٤٥٦٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ رَجَاءٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِيْ ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کبھی بعض سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

[بخاری: ٣١٣٥؛ ابو داود: ٢٧٤٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ.

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا۔

(٤٥٦٦) عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيْسًا لِاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ.

ابو محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ مصاحب تھے ابوقتادہ کے، کہا کہ ابوقتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے)

[بخاری: ٢١٠٠، ٣١٤٢، ٤٣٢١، ٧١٧٠؛ ابو داود: ٢٧١٧؛ ترمذی: ١٥٦٢؛ ابن ماجہ: ٢٨٣٧]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

(٤٥٦٧) عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

ابوقتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

[راجع: ٤٥٦٦]

○ ○ ○ ○

(٤٥٦٨) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ ﷺ اور کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر

فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَّرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ)) قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ قَالَ: فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكَ؟ يَا اَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنْ حَقِّهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَّسُوْلِهٖ ﷺ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ)) فَاَعْطَانِيْ قَالَ: فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ: لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ. [راجع: ٤٥٦٦]

کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو) میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اس نے مجھ کو ایسا دبایا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اس کے وہ خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لے جائے۔“ ابوقتادہ نے کہا: یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا: میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا، میں بیٹھ گیا۔ پھر تیسری بار آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا: میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ۔ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے ان کو کہ اپنا حق مجھے دیدیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کبھی قصد نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ ﷺ نے ان کے فتوے کو سچ کہا) تو دے دے ابوقتادہ کو وہ سامان۔“ پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچا اور اس کے بدلے میں ایک باغ خریدا بنوسلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو۔ کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔ یہ آپ ﷺ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی، مالک، اوزاعی، لیث، ثوری، ابوثور، احمد، اسحٰق (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جائے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم ایسا حکم دے تو قاتل ہی کو ملے گا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح مسلم کے نسخوں میں ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے۔

(٤٥٦٩) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْكُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ! قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ: فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِيْ جَهْلٍ يَزُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: ((أَيُّكُمَا قَتَلَهُ)) فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ: ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا)) قَالَا: لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضٰى بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

[بخاري: ٣١٤١، ٣٩٦٤، ٣٩٨٨]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زورآور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا: اے چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے، اس نے کہا: میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرلے جس کی موت پہلے نہ آئی ہو۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہوکر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں۔ میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا: یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم میں سے کس نے اس کو مارا۔'' ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں۔؟'' وہ بولے نہیں تب آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا: ''تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔'' پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان معاذ بن عمرو ہی کو دلایا۔ کیوں کہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا کہ تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) جس کو چاہے مقتول کا سامان دے دے اور امام بخاری رحمۃ اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفراء کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

(٤٥٧٠) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهٗ فَمَنَعَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لِخَالِدٍ: ((مَامَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَهٗ سَلَبَهٗ)) قَالَ: اسْتَكْثَرْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((ادْفَعْهُ اِلَيْهِ)) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَآئِهٖ ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَنْجَزْتُ لَكَ مَاذَ كَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ: ((لَا تُعْطِهٖ يَاخَالِدُ! لَا تُعْطِهٖ يَا خَالِدُ! هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ اُمَرَآئِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ اِبِلًا اَوْغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهٗ وَتَرَكَتْ كَدْرَهٗ فَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَكَدْرُهٗ عَلَيْهِمْ)).

[ابو داود: ٢٧١٩]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ سامان بہت تھا یارسول اللہ ﷺ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ ﷺ نے فرمایا: دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالد، عوف رضی اللہ عنہما کے سامنے سے نکلے اور ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے وہی ہوا نا (یعنی خالد رضی اللہ عنہ کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غصہ ہوئے اور فرمایا: ''اے خالد مت دے اس کو' اے خالد مت دے اس کو۔ کیا تم چھوڑ نے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کولیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا، انہوں نے پینا شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مؤاخذہ ان سے ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ واقعہ غزوۂ موتہ کا ہے جو ۸ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تین ہزار لشکر کا سردار بنا کر شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیار رضی اللہ عنہ سردار ہیں اور اگر جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے' لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد رضی اللہ عنہ بن الولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے، آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں، خوب لڑے تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے، حضرت ﷺ نے عوف رضی اللہ عنہ کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تاکہ مسلمان، سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے۔ نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ ﷺ نے بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد رضی اللہ عنہ کو رنج نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ آپ ﷺ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلا یا ہو۔ جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی۔ انتھی۔

(٤٥٧١) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو لوگ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے میں ان کے ساتھ گیا غزوۂ موتہ میں اور میری مدد یمن

فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ: قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ. [راجع: ٤٥٧٠]

سے بھی آ پہنچی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا: اے خالد! تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا: بے شک۔ مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٧٢) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْخَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتٰى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ. قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُوْدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟)) قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ)). [ابوداود:٢٦٥٤]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن کا (جو ۸ ہجری میں ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا، لال اونٹ پر سوار، اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئندہ تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعض پیدل بھی تھے (جس کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں اچانک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا، اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر۔ سلمہ نے کہا: میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اس کے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آ گیا اور آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تھے جو تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا: ''کس نے مارا اس مرد کو؟'' لوگوں نے کہا: اکوع کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی (جنگی) کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے۔ اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نووی مختصراً)

بَابُ التَّنْفِيْلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْأُسَارٰى .

باب : قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان۔

(٤٥٧٣) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَآءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَآءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبٰى وَاَنْظُرُ اِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ فِيْهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيْتُ اَنْ يَّسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوْا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ وَفِيْهِمُ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِّنْ اَدَمٍ ۔قَالَ الْقَشْعُ النَّطْعُ۔ مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَابَكْرٍ فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَمَاكَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي السُّوْقِ فَقَالَ : ((يَاسَلَمَةُ ! هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ)) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! لَقَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْغَدِ فِي السُّوْقِ فَقَالَ لِيْ: ((يَا سَلَمَةُ ! هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ)) فَقُلْتُ: هِيَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَانَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اُسِرُوْا بِمَكَّةَ ؟

[ابوداود: ٢٦٩٧؛ ابن ماجه: ٢٨٤٦]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر۔ جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہنچے وہاں جو مارا گیا مارا گیا اور چھے قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک تیر مارا ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں، تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا۔ ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنتی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوب صورت۔ میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا: ''اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا: ''اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔ تیرا باپ بہت اچھا تھا۔'' میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کی ہے۔ خدا کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکے والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ انتہی مختصراً

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔

(٤٥٧٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)) . [ابوداود: ٣٠٣٦]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصہ تمہارے ہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے فیئ اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا۔ اس کو فیئ کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطاء کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاخیار) نووی ؒ نے کہا: شافعی ؒ کے نزدیک فیئ میں خمس واجب ہے۔ جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فیئ میں خمس نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا سوائے شافعی ؒ کے ان سے پہلے کوئی فیئ میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

(٤٥٧٥) عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

[بخاری: ٢٩٠٢، ٤٨٨٥؛ ابوداود: ٢٩٦٥؛ ترمذی: ١٧١٩]

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانوں نے اس پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور اونٹوں سے۔ ایسے مال خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے، آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے، اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے جب آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ﷺ کی زرہ جو کے بدل گروی تھی اور تین دن آپ ﷺ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(٤٥٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٤٥٧٥]

○ ○ ○ ○

(٤٥٧٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

زہری سے روایت ہے کہ مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے، مجھے حضرت عمر ؓ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا۔ وہ

فَجِئْتُهُ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا إِلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِيْ: يَا مَالُ! إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ: قُلْتُ: لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ قَالَ: فَخُذْهُ يَا مَالُ! قَالَ فَجَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رضی اللہ عنہم فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَعَمْ فَأْذَنْ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ: أَجَلْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ: يُخَيَّلُ إِلَيَّ: أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ: ﴿مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ مَا أَدْرِيْ هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: فَقَسَمَ

اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور ٹیک لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا: اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا: کاش! یہ کام آپ اور کسی سے لیں انہوں نے کہا: تو لے اے مالک اتنے میں یرفا (ان کا عرض بیگی اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین! عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم حاضر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے۔ پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباس نے کہا: اے امیر المومنین: میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغاباز چور کا فیصلہ کر دیجیے۔ لوگوں نے کہا: ہاں اے امیر المومنین! فیصلہ ان کا کر دیجیے اور ان کو اس ٹنٹے (جھگڑے) سے راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبدالرحمٰن اور زبیر اور سعد کو اس لیے آگے بھیجا تھا (کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' سب نے کہا: ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' ان دونوں نے کہا: بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے''۔ (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو بنی نضیر

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ! اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا: نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّعَلِيًّا رضی اللہ عنہما بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَلِيُّ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَرَاَيْتُمَانِيْ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِيْ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا: اِدْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمْ عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَاللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِالَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ لِاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَيَّ. [بخاری: ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٥٣٥٨، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥؛ ابو داؤد: ٢٩٦٣،

کے مال بانٹ دیئے اور قسم اللہ کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا: اس میں سے رسول اللہ ﷺ ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباس اور علی رضی اللہ عنہما کو ایسی ہی۔ انہوں نے بھی یہی کہا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ولی ہوں جناب رسول اللہ ﷺ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے۔ عباس رضی اللہ عنہ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا' جو بی بی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور بیٹی تھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ ''ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے:'' تم ان کو جھوٹا' گنہگار دغاباز چور سمجھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر کا۔ تم نے مجھ کو بھی جھوٹا' گنہگار' دغاباز' چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو میں نے کہا: اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم دونوں (اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالیٰ کی میں سوائے اس

۲۹٦٤؛ ترمذی: ۱٦۱۰؛ نسائی: ٤۱٥۹]

کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک۔ البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر لوٹا دو۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا' گنہگار' دغاباز' چور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہے۔ اوراس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے۔ یعنی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہوں گے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیوں کہ عباس رضی اللہ عنہ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازری رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے' راست باز' نیک' امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہتے ہیں لیکن حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ انتهٰى مختصراً۔

حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا۔ علما نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونوں میں بٹ جائے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جائے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور سست کہا۔

یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے کہا تھا۔ میں وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا۔ یہ طعن کس قدر نا معقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے۔ البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو پھر طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ' یمن اور طائف' خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کرے اور سب مسلمانوں کو برابر حصہ دے وہ چند درخت کھجور کے لیے کیسے بے ایمانی کرے گا۔ علاوہ اس کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نیت معاذ اللہ اس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر امر میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پر چلتے تھے۔

(٤٥٧٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[راجع:٤٥٧٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(٤٥٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَيَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[بخاری: ٦٧٣٠؛ ابوداود: ٢٩٧٧]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے مال سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان سے' کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٠) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ)) وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَبَى أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا عَلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِي ذٰلِكَ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی۔'' اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غصہ آیا، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعض نے کہا: آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو

دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَاَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّيْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ صَلٰوةَ الظُّهْرِ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ

مہینے یا 70 دن ۔بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ ہجری مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا) جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور تب تک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا زندہ تھیں جب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے۔انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزر رہے تھے، انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آیئے۔آپ کے ساتھ کوئی نہ آئے کیوں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا ناپسند کرتے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: قسم اللہ کی! تم اکیلے ان کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم اللہ کی! میں تو اکیلا جاؤں گا۔آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر کہا: ہم نے پہچانا اے ابوبکر! تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیوں کہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے رہے۔یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں۔جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ میں) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو

طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَاَنَّهٗ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

[بخاری: ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ٤٠٣٥، ٤٠٣٦، ٤٢٤٠، ٤٢٤١، ٦٧٢٥، ٦٧٢٦؛ ابوداود: ۲۹٦۸، ۲۹٦۹، ۲۹۷۰؛ نسائی: ٤١٥٢]

نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا۔ پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر شک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کرلیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھر مائل ہوگئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت میں دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا، اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کرلیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خلاف نہیں کیا تھا۔ مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا، اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے، اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہوگیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ کھڑا نہ ہو اور اسی واسطے رسول اللہ ﷺ کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتہی مختصراً)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جائے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر، تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل پھر جائے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے دونوں طرف والوں پر رعب رہتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(ﷺ گزشتہ سے پیوستہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل' بردبار اور رقیق القلب تھے۔ ان کو ذرا سی بات میں رونا آ جاتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔ بیان کی تو ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی حال تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے ﴿اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ ''سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں۔'' آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ناراض ہوگئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت ﷺ کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ ﷺ خرچ فرماتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال و دولت خود دبا لیتے یا اپنے تصرف میں لاتے، آپ ﷺ کی بیویوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضور ﷺ پر آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کیوں نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے باایں ہمہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بلانے پر اکیلے ان کے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے، یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

(٤٥٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا وَالْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ. عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالُوْا: اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

[راجع: ٤٥٨٠]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ ﷺ کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بڑائی بیان کی اور ان کے فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہوگئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے۔ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ ؓ تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ ؓ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ ؓ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلْتُ بِهِ اِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ ؓ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ ؓ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ ؓ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ ؓ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ. [راجع: ٤٥٨٠]

جائیں وہ صدقہ ہے۔'' اور حضرت فاطمہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں، میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر ؓ نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس ؓ کو دے دیا لیکن حضرت علی ؓ نے عباس ؓ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر ؓ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے آپ ﷺ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ ﷺ کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفۂ وقت کے قبضہ میں رہے۔ حضرت علی ؓ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔ پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ پر لغو ہو گیا)

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ)). [بخاري: ٢٧٧٦، ٣٠٩٦، ٦٧٢٩؛ ابوداود: ٢٩٧٤]

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے۔ جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء ؑ کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا۔ اور حسن بصری ؒ سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر ﷺ سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا ؑ نے دعا کی ﴿يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ﴾ [١٩/مريم:٦] اور مراد اس سے مال کی وارثت ہے۔ ورنہ آگے کی آیت ﴿ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ﴾ [١٩/مريم:٥] صحیح نہیں کیوں کہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ﴾ [٢٧/النمل:١٦] اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفۂ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاض ؒ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ ﷺ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ ﷺ کو دی۔ تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھہرایا تھا خیبر کی فتح کے بعد۔ پانچواں تہائی وادی القریٰ کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلالم جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ۔ یہ سب آپ ﷺ کی املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ﷺ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل و عیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور رہنا چاہیے اور کسی کی ملک قرار ...

(٤٥٨٤) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ابوالزناد سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(٤٥٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيْمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ.

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہو گا۔

(٤٥٨٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. [ترمذی:١٥٥٤]

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے مال میں سے دو حصہ گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ۔ یہی قول ہے ابن عباس ؓ اور مجاہد' محمد حسن' ابن سیرین' عمر بن عبدالعزیز' مالک' اوزاعی' ثوری' لیث' شافعی' ابو یوسف' احمد' اسحٰق' ابوعبید' ابن جریر اور جمہور علما کا۔ اور ابوحنیفہ ؒ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لائے تو ایک ہی حصہ پائے گا جمہور کا یہی قول ہے۔ اوزاعی' ثوری' لیث' ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا۔ نووی ؒ ملخصاً۔

(٤٥٨٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ.

عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ.

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا۔

(٤٥٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((اَللّٰهُمَّ! أَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَّنِي اللّٰهُمَّ! اٰتِ مَاوَعَدْتَّنِي اَللّٰهُمَّ! إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ ؓ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ

حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، پھر دونوں ہاتھ پھیلائے، اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) ''یا اللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یا اللہ! اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو تو پھر نہ پوجا جائے گا تو زمین میں۔'' (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جائیں گے) پھر آپ ﷺ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر ؓ آئے اور آپ ﷺ کی چادر مونڈھے پر ڈال دی، پھر پیچھے

رِدائِهٖ وَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَا شَدَتَكَ رَبَّكَ فَإِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ [٨/ الانفال:٩] فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْسَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهٗ يَقُوْلُ: اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَقَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ)) فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما ((مَاتَرَوْنَ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ الْاُسَارٰى)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰى اَنْ تَاْخُذَمِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةٌ عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!)) قُلْتُ: لَاوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَرَى الَّذِيْ رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ وَّلٰكِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبُ عُنُقَهٗ وَتُمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَاِنَّ هٰٓؤُلَآءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ

سے ہٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ ﷺ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاردی ﴿اذتشغیثون ربکم فاستجاب لکم﴾ اخیر تک ”یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے لگاتار سے۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ ﷺ کی فرشتوں سے۔ ابوزمیل نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے۔ وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور سب سبز ہو گیا تھا۔ (کوڑے کی زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی“ آخر مسلمانوں نے اسی دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابوزمیل نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ ان سے کچھ مال لے کر ان کو چھوڑ دیجیے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے! انہوں نے کہا: نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی یارسول اللہ! میری وہ رائے نہیں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ ان کو میرے حوالے کیجیے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیجیے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجیے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابوبکر

اللّٰهِ ﷺ مَاقَالَ اَبُوبَكْرٍ وَّلَمْ يَهْوَ مَاقُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ مِنْ اَيِّ شَيْئٍ تَبْكِیْ اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَجَدْتُّ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَّمْ اَجِدْبُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((اَبْكِیْ لِلَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَیَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ))شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنْ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ.

صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پسند آئی۔ اور میری رائے پسند نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رورہے تھے۔میں نے کہا:یارسول اللہ! آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کیوں روتے ہیں اگر مجھے بھی رونا آئے تو میں بھی روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا۔آپ دونوں کے رونے سے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى)اخیر تک ''یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

[ابو داود: ۲۶۹۰؛ ترمذی: ۳۱۸۱]

○ ○ ○ ○

فائدہ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی،اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے کہا: بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ابو یقطان نے کہا: وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ ہجری مقدس میں۔حافظ ابن القاسم نے استاد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں۔حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔(نووی رحمہ اللہ)

اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب اللہ ہیں۔ان کے نزدیک بت پوجنا بھی اللہ تعالیٰ کا پوجنا ہے۔اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ ﷺ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلہ کا یا لشکر کا۔قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا۔ہر چند آپ ﷺ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ ﷺ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔ ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جائیں اپنی تعداد بڑھنے سے کیوں کہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے ۔یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا: میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی دونوں شرک تھے،بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں،ہم پہاڑی پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آرہی تھی،میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا،بڑھ حیزدم۔یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا،میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا،پر اپنے آپ کو سنبھالا۔ابن اسحٰق نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے،انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے،انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے،وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے،ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ ۞۞) مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں میں سے سنا' انہوں نے ابوداؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے، انہوں نے کہا: میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقسم سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا: فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے کہا: مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ انتہی۔

اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی، دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے۔ فقط۔

بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ.

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے۔

(٤٥٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ: عِنْدِي، يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ!)) قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ!)) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ ایک شخص کو پکڑ لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا، پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور فرمایا: ''اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے۔'' وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے۔ اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر گزاری کرے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا: کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ۔'' اس نے کہا وہی جو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ چکا ہوں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح تیسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا: ''تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ!'' اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا۔ احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا

تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ)) فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ، مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ، وَاللّٰهِ! مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ: اَصَبَوْتَ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا، وَاللّٰهِ! لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ٤٦٢، ٤٦٩، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٤٣٧٢؛ ابو داود: ٢٦٧٩؛ نسائی: ١٨٩]

مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں، مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشهد ان لآ اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله، اے محمد (ﷺ) قسم اللہ کی! آپ سے زیادہ کسی کا منہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب آپ ﷺ کے منہ سے زیادہ کسی کا منہ مجھے محبوب نہیں ہے، قسم اللہ کی! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ قسم اللہ کی! کوئی شہر آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپ ﷺ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے۔ آپ ﷺ کے سواروں نے مجھ کو پکڑ لیا۔ میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمائیے: رسول اللہ ﷺ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا: تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ قسم اللہ کی! یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک۔ اور عمر بن عبدالعزیز، قتادہ اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جائیں۔'' وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ انتہیٰ۔

یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ﷺ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعض نے کہا: اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا۔ یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذا ذم ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جائے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعض کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جائے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع۔ اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت ﷺ نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحبابًا دیا نہ وجوبًا۔ انتھٰی مختصرًا۔

(٤٥٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَادَمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا: ''اگر تم مجھے قتل کرو گے تو ایک طاقتور آدمی کو قتل کرو گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ.

باب: یہودیوں کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کے بیان میں

(٤٥٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ أُرِيدُ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا)) فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ أُرِيدُ)) فَقَالَ: لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے' اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کے پاس چلو''۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کو پکارا اور فرمایا: ''اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔'' انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہی چاہتا ہوں''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا اے ابوالقاسم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو اللہ کے پیغام پہنچ جانے کا) پھر آپ ﷺ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا: ''جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔''

[بخاری: ٣١٦٨، ٦٩٤٤، ٧٣٤٨؛ ابوداود: ٣٠٠٣]

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ يَهُودَ بَنِي

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنی نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول

النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَ هُمْ وَاَوْلَادَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ ـ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ـ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ.

[بخاری: ٤٠٢٨؛ ابوداود: ٣٠٠٥]

اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ ﷺ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا۔ پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت ﷺ سے دغا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ ﷺ سے مل گئے تھے، آپ ﷺ نے ان کو امن دیا، وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٣) عَنْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ.

[راجع: ٤٥٩٢]

موسیٰ نے ان سندوں کے ساتھ یہ حدیث روایت کی اور ابن جریج کی روایت واضح اور مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ .

یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان۔

(٤٥٩٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا)) . [ابوداود: ٣٠٣٠، ٣٠٣١؛ ترمذی: ١٦٠٦]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا: ''البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے۔ یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جائے گا۔ انتہی۔

(٤٥٩٥) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٤٥٩٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا درست ہے۔

حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ.

(٤٥٩٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ)) أَوْ ((خَيْرِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ: تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى: وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

[بخاری: ٣٠٤٣، ٣٨٠٤، ٤١٢١، ٦٢٦٢؛ ابو داود: ٥٢١٦]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ''اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔'' پھر فرمایا کہ ''یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں۔'' (قلعہ سے) سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجیے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرئیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ اللہ کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا، وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے پنچائت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوائے خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کرا دے تو اس کا حکم لازم ہے۔ اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر نا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اس لیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کیلئے نہ تھا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔'' نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جمہور علما نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا مستحب ہے۔ جب وہ آئیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ وہ قیام نہیں جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس بات میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انتھیٰ مختصراً)

(٤٥٩٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ حَكَمْتَ [فِيهِمْ] بِحُكْمِ اللَّهِ)) وَقَالَ: مَرَّةً: ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.)) [راجع: ٤٥٩٦]

شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔'' اور ایک دفعہ یوں فرمایا: ''بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أُصِيبَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق کے

سَعْدٌ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ [يُقَالُ لَهُ] ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ؑ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ : وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَأَيْنَ)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمُ أَمْوَالُهُمْ. [بخاری: ٤٦٣، ٣٩٠١، ٤١١٧، ٤١٢٢؛ ابوداود: ٣١٠١؛ نسائی: ٧٠٩]

دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرقہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا' وہ تیران کی اکحل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ ﷺ نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے جب آپ ﷺ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیئے اور غسل کیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے غبار سے اپنا سر جھٹکتے ہوئے اور کہا: آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو اللہ کی قسم ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کدھر۔'' انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف پھر لڑے ان سے رسول اللہ ﷺ اور وہ قلعہ سے اترے آپ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہو کر' آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا۔ (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد ؓ کے) سعد ؓ نے کہا: میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جائیں' بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جائیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٩) عَنْ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)). [راجع: ٤٥٩٨]

ہشام نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا' انہوں نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے فرمایا: ''تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٠٠) عَنْ عَائِشَةَ ؓ أَنَّ سَعْدًا قَالَ: تَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ اَللّٰهُمَّ! فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' سعد بن معاذ ؓ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی' یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ، میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی' اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا' ہنسلی کے مقام سے [illegible] (اور حدیث میں من لیلة

يَرُعْهُمْ۔ وَفِي الْمَسْجِدِ [مَعَهُ] خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ۔ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوْا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ.

[راجع:٤٥٩٨]

ہو۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا' خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں فوت ہوئے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)

(٤٦٠١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَازَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ: فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ:

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيْهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ أَبُوْ حُبَابٍ
أَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيْرُوْا
وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُوْرُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ فوت گئے۔ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔ اے سعد رضی اللہ عنہ بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے، اے اوس (جو حلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے، ابل رہی ہے، نیک نفس ابوحباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو، قینقاع والو! اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔
غرض اس سے یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچائیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيْمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ.

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔

(٤٦٠٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَادٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ ((أَنْ لَّا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ)) فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلُّوْا دُوْنَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُوْنَ: لَا نُصَلِّيْ إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے' بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جائے۔ انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعض نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ

قَالَ : فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ.

گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

[بخاری: ٩٤٦، ٤١١٩]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آ جانے کے بعد دیا اس وقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں، تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ انتہیٰ مختصراً

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِيْنَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ .

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو۔

(٤٦٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِيْنَةَ قَدِمُوْا وَلَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْنَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہما وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُمِّيْ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيْفَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں، جو انس رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا، رسول اللہ ﷺ نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ ﷺ کی لونڈی تھی آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ ﷺ کو مثل ہبہ کے دیا تھا اگر وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ﷺ ام ایمن کو کیسے دیتے) ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پھر جب رسول اللہ ﷺ خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں اور رسول اللہ ﷺ نے بھی میری ماں کو ان کا درخت واپس دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ ﷺ کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہ نے رسول اللہ ﷺ کو جنا آپ ﷺ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے۔ تب آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے

مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ اٰمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُ فَكَانَتْ اُمُّ اَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ.

[بخاري: ٢٦٣٠]

پڑھا دیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعض نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ ....﴾ اخیر تک۔

(٤٦٠٤) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا ـ وَقَالَ حَامِدٌ وَّ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى: اَنَّ الرَّجُلَ ـ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَاكَانَ اَعْطَاهُ. قَالَ اَنَسٌ: وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ اَوْبَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَانِيْهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا نُعْطِيْكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيْهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيْهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا)) وَتَقُوْلُ: كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهِ.

[بخاري: ٣١٢٨، ٤٠٣٠، ٤١٢٠]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو آپ ﷺ نے شروع کیا واپس ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ آپ ﷺ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ ﷺ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ ﷺ نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور مانگا آپ ﷺ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگی: قسم اللہ تعالیٰ کی! ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ایمن! دیدے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔'' وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے' چھوڑ دے' میں تجھے یہ دوں گا' یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گناہ کے قریب دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيْمَةِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ.

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو دار الحرب میں اس کا کھانا درست ہے۔

(٤٦٠٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ:

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی

اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ: فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ: لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا . [بخاری: ٣١٥٣، ٤٢١٤، ٥٥٠٨؛ ابو داود: ٢٧٠٢، ٤٤٤٧]

خیبر کے دن۔ میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا' اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اجماع کیا ہے علما نے کہ اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو۔ مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں۔ اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی' اسی طرح جانور پر سواری کرنا' کپڑے پہننا' ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھا لینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی۔ اور یہی مذہب ہے مالک' ابوحنیفہ کا شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کا۔ اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوائے شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعض کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٦٠٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: رُمِيَ اِلَيْنَا جِرَابٌ فِيْهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِاٰخُذَهُ قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیبر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی' میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ ﷺ سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ. [راجع: ٤٦٠٥]

شعبہ نے ان سندوں کے ساتھ روایت کیا سوائے اس کے کہ اس روایت میں تھیلی میں چربی کا ذکر ہے اور کھانے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جو آپ ﷺ نے اسلام لانے کے لیے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا۔

(٤٦٠٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيْهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ -يَعْنِيْ: عَظِيْمَ الرُّوْمِ- قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَآءَ بِهِ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ٦ ہجری میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنی روم کے بادشاہ کو۔ اور دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصریٰ کے رئیس کو دی اور بصریٰ کے رئیس نے ہرقل کو دی۔ ہرقل نے کہا: یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! ابوسفیان نے کہا: میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی

قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ: فَقُلْتُ:اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ لَهٗ : قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَآئِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ : وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَوْ لَا مَخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ : سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ: لَا قَالَ: وَمَنْ يَّتْبَعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآءُ هُمْ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ: اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ: قُلْتُ: تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ: لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَآ اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَهٗ: اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ

تھے قریش کے۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے، اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: میں۔ (یہ ہرقل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ ﷺ کا حال زیادہ جانتا ہوگا۔) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔ بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا، ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیوں کہ مجھے آپ ﷺ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمد ﷺ کا) حسب کیا ہے۔ (یعنی خاندان) ابوسفیان نے کہا: میں نے کہا: ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہرقل نے کہا: ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعوے سے) میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ۔ میں نے کہا: غریب لوگ۔ ہرقل نے کہا: ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوئے جاتے ہیں۔ میں نے کہا: بڑھتے جاتے ہیں ہرقل نے کہا: ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ ہرقل نے کہا: ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے) میں نے کہا: ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں میں ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے۔ وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ ہم ان کا

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ فِيْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ سَخْطَةً لَهٗ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ : هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ: لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ: يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ: اِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهٗ اَنَّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ

نقصان کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا: وہ اقرار کو توڑتے ہیں۔ میں نے کہا: نہیں پھر اب ایک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھیے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا: قسم اللہ کی مجھے اور کسی بات میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا۔ سوائے اس بات کے (تو اس میں میں نے عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں) ہرقل نے کہا: ان سے پہلے بھی (ان کی قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ میں نے کہا: نہیں۔ تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب اور نسب پوچھا ہے تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے، وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا: نہیں، یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا: غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں۔ (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے، تو نے کہا: نہیں، اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا' کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے، تو نے کہا: نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا، ان کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو نے کہا: وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو قباحت نہیں) اور میں نے تجھ سے پوچھا' تم ان سے لڑتے ہو تو تو نے کہا: ہم لڑتے ہیں اور

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ ﴿قُلْ يٰۤأَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [٣/ آل عمران: ٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ: فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ. [بخاری: ٧، ٥١، ٢٦٨١، ٢٨٠٤، ٢٩٤١، ٤٥٥٣، ٥٩٨٠، ٦٢٦٠؛ ابوداود: ٥١٣٦؛ ترمذی: ٢٧١٨]

ہماری ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں۔ اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں، اور میں نے تجھ سے پوچھا، وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا: وہ دغا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا: ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تو نے کہا: نہیں۔ یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہرقل نے کہا: وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں۔ میں نے کہا: وہ حکم کرتے ہیں...... نماز پڑھنے کا، زکوٰۃ دینے کا، ناتواں والوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہرقل نے کہا: اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بیشک وہ پیغمبر ﷺ ہیں اور میں جانتا تھا (اگلی کتابوں میں پڑھ کر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے۔ اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آ جائے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں، پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا:

"شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا۔ سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت، جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا۔ اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہوگا اریسیین کا۔ "اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ بندگی نہ کریں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی کو......" اخیر آیت تک۔

فائدہ: ہرقل: بکسر ہا و فتح را و سکون قاف، نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعض نے ہرقل بکسر ہا سکون را و کسر قاف پڑھا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصریٰ: بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوائے لوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ ﷺ کو پیدا کیا [illegible] یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) آپ ﷺ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی۔ یعنی جو لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کی فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ ﷺ سے ملتا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں۔ ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا۔ اور لفافے پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الیٰ فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت ﷺ نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہیٰ مختصراً۔ یہ آپ نے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس طریقے سے سلام کریں تا کہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آئے تو یوں ہی کہے (سلام علی من اتبع الھدیٰ) بخاری کی روایت میں یریسیین ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا اور بیہقی کی روایت میں صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہیں مزارعین کے اور بعض نے کہا: مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیروکار ہیں عبداللہ بن اریس کے اور اروسیہ اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا۔ (واللہ اعلم نووی مع زیادہ)

یہ ابوسفیان نے حضرت ﷺ کو کہا: ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ ﷺ کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ ﷺ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعض نے کہا: ابو کبشہ آپ کے نانا تھے اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی حارث بن عبدالعزیٰ) اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نووی رحمہ اللہ)

بنو اصفر روم کے نصاریٰ ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کیے گئے۔ ابوسفیان نے کہا: میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابو کبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا۔ ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ کامیاب ہوں گے اور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

(٤٦٠٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: ((مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) وَقَالَ: إِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ: ((بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلاتا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

[راجع: ٣٦٠٧]

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى مُلُوْكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ .

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں۔

(٤٦٠٩) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .

[ترمذی:٢٧١٦]

انس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ' قیصر' نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو' اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی نے کہا: کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو' نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو۔ انتھی مع زیادۃ۔

(٤٦١٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . [راجع:٤٦٠٩]

انس بن مالک ؓ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں لیکن ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

(٤٦١١) عَنْ اَنَسٍ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ .

باب: جنگ حنین کا بیان۔

(٤٦١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهُ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ ﷺ: وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْ عَبَّاسُ! نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ))

عباس بن عبدالمطلب ؓ سے روایت ہے' میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا' تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچازاد بھائی) دونوں آپ ﷺ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ ﷺ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دل دل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ ﷺ ایڑ دے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ ﷺ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس ؓ نے کہا: میں آپ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیان آپ ﷺ کی رکاب تھامے تھے۔ آخر جناب

فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ: وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ: عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى أَوْ لَادِهَا. فَقَالُوْا: يَا لَبَّيْكَ! يَا لَبَّيْكَ! قَالَ: فَاقْتَتَلُوْا الْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ [فَقَالُوْا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! يَا بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ!] فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ)) قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيْمَا أَرٰى قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اصحاب سمرہ کو پکارو۔ اور عباس کی آواز نہایت بلند تھی۔ (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم اللہ کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں، حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نومسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے) پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا، اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کیے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا: ''یہ وقت ہے تنور کے جوش کا۔'' (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا: ''شکست پائی کافروں نے قسم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی، اتنے میں قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

فائدہ۔ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے، لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں۔ بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا یہی ہدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لے تو پھر وہ دے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن ردیا تھا۔ سمرہ وہ جنگلی درخت ہے اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرۂ رضوان کے تلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

(٤٦١٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ: ((انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! انْهَزَمُوْا وَرَبِّ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْكَعْبَةِ)) وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: حَتَّى هَزَمَهُمُ اللهُ. قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ.

○ ○ ○ ○

(٤٦١٤) عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٥) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَا أَبَا عُمَارَةَ! أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: لَا وَاللهِ! مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)) ثُمَّ صَفَّهُمْ. [بخاری: ٢٩٣٠]

ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا: اے ابو عمارہ! تم حنین کے دن بھاگے انہوں نے کہا: نہیں قسم اللہ کی، جناب رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیراندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نصر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اسے چلا رہے تھے۔ تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب: یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ ﷺ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے ﴿لن تنالوا البر حتى تنفقوا﴾ [٣/آل عمران:٩٢] یا ﴿نصر من الله و فتح قريب﴾ [٦١/الصف:١٣] یا ﴿ويرزقه مين حيث لا يحتسب﴾ [٦٥/الطلاق:٣] حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ ﷺ کو ان کا بیٹا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے۔ جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا: انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتھٰی مختصراً)

(٤٦١٦) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ يَا أَبَا عُمَارَةَ! قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ مَا وَلَّى وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ

ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابوعمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیرانداز

وَحُسَّرٌ إِلَى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَآءُ: كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

تھے۔انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیر کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کے خچر کو کھینچتے تھے، آپ ﷺ خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔''
براء نے کہا قسم اللہ کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ ﷺ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٧) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ؓ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ الْبَرَآءُ: وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)).

[بخاری: ٢٨٦٤، ٤٣١٦، ٤٣١٧]

ابواسحاق سے روایت ہے، میں نے سنا براء ؓ سے، ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے، کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حنین کے دن۔ براء ؓ نے کہا: مگر رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیرانداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے۔ تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦١٨) عَنِ الْبَرَآءِ ؓ قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ! فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيْثًا. [بخاری: ٢٨٧٤، ٤٣١٥؛ ترمذی: ١٦٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٩) عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ؓ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ

ایاس بن سلمہ ؓ سے روایت ہے، میرے باپ سلمہ بن اکوع ؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کا، جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا، ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا۔ معلوم نہیں

فَتَوَارٰى عَنِّىْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدٰهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْأُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ إِزَارِىْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ رَجَعَ ابْنُ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ فَزَعًا)) فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)) فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

کیا ہوا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور حضور ﷺ کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی، میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے' میری تہہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا شکست پا کر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرا۔ آپ ﷺ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا: بگڑ گئے منہ' پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے' آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى﴾ یعنی "تو نے یہ مٹی نہیں پھینکی" بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ سے ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ

باب: طائف کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٢٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ: ((إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ)) فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ: فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم لوٹ چلیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا: بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: ہم کل لوٹ جائیں گے۔ یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ﷺ ہنسے۔

[بخاري: ٤٣٢٥، ٦٠٨٦، ١٧٤٨٠]

○ ○ ○ ○

فائدہ: کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ

باب: بدر کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٢١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْأَلُوْنَهٗ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ: مَالِيْ عِلْمٌ بِأَبِيْ سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ: نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: مَالِيْ بِأَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ)) قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگا دیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگا دیں (یعنی ہم ہر طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد نہ کیا ہو آفریں ہے انصار کی جاں نثاری پر) تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے، وہ کہتا تھا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے، پھر اس سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں، پھر اس کو مارتے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔" (یہ ایک معجزہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ

عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

ہے۔'' اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے) راوی نے کہا: پھر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا۔ (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ .

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان۔

(٤٦٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَفَدَتْ وُفُوْدٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوْنَا اِلٰى رَحْلِهِ فَقُلْتُ: اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوَهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ: الدَّعْوَةُ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: سَبَقْتَنِيْ قُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ: اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ رضی اللہ عنہ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا رضی اللہ عنہ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كَتِيْبَةٍ قَالَ: فَنَظَرَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ: ((اَبُوْهُرَيْرَةَ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((لَا يَاْتِيْنِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ)) زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ: فَقَالَ: ((اهْتِفْ لِيْ بِالْاَنْصَارِ)) قَالَ: فَاَطَافُوْا بِهٖ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوْا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِيْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ نے کہا: (جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو) ہم میں سے ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا: میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے مجھ سے پہلے کہہ دیا۔ (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا: ہاں پھر میں نے ان سب کو بلایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کے گروہ! میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا۔ بعد اس کے کہا: رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (یعنی ایک کو میمنہ پر اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ﷺ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ''ابو ہریرہ''۔ میں نے کہا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ آئے میرے پاس مگر انصاری'' اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ ﷺ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا۔ پھر وہ سب آپ ﷺ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دیدیں گے ہم سے جو مانگا جائے گا۔ آپ ﷺ

بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ: ((حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا)) قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ: فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا قَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ)) قَالُوا: قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ: ((كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ: فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ: فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ: وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ: ((جَاءَ الْحَقُّ

نے فرمایا: تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا: ''تم ملو مجھ سے صفا پر۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہ کرتا، یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا۔ اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ابو سفیان کے گھر چلا جائے اس کو امن ہے (یہ آپ ﷺ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اپنے وطن کی الفت آ گئی اور اپنے کنبہ والوں پر مامتا ہوئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ ﷺ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو!'' انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا: اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آ گئی؟'' انہوں نے کہا: بے شک یہ تو ہم نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا، نصاریٰ نے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔'' یہ سن کر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی (یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر میں ہی رہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔'' پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ مَاشَاءَ أَنْ يَدْعُوَ.

لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ آپ ﷺ احرام سے نہ تھے کیوں کہ آپ ﷺ کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو پر رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی' آپ ﷺ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے، جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کونچنے لگے اور فرمانے لگے: "حق آیا اور باطل مٹ گیا۔" جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپ ﷺ نے چاہی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ تاکہ وطن بناؤں مدینہ کو۔ اب یہ نہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا۔

(٤٦٢٣) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى: ((احْصُدُوْهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: قَالُوْا: قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((فَمَا اسْمِيْ إِذًا كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتایا، کاٹ دو ان کو بالکل۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جو سامنے آئے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جائے۔ لیکن جو ابوسفیان کے گھر چلا جائے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک، ابوحنیفہ، احمد، جمہور علما اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا' اور ماذری نے کہا یہ صرف شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٦٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: وَفَدْنَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِيْ فَقُلْتُ: يَا أَبَاهُرَيْرَةَ! الْيَوْمَ يَوْمِيْ فَجَاءُ وْا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! لَوْحَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى

عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے' وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ ﷺ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو میسرہ کا اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے

وَجعَلَ الزُّبَيْر ﷺ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ ﷺ عَلَى الْبَيَادِقَةِ وَبطْنِ الْوَادِیْ فَقَالَ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اُدْعُ الْاَنْصَارَ)) فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُ وْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا)) وَاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ: ((مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا)) قَالَ: فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ: وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّفَا وَجَآءَ تِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَآءَ اَبُوْ سُفْيَانَ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُبِيْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ [قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ!؟ وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِیْ اِذًا!؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)).

اندر سے جانے کو کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! انصار کو بلاؤ۔'' میں نے ان کو پکارا' وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو۔'' انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا۔'' اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ اور فرمایا: ''اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اس روز جو کوئی دکھائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا۔ (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے گھیر لیا صفا کو' اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کا جتھا ہٹ گیا، اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی امن ہے۔'' انصار نے کہا: ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ ﷺ پر' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی۔ تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے۔ تین بار فرمایا: محمد ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول' میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: قسم اللہ کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِزَالَةِ الْاَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب : مکہ کے ارد گرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان۔

(٤٦٢٥) عَنْ عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾ زَادَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ. [بخاري: ٢٤٧٨، ٤٢٨٧، ٤٧٢٠؛ ترمذي: ٣١٣٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ﷺ ہر ایک کو نچا دیتے لکڑی سے، جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا: ”حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا' جھوٹ مٹنے والا ہے۔ حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے۔ حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

(٤٦٢٦) عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: زَهُوْقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى وَقَالَ: بَدَلَ نُصُبًا۔ صَنَمًا. [راجع:٤٦٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ.

باب: فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان۔

(٤٦٢٧) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَايُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جائے گا باندھ کر قیامت تک۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جائیں گے اور ان میں کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جائے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضور ﷺ کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا۔ حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو پکڑ لاؤ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

(٤٦٢٨) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيْعٍ كَانَ اِسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُطِيْعًا.

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوائے عاص بن اسود کے' آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ نے بدل دیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ لیکن کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا۔ البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا' ابوجندل سہیل بن عمرو لیکن شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ.

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان۔

(٤٦٢٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ: ((هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) فَقَالُوْا: لَا تَكْتُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ ((اُمْحُهُ)) فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ قَالَ: وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ: وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ: الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ.

[بخاري: ٢٦٩٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صلح نامے کو لکھا جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن، اس میں یہ عبارت تھی' یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے) مشرک بولے! اللہ کے رسول آپ ﷺ مت لکھیے اس لیے اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے۔ آپ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس لفظ کو مٹا دو۔'' انہوں نے عرض کیا: میں اس کو مٹانے والا نہیں (یہ انہوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت ﷺ کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبداللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آئیں اور تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں مگر غلاف کے اندر۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٣٠) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: كَتَبَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ: فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ: هٰذَا مَا كَتَبَ عَلَيْهِ.

[راجع: ٤٦٢٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٣١) عَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ اَهْلُ مَكَّةَ عَلَى اَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهُ مِنْ اَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ اَحَدًا

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ ﷺ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آئیں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جائے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس

يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: ((اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ﷺ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ: لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا رضي الله عنه أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: لَا وَاللّٰهِ! لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرِنِيْ مَكَانَهَا)) فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ: ((ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ)) فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوْا لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: هٰذَا اٰخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِيْ رِوَايَتِهِ ـ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ ـ بَايَعْنَاكَ .

کو منع نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے: اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے۔" مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ کی اطاعت کرتے یا آپ ﷺ سے بیعت کرتے، بلکہ یوں لکھیے محمد عبداللہ کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹانے کے لیے۔ انہوں نے کہا: قسم اللہ کی میں تو نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ۔" بتا حضرت علی نے بتادی آپ ﷺ نے اس کو مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ ﷺ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: یہ تمہارے صاحب کی شرط کا آخری دن ہے اب ان سے کہو جانے کو انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اور آپ ﷺ نکلے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ ﷺ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھ سے لکھوایا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ ﷺ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ ﷺ کا اس لیے کہ آپ ﷺ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ ﷺ نہ جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھوایا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ ﷺ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی امی کہا اور فرمایا: ﴿وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ﴾ اور حضرت ﷺ نے فرمایا...... اور اس حدیث میں لکھا کہ معنا لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھ محمد بن عبداللہ۔ انتہی مختصراً۔

(٤٦٣٢) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: ((اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)) قَالَ: سُهَيْلٌ أَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ! فَقَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو: "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔" سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمك اللهم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔" مشرکوں نے کہا: اگر ہم جانتے

((اكْتُبْ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) قَالُوْا: لَوْعَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ)) فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَآءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُّمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا)).

آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے۔'' پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ ﷺ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے گا تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس۔ صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ شرط ہم لکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے۔ وہ شرط کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دہائے آپ ﷺ اپنے لوگوں کو بلا لیجیے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ ﷺ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمك اللھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد ﷺ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی۔ اس صلح نامہ سے آپ ﷺ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں گے اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کے انتظار میں عرب کے اور قبیلے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری: ﴿اذا جاء نصر اللہ و الفتح﴾ [۱۱۰/ النصر: ۱] اخیر تک۔

(٤٦٣٣) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ: يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ

سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنا قصور سمجھو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں میں ہوئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' پھر انہوں نے کہا، ہم میں جو مارے جائیں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اور ان میں جو مارے جائیں کیا وہ جہنم میں نہ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' (مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ

فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا)) قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ . [بخاري: ٣١٨١، ٣١٨٢، ٤١٨٩، ٤٨٤٤، ٧٣٠٨]

کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ کبھی تباہ نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: ہمارے مقتول جنت میں نہ جائیں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خطاب کے بیٹے! آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت محمد ﷺ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ ﷺ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہ ﷺ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ صلح فتح ہے ہماری؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جائیں گو ان کو نا گوار تھا؟ سہل نے سمجھایا کہ بعض بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

(٤٦٣٤) عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ بِصِفِّينَ: أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوا آرَاءَكُمْ وَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ! مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى

شقیق سے روایت ہے، میں نے سہل بن حنیف سے سنا، وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ ﷺ کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی نا گوار تھی) قسم اللہ کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات

أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِلَى أَمْرٍ قَطُّ. [راجع: ٤٦٣٣]

کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)

○ ○ ○ ○

(٤٦٣٥) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ فِي حَدِيثِهِمَا: إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا. [راجع: ٤٦٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٦٣٦) عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ ﷺ بِصِفِّينَ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَاسَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا: تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کونہ اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کونہ کھل جاتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: صحیح مسلم کے نسخوں میں مافتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسددنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور تب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیوں کہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے، جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا، لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

(٤٦٣٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَلَكَ اللّٰهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [٤٨/ الفتح: ١ تا ٥] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یہ سورت اتری ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ اخیر تک تو آپ ﷺ لوٹ کر آ رہے تھے، حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ ﷺ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیوں کہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٣٨) عَنْ أَنَسٍ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ .

باب: اقرار کو پورا کرنا۔

(٤٦٣٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ: فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعض نے حسل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور

فَقَالُوْا : اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَقُلْنَا: مَا نُرِيْدُهُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: ((اِنْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ)).

کہا: تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو، سو ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جائیں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے ان پر۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیوں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ ہی کے پاس آتے تھے، پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آ گئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی رحمہ اللہ ، ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پائے بھاگ جائے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو بالاتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ ﷺ نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نووی)

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ .

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں۔

(٤٦٤٠) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ ؟ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ: ((قُمْ يَا حُذَيْفَةُ! فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِي بِاسْمِي اَنْ اَقُوْمَ قَالَ: ((اذْهَبْ

ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی سے) انہوں نے کہا: ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ ﷺ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں، حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا۔ (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری میں ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرت ﷺ سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔'' یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا (کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی

فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ: ((قُمْ يَا نَوْمَانُ)).

سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جائے اور خبر لائے حالانکہ صحابہ کی جانثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا“ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اٹھ اور کافروں کی خبر لا۔“ اب مجھے کچھ نہ بنا کیوں کہ آپ ﷺ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آئے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ ﷺ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت تھی۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا۔ دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا، آخر میں لوٹا۔ پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا) آپ ﷺ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اٹھ بہت سونے والے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں تو یہ بہت ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے ان کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پائیں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی کیا وجہ ہے، معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا، اللہ تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا، دنیا کی محبت میں غرق رہنا، اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا، زراعت نہ ہونا، صنعت نہ ہونا، یہ سب غلط ہے اور سوانگ ہے مسلمانوں کے [illegible]

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) دین کا خیال تک نہیں آتا، پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی ان کو نہیں ملتی باوجود اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیاداری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جا رہے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا۔ چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں' پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے۔ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بےنصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں نہ ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گو وہ کتنے ہی گناہ گار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار پھر اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ .

باب جنگ احد کا بیان۔

(٤٦٤١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِىْ سَبْعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ: ((مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيْقِىْ فِى الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَيْضًا [فَقَالَ: ((مَنْ يَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْهُوَ رَفِيْقِىْ فِى الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ] فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ: ((مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہو گئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ ﷺ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ ﷺ پر ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کو پھیرتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔'' ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ان کو لوٹاتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں۔'' اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ! انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی' یہاں سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔'' (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی نکلنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٤٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ﷺ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ؟ فَقَالَ:

عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا چہرہ

جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. [بخاري: ۲۹۱۱، ۴۰۷۵، ۵۷۲۲]

مبارک زخمی ہوا اور آپ ﷺ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی خود خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہتا ہے تو انہوں نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

○ ○ ○ ○

(۴۶۴۳) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا ذَا دُوْوِيَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ: وَجُرِحَ وَجْهُهٗ وَقَالَ: مَكَانَ هُشِمَتْ: كُسِرَتْ. [بخاري: ۲۹۰۳، ۴۰۷۵، ۵۷۲۲]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: میں جانتا ہوں قسم اللہ کی اس شخص کو جو آپ ﷺ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۴۶۴۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ: اُصِيْبَ وَجْهُهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ مُطَرِّفٍ: جُرِحَ وَجْهُهٗ. [بخاري: ۲۴۳، ۳۰۳۷، ۵۲۴۸؛ ترمذي: ۲۰۸۵؛ ابن ماجه: ۳۴۶۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۴۶۴۵) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ ﷺ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾. [۳/ آل عمران: ۱۲۸]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ ﷺ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر ﷺ کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔“ اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ چاہے ان کو معاف کرے چاہے عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حضرت ﷺ نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب ہی کیا۔ دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہوئے۔ مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

(٤٦٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)).

[بخاري: ٣٤٧٧، ٦٩٢٩؛ ابن ماجه: ٢٥ : ٤]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے: "یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں۔ (سبحان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)

○ ○ ○ ○

(٤٦٤٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهِ.

[راجع: ٤٦٤٦]

اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

باب: جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے۔

(٤٦٤٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا هٰذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[بخاري: ٤٠٧٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اللہ کے رسول کے ساتھ۔" اور آپ ﷺ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ ﷺ نے "بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔" (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ ﷺ حد یا قصاص میں ماریں)

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ.

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان۔

(٤٦٤٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا ہوا تھا اور

جَهْلٍ وَّأَصْحَابٌ لَّهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرًا بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُوْجَهْلٍ: أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلَى سَلَاجَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِيْ كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتّٰى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَجَاءَ تْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوْا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ . [بخاري: ٢٤٠، ٥٢٠، ٢٩٣٤، ٣١٨٥، ٣٨٥٤، ٣٩٦٠؛ نسائي: ٣٠٦]

ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ ابوجہل نے کہا: تم میں سے کون جا کر اس کا بچہ دان لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جب وہ سجدے میں جائیں۔ یہ سن کر ان کا بدبخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ ﷺ جب سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھ دیا۔ پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو آپ ﷺ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی رہے۔ آپ ﷺ نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر کی تو وہ آئیں، اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ ﷺ کی پیٹھ سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر۔ آپ ﷺ جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اللہ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ قریش کو ایسی سزا دے۔'' تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب آپ ﷺ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ ﷺ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے۔'' اور ساتویں کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے) قسم اس کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان سب لوگوں کو جن کا آپ ﷺ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں) ابواسحق نے کہا: ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ ﷺ کی پشت پر رکھ دی تو آپ ﷺ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ مینگنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور اوجھری میں یہی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوبر پاک ہے۔ ہمارا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ

(گزشتہ سے پیوستہ) دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء۔عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا ہے اس لیے آپ ﷺ سجدہ میں مصروف رہے۔ انتھی۔
بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔(نووی رحمہ اللہ)

(٤٦٥٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْجَاءَ هُ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ)) شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ. [راجع:٤٦٤٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ ﷺ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لے کر اور آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی، آپ ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا، پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا، مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جائے مگر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبش میں جا کر مرا۔اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں سے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطبیہ میں آکر رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرایا۔انتھی۔

(٤٦٥١) عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ زَادَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ ابْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَنَسِيْتُ السَّابِعَ. [راجع:٤٦٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔آپ ﷺ فرماتے تھے:"یا اللہ! سمجھ لے قریش سے۔ یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے۔یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے۔" اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں ابواسحاق نے کہا: ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابوجہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبداللہ بن

وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا. [راجع:٤٦٤٩]

مسعود رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے' اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیوں کہ وہ گرمی کا دن تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٣) أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَالَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَاأَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَائِيلُ عليه السلام فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ' قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ [إِنْ شِئْتَ] أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)).

[بخاری: ٣٢٣١، ٧٣٨٩]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا، پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا۔ دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہٗ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا' سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو' میں سنوں' پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو بیچ میں رکھ دوں) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''(میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اسی کو پوجیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔'' (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ ﷺ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور آپ ﷺ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔

(٤٦٥٤) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ

جندب بن سفیان سے روایت ہے' کسی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے تو مگر ایک

تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ: ((هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ)).

[بخاري: ٢٨٠٢، ٦١٤٦؛ ترمذي: ٣٣٤٥]

انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔" (مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)

(٤٦٥٥) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ. [راجع:٤٦٥٤]

اسود بن قیس سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ غار میں تھے (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ ﷺ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

(٤٦٥٦) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أَبْطَأَ جِبْرَائِيلُ علیہ السلام عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ [٩٣/ والضحى:١-٣]

[بخاري: ١١٢٥، ٤٩٨٣، ٤٩٥٠؛ ترمذي: ٣٣٤٥]

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جبرائیل علیہ السلام نے چند روز کی دیر کی آپ ﷺ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد ﷺ کو۔ اسی وقت یہ سورت اتاری اللہ تعالیٰ نے "قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لے، نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ہی ناراض ہوا۔"

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٧) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ [راجع:٤٦٥٦]

اسود بن قیس سے روایت ہے، میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے، پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابوسفیان کی بہن، ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی، اے محمد ﷺ! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ﴿والضحیٰ﴾ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزر رے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٨) عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا. [راجع:٤٦٥٦]

اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان۔

(٤٦٥٩) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، اس پر ایک پالان تھا، اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فدک کی۔ (فدک ایک مشہور تھا مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ ﷺ کے

سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فِيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَاَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَتَوَاثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اَيْ سَعْدُ! اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ)) يُرِيْدُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ : اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاصْفَحْ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ اَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّاللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَهٗ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَارَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ . [بخاری: ۲۹۸۷، ۴۵۶۶، ۵۶۶۳، ۵۹۶۴، ۶۲۰۷، ۶۲۵۴]

پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے، آپ ﷺ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پوچھنے کے لیے، ان کی بیماری میں، بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلایا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو، پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کو ضرور سنایئے ہماری مجلسوں میں کیوں کہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ ﷺ اس جھگڑے کو دباتے تھے۔ آخر آپ ﷺ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سعد! تم نے نہیں سنیں ابوحباب کی باتیں (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ ﷺ اور درگزر کیجیے قسم اللہ کی، اللہ نے آپ ﷺ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دیں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا جو آپ ﷺ نے دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا۔

فائدہ۔ اور وہ موذی مرتے دم تک منافق ہی رہا، کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ ﷺ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ ﷺ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

(٤٦٦٠) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ.

[راجع: ٤٦٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

(٤٦٦١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ : فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: اِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَصْحَابُهُ قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَبِالْاَيْدِيْ وَبِالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِمْ: ﴿وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾. [بخاری:٢٦٩١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا۔ کاش! آپ ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ ﷺ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی، جب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے تو وہ بولا: جدا رہ مجھ سے قسم اللہ کی آپ ﷺ کے گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا: قسم اللہ کی آپ ﷺ کے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت ﴿وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ [٤٩/الحجرات:٩] ان کے باب میں اتری "یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں میل کرا دو۔" اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ اَبِيْ جَهْلٍ.

باب: ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان۔

(٤٦٦٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ؟)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ : فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ؟ فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ: قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرَ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ؟

[بخاری: ٣٩٦٢، ٣٩٦٣، ٤٠٢٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی۔" یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کے قریب ہے) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی اور کہا: تو ابوجہل ہے وہ بولا: کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابومجلز نے کہا: ابوجہل نے کہا: کاش! کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے۔ ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا: کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔

(٤٦٦٣) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَعْلَمُ لِيْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَهْلٍ؟)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ اَبِيْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ اِسْمَاعِيْلُ. [راجع:٤٦٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ.

باب: کعب بن اشرف یہود کے سرغنہ کے قتل کا بیان۔

(٤٦٦٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ)) قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: ائْذَنْ لِيْ فَلَاُقُلْ: قَالَ ((قُلْ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ: وَاَيْضًا وَاللّٰهِ! لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ: وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ: فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ: مَا تُرِيْدُ قَالَ: تَرْهَنُنِيْ نِسَآءَ كُمْ قَالَ: اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَآءَ نَا قَالَ: تَرْهَنُوْنِيْ اَوْلَادَ كُمْ قَالَ: يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ: رُهِنَ فِيْ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ: فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَاَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: فَجَآءُ وْا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو، بیشک اس نے ستا رکھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو۔'' (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کی' پھر مدینہ میں آ کر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔) محمد بن مسلمہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' محمد بن مسلمہ نے کہا: تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بھی ہوتا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہہ'' (جو مصلحت ہو۔) پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں۔ اپنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے، (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کیے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا' ابھی اور قسم اللہ کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کو چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے

فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ: امْرَأَةٌ لَهُ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ : اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدٌ [بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعُهُ [وَ] اَبُوْ نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْدُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ: اِنِّيْ اِذَا جَآءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِيْ اِلٰى رَأْسِهٖ فَاِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُوْنَكُمْ قَالَ : فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوْا : نَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الطِّيْبِ قَالَ : نَعَمْ تَحْتِيْ فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَآءِ الْعَرَبِ قَالَ : فَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَشُمَّ مِنْهُ قَالَ : نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ : فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: دُوْنَكُمْ قَالَ: فَقَتَلُوْهُ .

[بخاری: ۲۵۱۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۴۰۳۷؛ ابو داود: ۲۷٦۸]

جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا: اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو۔ کعب نے کہا: اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیوں کر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گروی ہوا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا: اچھا' پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن جبر عبدالرحمٰن اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضائی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو۔ وہ اترا اپنے بالا خانے پر سے) سوائے عمرو کے دوسروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا: یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا: واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضائی بھائی اور ابو نائلہ ہیں۔ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضائی بھائی۔ ابو نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا: واہ! یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہیں۔ اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلایا جائے تو چلا آئے محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا: جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا، چادر کو بغل کے تلے کیے ہوئے، ان لوگوں نے کہا: کیسی عمدہ خوشبو ہے جو تم میں سے آ رہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں، کعب نے کہا: اچھا محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑ کر سونگھا پھر کہا: اگر اجازت دو

تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور ساتھیوں سے کہا: لو انہوں نے اس کو تمام کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ ﷺ سے اور ہجو کرتا تھا آپ ﷺ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ ﷺ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا۔ اور یہ قتل حضرت ﷺ کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیوں کہ غدر جب ہوتا کہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ .

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ : فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُوطَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ : ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ : وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيسُ قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً . [راجع: ٣٤٩٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ان کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ ﷺ کی ران کو چھو جاتا اور آپ ﷺ کی ران سے تہ بند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ ﷺ بستی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! خراب ہوا خیبر۔ ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے۔'' تین بار آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد ﷺ آ پہنچے لشکر کے ساتھ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انس رضی اللہ عنہ کی نظر یکایک اس پر پڑی۔ انتہیٰ۔

(٤٦٦٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاؤں سے چھو رہا تھا۔ پھر ہم ان کے پاس پہنچے آفتاب نکلتے ہی۔ انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور کدالیں (یا آلات درخت پر چڑھنے کی) لے

وَخَرَجُوْا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. [راجع:٣٥٠٠]

کر نکلے تھے وہ۔کہنے لگے محمد ﷺ آ پہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خراب ہوا خیبر، ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٦٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ : ((اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں پہنچے تو یہ کہا: ''ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔''

فائدہ: معنی اس کے اوپر گزرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ ﷺ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کوچتے وقت فرمایا۔ ﴿وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

(٤٦٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷺ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْا بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هٰذَا السَّآئِقُ؟)) قَالُوْا : عَامِرٌ قَالَ : يَرْحَمُهُ اللّٰهُ : قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ : وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ: فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ: فَلَمَّا

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے۔ ایک شخص ہم میں سے بولا: اے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبرائے (نووی رحمہ اللہ نے کہا: شعر سب برے نہیں ہوتے، اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے، وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نووی رحمہ اللہ نے کہا: سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے۔ اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی)

تو ہدایت گر نہ کرتا اے اللہ! کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا۔ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا۔ بخش دے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا۔ کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا۔ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما۔ اور تسلی اور تشفی دے خدا۔ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہیں سدا۔

صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہانکنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا' عامر بن الاکوع۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ایک شخص بولا: اب وہ ضرور شہید ہوگا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ يُوْ قِدُوْنَ؟)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمٍ قَالَ: ((اَيُّ لَحْمٍ؟)) قَالُوْا: لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيْقُوْنَهَا وَيَغْسِلُوْنَهَا؟ قَالَ: ((اَوْ ذَاكَ)) قَالَ : فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيْهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَاَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ ؓ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ فَلَمَّا رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ: ((مَالَكَ)) قُلْتُ لَهٗ: فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا ؓ حَبِطَ عَمَلُهٗ قَالَ: ((مَنْ قَالَهٗ)) قُلْتُ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ)) وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ((اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهٗ)) وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِنَ الْحَدِيْثِ فِيْ حَرْفَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ: وَاَلْقِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا .

[بخاري: ٢٤٧٧، ٤١٩٦، ٥٤٩٧، ٦١٤٨، ٦٣٣١، ٦٨٩١؛ ابن ماجه: ٣١٩٥؛ وانظر في مسلم: ٥٠١٨]

نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔'' سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا: جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگارے جلائے آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں۔'' تو انہوں نے کہا: گوشت پکاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس کا گوشت۔'' انہوں نے کہا: بستی کے گدھوں کا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہادو ان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھوڈالیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرو۔'' (تو بعد میں آپ ﷺ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے تلوار خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سلمہ! تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون کہتا ہے؟'' میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دوہرا ثواب ہوا۔'' (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کے مثل (یا اس کے مشابہ کوئی عرب کم ہوگا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا۔ جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے اللہ کی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے۔ اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ۔ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جئیں اور آٹھویں مصرع کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ ... آپ ﷺ لڑائی کے موقع ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا یہ بھی آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزرا۔ اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کیوں کہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

(٤٦٦٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ رضی اللہ عنہ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِيْ سِلَاحِهِ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِئْذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَبِكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ: قَالَ: فَقُلْتُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقْتَ))

وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ هٰذَا؟)) قُلْتُ: قَالَهُ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ مِثْلَ ذٰلِكَ

ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی، وہ مر گیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی اس کے باب میں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر ہے شعر کی) آپ ﷺ نے اجازت دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ "قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "سچ کہا تو نے۔" پھر میں نے کہا: "اتار اپنی رحمت ہم پر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے۔ اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر۔" جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کس کا کلام ہے۔" میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔" ابن شہاب نے کہا: میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی۔ صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوہرا ثواب ہے۔" اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے۔

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ : اِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ. [ابو داود: ۲۵۳۸؛ نسائی: ۳۱۵۰]

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ .

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان۔

(٤٦٧٠) عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ ! لَوْلَا اَنْتَ مَاهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ:
اِنَّ الْمَلَا قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . [بخاری: ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ٤١٠٤، ٧٢٣٦]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ تھے مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: ''قسم اللہ تعالیٰ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے۔ اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے اُن کے'' اور یہ آپ ﷺ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے کے بعض بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں عار کریں سلام علیک کرنے سے وہ خفا ہوں، سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں، پھر کا ہے کے مسلمان ہیں، علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں، ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذالک۔

(٤٦٧١) عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ﷛ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا)). [راجع: ٤٦٧٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہم پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷛ قَالَ: جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش

اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ.))

[بخاری: ۳۷۹۷، ۴۰۹۸]

دے تو مہاجرین اور انصار کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: زہے قسمت ان مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ ﷺ اور اللہ جل جلالہٗ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

(٤٦٧٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ))

[بخاری: ۳۷۹۵، ۶۴۱۳]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ)) قَالَ شُعْبَةُ أَوْقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَأَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ)) [بخاری: ۳۷۹۵؛ ترمذی: ۳۸۵۷]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ! لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ.))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ ذِيْ قَرَدٍ وَغَيْرِهَا.

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان۔

(٤٦٧٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ:

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور

خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ: فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَنْ اَخَذَهَا؟ قَالَ : غَطَفَانُ قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ: فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِيْ قَرَدٍ وَقَدْ أَخَذُوْا يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ: وَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ! مَلَكْتَ فَاَسْجِعْ)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.

[بخاری:٣٠٤١، ٤١٩٤]

آپ ﷺ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعض نے کہا ٦ ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا۔ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا: کس نے لیں۔ اس نے کہا: غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یاصباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنادیا۔ پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے ان لٹیروں کو ذی قرد میں پایا۔ انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیرانداز تھا اور کہتا جاتا تھا۔ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہ ﷺ اور لوگ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ان لٹیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا ہے۔ وہ پیاسے ہیں، اب ان پر لشکر کو بھیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزیں لے چکا۔ اب جانے دے۔'' سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

فائدہ۔ یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں اکوع کا بیٹا ہوں، جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا 'یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپنے سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

(٤٦٧٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهِ خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا قَالَ: فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيْهَا قَالَ : فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ : ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِيْ اَصْلِ

ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کرسکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا کنویں میں) پھر رسول اللہ ﷺ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ ﷺ نے دعا کی یا تھوکا کنوے میں وہ اس وقت ابل آیا۔ پھر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضور ﷺ نے ہم کو بلایا بیعت کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی

الشَّجَرَةِ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ: ((بَايِعْ يَا سَلَمَةُ!)) قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَّلَ النَّاسِ قَالَ: ((وَأَيْضًا)) وَرَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَزِلًا- يَعْنِيْ -لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ- قَالَ فَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْدَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قَالَ: ((أَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ!)) قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فِيْ أَوَّلِ النَّاسِ وَفِيْ أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ: ((وَأَيْضًا)) قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَا سَلَمَةُ! أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْدَرَقَتُكَ الَّتِيْ أَعْطَيْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ: الْأَوَّلُ اللّٰهُمَّ! اِبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ: كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ أَسْقِيْ فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدُمُهُ وَاٰكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِيْ وَمَا لِيْ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَ اخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ أَصْلِهَا قَالَ: فَأَتَانِيْ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا يَقَعُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلٰى شَجَرَةٍ أُخْرٰى وَعَلَّقُوْا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَيْنَمَاهُمْ

درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہیں اور اس درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ﴾[۴۸/الفتح:۱۰] اخیر تک) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ بیعت لیتے رہے لیتے رہے، یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ بیعت کر۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپ ﷺ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سہی'' اور آپ ﷺ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ ﷺ بیعت لینے لگے، یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔'' میں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپ ﷺ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں' پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر سہی' غرض میں نے تیسری بار آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا چچا عامر مجھے ملا، وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دے دی۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔'' پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی، سلمہ نے کہا: میں طلحہ بن عبیداللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، ان کی پیٹھ کھجاتا، ان کی خدمت کرتا، انہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن دولت سب چھوڑ دیا تھا، اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہوگئی اور ہم میں ہر ایک دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا۔ اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول اللہ ﷺ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا، میں دوسرے درخت کے نیچے چلا گیا، انہوں نے اپنے ہتھیار

كَذٰلِكَ إِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِيْ يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ! قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُوْدٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِيْ يَدِيْ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِيْ فِيْهِ عَيْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوْقُهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَجَاءَ عَمِّيْ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ: مِكْرَزٌ يَقُوْدُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((دَعُوْهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ)) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِيْ لِحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيْعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيْهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا

لٹکائے اور لیٹ رہے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکا یک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی، دوڑو اے مہاجرین! ابن زنیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا، وہ سو رہے تھے، ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا: قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو، تم میں سے جس نے سر اٹھایا، میں ایک ماردوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر، جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا: چھوڑ دو ان کو۔ مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔" (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہو گی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دو بار تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں) آخر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ [۴۸/الفتح:۲۴] اخیر تک "یعنی اس اللہ نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر۔" پھر ہم لوٹے مدینہ کو، راہ میں ایک منزل پر اترے، جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جائے رات کو اور پہرہ دے آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا: میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا (اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنیاں اپنے رباح غلام کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری (مشرک) نے آپ ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا

الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَغَارُوْا عَلٰى سَرْحِهٖ قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ! ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ: اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ قَالَ: قُلْتُ: خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُبِهِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِيْ اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهٗ فَعَقَرْتُ بِهٖ حَتّٰى اِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِيْ تَضَايُقِهٖ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ بَعِيْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَآءَ ظَهْرِيْ وَخَلَّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلٰثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَتَوْا مُتَضَايِقًا مِّنْ ثَنِيَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوْا يَتَضَحَّوْنَ -يَعْنِيْ يَتَغَدَّوْنَ- وَجَلَسْتُ عَلٰى رَاْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ: مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى؟ قَالُوْا: لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ! مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ اَيْدِيْنَا قَالَ: فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ: فَصَعِدَ

اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا: اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں لوٹ لیں پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یاصباحاہ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی ''میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے'' پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے' پھر قسم اللہ تعالیٰ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے تلے آ کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابر ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا اور لٹیروں نے اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ان سے چھین لیے) سلمہ نے کہا: پھر میں ان کے پیچھے چلا، تیر مارتا ہوا یہاں تک کہ تیں چادروں سے زیادہ اور تیں بھالوں سے زیادہ ان سے چھینیں وہ اپنے تیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پھینکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تاکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے لیں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا، وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا: یہ کون شخص ہے۔ وہ بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا۔ قسم اللہ کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا: تم میں سے چار آدمی اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں

إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ: فَلَمَّا أَمْكَنُونِيْ مِنَ الْكَلَامِ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَنِيْ قَالُوْا: لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِيْ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِيْ قَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَرَجَعُوْا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِيْ حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ قَالَ: فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ وَعَلٰى إِثْرِهِ أَبُوْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلٰى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ: فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوْنَكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَالَ: يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ: فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُوْ عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَا أَرٰى وَرَائِيْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: ذَا قَرَدٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ: فَنَظَرُوْا إِلَيَّ أَعْدُوْ وَرَاءَهُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِيْ أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوْا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُوْنَ فَيَشْتَدُّوْنَ فِيْ

نے کہا: تم مجھے جانتے ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے کہا: میں سلمہ ہوں اکوع کا بیٹا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر ان کے چچا تھے کیوں کہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گا مار ڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا، ان میں سے ایک شخص بولا۔ یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے۔ میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے اخرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابوقتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی۔ میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ لیٹرے بھاگے۔ میں نے کہا: اے اخرم تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نہ آ لیں۔ انہوں نے کہا: اے سلمہ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے۔ (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ شہید ہوں گا اس سے کیا بہتر ہے) میں نے ان کو چھوڑ دیا، ان کا مقابلہ ہوا عبدالرحمٰن فزاری سے اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمٰن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابوقتادہ رسول اللہ ﷺ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمٰن کو برچھی مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کیے گیا، میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا وہ اترے پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف۔ میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس کے شانے کی ہڈی میں۔ اور میں نے کہا: لے اس کو اور میں بیٹا ہوں اکوع کا

ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُوْ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِيْ نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ: قُلْتُ : خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ: وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوْقُهُمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَلَحِقَنِيْ عَامِرٌ بِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَبِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلِّنِيْ فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِيْ ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ: ((يَا سَلَمَةُ! أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ وَالَّذِيْ أَكْرَمَكَ فَقَالَ: ((إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِيْ أَرْضِ غَطَفَانَ)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ : نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُوْرًا فَلَمَّا كَشَفُوْا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوْا: أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوْا هَارِبِيْنَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ)) قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ

اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے۔ وہ بولا (اللہ کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اس کی ماں اس پر روئے۔ کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا: ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: ان لٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں' میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ وہاں مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کی لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر! سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک گئے' لوگ مر گئے' اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے سب اونٹ لے لیے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب برچھی اور چادریں اور بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینی تھی ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دیجیے مجھ کو اجازت لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے جو خبر دے اپنی قوم کو جا کر (یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے، یہاں تک داڑھیں آپ ﷺ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تو یہ کر سکتا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں! قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو بزرگی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔'' اتنے میں ایک شخص آیا غطفان میں سے۔ وہ بولا: فلاں شخص نے ان کے لیے ایک اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے۔ اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی۔ وہ کہنے لگے لوگ آ گئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور پیادوں میں سب سے

الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَآءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ قَالَ : وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ : فَجَعَلَ يَقُوْلُ : أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ؟ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيْدُ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيْمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيْفًا؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ ذَرْنِيْ فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ)) قَالَ قُلْتُ: اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ: فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِيْ نَفْسِيْ ثُمَّ عَدَوْتُ فِيْ إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّيْ رَفَعْتُ حَتّٰى أَلْحَقَهُ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ : قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ! قَالَ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ : فَوَاللّٰهِ! مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجَعَلَ عَمِّيْ عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ - تَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا - وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا - وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: أَنَا عَامِرٌ قَالَ: ((غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ)) قَالَ : وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ

بڑھ کر سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔" سلمہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دو حصہ دیئے۔ ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جائے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے نہیں ڈرتا۔ وہ بولا: نہیں، البتہ رسول اللہ ﷺ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، مجھے چھوڑ دیجیے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا اگر تیرا جی چاہے۔" تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا: قسم اللہ کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلاعوض اور بعوض میں خلاف ہے) پھر قسم اللہ کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا۔ "قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پروا نہیں ہوئے تو جما رکھ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟" لوگوں نے کہا: عامر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ بخشے تجھ کو۔" سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ اپنے اونٹ پر تھے۔ یا نبی اللہ! آپ ﷺ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ: خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُوْلُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ - قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّيْ عَامِرٌ رضي الله عنه - فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ قَالَ: فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ تُرْسِ عَمِّيْ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ وَكَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ: فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ ذٰلِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلٰى عَلِيٍّ رضي الله عنه وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ ((لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهُ ﷺ اَوْيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: فَاَتَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه فَجِئْتُ بِهٖ اَقُوْدُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ: فَقَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ

مُجَرَّبٌ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ) "یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آئیں شعلے اڑاتی ہوئی۔" یہ سن کر میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز پڑھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ۔ "یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے والا۔" پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آ لگی اور شہ رگ کٹ گئی اسی سے مر گئے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نکلا تو رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کون کہتا ہے۔" میں نے کہا: آپ ﷺ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جھوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔" (ابن ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگنے والا نہیں) سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ — حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا۔ اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ — كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ — "یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے

عَلٰی یَدَیْهِ ﷺ.

(یعنی شیر ببر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں۔ (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھوں پر۔

فائدہ۔ حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا، اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر کیا تا کہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو۔ اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قلعہ کے قریب پہنچے، تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا، ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرا دی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابو رافع نے کہا: میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو الٹنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ! حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت اللہ دادتھی۔ بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ابن عبدالبر نے کہا: ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بریدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل الحدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ انتہٰی۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن سہل نے، انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: میں جاؤں گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جا اور دعا کی یا اللہ! محمد بن مسلمہ کی مدد کر۔ جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آ گیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے، لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی، پھر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں اٹک رہی۔ پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا۔ ابن اسحاق نے کہا: مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا! کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو۔ زبیر بن عوام حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے۔ صفیہ بنت عبدالمطلب زبیر کی ماں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تیرا بیٹا اللہ چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں حضور ﷺ کے چار معجزے منقول ہیں۔ ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا، تیسرے خبر دینا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں بتصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لٹیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہٰی۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا [الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ]
عَنْ عِكْرِمَةَ [بْنِ عَمَّارٍ] بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس حدیث سے بھی زیادہ تفصیل سے نقل کی ہے۔ اور دوسری میں اسی طرح ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾ الْاٰيَةَ.

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾ کے نزول کا بیان۔

(٤٦٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ج﴾.

[ابوداود: ٢٦٨٨؛ ترمذی: ٣٢٦٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی (٨٠) آدمی مکہ والے رسول اللہ ﷺ کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے، وہ چاہتے تھے آپ ﷺ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا' بعد اس کے آپ ﷺ نے چھوڑ دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا ﴿وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾۔ یعنی اللہ وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ.

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔

(٤٦٨٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ؟)) قَالَتِ: اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنٰى مِنِّىْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام سلیم رضی اللہ عنہا (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا، وہ ان کے پاس تھا، یہ ابوطلحہ نے دیکھا تو عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے۔ ام سلیم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سوا جو لوگ چھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز) ان کو مار ڈالیے انہوں نے شکست پائی آپ ﷺ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا۔'' (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٨١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِىْ قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٦٨٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار

اللهِ ﷺ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. [ابوداود: ٢٥٣١؛ ترمذي: ١٥٧٥]

کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے۔ اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے انتہیٰ۔

(٤٦٨٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ: وَكَانَ أَبُوْطَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ: انْثُرْهَا لِأَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ! لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا وَأُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِيْ طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ.

[بخاري: ١٨٨٠، ٣٨١١، ٤٠٦٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا اور ابوطلحہ آپ ﷺ کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ ﷺ پر کیے ہوئے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیر انداز تھے، ان کی اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ ﷺ اس سے فرماتے: "یہ تیر رکھ دے ابوطلحہ کے لیے۔" اور آپ ﷺ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابوطلحہ کہتے: اے نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ ﷺ کے لگ جائے، میرا گلا آپ ﷺ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابوطلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آئے تو مجھ کو لگے) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر، پھر ان کو لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی جان نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابودجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپ ﷺ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مارا ے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ ﷺ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی، ان کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ انتہیٰ۔

احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ انہوں نے قصداً انہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔

بَابُ النِّسَآءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ .

(٤٦٨٤) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ لَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَّا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ :اَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِىْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ ؟ وَمَتٰى يَنْقَضِىْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يَقْتُلِ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ مَتٰى يَنْقَضِىْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ؟ فَلَعَمْرِىْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ : هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ .

[ابوداود: ٢٧٢٧، ٢٧٢٨، ٢٩٨٢؛ ترمذی: ١٥٥٦]

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مذمت میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد وصلوۃ کے۔ تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا تو لکھ کر مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے، وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی، اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ، ثوری، لیث، شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جائیگا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے۔ اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا، اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مارنا (اس طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی داڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے؟ تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے۔ پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ- نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی، مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن (عمر) زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جائے۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: جب وہ پچیس برس کا ہو جائے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آئے تو کب آئے گی انتہٰی مع زیادہ۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقربیٰ کا اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کا وہی قول ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے کہ وہ ذوالقربیٰ کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا، اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضور ﷺ کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا۔ آپ دبا لیا۔

(٤٦٨٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلِ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ۔ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ: وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ.

[راجع: ٤٦٨٤]

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں، بیان کیا حدیث کو اسی طرح، اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دے مومن کو (یعنی تو پہچان لے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے۔ اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔)

○ ○ ○ ○

فائدہ- اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیوں کہ خود قرآن میں موجود ہے ﴿وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ط﴾ [١٨/ الكهف: ٨٢] بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا۔ پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

(٤٦٨٦) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَعَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْ لَا اَنْ يَّقَعَ فِيْ اُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اُكْتُبْ: اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ؟ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جائے گا) کون ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا: عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں، جب وہ جہاد میں شریک ہوں؟ تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام

عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْغُلَامِ الَّذِیْ قَتَلَهٗ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَاِنَّهٗ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُوْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِیْ عَنْ ذَوِی الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

[راجع: ٤٦٨٤]

مناسب جانے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جائے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آئے۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو۔ یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(٤٦٨٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ. [راجع:٤٦٨٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٨٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ قَرَاَ كِتَابَهٗ وَحِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهٗ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَاللّٰهِ۔ لَوْ لَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيْهِ مَاكَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِی الْقُرْبٰى الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَرٰى اَنْ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَضِیْ يُتْمُهٗ؟ وَاِنَّهٗ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَاُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ اِلَيْهِ مَالُهٗ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهٗ وَسَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا؟ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: قسم اللہ کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جائے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔ اور تو نے پوچھا: یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے اور اس کو عقل آ جائے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جائے اس کی یتیمی ختم ہوگئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار۔ البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا اور جب انہوں نے لڑکے کو مارا تو خیر اور

اَحَدًا وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ اِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. [راجع:٤٦٨٤]

تو نے پوچھا: عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٨٩) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَاِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ. [راجع: ٤٦٨٤]

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور پھر کچھ حدیث ذکر کی اور پورا قصہ ذکر نہیں کیا جس طرح دوسری حدیثوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٠) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِيْ الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. [ابن ماجه: ٢٨٥٦]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی، میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩١) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ [نَحْوَهُ] [راجع:٤٦٨٣]

ہشام بن حسان نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔

(٤٦٩٢) عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ: فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَبْنَ اَرْقَمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْبَيْنِيْ وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ : كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِالْعُشَيْرِ. [بخاری: ٣٩٤٩؛ وانظر فی مسلم:٣٠٣٥]

ابواسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقاء کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر دعا مانگی پانی کے لیے، اس دن میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے ہیں؟ انہوں نے کہا: انیس۔ میں نے پوچھا تم کتنے غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ انہوں نے کہا: سترہ میں۔ میں نے پوچھا: پہلا جہاد کون سا تھا انہوں نے کہا: ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے، سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوۃ العشیرہ لکھا ہے۔ اس میں لڑائی نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ عشیرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ ہجری میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا

مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر۔ اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٩٣) عَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَاهَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ. [راجع:٤٦٩٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً. قَالَ: جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِيْ أَبِيْ فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ رضي الله عنه يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ غَزْوَةٍ قَطُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کئے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا، میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٥) عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِيْ ثَمَانٍ مِنْهُنَّ. وَلَمْ يَقُلْ أَبُوْ بَكْرٍ: مِنْهُنَّ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے شمار میں تو ابن سعد نے ان کا شمار مفصلا بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوے اور چھپن سریہ تک پہنچتی ہے (سریہ وہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے۔ وہ بدر، احد، مریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، فتح، حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیوں کہ ان کا مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا سا ہوگا جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا۔ اور باقی علما یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔)

(٤٦٩٦) عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً. [بخاري: ٤٤٧٣]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے۔

(٤٦٩٧) عَنْ سَلَمَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه.

[بخاري: ٤٢٧٠، ٤٢٧١، ٤٢٧٢، ٤٢٧٣]

سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا۔ ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٨) عَنْ حَاتِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ

حاتم سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا

قَالَ فِيْ كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ. [راجع:٤٦٩٧]

عدد مذکور ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ .

باب: ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔

(٤٦٩٩) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ. قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِیْ فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ. قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰى رضي الله عنه بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ: كَاَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ. قَالَ اَبُوْاُسَامَةَ : وَزَادَنِيْ غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللّٰهُ يُجْزِیْ بِهٖ. [راجع:٤١٢٨]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، باری باری اس پر چڑھتے تھے، آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے۔ ہم نے ان زخموں پر چیتھڑے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: برید رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ كَوْنِهٖ حُسْنَ الرَّاْيِ فِي الْمُسْلِمِيْنَ .

باب: کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔

(٤٧٠٠) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَّ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ: ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهٗ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو اس نے کہا: میں اس لیے آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔“ وہ بولا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ ”لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔“ پھر وہ لوٹ گیا۔ بعد اس

النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ: ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ.))

کے پھر آپ ﷺ سے ملا بیداء میں۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا تھا ”تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر۔“ اب وہ شخص بولا: ہاں! میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو خیر چل۔“

[ابو داود: ٢٧٣٢؛ ترمذی: ١٥٥٨؛ ابن ماجہ: ٢٨٣٢]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ‌رحمہ اللہ نے کہا: دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علما نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی ‌رحمہ اللہ کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہوا تو اس کو انعام ملے گا۔ مالک، شافعی، ابوحنیفہ ‌رحمہ اللہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اور زہری ‌رحمہ اللہ اور اوزاعی ‌رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْإِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ .

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔

(٤٧٠١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَفِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو: رِوَايَةً ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ)).

[بخاری: ٣٤٩٥؛ وانظر فی مسلم: ٦٤٤٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں۔ مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٢) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)).

ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں، مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔''

(٤٧٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تابع ہیں قریش کے، خیر اور شر میں۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ)). [بخاری: ٣٥٠١، ٧١٤٠]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جائیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے کہا: قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار سے یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علما نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ ہی اور بعد کے کسی عالم سے۔ اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے لیکن یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے۔ اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رہ جائیں اور یہ بات سچ ہوئی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے کہا: شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ انتھی ماقال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جائے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہو گئی۔ بعد اس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں، ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں۔ ہند میں مغل تھے، اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریش، لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں، وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہنے گی یہ صحیح ہے اس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمنطوق ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [۴/النسآء:۵۹] اور عَلَيْكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا اور (السلطان ظل الله فی الارض) وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قریش جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہو گی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

(٤٧٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِیْ حَتّٰى يَمْضِیَ فِيْهِمُ اثْنَاعَشَرَ خَلِيْفَةً)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِیَ عَلَیَّ قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِیْ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو لیں۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے کچھ فرمایا، میں نے اپنے باپ سے پوچھا: کیا فرمایا، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ”کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔“

(٤٧٠٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا)) ثُمَّ تَكَلَّمَ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں گے بارہ آدمی۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات کہی

النَّبِیُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَا ذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [بخاري: ٧٢٢٢، ٧٢٢٣]

چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سب آدمی قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا)).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً)) ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا۔ اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَةَ خَلِيْفَةً)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [ابو داود: ٤٢٨٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧١٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [راجع: ٤٧٠٩]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔'' پھر آپ ﷺ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہاں دو اشکال ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام۔ دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزر رہے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٧١١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن

وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ تَعَالَى أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)). [انظر في مسلم: ٦٠٠٣]

سمرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدود میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے۔'' (شاید یہ واقع بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہوں گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ ﷺ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی۔ (یہ معجزہ تھا آپ ﷺ کا۔ ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچنا۔'' اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔'' (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دے) اور میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر۔'' (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧١٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ. [راجع: ٤٧١١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ.

باب: خلیفہ بنانا اور نہ بنانا۔

(٤٧١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا: اسْتَخْلِفْ فَقَالَ: أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا؟ لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا: اللہ تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے۔ انہوں نے کہا: لوگ دو طرح کے ہیں بعض تو امیدوار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعض ڈرتے ہیں مجھ سے۔ یا میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا: آپ خلیفہ کر جائیے کسی کو۔ انہوں نے کہا: میں

يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ ؓ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. [راجع:٧٢١٨]

تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی؟ میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چھوٹ جائے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جائے تو بھی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمر ؓ کو باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابوبکر صدیق ؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جائے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جائے جیسے جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کو نہیں کیا تھا' پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جائے تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی...... اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک...... جماعت پر چھوڑ نا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر رکھ کر جیسے حضرت عمر ؓ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدم رکھا اس کو صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی تجہیز اور دفن پر۔ اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاض ؒ نے کہا: اس میں صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے نص کر دیا تھا ابوبکر صدیق ؓ کی خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپ ﷺ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کی خلافت کے لیے آپ ﷺ نے نص کیا تھا۔ اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر ؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمر ؓ کی خلافت نہ کرتے اور پھر حضرت عمر ؓ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور حضرت ابوبکر ؓ نے حضور ﷺ کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضور ﷺ نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدی ﷺ کو خطا کی طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ ؓ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دے۔ انتہی۔

(٤٧١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ ؓ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ: اِنَّهٗ فَاعِلٌ قَالَ: فَحَلَفْتُ اَنِّيْ اُكَلِّمُهٗ

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے' میں ام المومنین حفصہ ؓ کے پاس گیا، انہوں نے کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔ میں نے کہا: ایسا نہیں کرنے کے۔ انہوں نے کہا: وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر

فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ : فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهٗ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهٗ : اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَاٰلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَّاِنَّهٗ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ اِبِلٍ اَوْرَاعِيْ غَنَمٍ ثُمَّ جَآءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ: فَوَافَقَهٗ قَوْلِيْ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلَيَّ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهٗ وَاِنِّيْ لَئِنْ لَّا اَسْتَخْلِفُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَدِ اسْتَخْلَفَ.

چپ رہا۔ دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا: لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا۔ انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا: میں بیان کرتا رہا۔ پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا، پھر وہ آپ کے پاس چلا آئے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ رضی اللہ عنہ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے ان کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے۔ پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہٗ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے۔

قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا وَاَنَّهٗ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. [ابوداود: ٢٩٣٩؛ ترمذی: ٢٢٢٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر قسم اللہ کی جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے۔

فائدہ: یعنی رسول اللہ ﷺ کی پیروی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا۔ مؤمن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عاشق رہے اور جب آپ ﷺ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جائے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام مجتہد یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروانہ کرے اور اپنے پیغمبر ﷺ کے طریقہ پر چلے یا اللہ! ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم رسول معظم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا .

باب: امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے۔

(٤٧١٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا)) . [راجع: ٤٢٨١]

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عبدالرحمٰن! مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو ملے تو اللہ تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٤٧١٦) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ .

[راجع: ٤٧١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧١٧) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ .)) [راجع:٧١٤٩]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچازاد بھائی تھے، ان میں سے ایک بولا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو حکومت دیجیے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اللہ کی ہم نہیں دیتے خدمت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٧١٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَقْبَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ: ((مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ: وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ: ((لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: اِنْزِلْ وَاَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْثَقٌ قَالَ: مَا هٰذَا ؟ قَالَ: هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهُ دِيْنَ السُّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ فَقَالَ: اِجْلِسْ نَعَمْ قَالَ : لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے، ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف، دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس! (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو۔“ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں گے۔ گویا میں آپ ﷺ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں، وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے۔ لیکن تم جاؤ اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس!“ پھر ان کو یمن کے صوبہ کا عامل بنا کر بھیجا۔ بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تا کہ وہ بھی شریک رہیں، ابوموسیٰ کے) جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: اترو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا، اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا: یہ کیا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا: یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے موافق، تین بار یہی کہا۔ پھر ابوموسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا۔ معاذ نے

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَبِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا ' مُعَاذٌ: اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ وَاَرْجُوْ فِیْ نَوْمَتِیْ مَا اَرْجُوْ فِیْ قَوْمَتِیْ.

[بخاری: ٦٩٢٣، ٢٢٦١، ٧١٥٦، ٧١٥٧؛ ابوداود: ٣٥٧٩، ٤٣٥٤؛ نسائی: ٤]

کہا: میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں۔ اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرانا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک توبہ کروا دیں گے اور ابن قصاء نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے' اور طاؤس' حسن' ماجشون مالکی' ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرائیں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عنداللہ فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا، اور عطا نے کہا: اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اس سے توبہ نہ کرائیں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دیں گے۔ شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہے۔ اور فی الفور توبہ کرنی چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہی قول ہے' مالک' ابو حنیفہ' احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جائے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنا دیں گے۔ انتہٰی۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ.

باب: بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے۔

(٤٧١٩) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِیْ ثُمَّ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا)).

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا: ''اے ابو ذر تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

(٤٧٢٠) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ)). [ابوداود: ٢٨٦٨]

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، مت حکم کر دو آدمیوں کے بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا۔'' (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آ جائے اور مواخذہ میں گرفتار ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَضِيلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ إِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ.

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی۔

(٤٧٢١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ: اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا)). [نسائی:٥٣٩٤]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیبیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان اوپر گزرا، اور علما کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہٗ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا، اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جائے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرفہ نے کہا: عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آئے عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برے کو بائیں طرف، اور یمین ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا: ”دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں۔“ اس سے مقصود تنبیہ ہے، اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ انتہی ما قال النووی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلھم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نووی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہ صحیح ہے بلاشبہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ جیسے اس کی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے۔ فقط۔

(٤٧٢٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِيْ

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے، میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا: مصر والوں میں سے، انہوں نے کہا: تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں؟ (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی

غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ ؟ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِيْ فُعِلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخِيْ اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا: ((اَللّٰهُمَّ! مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ)).

مرتضی رضی اللہ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا: ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس کوٹھڑی میں: ''یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔''

(٤٧٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٤٧٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)). [ترمذی: ١٧٠٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔''

فائدہ: یہاں تک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مال دار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضا کا۔

(٤٧٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ. [بخاری:٢٥٥٤، ٥١٨٨، ٧٥٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٧) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

[بخاری: ٨٩٣، ٢٧٥١، ٧١٣٨، ٧١٢٩، ٦٩٨٩]

(٤٧٢٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٢٩) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). [راجع:٣٦٦]

حسن سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا: میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہوا اپنی رعیت کے حقوق میں مگر اللہ تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔“

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

(٤٧٣٠) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ: قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ أَوْلَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ. [راجع:٣٦٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا: تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی۔ انہوں نے کہا: میں نے تیرے لیے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

(٤٧٣١) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْ لَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ)). [راجع:٣٦٦]

ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد نے بیمار پرسی کی معقل رضی اللہ عنہ کی ان کی بیماری میں تو معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں مرنے والا نہ ہوتا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ”جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر ان کی بھلائی میں کوشش نہ کرے اور خالص نیت سے ان کی بہتری نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔“ (بلکہ پیچھے رہ جائے گا اور اپنی ناانصافی کا عذاب بھگتے گا)۔

(٤٧٣٢) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

(٤٧٣٣) عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو ﷺ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَىٰ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ.

حسن سے روایت ہے، عائذ رضی اللہ عنہ بن عمرو جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے بیٹے میرے! میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے: "سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔" عبیداللہ نے کہا: بیٹھ تو محمد ﷺ کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائذ نے کہا کیا حضور ﷺ کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

فائدہ: یعنی تو فضلائے صحابہ سے نہیں بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے۔ یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے کی اور حضرت ﷺ کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ.

باب: غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے۔

(٤٧٣٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَغِثْنِي فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ: يَارَسُولَ اللَّهِ! أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ ﷺ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا: "میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی میں بغیر اللہ کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ ﷺ غصہ سے ایسا فرما دیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا ہو اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کیوں چوری کی) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ

الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ: لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْاَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ: لَآ اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ)) . [بخاري:٣٠٧٣]

کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چندیاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو ہل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو، وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ تینوں ترجمے رقاع، تخفق کے ہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرائے تو اس مال کو پھیر دے۔ اگر لشکر متفرق ہو جائے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے۔ شافعی رحمہ اللہ اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کو دے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام جیسی مناسب سمجھے سزا دے دے لیکن اس کا اسباب نہ جلائے۔ مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جائے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جائیں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل ان کی حدیث ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا: اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)

(٤٧٣٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ. [راجع:٤٧٢٧]

ابوہریرہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَ حَمَّادٌ : ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى يُحَدِّثُهٗ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِمَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوْبُ . [راجع:٤٧٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٤٧٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ .

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لے۔

(٤٧٣٨) عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مِّنَ الْاَسَدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ ـ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِي عُمَرَ: عَلَى الصَّدَقَةِ ـ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ قَالَ : فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ : ((مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ اَفَلَا قَعَدَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ فِيْ بَيْتِ اُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ بَعِيْرٌ لَّهُ رُغَآءٌ اَوْبَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْشَاةٌ تَيْعِرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) مَرَّتَيْنِ. [بخاری: ٩٢٥، ١٥٠٠، ٢٥٩٧، ٦٦٣٦، ٦٩٧٩، ٧١٧٤، ٧١٩٧؛ ابو داود: ٢٩٤٦]

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا: ''کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا۔ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں۔ (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی۔ بکری ہوگی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہوگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔''

(٤٧٣٩) عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : ((اَفَلَا قَعَدْتَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَكَ اَمْ لَا؟)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطِيْبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ . [راجع: ٤٧٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٠) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟)) ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِيْنِي فَيَقُوْلُ :هٰذَا مَا لُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَّهُ رُغَاءٌ أَوْبَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ أَوْشَاةً تَيْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي .

[راجع: ٤٧٣١]

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہتے تھے، بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا، وہ کہنے لگا یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آ جاتا اگر تو سچا ہے، پھر آپ ﷺ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے، اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا۔ بھلا وہ اپنے باپ یا اماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آ جاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم اللہ کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے گا مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ میں نے پہنچا دیا۔'' ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: ((تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَفِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ : بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُوْا زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي.

[راجع: ٤٧٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٢) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِىَ اِلَىَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِاَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيْهِ اِلَى اُذُنِىْ. [راجع:٤٧٣٨]

صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا' یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے۔ یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا: میں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک آپ ﷺ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِىْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اقْبَلْ عَنِّىْ عَمَلَكَ قَالَ: ((وَمَالَكَ؟)) قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِىَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِىَ عَنْهُ انْتَهٰى)). [ابوداود:٣٥٨١]

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے آئے گا۔'' یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنا کام مجھ سے لے لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا'' وہ بولا: میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آئے پھر جو اس کو ملے وہ لے لے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے۔'' (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٤) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٤٧٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٤٧٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ فِىْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيْمِهَا فِى الْمَعْصِيَةِ.

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے۔

(٤٧٤٦) عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: نَزَلَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا

حجاج بن محمد سے روایت ہے' ابن جریج نے کہا: یہ آیت ''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے''

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [٤/ النسآء:٥٩] فِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيِّ رضی اللہ عنہ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

[بخاري: ٤٥٨٤؛ ابوداود: ٢٦٢٤؛ ترمذي: ١٦٧٢؛ نسائي: ٤٢٠٥]

عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا۔ ابن جریج نے کہا: بیان کیا مجھ سے یہ یعلی بن مسلم نے، انہوں نے سنا سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے۔ اور بعض نے کہا: علما مراد ہیں۔ بعض نے کہا: امرا اور علما دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔

(٤٧٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٤٨) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(٤٧٤٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ)). [بخاري:٧١٣٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

(٤٧٥٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. [راجع:٤٢٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ. [نسائي:٥٠٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: عَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ: ((مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيْرَ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((اَمِيْرِىْ)) وَكَذٰلِكَ فِىْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِىْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ)). [نسائی:٤١٦٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت میں، خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں (یعنی اگر چہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٥٥) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: اِنَّ خَلِيْلِىْ ﷺ اَوْصَانِىْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ. [راجع:٤٧٥٤]

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے دوست جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگر چہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لے۔ اور ابتدا سے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے انتہی۔

(٤٧٥٦) عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فِى الْحَدِيْثِ: عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ. [راجع:٤٧٥٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٧) عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِىْ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ ﷺ يَخْطُبُ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا)).

[نسائی:٤٢٠٣؛ ابن ماجه:٢٨٦١]

یحییٰ بن حصین سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جائے جو حکومت کرے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا)). [راجع:٤٧٥٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اور اس میں یہ ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)). [راجع: ٤٧٣٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے اس میں ''اعضاء بریدہ حبشی غلام'' ہے۔

(٤٧٦١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)) وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ. [راجع: ٤٧٥٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس نے منیٰ میں سنا یا عرفات میں۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٢) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: أَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَأَطِيْعُوْا)). [راجع: ٣٧٥٨]

ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے' میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وداع تو آپ ﷺ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قریشی نہ ہو تو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(٤٧٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)).

[ترمذی: ١٧٠٧؛ ابن ماجه: ٢٨٦٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جائے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[بخاری: ٢٩٥٥، ٧١٤٤؛ ابوداود: ٢٦٢٦]

عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٥) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوْهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ أَرَادُوْا أَنْ يَّدْخُلُوْهَا: ((لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) وَقَالَ لِلْآخَرِيْنَ قَوْلًا حَسَنًا

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انگار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعض نے چاہا اس میں گھس جائیں، اور بعض نے کہا کہ ہم انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں، یہ ہم سے نہ ہوگا۔ پھر اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا: ''اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے قیامت تک۔''

وَقَالَ: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). [بخاری: ٤٣٤٠، ٧١٤٥، ٧٢٥٧؛ ابوداود: ٢٦٢٥]

(کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا: ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔''

(٤٧٦٦) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْمَعُوْا لَهُ وَيُطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ: اجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهُ ثُمَّ قَالَ: اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ: اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ وَتُطِيْعُوْا قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: فَادْخُلُوْهَا قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِيَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). [راجع: ٤٧٦٥]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا' پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں، اس نے کہا: لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر اس نے کہا: انگار جلاؤ۔ انہوں نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا: رسول اللہ ﷺ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا۔ وہ بولے بے شک آپ ﷺ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا: ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے' پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت کرنا اسی بات میں لازم ہے جو واجبی ہو۔'' (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں' بادشاہ کا باپ بھی حکم دے دے بلکہ سب مل کر ایسے بادشاہ کو سمجھائیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری ہی نہ رہی۔

(٤٧٦٧) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٧٥٨]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٨) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ ﷺ سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت میں' خوشی اور ناخوشی

فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ عَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

[بخاري: ٧٢٠٠؛ نسائي: ٤١٢١، ٤١٦٢، ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥؛ ابن ماجه: ٢٨٦٦]

میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے' اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے' اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز' خوشامد باز' حق بات کا چھپانے والا' دنیاداروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اس کو چاہیے توبہ کرے راستبازی اور جرأت' بہادری' حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے۔

(٤٧٦٩) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٧٤٥]

عبادہ بن ولید سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ. [راجع: ٤٧٦٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧١) عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَا[هُ] فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ[أَنْ] لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ: ((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ)). [بخاري: ٧٠٥٥]

جنادہ بن امیہ سے روایت ہے' ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: بیان کرو ہم سے (اللہ تعالیٰ تم کو اچھا کرے)۔ ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے کہا: ہم کو بلایا رسول اللہ ﷺ نے، ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں' سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو' مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کرو لیکن مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے' اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے' اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جائے تو معزول ہو جائے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے، جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ہو جائے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی۔ اور اس کی اطاعت ساقط ہو جائے گی اور مسلمانوں پر ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت کو نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں، الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی مگر اس کے ملک سے ہجرت کرنی چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتداء صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جائے تو بعض کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہوگا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعض نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ حسن اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لیے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم انتھٰی مختصراً۔

بَابٌ الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَ يُتَّقٰى بِهٖ .

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے۔

(٤٧٧٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لٹیروں سے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔''

بَابُ وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيْفَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ .

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔

(٤٧٧٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ)) قَالُوْا: فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ: ((فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)).

[بخاری: ٣٤٥٥؛ ابن ماجہ: ٢٨٧١]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا، پھر آپ ﷺ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو۔ خواہ ایک شہر میں ہو یا دوسرے شہر میں اور اتفاق ہے علما کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر

(٤٧٧٤) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٤٧٧٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أَثَرَةٌ وَّأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ)).

[بخاري: ٣٦٠٣، ٧٠٥٢؛ ترمذي: ٢١٩٠]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس پروردگار سے مانگو (کہ اللہ اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٧٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ جَالِسًا فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ إِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ أَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ : هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ :هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ

عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے، میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا، کوئی تیر مارنے لگا، کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ، ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضروری نہ ہوا پنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آئیں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کر دے گا۔ (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہوگا کہ پہلا آئے فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا۔ اور ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا آئے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جائے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دے اور دل سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس کی اطاعت کرے اگر طاقت ہو۔

وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ)) فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ [لَهُ] أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ فَقُلْتُ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ [٤/ النسآء: ٢٩] قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

[ابوداود: ٤٢٤٨؛ نسائی: ٤٢٠٢؛ ابن ماجه: ٣٩٥٦]

آئے اب اگر دوسرا امام اس سے لڑنے کو آئے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔" یہ سن کر میں عبداللہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا: میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا: تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ایمان والو! مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔" یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھوڑی دیر تک چپ رہے' پھر کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٤٧٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٨) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ.

[راجع: ٤٧٧٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ.

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان۔

(٤٧٧٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجیے جیسے آپ ﷺ نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔"

أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاري: ٣٧٩٢، ٧٠٥٧؛ ترمذي: ٢١٨٩؛ نسائي:٥٣٩٨]

○ ○ ○ ○

(٤٧٨٠) عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٤٧٧٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٨١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [راجع:٤٧٧٩]

مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ ہونے کا ذکر نہیں۔

بَابُ فِي طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ مَنَعُوا الْحُقُوْقَ .

باب: اُمرا کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں۔

(٤٧٨٢) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ ﷛ قَالَ : سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ ﷛ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). [ترمذي:٢١٩٩]

علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمٰی بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا: جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ رضی اللہ عنہ کو گھسیٹا اور کہا: ''سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٨٣) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ﷛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

[راجع: ٤٧٨٢]

اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَفِيْ

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔

كُلِّ حَالٍ . وَتَحْرِيمِ الْخُرُوجِ مِنَ الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ.

(٤٧٨٤) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِىْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ)) قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِىْ وَيَهْتَدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِىْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا قَالَ: ((نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَرٰى اِنْ اَدْرَكَنِىْ ذٰلِكَ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلٰى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے میں نے کہا: وہ دھبہ کیسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی۔'' میں نے عرض کیا' پھر اس کے بعد برائی ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔'' میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ۔'' کہا: اگر جماعت اور امام نہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگر چہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔''

[بخاري: ٣٦٠٦، ٧٠٨٤؛ ابن ماجة: ٣٩٧٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جنگل میں چلا جائے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس حدیث میں حضرت محمد ﷺ نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور ترامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت محمد ﷺ کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے۔ بعض نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک متدین محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس میں اگر چہ بھلائی تھی لیکن بدعات پھیل گئی تھیں۔ اس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر...... پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابو النیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان سے جدا رہنا والله اعلم۔

(٤٧٨٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: ((تَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ)) قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ لِلْاَمِيْرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ)).

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: پھر اس کے بعد بھلائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا: کیسے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت میں کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگر چہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔''

(٤٧٨٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ)).

[نسائی: ٤١٢٥؛ ابن ماجه: ٣٩٤٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور اللہ کی رضا مندی مقصود نہ ہو، پھر مارا جائے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو، اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا'' (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٨٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ: ((لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا)). [راجع:٤٧٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٨٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کو موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اپنی ادھندہ جھنڈے کے تلے مارا جائے جو غصہ ہوتا ہو

وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي الَّذِي عَهِدَ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّي)). [راجع: ٤٧٨٦]

قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا ان کے نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٨٩) عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [راجع: ٤٧٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَرْوِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)).

[بخاری: ٧٠٥٣، ٧٠٥٤، ٧١٤٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). [راجع: ٤٧٩٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حالت میں' اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہو گی۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٢) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)). [نسائی: ٤١٢٦]

جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جائے اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہو گا۔''

(٤٧٩٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ رضی اللہ عنہ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں' اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع

وِسَادَةً فَقَالَ : اِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ آتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)).

نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) کے لیے تو شک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا: میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لیں اور اس سے بیعت کر لیں۔

(٤٧٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ آتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ.

باب: جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے۔

(٤٧٩٦) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ)). [ابوداود: ٤٧٦٢؛ نسائی: ٤٠٣٦، ٤٠٣٣، ٤٠٣٤]

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٧) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا ((فَاقْتُلُوْهُ)). [راجع: ٤٧٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اگر وہ باز نہ آئے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اس کا خون ہدر ہوگا۔

(٤٧٩٨) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُ

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر

كُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ)).

[راجع: ٤٧٩٦]

جمے ہو۔ وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ.

باب: جب دو خلیفوں سے بیعت ہو۔

(٤٧٩٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب دو خلیفہ سے بیعت کی جائے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو۔" (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ.

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جاننا چاہیے۔

(٤٨٠٠) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَا صَلَّوْا)).

[ابوداود: ٤٧٦٠، ٤٧٦١؛ ترمذی: ٢٢٦٥]

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہوا (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اس کی (تباہ ہوا)۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں۔" (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کر دو۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٠١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَا صَلَّوْا)) أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. [راجع: ٤٨٠٠]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)" لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! ہم ان سے لڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔" (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گو زبان سے نہ کہہ سکے)

(٤٨٠٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

((فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ)).

[راجع: ٤٨٠٠]

(٤٨٠٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ : ((وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ)) لَمْ يَذْكُرْهُ.

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ.

باب: اچھے اور برے حاکموں کا بیان۔

(٤٨٠٤) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ؟ فَقَالَ: ((لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِّنْ طَاعَتِهِ)).

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)

(٤٨٠٥) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : ((لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ : لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ -يَعْنِيْ لِرُزَيْقٍ- حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: ''بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا: جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تو نے مسلمہ بن قریظہ سے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ یہ سن کر رزیق اپنے گھٹنوں

الْحَدِيْثِ آللّٰهِ ! يَا اَبَا الْمِقْدَامِ ! لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ : اِىْ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

کے بل جھکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا: بیشک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٦) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ.

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ. وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

باب: لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور شجرہ کے نیچے بیتِ رضوان کے بیان میں۔

(٤٨٠٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِىَ سَمُرَةٌ وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرۂ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جائیں گے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٠٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٩) عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يُسْاَلُ كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ؟ قَالَ : كُنَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِىَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اخْتَبٰى تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهٖ.

ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے، پھر ہم سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ تلے چھپ رہا۔

(٤٨١٠) عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا' ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنْ صَلَّى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ.

نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریج نے کہا: مجھ سے ابوالزبیر نے بیان کیا، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی حدیبیہ کے کنویں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

○ ○ ○ ○

(٤٨١١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)) وَقَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.

[بخاری: ٤١٥٤، ٤٨٤٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو:'' اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیوں کہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

(٤٨١٢) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.

[بخاری: ٣٥٧٦، ٤١٥٢، ٥٦٣٩؛ نسائی: ٧٧]

سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے، انہوں نے کہا: اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

[راجع: ٤٨١٢]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پندرہ سو تھے۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ. [راجع: ٤٨١٢]

سالم بن ابی الجعد نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا: چودہ سو آدمی تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ.

[بخاری: ٤١٥٣، ٤١٥٥]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٨١٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٧) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ: لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کے آپ ﷺ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ ﷺ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔

(٤٨١٨) عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

یونس سے بھی یہ حدیث مبارکہ اس سند سے روایت کی گئی ہے۔

(٤٨١٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

[بخاري: ٤١٦٢، ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥، ٤٧٩٧]

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس۔ انہوں نے کہا: جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٠) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

[راجع: ٤٨١٩]

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے شجرۂ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢١) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا. [راجع: ٤٨١٢]

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے باپ نے کہا: میں نے شجرۂ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(٤٨٢٢) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ [مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ] قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ. [بخاري: ٢٩٦٠، ٤١٦٩، ٧٢٠٦؛ ترمذي: ١٥٩٢؛ نسائي: ٤١٧٠]

یزید بن ابی عبید نے کہا: میں نے سلمہ سے پوچھا: تم نے کس بات پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٣) عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٨١٢]

سلمہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٤٨٢٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا، یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو

اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ : عَلٰى مَاذَا ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [بخاری: ۲۹۵۹، ٤١٦٧]

لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر۔ انہوں نے کہا: میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی اب دوگنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ اِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ .

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آ کر وطن بنانا حرام ہے۔

(٤٨٢٥) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ : يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ ؟ تَعَرَّبْتَ ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ.

[بخاری: ۷۰۸۷؛ نسائی: ٤١٩٧]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا: اے اکوع کے بیٹے! تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ ﷺ کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی، اسی واسطے آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی۔ (انتھٰی مختصراً)

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)).

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی۔

(٤٨٢٦) عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)).

[بخاری: ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ٤٣٠٥، ٤٣٠٦، ٤٣٠٧، ٤٣٠٨]

مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٧) عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : جِئْتُ بِاَخِيْ اَبِيْ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ : ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ: اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ : صَدَقَ . [راجع: ٤٨٢٥]

مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے بھائی ابوسعید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد۔ اور میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیجیے ہجرت پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔'' میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیں گے اس سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔'' ابوعثمان نے کہا: میں ابوسعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا: مجاشع نے سچ کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٨) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَخَاهُ فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ . [راجع:٤٨٢٥]

حضرت عاصم سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کے بھائی سے ملاقات کی تو اس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔ ابومعبد کا نام ذکر نہیں کیا۔

(٤٨٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)) . [راجع: ٣٣٠٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا: ''اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار السلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

(٤٨٣٠) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٣٠٢]

منصور سے بھی اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٤٨٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْهِجْرَةِ ؟ فَقَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔''

(٤٨٣٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ : نَعَمْ قَالَ: ((فَهَلْ تُؤْتِيْ صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَاعْمَلْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' وہ بولا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.)) [بخاري: ١٤٥٢، ٢٦٣٣، ٣٩٢٣، ٦١٦٥؛ ابوداود: ٢٤٧٧؛ نسائي: ٤١٧٥]

''تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے۔'' وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔''

(٤٨٣٣) عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ: ((فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٤٨٣٢]

وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں ضائع کرے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ.

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں۔

(٤٨٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ﴾ [٦٠/ الممتحنة: ١٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) وَلَا وَاللّٰهِ! مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: وَاللّٰهِ! مَا أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَآءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: ((قَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) كَلَامًا. [بخاري: ٥٢٨٨؛ ابن ماجه: ٢٨٧٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ﷺ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق ''اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آئیں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی'' اخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ ﷺ سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے: ''جاؤ! میں تم سے بیعت لے چکا۔'' قسم اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ زبان سے آپ ﷺ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ ﷺ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے (جب وہ اقرار کر لیتیں): ''میں تم سے بیعت کر چکا۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر، اور یہ بھی نکلا کہ ... عورت ... بات ... درست نہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامہ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے لیے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب کوئی عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انتہٰی۔

(٤٨٣٥) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ: مَامَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ: ((اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ)).

[ابو داود: ٢٩٤١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا' البتہ آپ ﷺ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ ﷺ فرماتے: ''جاؤ! میں نے تم سے بیعت کر لی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ.

باب: بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے۔

(٤٨٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُ)).

[ترمذی: ١٥٩٣؛ نسائی: ٤١٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آپ ﷺ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکے گا'' (یہ آپ ﷺ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوْغِ.

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے۔

(٤٨٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ وَعَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ اَنْ يَفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِي الْعِيَالِ.

[ابن ماجه: ٢٥٤٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں پیش ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا، آپ ﷺ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا) پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ ﷺ نے منظور کر لیا۔ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی ان کے پاس آ کر' وہ ان دنوں خلیفہ تھے انہوں نے کہا: یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ برس سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٣٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ [سَنَةً]

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے سوائے اس کے کہ اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

فَاسْتَصْغَرَنِي. [ابو داود:٤٤٠٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلٰى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وَقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ.

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا۔

(٤٨٣٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. [بخاري: ٢٩٩٠؛ ابو داود: ٢٦١٠؛ ابن ماجه: ٢٨٧٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ. [ابن ماجه:٢٨٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ أَيُّوبُ: فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا۔“ ایوب نے کہا: دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لوگ جھگڑا کرتے تم سے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(٤٨٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ: ((فَإِنِّي أَخَافُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ: ((مَخَافَةَ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ))

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ابن علیہ اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں خوف کرتا ہوں۔“ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”دشمن کے ہاتھ لگ جانے کے خوف سے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا.

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے۔

(٤٨٤٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں

مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا. [بخاری: ٤٢٠؛ ابوداود: ٢٥٧٥؛ نسائی: ٣٥٨٦]

مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعض نے کہا: چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے بنی رزیق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ. [بخاری: ٢٨٦٩، ٧٣٣٦؛ نسائی: ٣٥٨٥؛ ابن ماجه: ٢٨٧٧]

مختلف اسناد سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے صرف ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں جا پہنچا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تاکہ پسینہ کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جائے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالا جماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جائے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے۔ انتہی۔

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَاَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا.

باب: گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں۔

(٤٨٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری: ٢٨٤٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ. [بخاری: ٣٦٤٤؛ نسائی: ٣٥٧٥؛ ابن ماجه: ٢٧٨٧]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے مالک کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٧) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ)).

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے: ''گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔''

[نسائی: ٣٥٧٤]

(٤٨٤٨) عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یونس اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

[راجع: ٤٨٢٤]

(٤٨٤٩) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ])).

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔''

[بخاری: ٢٨٥٠، ٢٨٥٢، ٣١١٩، ٣٦٤٣؛ ترمذی: ١٦٩٤؛ نسائی: ٣٥٧٦، ٣٥٧٧، ٣٥٧٨، ٣٥٧٩؛ ابن ماجه: ٢٣٠٥، ٢٧٨٦]

(٤٨٥٠) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ)) قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [راجع: ٤٨٤٩]

عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔'' لوگوں نے عرض کیا' کیوں یارسول اللہ (ﷺ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک۔'' (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)

(٤٨٥١) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ. [راجع: ٤٨٤٩]

حصین سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکور ہے۔لیکن اس میں عروہ بن جعد مذکور ہے۔

(٤٨٥٢) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ: ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

[راجع: ٤٨٤٩]

عروہ بارقی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں غنیمت اور ثواب کا ذکر نہیں ہے اور سفیان کی حدیث میں ہے کہ عروہ بارقی نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سماعت فرمائی۔

(٤٨٥٣) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)).

[راجع: ٤٨٤٩]

عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

(٤٨٥٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

[بخاری: ٢٨٥١، ٣٦١٥؛ نسائی: ٣٦٧٣]

(٤٨٥٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٨٤٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے جہاد کے لیے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو۔ یا بعض گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعض منحوس۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ .

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

(٤٨٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

[ابوداود: ٢٥٤٧؛ ترمذی: ١٦٩٨؛ نسائی: ٣٥٦٩؛ ابن ماجه: ٢٧٩٠]

○ ○ ○ ○

(٤٨٥٧) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى أَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى . [راجع: ٤٨٥٦]

سفیان سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اور عبدالرزاق کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔اور اکثر اہل علم کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید۔ ابن درید نے کہا: اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم۔

(٤٨٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِيْ رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[نسائی: ٣٥٦٨]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوْجِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(٤٨٥٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَإِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہوا اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہوا اس کے پیغمبروں کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت دے کر۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل

تَعَالٰی اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهٗ مِسْكٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ)).

[بخاری: ٣٦؛ نسائی: ٥٠٤٥؛ ابن ماجہ: ٢٧٥٣]

پر آئے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا۔ اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر میں مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی بار بار اللہ کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت ﷺ کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ ایک ٹکڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر خرچے کی دقت سے آپ ﷺ مجبور تھے اور جو آپ ﷺ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

(٤٨٦٠) عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٥٩]

عمارہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جائے گا اس کو جنت میں یا پھیر دے گا اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ)). [نسائی: ٣١٤٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو اللہ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو

فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِيْ)).

اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آئے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔'' اور فرمایا آپ ﷺ نے: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رہیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَاقَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ.

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا۔'' ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں۔ اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

[بخاری: ٢٩٧٢؛ نسائی: ٣١٥١]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں۔'' جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ)) اِلٰى قَوْلِهٖ: ((مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر ضامن ہوتا ہے جو اس کے راستہ میں نکلا ہو۔'' آپ ﷺ کے قول: ''میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے والے لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔'' تک ہے۔

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

(٤٨٦٧) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ مَا مِنْ نَّفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا

حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب

الشَّهِيْدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)) .

اس کو ملے۔شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور مارا جائے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔"

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا:اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جائیں گے اور ابن انباری نے کہا:اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے۔بعض نے کہا:اس لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔بعض نے کہا:اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتهیٰ ملخصًا۔

(٤٨٦٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص جنت میں جائے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جائیں لیکن شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیوں کہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] قَالَ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ: فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا،اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔"پھر انہوں نے پوچھا:دو یا تین بار،اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار یہی فرماتے تھے کہ"تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔"آخر تیسری بار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔"

فائدہ۔اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔

(٤٨٧٠) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.
[راجع:١٦١٩]

سہیل سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٧١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ اٰخَرُ: مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھا تھا۔ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہیں مسلمان ہونے کے بعد کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ

الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ الْآيَةَ إِلٰى آخِرِهَا.

حضرت ﷺ کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ ﷺ سے پوچھوں گا۔ اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ یعنی ”کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

(٤٨٧٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ تَوْبَةَ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا۔ باقی حدیث ابی توبہ کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت۔

(٤٨٧٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

[بخاري: ٦٤١٥]

سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

[بخاري: ٢٧٩٤؛ نسائي: ٣١١٨]

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اُمَّتِیْ)) وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْهِ: ((وَلَرَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا)).

[راجع: ٤٨٦٥]

''اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے۔'' باقی حدیث گزر چکی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: ''اللہ کے راستہ میں شام یا صبح کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٧) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ)).

[نسائی: ٣١١٩]

ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٨) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهٗ سَوَآءً.

[راجع: ٤٨٧٧]

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالکل من وعن مذکورہ حدیث کی طرح بیان فرمایا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَیَانِ مَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُجَاهِدِ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ.

باب: جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان۔

(٤٨٧٩) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((یَا اَبَا سَعِیْدٍ! مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: ((وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَابَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ)). قَالَ: وَمَا هِیَ ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)).

[نسائی: ٣١٣١]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو سعید جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔'' یہ سن کر ابو سعید رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور کہا: پھر فرمایئے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ''ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین ہے۔'' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کرنا اللہ کی راہ میں، جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَایَاهُ اِلَّا الدَّیْنَ.

باب: شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

(٤٨٨٠) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! اَنَّهٗ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ: ((اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ علیہ السلام قَالَ لِیْ ذٰلِكَ)).

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اگر تو مارا جائے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو اللہ کیلئے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کیا کہا۔“ وہ بولا: اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں اگر تو مارا جائے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہو گا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔“

[ترمذی: ١٧١٢؛ نسائی: ٣١٥٦، ٣١٥٧]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: نیت خالص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے، اور قرض معاف نہ ہو گا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ ﷺ نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اسی وقت جتایا آپ ﷺ نے بیان کر دیا۔ انتہی۔

(٤٨٨١) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ مجھے بتائیں اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں باقی حدیث لیث کی حدیث کی طرح ہے۔

[راجع: ٤٨٨٠]

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٢) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِیْ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ الْمَقْبُرِیِّ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ منبر پر تھے: اس نے کہا: مجھے بتائیں اگر میں اپنی تلوار کے ساتھ ماروں (جہاد کروں) مقبری کی حدیث کے ہم معنی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ)).

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہوں کو۔ مگر قرض کو نہیں۔“

بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔

(٤٨٨٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ [هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ] عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [٣/ آل عمران:١٦٩] قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((أَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ إِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ؟ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوْا قَالُوْا: يَا رَبِّ نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِيْ أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا رَأٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا)).

[ترمذی: ٣٠١١؛ ابن ماجہ: ٢٨٠١]

مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس آیت کا ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ یعنی ”مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں۔“ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں، جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں، اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر ان قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا: تم کچھ چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں، پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا، پھر پوچھا: جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا: اے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جائیں دوبارہ تیری راہ میں، جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے۔ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جائے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے، اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) یا اجسام لطیفہ کا یا جسم لطیف کا جو صورت بیان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے۔انتھٰی مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ .

باب جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت۔

(٤٨٨٦) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ : ((رَجُلٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ((مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، یَعْبُدُ [اللّٰهَ] رَبَّهٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ)).

[بخاری: ۲۷۸٦، ٦٤٩٤؛ ابوداود: ٢٤٨٥؛ ترمذی: ١٦٦٠؛ ابن ماجه: ٣٩٧٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا: کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے، اور شافعی رحمہ اللہ اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے۔

(٤٨٨٧) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ ((مُؤْمِنٌ یُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَا لِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّهٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ)). [راجع:٤٨٨٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا: کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے۔“ اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: ((رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ)) وَلَمْ یَقُلْ: ((ثُمَّ رَجُلٌ)).

[راجع: ٤٨٨٦]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ((رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ)) ہے ((ثُمَّ رَجُلٌ)) نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : ((مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهٖ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں

الشَّعَفِ اَوْبَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ)). [ابن ماجه: ٣٩٧٧]

نالیوں میں رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک۔ آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوائے اس کے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضور ﷺ نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا: ایک مجاہد جانثار کو دوسرے عابد در کنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے الا وہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

(٤٨٩٠) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ: ((فِيْ شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ)) خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى. [راجع: ٤٨٨٩]

ابو حازم سے یہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے اور ایک روایت میں فِيْ شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ کے الفاظ مروی ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ: ((فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ)). [راجع: ٤٨٨٩]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس میں فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ کے الفاظ ہیں (معنی و مفہوم وہی ہے)۔

بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ.

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے۔

(٤٨٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) [فَقَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!] قَالَ: ((يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] فَيُسْتَشْهَدُ)). [نسائي: ٣١٦٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے۔'' لوگوں نے عرض کیا' یہ کیسے ہوگا؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہوا۔''

فائدہ: تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی، اس لیے وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہٗ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے۔ انتھی۔ مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر نزول اور استوا اور مجی وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ۔

(٤٨٩٣) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ابو زناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

[ابن ماجه: ١٩١]

○ ○ ○ ○

(٤٨٩٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی وجہ سے ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شہید کیا گیا اس لیے جنت میں داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ دوسرے پر رحمت فرمائے گا اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرمائے گا پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید کر دیا جائے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ.

باب: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے۔

(٤٨٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا)). [ابوداود: ٢٤٩٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کا مارنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے۔'' (اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ)) قِيْلَ: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دے۔'' لوگوں نے عرض کیا، وہ کون لوگ ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویوں سے اس حدیث میں غلطی ہوگئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ انتہی مع زیادہ۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيْفِهَا.

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔

(٤٨٩٧) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل

قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ)).

[نسائی: ۳۱۸۷]

سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئی۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٩٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٩٧]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوْبٍ وَغَيْرِهٖ وَخِلَافَتِهٖ فِيْ أَهْلِهٖ بِخَيْرٍ.

باب: غازی کی مدد کرنے کی فضیلت۔

(٤٨٩٩) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ: ((مَاعِنْدِيْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ)).

[ابو داود: ۵۱۲۹؛ ترمذی: ۲۶۷۱]

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔'' ایک شخص بولا: ''یا رسول اللہ! میں اسے بتلا دوں اس شخص کو جو سواری دے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی نیکی کی راہ بتائے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٩٩]

اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠١) عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ: ((اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِيَ الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ: يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ! لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ.

[ابو داود: ۲۷۸۰]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ شخص بیمار ہو گیا۔'' وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دیدے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلانی! وہ سب سامان اس کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ اللہ کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)).

[بخاري: ٢٨٤٣؛ ابوداود: ٢٥٠٩؛ ترمذي: ١٦٢٨، ١٦٣١؛ نسائي: ٣١٨٠، ٣١٨١]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)).

[راجع: ٤٨٩٥]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

(٤٩٠٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا.)) [ابوداود: ٢٥١٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا: ''دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا۔'' (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)

(٤٩٠٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٤٩٠٤]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٦) عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٩٠٤]

یحییٰ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ فَقَالَ: ((لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ)) ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: ((اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ)).

[راجع: ٤٩٠٤]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف لشکر بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں سے ایک نکلے۔'' اور پیچھے رہ جانے والے سے فرمایا: ''جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَ فِيْهِنَّ.

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں خیانت کرنے والے کے گناہ کا بیان۔

(٤٩٠٨) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))؟

[ابو داود: ٢٤٩٦؛ نسائی: ٣١٩٠، ٣١٩١]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے وہ لے لے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٩) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنَى حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ. [راجع:٤٩٠٨]

علقمہ بن مرثد ابن بریدہ رضی اللہ عنہ وہ اپنے باپ سے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩١٠) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ)) فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُمْ))؟

[راجع:٤٩٠٨]

علقمہ بن مرثد سے اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا: ”تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔“ یہ فرما کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: ”پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟ (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب لے لے گا)۔

بَابُ سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِيْنَ.

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔

(٤٩١١) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ [يَقُوْلُ] فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [٤/ النسآء:٩٥] فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ [بْنِ ثَابِتٍ] فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ رِوَايَتِهِ: سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

براء نے کہا: یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی، تب عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنی میں اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ کا لفظ اترا یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

[بخاري: ٢٨٣١، ٤٥٩٣]

(٤٩١٢) عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ كَلَّمَهُ ابْنُ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تب ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ اترا۔

بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ.

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا۔

(٤٩١٣) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

[بخاري: ٤٠٤٦؛ نسائي: ٣١٥٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں۔" یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا' اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

(٤٩١٤) عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ -قَبِيلَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ- فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ ﷺ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں' پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔"

(٤٩١٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ -قَالَ: لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ- قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لائے وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا: مجھے یاد نہیں آپ ﷺ کی کسی بی بی کا انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا: "ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔" یہ سن کر چند آدمی آپ ﷺ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں صرف وہ لوگ جائیں جن کی سواریاں موجود ہوں۔" آخر آپ ﷺ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے

اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ)) قَالَ : يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ : لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا. قَالَ: ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) قَالَ: فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ : لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ.

[ابو داود: ٢٦١٨]

بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔“ پھر مشرک قریب پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔“ عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے کہا: واہ سبحان اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا کیوں کہتا ہے۔“ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو جنت والوں میں سے ہے۔“ یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا، پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہو اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت۔ جمہور علما کا یہی قول ہے۔

(٤٩١٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ رضی اللہ عنہ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ : يَا اَبَا مُوْسٰى اَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ : اَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ.

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا، وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے ہیں۔“ یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا۔ اے ابوموسیٰ! تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ ایسا فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا: میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا، پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

[ترمذی: ١٦٥٩]

○ ○ ○ ○

(٤٩١٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَآءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا قَالَ: وَأَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهٖ: ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَإِنَّهُمْ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے' ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے۔ (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت ﷺ نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا: یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے، اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے۔ ایک شخص (کافروں میں سے) حرام کے پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے) اور برچھا مارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرام نے کہا: میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے'' (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ ﷺ نے صحابہ کو خبر دی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩١٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَمِّيَ الَّذِيْ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ: أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا [فِيْمَا] بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا أَصْنَعُ قَالَ: فَهَابَهٗ أَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے ... ہو سکے اور جھوٹے

فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ فَقَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ؟ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّ ثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ: فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ قَالَ: فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ.

[ترمذی: ۳۲۰۰]

ہوں) پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا: اے ابوعمرو (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کی جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آ رہی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار، برچھی کے اور تیر کے، ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کی دیکھ کر (کیوں کہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (یعنی وہ مرد جنھوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے...... بعض تو اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار کر رہے ہیں) صحابہ کہتے تھے: ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

باب: جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے۔

(٤٩١٩) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ أَعْلٰى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). [بخاری: ۲۸۱۰، ۳۱۲٦، ۷٤٥۸؛ ابوداود: ۲٥۱۷، ۲٥۱۸؛ ترمذی: ۱٦٤٦؛ نسائی: ۳۱۳٦؛ ابن ماجه: ۲۷۸۳]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک اعرابی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے، اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٢٠) عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ

قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)). [راجع:٤٩١٩]

اللہ کی راہ میں ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٢١) عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع:٤٩١٩]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ایک آدمی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(٤٩٢٢) عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] ؟ فَقَالَ : الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ : فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)). [راجع:٤٩١٩]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ ﷺ بیٹھے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: "جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔"

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ .

باب: جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے۔

(٤٩٢٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ ! حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا: قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناتل بن قیس خزامی۔ یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اے شیخ! مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: "پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا۔ جو شہید ہوا۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلا دے گا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا: میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرما دے گا: تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا، پھر حکم ہوگا اس کو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس

فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ)).

[نسائي: ٣١٣٧]

لائیں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلائے گا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جائے گا تونے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لیے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا' اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلائے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تونے اس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا: میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہہ دیا دنیا میں۔ پھر حکم ہوگا' منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ تو جہاد' علم' صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جائیں گی، اللہ بچائے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخص نیکی برباد گناہ لازم۔ مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں اللہ ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جائے تو بھی برا نہیں۔ بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص اللہ کی رضا مندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ ان کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز' صدقہ' تہجد اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

(٤٩٢٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ. [راجع: ٤٩٢٣]

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب لوگ جدا ہو گئے تو ان سے ناتل نامی' شامی نے کہا۔ باقی حدیث خالد بن حارث کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ.

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے۔

(٤٩٢٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کمائے اس کو دو حصے ثواب

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ)).

[ابوداود: ٢٤٩٧؛ نسائی: ٣١٢٥؛ ابن ماجه: ٢٧٨٥]

کے دنیا میں مل گئے، اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کمائے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٢٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ)). [راجع: ٤٩١٨]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آئے اور نقصان اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جائے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔"

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کرلیں تو ان کا ثواب بنسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیثِ صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ ﷺ: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے۔

(٤٩٢٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَا جَرَ اِلَيْهِ)).

[بخاری: ١، ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣؛ ابوداود: ٢٢٠١؛ ترمذی: ١٦٤٧؛ نسائی: ٧٥، ٣٤٣٧، ٣٨٠٣]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت کے بیاہنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔"

فائدہ۔ اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام ام قیس تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے یہ حال آپ ﷺ سے عرض کیا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علما نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربع اسلام کہا ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تا کہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوائے علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل کیا: محمد بن ابراہیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❁❁)

(گزشتہ سے پیوستہ) سوائے یحییٰ بن سعید انصاری نے۔ البتہ دوسو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اس لیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگر چہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیوں کہ شروع اسناد میں تواتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ' محمد اور علقمہ رحمۃ اللہ علیہ۔ جمہور علما نے کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوں گے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو' غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج' اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٤٩٢٨) عَنْ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَّمَعْنَى حَدِيْثِهِ ۔ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم . [راجع: ٤٩٢٧]

یحییٰ بن سعید مالک کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

باب: اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔

(٤٩٢٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٣٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَإِنْ مَّاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهِ ((بِصِدْقٍ)).

[ابو داود: ١٥٢٠؛ ترمذي: ١٢٥٣؛ نسائي: ٦١٦٢؛ ابن ماجه: ٢٧٩٧]

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سچائی سے شہادت مانگے اللہ سے' اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگر چہ وہ اپنے بچھونے پر مرے۔'' اور ابو طاہر نے اپنی حدیث میں ((بِصِدْقٍ)) ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ .

باب: جو شخص مر جائے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی مذمت کے بیان میں۔

(٤٩٣١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ.)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: فَنُرَى أَنَّ ذٰلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا۔'' عبداللہ بن مبارک نے کہا: ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے متعلق ہے۔

كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابوداود: ۲۵۰۲؛ نسائی: ۳۰۹۷]

فائدہ۔ اور لوگوں نے کہا: یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ انتھی۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ.

باب: جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب۔

(٤٩٣٢) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)). [ابن ماجه: ٢٧٦٥]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔“

(٤٩٣٣) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ)). [راجع: ٤٩٣٢]

اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے سوائے اس کے کہ وکیع کی حدیث میں ہے کہ ”وہ اجر و ثواب میں تمہارے شریک ہوتے ہیں۔“

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ.

باب: دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

(٤٩٣٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ)) يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ ﷺ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ ﷺ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ جاگے ہنستے ہوئے، ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس طرح دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے۔ آپ ﷺ نے دعا کی، پھر سر رکھا اور آپ ﷺ سو رہے پھر جاگے ہنستے

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ)) فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

ہوئے میں نے پوچھا: آپ ﷺ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے۔'' اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔'' پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

[بخاري: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩، ٦٢٨٢، ٦٢٨١، ٧٠٠١؛ ابو داود: ٢٤٩٠؛ ترمذي: ١٦٤٥؛ نسائي: ٣١٧١]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے۔ اس طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا۔ اور اس حدیث میں آپ ﷺ کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی۔ دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے۔ تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٣٥) عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ قَالَ: ((أُرِيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((فَإِنَّكِ مِنْهُمْ)) قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ)) قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں)۔

[بخاري: ٢٧٩٩، ٢٨٠٠، ٢٨٧٧، ٢٨٧٨،

٢٨٩٤، ٢٨٩٥؛ ابوداود: ٢٤٩٠، ٢٤٩١؛ نسائی: ٣١٧٢؛ ابن ماجه: ٢٧٧٦]

(٤٩٣٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[راجع: ٤٩٢٨]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مجھ سے قریب سو گئے، پھر جاگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنستے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٣٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنْتَ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا خَالَةَ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ.

[راجع: ٤٩٣٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس رضی اللہ عنہ کی خالہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) بنت ملحان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس سر رکھ کر (سو گئے) باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

باب: اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت۔

(٤٩٣٨) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ)). [نسائی: ٣١٦٨]

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے۔ جو مر جائے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جائے گا یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اس کا رزق جاری ہو جائے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جائے گا فتنہ سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩٣٩) عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى. [راجع: ٤٩٣٨]

حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اسی طرح جیسا کہ لیث نے عن ایوب بن موسیٰ سے روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَآءِ .

باب: شہیدوں کا بیان۔

(٤٩٤٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ)) وَقَالَ : ((اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ])).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص جا رہا تھا، اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنی جو مرض عام ہو جائے اس زمانے میں طاعون تے دست سے ہوتا ہے) سے مرے، جو پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استقا سے۔) جو پانی میں ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے، جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے، جو جل کر مرے، جو عورت زچگی کے عارضے میں مرے، جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جائے، جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جائے، اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا۔ لیکن ان کو غسل دیا جائے گا اور ان پر نماز پڑھی جائے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

(٤٩٤١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَاتَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ: ((اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ)) قَالُوْا : فَمَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ : اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ قَالَ: ((وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم شہید کس کو سمجھتے ہو۔“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے۔“ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پھر شہید کون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر جائے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے، طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٩٤٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سُهَيْلٌ : قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مِقْسَمٍ : اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ اَنَّهُ زَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ((وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ)).

سہیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن مقسم نے کہا: میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں ۔ باقی حدیث اسی طرح ہے اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ ”جو ڈوب گیا وہ بھی شہید ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٩٤٣) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ

اس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ ”غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔“

عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَزَادَ فِيْهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ)).

(٤٩٤٤) عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ: قَالَ لِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: بِمَ مَاتَ يَحْيَى ابْنُ أَبِيْ عَمْرَةَ؟ قَالَتْ قُلْتُ: بِالطَّاعُوْنِ قَالَتْ: [فَقَالَ:]قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ)).

[بخاري: ٥٧٣٢، ٢٨٣٠]

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے' انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے؟ میں نے کہا: طاعون سے مرے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدر آباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے اور مبطون بھی' اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ للہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں۔

(٤٩٤٥) عَنْ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٤٩٤٤]

عاصم سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ.

باب: تیر اندازی کی فضیلت کے بیان میں اور اس شخص کی مذمت کے بیان میں جس نے سیکھ کر بھلا دیا۔

(٤٩٤٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)).

[ابوداود: ٢٥١٤؛ ابن ماجه: ٢٨١٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ منبر پر فرماتے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''تیار کرو کافروں کے لیے قوت کو، قوت سے مراد تیر اندازی ہے قوت سے مراد تیر اندازی ہے قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اسی حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ انتہیٰ۔

(٤٩٤٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ)).

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنا تیر کا کھیل نہ چھوڑے۔'' (یعنی تیر نشانہ پر لگانا سیکھے)

(٤٩٤٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مانند روایت نقل

بِمِثْلِهِ.

کرتے ہیں۔

(٤٩٤٩) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه: تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اُعَانِيْهِ قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْقَدْ عَصٰى)).

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ ﷺ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ)).

باب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔

(٤٩٥٠) عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ: ((وَهُمْ كَذٰلِكَ)).

[ترمذی: ٢٢٢٩؛ ابن ماجه: ١٠]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٥١) عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ)). [بخاری: ٧٣١١، ٧٤٥٩]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔''

اہل حدیث کی فضیلت:۔

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جائے گا اور امام بخاری نے کہا: یہ گروہ اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ اللہ کی پناہ لیکن حضور ﷺ کا فرمانا خلاف نہیں ہوسکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صد ہا ہزار فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں

(٤٩٥٢) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ سَوَاءً. [راجع: ٤٩٥١]

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' باقی حدیث مروان کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [أَنَّهُ] قَالَ: ((لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت تک۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [راجع: ٣٩٥٤]

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک''۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٥) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ؓ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ)). [بخاري: ٣٦٤١، ٧٤٦٠]

عمیر بن ہانی سے روایت ہے' میں نے معاویہ ؓ سے سنا منبر پر' وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٦) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ؓ ذَكَرَ حَدِيْثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مِنْبَرِهٖ حَدِيْثًا غَيْرَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

معاویہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٧) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى

عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے' میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا' ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ تھے۔ عبداللہ ؓ نے کہا: قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر' وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے' اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ

شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَاعُقْبَةُ! إِسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ: عُقْبَةُ: هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ)) فَقَالَ عَبْدُاللهِ: أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

ان کو دے دے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آئے۔ مسلمہ نے ان سے کہا: اے عقبہ! عبداللہ کیا کہتے ہیں۔ عقبہ نے کہا! وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ پر میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی۔ جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک (حضرت ﷺ نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اس کو مار دے گی بعد اس کے سب برے (کافر) لوگ رہ جائیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔''

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ.

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

(٤٩٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے میں (یعنی اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ باافراط ہو) تو اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جائیں) اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو کیونکہ وہ رات میں زہریلے جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔''

فائدہ: کیونکہ راہ میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کیلئے۔

(٤٩٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں سفر کرو تو جانوروں

اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). [ترمذی:۲۸۵۸]

کے مغز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پا کر بالکل سقط ہو جائیں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جائیں گی مغز نہ رہے گا)

○ ○ ○ ○

بَابٌ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ .

باب: سفر ایک عذاب ہے۔

(٤٩٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ)) قَالَ: نَعَمْ . [بخاری: ١٨٠٤، ٣٠٠١، ٥٤٢٩؛ ابن ماجه: ٢٨٨٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے' کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آئے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَهُوَ الدُّخُوْلُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ .

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے۔

(٤٩٦٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً. [بخاری: ١٨٠٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تا کہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ لَا يَدْخُلُ . [راجع: ٣٩٥٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح روایت کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روایت میں لَا يَطْرُقُ تھا اور اس میں لَا يَدْخُلُ ہے۔

(٤٩٦٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: ((اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَآءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ)) . [بخاری: ٥٠٧٩، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦؛ ابو داود: ٢٧٧٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں' جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہرو ہم رات کو جائیں گے تا کہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے۔“ (یعنی بال وغیرہ صاف کر لے)

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

(٤٩٦٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَدِمَ اَحَدُ كُمْ لَيْلًا فَلَا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)). [راجع: ٤٩٦٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسانہ چلا آئے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔''

(٤٩٦٦) عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٤٩٦٤]

سیار سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا.

[بخاری: ٥٢٤٤؛ ابوداود: ٢٧٧٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو اچانک رات کو اپنے گھر میں نہ آئے۔ (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں۔)

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٤٩٦٦]

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ.

[بخاری: ١٨٠١، ٥٢٤٣؛ ابوداود: ٢٧٧٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے، گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈھنے کو (کیوں کہ اس میں ایک تو گمان بد ہے جو شریعت میں منع ہے۔ دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور اس میں صدہا قباحتیں ہیں۔ تیسرے اللہ نہ کرے اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩٧٠) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ : لَا اَدْرِيْ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ اَمْ لَا ' يَعْنِيْ اَنْ يَّتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ. [راجع: ٤٩٦٨]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن راوی حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ جملہ حدیث میں سے ہے یا نہیں، یعنی ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

(٤٩٧١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَتَخَوَّنُهُمْ وَيَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ. [راجع:٤٩٦٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کے وقت (اچانک) گھر آنے کی کراہت بیان کرتے ہیں اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: گھر کے حالات کا تجسس اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ .

(٤٩٧٢) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷛ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ [عَلَيْهِ] فَقَالَ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ : وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَّيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ: فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ فَقَالَ: ((اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْهُ)).

[بخاري: ٥٤٧٧، ٧٣٩٧؛ ابوداود: ٢٨٤٧؛ ترمذي: ١٤٦٥؛ نسائي: ٤٢٧٨، ٤٣١٦؛ ابن ماجه: ٣٢١٥]

باب: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان۔

عدی ﷛ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو کھا جو شکار کرے۔'' میں نے کہا: اگر وہ مار ڈالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔'' میں نے کہا: میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جائے (نوک کی طرف سے) تو کھا لے اس جانور کو اور جو پٹ لگے عرض میں تو مت کھا اس کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ﷫ نے کہا: شکار کی اباحت پر علما کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے مالک ﷫ کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی ﷫ نے کہا: جب کتا شکار پر چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالا جماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ شافعی ﷫ کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک ﷫ اور احمد ﷫ سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد ﷫ سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین ﷫ اور ابوثور ﷫ سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابوحنیفہ، مالک، ثوری ﷭ اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگر چہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک، شافعی، ابوحنیفہ ﷭ اور جمہور علما کا اور حسن بصری، نخعی، قتادہ، احمد اور اسحاق ﷭ کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری یعنی سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مگر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطاء اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعض نے کہا: معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعض نے کہا: وہ ایک لکڑی ہے جس کے دونوں کنارے پتلے اور درمیان سے موٹی ہوتی ہے۔ مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٧٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَآ اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ)). [بخاري: ٥٤٨٣، ٥٤٨٧؛ ابو داود: ٢٨٤٨؛ ابن ماجه: ٣٢٠٨]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھوڑے تو کھا ان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھا لے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جائیں تب بھی مت کھا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سنن ابوداود میں یہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھا لے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھا لے، اور اس میں اختلاف ہے علما کا شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے۔ سعد، سلمان، ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوائے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور علما نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٧٤) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: ((اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ)) وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ)) قُلْتُ: فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا اٰخَرَ فَلَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَهٗ؟ قَالَ: ((فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نوک سے معراض لگے تو کھا لے اور جب پٹ لگے اور مر جائے تو وہ وقیذ ہے (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جائے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو۔“ اور میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کتے کے متعلق، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تو کھا لے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔“ میں نے کہا: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔“

غَيْرِهِ)) . [بخاری: ۱۷۵، ۲۰۵٤، ٥٤٧٦، ٥٤٨٦؛ ابو داود: ۲۸٥٤؛ نسائی: ٤٢٨٤، ٤٣١٧]

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٩٧٣]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا۔ (پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی)

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٦) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٩٧٣]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(٤٩٧٧) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ، فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ" وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ)). [بخاری: ٥٤٧٥؛ ترمذی: ١٤٧١؛ نسائی: ٤٢٧٥، ٤٢٨٠، ٤٢٨٥، ٤٣١٩؛ ابن ماجه: ٣٢١٤]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نوک سے لگے تو کھا لے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے۔'' (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھائے نہیں تو اس کو کھا لے اس لیے کہ اس کی زکوٰۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا۔ اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پائے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کتے پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٨) عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٤٩٥٣]

حضرت زکریا بن ابی زائدہ اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

(٤٩٧٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ: ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ)). [نسائی: ٤٢٨١، ٤٢٨٤]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔''

(٤٩٨٠) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

مِثْلَ ذٰلِكَ. [نسائی: ٤٢٨٢، ٤٢٨٤]

○ ○ ○ ○

(٤٩٨١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَّهُ غَرِيْقًا فِي الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلْ)). [بخاری: ٥٤٨٤؛ ابوداود: ٢٨٤٩، ٢٨٥٠؛ ترمذی: ١٤٦٩؛ نسائی: ٤٢٧٩، ٤٢٨٦، ٤٢٧٤، ٤٣٠٩، ٤٣١٠؛ ابن ماجه: ٣٢١٣]

عدی ؓ بن حاتم سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر اس کو اور جو مار ڈالے لیکن کھائے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوائے اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٢) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: ((اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَّهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَآءٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ، اَلْمَآءُ قَتَلَهُ اَوْسَهْمُكَ)).

[راجع: ٤٩٧٢]

عدی ؓ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شکار کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پائے تو کھا اس کو مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا۔ اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٣) عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ؓ يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِيْ مَا الَّذِيْ يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ [مِنْ] اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُوْنَ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

ابوثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے، اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا، تو بیان کیجیے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں دوسرے جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں، اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار

فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِاسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)).

[بخاري: ٥٤٧٨، ٥٤٨٨، ٥٤٩٦، ٢٨٥٥؛ ترمذي: ١٥٦٠؛ نسائي: ٤٢٧٧]

کی زمین میں ہو۔ پس جس کو تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھا لے اور جو تو اپنے شکاری کتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھا لے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح کر کے پھر کھالے۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابوداود کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اگر دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دھوڈ الوان کو کھاؤ پیوان میں۔ اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھوڈ النے کے بعد، اس میں کوئی کراہت نہیں اگر چہ دوسرا برتن مل سکتا ہو۔ اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا ہو تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہے جس میں سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پی جاتی ہو اور فقہا کی مراد وہ برتن ہے جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ انتهٰى مختصراً۔

(٤٩٨٤) عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: صَيْدَ الْقَوْسِ.

[راجع: ٤٩٨١]

اس سند کے ساتھ یہ حدیث ابن مبارک کی مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ.

باب: شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں۔

(٤٩٨٥) عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)).

[ابو داود: ٢٨٦١؛ نسائي: ٤٣١٤]

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک بدبودار نہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٦) عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: ((فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)). [راجع:٤٩٨٣]

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو اپنا شکار تین روز کے بعد پائے فرمایا: ''وہ کھائے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔''

(٤٩٨٧) عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ شکار کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس سند کی روایت میں بدبو کا ذکر نہیں

الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْ نَتَهُ وَقَالَ فِيْ الْكَلْبِ: ((كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُّنْتِنَ فَدَعْهُ)). [ترمذی: ۱٤٦٤]

اور کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ .

باب: ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے کھانے والے پرندے کی حرمت کا بیان۔

(٤٩٨٨) عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ رضي الله عنه قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ: زَادَ إِسْحَاقُ وَابْنُ أَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ . [بخاری: ٥٥٣٠ ، ٥٧٨٠؛ ابوداود: ٣٨٠٢؛ ترمذی: ١٤٧٧؛ نسائی: ٤٣٣٦ ، ٤٣٥٣؛ ابن ماجه: ٣٢٣٢]

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا: ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٩) عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ . [راجع: ٤٩٨٦]

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا: ہم نے یہ حدیث حجاز میں اپنے علما سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابوادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقہا میں سے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٠) عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . [راجع:٤٩٨٦]

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَمْرٍو وَكُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحٌ وَيُوْسُفُ فَإِنَّ حَدِيْثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ . [راجع:٤٩٨٦]

زہری رحمہ اللہ نے اس سند کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور انہوں نے کھانے کا ذکر کیا ہے۔ سوائے صالح اور یوسف کی روایت کے کہ اس میں صرف کچلی والے درندے کا (گوشت کھانے) کی ممانعت کا ذکر ہے۔

(٤٩٩٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر کچلی

قَالَ: ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ)).
[نسائی: ٤٣٣٥؛ ابن ماجه: ٣٢٣٣]

والے درندے کا کھانا حرام ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٣) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(٤٩٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ [وَعَنْ] كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.
[ابوداود: ٣٨٠٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے پرندے سے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع: ٤٩٩١]

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.
[راجع: ٤٩٩١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجوں (ناخنوں) سے والے سے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ. [راجع: ٤٩٩١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (اور پھر آگے) شعبہ عن الحکم کی روایت کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جمہور علما جیسے شافعی' ابوحنیفہ' احمد اور ابوداؤد رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا' اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ.

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا۔

(٤٩٩٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ: فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا تا کہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اس کے علاوہ اور کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ملا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابوالزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم ایک کھجور کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے۔ وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی

الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ : وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَآبَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ : قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ : لَابَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا قَالَ: فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ : [وَ] لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا فَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا)) قَالَ : فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ ﷺ مِنْهُ فَاَكَلَهُ.

[ابو داود: ۳۸٤۰]

لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں ابوعبیدہ نے کہا: یہ مردار ہے۔ پھر کہنے لگے: نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابر نے کہا: تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے بھرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابوعبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا، ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے، وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لئے توشہ کے واسطہ (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کیلئے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لئے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس کا گوشت آپ ﷺ کے پاس بھیجا آپ ﷺ نے اس کو کھایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنا توشہ اپنی گردنوں پر لیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشہ جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: پہلے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا، پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا: یہ حلال ہے گو مردار ہو کیوں کہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضور ﷺ نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لئے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی چیز مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جائے خواہ شکار سے مر جائے۔ اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سوائے مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آئے ہمارے نزدیک (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور جمہور علما کے نزدیک حلال ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٤٩٩٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَاَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرًا لِّقُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَآبَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ: فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهٗ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ: وَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهٖ نَفَرٌ، قَالَ: وَاَخْرَجْنَا مِنْ [وَقْبِ] عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهٗ.

[بخاري: ٤٣٦١، ٥٤٩٤؛ نسائي: ٤٣٦٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح تھے، ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا پتوں کا لشکر، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں، اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے، اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے، یہاں تک کہ ہم زور دار ہو گئے، پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا، اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کی پسلی کے تلے سے نکل گیا، اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ جابر نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک تھیلہ تھا کھجور کا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی، تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ ملنا۔ (یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ اَنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ. [راجع: ٤٩٩٩]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے، پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا۔ (اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہیں اونٹ تمام ہو جائیں اور جہاد میں خلل واقع ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٠١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا.

[بخاري: ٢٤٨٣، ٢٩٨٣، ٤٣٦٠؛ ترمذي: ٢٤٧٥؛ نسائي: ٤٣٦٢؛ ابن ماجه: ٤١٥٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے۔ اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

(٥٠٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ ۔ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُوْعُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِيْ مِزْوَدٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيْبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ. [راجع:٥٠٠١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اوران کا سردار ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشے توشہ دان میں اکٹھا کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيْهِمْ اِلٰى سِيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِيْعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَّاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. [راجع: ٥٠٠١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہینہ کے علاقہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اوران پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ آگے حدیث مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح ذکر کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

فائدہ: جمہور علما کے نزدیک' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حرام نہیں ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تین قول ہیں۔ سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصراً)

(٥٠٠٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. [راجع:٣٤٣١]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

(٥٠٠٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. [راجع:٣٤٣١]

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے بستی کے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٠٠٧) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ ﷺ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.
[بخاری: ٥٥٢٧]

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حرام کیے رسول اللہ ﷺ نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گورخر باتفاق حلال ہے)

(٥٠٠٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.
[بخاری: ٤٢١٥، ٤٢١٨، ٥٥٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٠٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَيْهَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٠) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی ﷺ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِیْ ' اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ: حَرَّمَهَا تَحْرِيْمَ مَاذَا ؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ اَوْحَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. [بخاری: ٣١٥٥، ٤٢٢٠؛ نسائی: ٤٣٥٠؛ ابن ماجه: ٣١٩٢]

شیبانی سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بستی کے گدھوں کے گوشت کو۔ انہوں نے کہا: ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لیے تھے، پھر ہم نے ان کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا۔ اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکارا، ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا، آپ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا۔ یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں۔ بعض نے کہا: آپ ﷺ نے ان کو قطعی حرام کر دیا۔ بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ ان کا خمس نہیں نکالا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ ﷺ نے حرام کیا)

○ ○ ○ ○

(٥٠١١) عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی ﷺ يَقُوْلُ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ نَاسٌ: اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ:

سلیمان شیبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے، جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکارا، الٹا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعض نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعض نے کہا: نہیں آپ ﷺ نے اس کو حرام کر دیا۔

نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ . [راجع: ٥٠١٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠١٢) عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى ﷺ يَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ. [بخاری: ٤٢٢١، ٤٢٢٢، ٤٢٢٣، ٤٢٢٤، ٤٢٢٥، ٥٥٢٥، ٥٥٢٦]

براء اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا، پھر آپ ﷺ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٣) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ : قَالَ الْبَرَاءُ ﷛: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ.

ابواسحاق سے روایت ہے' براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

(٥٠١٤) عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ يَقُوْلُ : نُهِيْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

(٥٠١٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷛ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِىَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَّنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهٖ.

[بخاری: ٤٢٢٦؛ نسائی: ٤٣٤٩؛ ابن ماجه: ٣١٩٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا، کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٦) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ .

[راجع: ٤٩٩١]

عاصم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ : لَا اَدْرِىْ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْحَرَّمَهٗ فِىْ يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

[بخاری: ٤٢٢٧]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ ﷺ نے ان کا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷛ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِىْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاهٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ تُوْقِدُوْنَ؟)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمٍ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف' پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو' جس دن فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا' گوشت پکاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت لوگوں کس چیز کا؟'' نے کہا: بستی کے گدھوں کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت بہا دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو''

قَالَ: ((عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمِ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْنُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ: ((اَوْذَاكَ)).

[راجع: ٤٦٦٨]

ایک شخص بولا: ہم گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دھوڈالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو۔“

○ ○ ○ ○

(٥٠١٩) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٦٦٨]

یزید بن ابی عبید نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٠) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِمَا فِيْهَا.

[بخاري: ٤١٩٩، ٥٥٢٨]

انس سے روایت ہے‘ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے، ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے‘ کیونکہ وہ پلید ہے‘ شیطان کا کام ہے اس کا کھانا‘ پھر سب ہانڈیاں الٹی گئیں اور گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَآءَ جَاءٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْنَجِسٌ. قَالَ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا.

[راجع: ٥٠٢٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے، پھر دوسرا آیا اور بولا: گدھے فنا ہو گئے، تب آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو حکم کیا۔ انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیوں کہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ.

باب گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف رحمہم اللہ کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(٥٠٢٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے‘ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے‘ اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

[بخاري: ٤٢١٩، ٥٥٢٠، ٥٥٢٤؛ ابوداود: ٣٧٨٨، ٣٨٠٨؛ ترمذي: ١٧٩٣؛ نسائي: ٤٣٣٨]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ۔ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھے سے۔

[نسائي: ٤٣٥٤؛ ابن ماجه: ٣١٩١]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٥٠٢٥) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

[بخاري: ٥٥١٠، ٥٥١١، ٥٥١٢، ٥٥٩١؛ نسائي: ٤٤٣٢، ٤٤٣٣؛ ابن ماجه: ٣١٩٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

[راجع: ٥٠٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الضَّبِّ.

باب: گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)۔

(٥٠٢٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: ((لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا گوہ کے گوشت کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔"

فائدہ۔ آپ ﷺ نے نہیں کھایا کیوں کہ وہ آپ ﷺ کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ ﷺ کو اس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت میں ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھایا آپ ﷺ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا مگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٠٢٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَآ اُحَرِّمُهٗ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گوہ کھانے کو تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔"

(٥٠٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَآ اُحَرِّمُهٗ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں کہ آپ ﷺ منبر پر تھے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٣٠) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهٖ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

حضرت عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٥٠٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَيُّوْبَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے لیث عن نافع کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھایا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا۔ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَاُتُوْا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوْا فَاِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ)).

[بخاري: ٧٢٦٧؛ ابن ماجه: ٣٢٤٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کئی صحابی تھے۔ ان میں سعد بھی تھے، وہ گوہ کا گوشت لائے۔ ایک عورت نے آپ ﷺ کی بیبیوں میں سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ''تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے۔'' (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

(٥٠٣٣) عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ : قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ : اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَرِيْبًا مِنْ سَنَتَيْنِ اَوْسَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ. [راجع:٥٠٣٢]

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تو نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تقریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھا رہا مگر میں نے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت ان سے سنی ہی نہیں کہ جو انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ معاذ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٥٠٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الَّتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ : اَحَرَامٌ هُوَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں اور خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گئے، وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا، بعض عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا، جس کو آپ ﷺ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے) یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے کہا: کیا وہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔'' خالد نے کہا: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ.

(٥٠٣٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهِ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَقَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَيْهِ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ: اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ: هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ: اَحَرَامٌ الضَّبُّ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُ نِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ. [بخاری: ٥٣٩١، ٥٤٠٠، ٥٥٣٧؛ ابو داود: ٣٧٩٤؛ نسائی: ٤٣٢٧، ٤٣٢٨؛ ابن ماجہ: ٣٢٤١]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ جن کو سیف اللہ کہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو رسول اللہ ﷺ کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے، پھر وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جائے اور بیان نہ کیا جائے اور نام نہ لیا جائے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ ﷺ سے کہہ دو جو آپ ﷺ کے سامنے لائیں تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا گوہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا، اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔“ خالد نے کہا: پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے مجھ کو کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

(٥٠٣٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَاهُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن لولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں گئے، وہ خالد کی خالہ تھیں، تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اس کو ام حفید بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

وَزَادَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِي حِجْرِهَا.

[راجع: ٥٠٣٥]

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ ﷞ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ﷞.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ہم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں دو بھنے ہوئے گوہ لائے گئے۔ آگے حدیث اسی طرح ہے۔ اور اس میں یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٠٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ پھر آگے زہری کی حدیث ذکر فرمائی۔

(٥٠٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ يَقُوْلُ: اَهْدَتْ خَالَتِيْ اُمُّ حُفَيْدٍ ﷞ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی' پنیر اور گوہ بھیجی۔ آپ ﷺ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔

[بخاري: ٢٥٧٥، ٥٣٨٩، ٥٤٠٢، ٧٣٥٨؛ ابوداود: ٣٧٩٣ نسائي: ٤٣٢٦، ٤٣٣٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٠) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ ﷬ قَالَ: دَعَانَا عَرُوْسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷠ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اٰكُلُهُ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷠: بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ ﷞ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ

یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولھا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعض نے کھائی بعض نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا، لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں، بعض نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے برا کہا رسول اللہ ﷺ تو اسی لئے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ﷺ کی صفت بھی آتی ہے ﴿يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ بلکہ آپ ﷺ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور

وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا: اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ: ((هٰذَا لَحْمٌ لَمْ اٰكُلْهُ قَطُّ)) وَقَالَ لَهُمْ: ((كُلُوْا)) فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا: لَا اٰكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَيْئًا يَّاْكُلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

فضل بن عباس اور خالد بن الولید بھی تھے، ایک عورت اور بھی تھی، اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا، اس میں گوشت بھی تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ”اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا۔“ اور ان لوگوں سے فرمایا: ”تم کھاؤ۔“ تو فضل اور خالد بن لولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا، اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ ﷺ کھائیں گے۔

(٥٠٤١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ: ((لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لایا گیا، آپ ﷺ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا: ”مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں۔“ (گویا عذاب کی صورت ہے لیکن یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے عذاب سے وہ مر گئے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٤٢) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهُ. [ابن ماجه:٣٢٣٩]

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے گوہ کا پوچھا انہوں نے کہا: مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٣) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ اَوْفَمَا تُفْتِيْنَا؟ قَالَ: ((ذُكِرَ لِيْ اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ)) فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ. قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهُ اِنَّمَا عَافَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [ابن ماجه:٣٢٤٠]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں: تو آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا۔“ پھر آپ ﷺ نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس سے نفرت ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مَّضَبَّةٍ وَاِنَّهٗ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِیْ قَالَ: فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا: عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الثَّالِثَةِ فَقَالَ: ((يَا اَعْرَابِیُّ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَآبَّ يَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَآ اَدْرِیْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ اٰكُلُهَا وَلَآ اَنْهٰی عَنْهَا)).

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھانا ہے اکثر میرے گھر والوں کا۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا: پھر پوچھ۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ ﷺ نے تین بار جواب نہ دیا' پھر تیسری بار کے بعد آپ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا: ''اے دیہاتی اللہ جل جلالہٗ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے، میں نہیں جانتا کہ گوہ انہیں جانوروں میں سے ہے یا کیا، اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو حرام کہتا ہوں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الْجَرَادِ .

باب: ٹڈی کھانا درست ہے۔

(٥٠٤٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ . [بخاری: ٥٤٩٥، ٣٨١٢؛ ترمذی: ١٨٢١، ١٨٢٢؛ نسائی: ٤٣٦٧، ٤٣٦٨]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٤٦) عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ . وَقَالَ اِسْحٰقُ: سِتَّ. وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ: سِتَّ اَوْ سَبْعَ . [راجع: ٥٠٤٥]

ابو یعفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کی ہیں اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی' ابوحنیفہ' احمد رحمہم اللہ اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جائے یا نہ کی جائے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جائے۔ اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جائے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں اس کو دبائیں یا زندہ انگار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انتھی.

(٥٠٤٧) عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ . [راجع: ٥٠٤٥]

حضرت ابو یعفور رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ .

باب: خرگوش حلال ہے۔

(٥٠٤٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوْا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰی اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مر الظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا، اور

بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهُ . [بخاري:۲۵۷۲، ۵٤۸۹، ۵۵۳۵؛ ابوداود: ۳۷۹۱؛ ترمذي: ۱۷۸۹؛ نسائي: ٤۳۲۲؛ ابن ماجه:۳۲٤۳]

ابوطلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اور اس کا پٹھ اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں میں لے کر آیا آپ ﷺ نے لے لیا ان کو۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: خرگوش حلال ہے مالک، شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور جمہور علما کے نزدیک۔ مگر عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ انتہیٰ۔

(۵۰٤۹) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا .

شعبہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں خرگوش کی سرین یا خرگوش کی دونوں رانوں کا ذکر ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَايُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَى الْاِصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ .

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا نادرست ہے۔

(۵۰۵۰) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ : لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ ۔اَوْ قَالَ۔ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصَادُبِهِ الصَّيْدَ وَلَا يُنْكَاُبِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ: اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ ۔اَوْ يَنْهٰى۔ عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ! لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا . [بخاري: ۵٤۷۹؛ نسائي: ٤۸۳۰]

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے ساتھیوں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر) عبداللہ نے اس سے کہا: تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیوں کہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے، نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے، یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے) پھر عبداللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا: میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہیے اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی۔ انتہیٰ۔ مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور اس میں وہ لوگ داخل ہیں جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے۔

(٥٠٥١) عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٥٠٥٠]

کہمس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ: إِنَّهٗ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَفْقَأُ الْعَيْنَ. [بخاری: ٤٨٤١، ٦٢٢٠؛ ابو داود: ٥٢٧٠؛ ابن ماجہ: ٣٢٢٧]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر کی ایک روایت میں ہے کہ اس طریقہ سے نہ دشمن مرتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔ اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ طریقہ دشمن کو نہیں مارتا اور انہوں نے آنکھ کے پھوٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ: فَنَهَاهُ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ)) قَالَ: فَعَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا.

[ابن ماجہ: ١٧، ٣٢٢٦]

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی رشتہ دار نے کنکر پھینکا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: ''اس طریقے سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے لیکن یہ طریقہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔'' اس نے پھر اسی طرح کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور تو پھر کنکر پھینکتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

(٥٠٥٤) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٥٠٥٣]

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ.

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔

(٥٠٥٥) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ

الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ)).
[ابوداود: ۲۸۱۵؛ ترمذی:۱۴۰۹؛ نسائی: ۴۴۱۷، ۴۴۲۳، ۴۴۲۴، ۴۴۲۵، ۴۴۲۶؛ابن ماجه:۳۱۷۰]

چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام دے۔" (اور یہی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جائے)

(۵۰۵۶) عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ. [راجع:۵۰۵۵]

حضرت خالد حذاء رضی اللہ عنہ سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَآئِمِ .

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔

(۵۰۵۷) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ جَدِّيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ دَارَالْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ: فَقَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ.
[بخاری: ۵۵۱۳؛ ابوداود: ۲۸۱۶؛ نسائی: ۴۴۵۱؛ ابن ماجه: ۳۱۸۶]

ہشام بن زید بن انس بن مالک سے روایت ہے، میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

فائدہ۔ اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیوں کہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عربی میں اس کو صَبْر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا۔

(۵۰۵۸) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ۵۰۵۷]

حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا)). [نسائی:۴۴۵۵، ۴۴۵۶]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔"

○ ○ ○ ○

(۵۰۶۰) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ۵۰۵۹]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۶۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.
[بخاری: ۵۵۱۵؛ نسائی: ۴۴۵۳، ۴۴۵۴]

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنھوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے، جب ان لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٢) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

[راجع: ٥٠٦١]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گزرے، انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے، اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس تیر کو وہ لے لے، جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا. [ابن ماجه: ٣١٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْأَضَاحِيْ

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا.

باب: قربانی کا وقت کیا ہے۔

(٥٠٦٤) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ ﷜ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ أَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)).

[بخاري: ٩٨٥، ٥٥٠٠، ٥٥٦٢، ٦٦٧٤، ٧٤٠٠؛ نسائي: ٤٣٨٠، ٤٤١٠؛ ابن ماجه: ٣١٥٢]

جندب بن سفیان ﷜ سے روایت ہے' میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں کیا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں، نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قربانی ذبح کی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں ذبح کی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

فائدہ۔نووی ﷫ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی۔ اور یہی مذہب ہے مالک' احمد' ابو یوسف' اسحٰق' ابوثور' مزنی' داؤد وغیرہم ﷭ اور ربیعہ' اوزاعی' ابوحنیفہ اور لیث ﷭ کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے۔ اور نخعی نے کہا: مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منیٰ میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا: شہر والوں پر واجب ہے۔ وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے۔ اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابوداؤد اور ابن منذر ﷭ وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ کا اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آ گیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک ذبح کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور عطاء ﷫ اور ابوحنیفہ ﷫ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی۔ اور امام مالک ﷫ نے کہا: جب تک امام نماز' خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہ ہوگی۔ اور امام احمد ﷫ نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور امام کی نماز کے بعد درست ہے گو ابھی اس نے قربانی نہ کی ہو' دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوری ﷫ نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا: جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے۔ اب اخیر وقت قربانی کا تیرہویں کی شام تک ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی ﷫ کا۔ ابوحنیفہ' مالک اور احمد ﷭ کے نزدیک بارہویں کی شام تک [illegible] نہیں۔ انتہی مختصراً۔

(٥٠٦٥) عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ٥٠٦٤]

جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٦) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا: عَلَى اسْمِ اللّٰهِ. كَحَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ. [راجع: ٥٠٦٤]

حضرت اسود بن قیس رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٧) عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ اَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ٥٠٦٤]

جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، عیدالاضحیٰ کے دن، آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٠٦٤]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٩) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى خَالِيْ اَبُوْبُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ)). [بخاری: ٩٥١، ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٥٥٥٦، ٦٦٧٣؛ ابوداود: ٢٨٠٠، ٢٨٠١؛ ترمذی: ١٥٠٨؛ نسائی: ١٥٦٩، ١٥٨٠، ٤٤٠٦، ٤٤٠٧، ١٥٦٢]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو گوشت کی بکری ہوئی'' (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں۔'' (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا (یعنی گوشت کھانے کے لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔''

○ ○ ○ ○

(۵۰۷۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ خَالَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعِدْ نُسُكًا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ: ((هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)).

[راجع: ۵۰۶۹]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے۔ اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں کے گھر والوں کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر قربانی کر۔'' وہ بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک دودھ والی کمسن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں۔'' (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے ذبح کیا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہو گی (البتہ بھیڑ درست ہے)۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(۵۰۷۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى نُصَلِّيَ)) قَالَ: فَقَالَ خَالِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ. [راجع: ۵۰۶۹]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا: ''کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے۔'' میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۷۲) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّيْ فَقَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ)) قَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتِهِ)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک ہم نماز نہ پڑھ لیں۔'' میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے۔'' اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس

[راجع: ٥٠٦١]

سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی، تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٧٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ.)) وَكَانَ أَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ ؓ قَدْذَبَحَ فَقَالَ: عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ: ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

[راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی۔“ اور ابو بردہ ؓ بن نیاز نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ذبح کر اس کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔“

○ ○ ○ ○

(٥٠٧٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٥٠٦١]

حضرت براء بن عازب ؓ نے نبی کریم ﷺ سے اس حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(٥٠٧٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٥٠٦٩]

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو نماز (عید) کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آگے حدیث اسی طرح ذکر کی۔

(٥٠٧٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ: ((لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ رَجُلٌ: عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ: ((فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)). [راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا: ”نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔“ ایک شخص بولا: میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کمسن ابھی دودھ پیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی۔“ (یعنی بکری کا جذعہ)

(٥٠٧٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: ذَبَحَ أَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْدِلْهَا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَيْسَ عِنْدِيْ إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے بدل دوسری قربانی کر۔“ وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں: شعبہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔“

((اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)). [بخاری: ۵۵۵۷]

○ ○ ○ ○

(۵۰۷۸) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِيْ قَوْلِهٖ: هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ . [راجع: ۵۰۶۹]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں شک ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۷۹) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهٗ قَالَ: وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا ؟ قَالَ : فَرَخَّصَ لَهٗ فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا؟ قَالَ؟: وَانْكَفَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا. [بخاری: ۹۵۴، ۹۸۴، ۵۵۴۶، ۵۵۶۱، ۵۵۴۹، ۵۵۴۹، ۵۵۵۴؛ نسائی: ۴۴۰۸، ۴۴۰۰، ۱۵۸۷؛ ابن ماجہ: ۳۱۵۱]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا: ''جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس کو سچا کہا، پھر وہ شخص بولا: میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں۔ آپ ﷺ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا: اب نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ ﷺ جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا۔

○ ○ ○ ○

(۵۰۸۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ . [راجع:۵۰۷۹]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دے کر حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی ذبح کر لے۔ پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

(۵۰۸۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَالَ: ((مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع: ۵۰۷۹]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا عیدالاضحیٰ کے روز' پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا: ''جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ سِنِّ الْاُضْحِيَّةِ

باب: قربانی کی عمر کا بیان

(٥٠٨٢) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ)).

[ابو داود: ٢٧٩٧؛ نسائی: ٤٣٩٠؛ ابن ماجه: ٣١٤١]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو۔'' (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے۔ مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے، اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علما کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوائے اونٹ' گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست ہے۔ اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعض نے کہا: چھ مہینے کا اور بعض نے کہا سات کا اور بعض نے کہا: آٹھ کا اور بعض نے کہا: دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے' بیل' پھر دنبہ' بھیڑ' پھر بکری اور مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو۔ انتھی مختصراً۔

(٥٠٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُّعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ .

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آتے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کر لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں تم قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٨٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ)) قَالَ قُتَيْبَةُ: عَلٰى صَحَابَتِهٖ.

[بخاری: ٢٣٠٠، ٢٥٠٠، ٥٥٥٥؛ ترمذی: ١٥٠٠؛ نسائی: ٤٣٩١؛ ابن ماجه: ٣١٣٨]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے ساتھیوں کو بانٹنے کے لیے، قربانی کے لیے، پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا۔ بکری کا' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٨٥) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا)). [بخاری: ٥٥٤٧؛ ترمذی: ١٥٠٠؛ نسائی: ٤٣٩٢، ٤٣٩٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٨٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. [راجع:٥٠٨٥]

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانیاں تقسیم فرمائیں اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ.

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا۔

(٥٠٨٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا.
[بخاری: ٥٥٦٥؛ ترمذی: ١٤٩٤؛ نسائی: ٣٩٩]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر۔" (ذبح کے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پائے)۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور جس کا سینگ اگا ہی نہ ہو درست ہے۔ اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا اس میں اختلاف ہے تو شافعی رحمہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار' دبلے' لنگڑے اور کانے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اندھے یا گنجے کی۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبرا پھر کالا۔ مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے۔ اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے کو یا حائضہ عورت کو۔ انتھٰی مختصرًا۔

(٥٠٨٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ: وَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ: وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ: وَسَمّٰى وَكَبَّرَ.
[بخاری: ٥٥٥٨؛ نسائی: ٤٤٢٧، ٤٤٢٨، ٤٤٢٩؛ ابن ماجه: ٣١٢٠، ٣١٥٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ انہیں ذبح کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

(٥٠٨٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع:٥٠٨٨]

حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح قربانی کی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٩٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَقُوْلُ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)).

[نسائی: ٤٤٣٠]

ہوئے نقل کیا سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ''سَمّٰی اور کَبَّرَ'' کی جگہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

(٥٠٩١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ.

[ابو داود: ٢٧٩٢]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا مینڈھا قربانی کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! چھری لا۔'' پھر فرمایا: ''تیز کر لے اس کو پتھر سے۔'' میں نے تیز کر دی۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا۔ پھر فرمایا: ''بسم اللہ یا اللہ! قبول کر محمد ﷺ کی طرف سے اور محمد ﷺ کی آل کی طرف سے اور محمد ﷺ کی امت کی طرف سے۔'' پھر قربانی کی اس کی۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو چھری داہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے، اور ثوری رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ کہا، اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علما نے کہا کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعویٰ سے نہیں ہو سکتی۔ انتہٰی۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ.

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے۔

(٥٠٩٢) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ: ((أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ)) قَالَ: وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھا سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔'' راوی نے کہا: ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا، ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بھی بعض بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں۔ جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جائے تو

شَيْءٌ فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا)). اس کے ساتھ یہی کرو۔“

[بخاری: ۲۴۸۸، ۲۵۰۷، ۳۰۷۵، ۵۴۹۸، ۵۵۰۳، ۵۵۰۶، ۵۵۰۹، ۵۵۴۳، ۵۵۴۴؛ ابوداود: ۲۹۲۱؛ ترمذی: ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۶۰۰؛ نسائی: ۴۳۰۸، ۴۴۱۵، ۴۴۲۲، ۴۴۲۳؛ ابن ماجه: ۳۱۳۷]

فائدہ: یعنی تیز برچھی وغیرہ سے اس کو مارا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جائے تو اس کو کھا لو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار، چھری، نیزہ، پتھر، لکڑی، کانچ، نرکل، ٹھیکری، تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر دھار دار ہوں اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہوگئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(۵۰۹۳) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تَهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں، اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ ﷺ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں الٹادی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: آپ ﷺ نے ہانڈیوں کو اوندھا کر دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچ جائے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(۵۰۹۴) عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّيْ بِاللِّيْطِ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَقَالَ: فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے۔ پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ اونٹوں میں سے بھڑک نکلا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اس کو۔

(۵۰۹۵) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيْثَ إِلٰى اٰخِرِهٖ بِتَمَامِهٖ وَقَالَ فِيْهِ: وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ.

حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح آخر تک پوری حدیث روایت کی گئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔؟

(٥٠٩٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' اور پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیوں کو ابالنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو وہ الٹ دی گئیں اور باقی پورا واقعہ ذکر کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ.

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان۔

(٥٠٩٧) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[راجع: ٢٦٧١]

ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد' پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

فائدہ: ایک طائفہ علما نے اس حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کہا ہے اور جمہور علما کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٠٩٨) عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا. [راجع: ٢٦٧١]

ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ سنایا لوگوں کو' اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ۔ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٦٧١]

حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.)) [راجع: ٥١٠٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَا يَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَقَالَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[نسائی: ٤٤٣٥]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ اور ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے فوق ثلاثٍ کی بجائے بعد ثلاثٍ کہا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادَّخِرُوْا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمِلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ: ((اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا)).

[نسائی: ٤٤٤٣]

عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: سچ کہا عبداللہ نے۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا' وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آئے عیدالاضحیٰ میں شریک ہونے کو۔ (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو۔'' (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب کیا ہوا۔'' لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آ گئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور یہ بہتر ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علما نے کہا ہے کہ تہائی کھائے اور تہائی صدقہ دیدے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھائے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب یا واجب نہیں اور بعض سلف سے اس کا وجوب منقول ہے۔ (انتهٰى مختصرًا)۔

(٥١٠٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: ((كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا)).

[نسائی: ۴۴۳۸]

کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا: ''کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔'' (تو ممانعت منسوخ ہو گئی)

○ ○ ○ ○

(۵۱۰۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا)) قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ جَابِرٌ: حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. [بخاری: ۱۷۱۹]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا: ''کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔'' میں نے عطاء سے کہا: جابر نے یہ بھی کہا: یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو۔ انہوں نے کہا: ہاں۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۰۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

جابر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۰۷) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[نسائی: ۲۹۸۰، ۵۴۲۴، ۵۵۶۷]

جابر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۰۸) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ! لَا تَاْكُلُوْا لَحْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ: ((كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِادَّخِرُوْا)) قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔'' لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھو یا رکھ چھوڑو۔''

○ ○ ○ ○

(۵۱۰۹) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِيْ بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ؟ فَقَالَ: ((لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّفْشُوَ فِيْهِمْ)).

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے۔'' (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسا ہی کریں جیسا پہلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔''

[بخاری: ٥٥٦٩]

○ ○ ○ ○

(٥١١٠) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَا ثَوْبَانُ! أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ)) فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ. [ابو داود: ٢٨١٤]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی ذبح کی پھر فرمایا: ''اے ثوبان! اس کا گوشت بنا رکھ۔'' میں آپ ﷺ کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں آئے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو۔ اور ہمارا اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے نخعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے، اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

(٥١١١) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٥١١٠]

معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١١٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ)) قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ. [راجع: ٥١١١]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کئے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا: مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں۔ ''اے ثوبان! یہ گوشت بنا رکھ۔'' میں نے بنالیا، پھر آپ ﷺ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

○ ○ ○ ○

(٥١١٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

حضرت یحییٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

(٥١١٤) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). [راجع: ٢٢٦٠]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوائے مشک کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزیں۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ ﷺ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں، ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل کا ہے۔ انتہٰی۔

(٥١١٥) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سِنَانٍ. [راجع: ٢٢٦٢]

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں منع کیا تھا۔'' اور پھر ابوسفیان کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان۔

(٥١١٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ.)) زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ: وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ. [بخاری: ٥٤٧٣، ٥٤٧٤؛ ابوداود: ٢٨٣١؛ ترمذی: ١٥١٢؛ نسائی: ٤٢٣٣، ٤٢٣٤؛ ابن ماجه: ٣١٦٨]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔'' ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

فائدہ: اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے پہلے عشرے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں۔ حضرت محمد ﷺ نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی اللہ کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ يُرِيدُ التَّضْحِيَةَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا.

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے۔

(٥١١٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا.)) قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ. [ابوداود: ٢٧٩١؛ ترمذی: ١٥٢٣؛ نسائی: ٤٣٧٣، ٤٣٧٤، ٤٣٧٥؛ ابن ماجه: ٣١٤٦، ٣١٥٠]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے۔'' سفیان جو راوی ہیں اس حدیث کے ان سے کسی نے کہا: بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کیلئے ہے احمد اور اسحق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دو روایتیں ہیں۔ انتهٰى مختصرًا۔

(٥١١٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا تَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا)). [راجع: ٥٠٨٩]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ کترائے نہ ناخن تراشے۔''

○ ○ ○ ○

(٥١١٩) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ)). [راجع:٥١١٧]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور کوئی تم میں سے قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے۔"

○ ○ ○ ○

(٥١٢٠) عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. [راجع:٥١١٧]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا عمرو بن مسلم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٥١٢١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ)). [راجع:٥١١٧]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے جب تک قربانی نہ کرے۔"

○ ○ ○ ○

(٥١٢٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ: اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا اَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ! هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. [راجع:٥١١٧]

عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم حمام میں تھے۔ عیدالاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے چونے سے اپنے بالوں کو صاف کر لیا تو' بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے! یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٥١٠٨]

حضرت عمرو بن مسلم جندعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسیب "خبر دیتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ خبر دیتی ہیں اور نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ .

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے۔

(٥١٢٤) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه

ابوالطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا' رسول اللہ ﷺ

فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ : فَغَضِبَ وَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ: فَقَالَ : مَا هُنَّ؟ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ : قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ)). [نسائی:٤٤٣٤]

آپ رضی اللہ عنہ کو چھپا کر بتلاتے تھے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو۔ مگر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو۔ وہ شخص بولا: وہ کیا ہیں؟ اے امیر المومنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا آپ ﷺ نے لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر' اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر جو زمین کے نشان کو بدل لے۔"

فائدہ۔ کیونکہ آپ ﷺ پیغمبر تھے اور آپ ﷺ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو آپ ﷺ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا۔ یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے۔ معاذ اللہ! اس میں حضرت ﷺ کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے۔ جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی، اس پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے۔ پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جائے گا' اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ ﴿مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ میں داخل ہیں۔ اور رافعی نے کہا ہے کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہوگا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الیٰ غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسا جانور جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

(٥١٢٥) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ [ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ] رضی اللہ عنہ اَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ اَسَرَّهُ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مَا اَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ)). [راجع:٥١٢٤]

ابوالطفیل سے روایت ہے' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہ ﷺ نے پوشیدہ تم کو سکھائی۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے کوئی بات مجھے لوگوں سے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو کاٹے جانور کو سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جو بدل دے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥١٢٦) عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِیٌّ ؓ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَیْءٍ فَقَالَ : مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَیْءٍ لَّمْ یَعُمَّ بِهِ النَّاسَ کَافَّةً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ هٰذَا قَالَ: فَأَخْرَجَ صَحِیْفَةً مَکْتُوْبٌ فِیْهَا : ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا)). [راجع: ٥١٢٤]

ابوالطفیل سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص بتایا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا: ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو، البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں' پھر انہوں نے کہا: کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے۔ معاذ اللہ! بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی اللہ بچائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ .

(٥١٢٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِّأَبِيْعَهُ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنَ بِهِ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيْهِ فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا ـ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ: فَنَظَرْتُ إِلٰى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِيْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِّآبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ.

باب: خمر کی حرمت کا بیان۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لوٹ میں، اور آپ ﷺ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا، پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لا کر بیچ کر پیسہ کماؤں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء رضی اللہ عنہ) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) ان کے پاس ایک لونڈی تھی، جو گا رہی تھی، آخر اس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ لی۔ اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا: میں نے ابن شہاب سے کہا: اور کوہان بھی لیا یا نہیں انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے، میں نے سب قصہ کہا، آپ ﷺ نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ زید تھے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلا، یہاں تک کہ حمزہ کے پاس پہنچے آپ ﷺ حمزہ پر غصہ ہوئے

[بخاري: ٢٠٨٩، ٢٣٧٥، ٣٠٩١، ٤٠٠٣، ٥٧٩٣؛ ابو داود: ٢٩٨٦]

حمزہ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے (کیونکہ آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ ضَعِ السِّكِّيْنَ فِي اللَّبَّاتِ مِنْهَا وَضَرِّجْهُنَّ حَمْزَةُ بِالدِّمَاءِ

وَعَجِّلْ مِنْ أَطَائِبِهَا لِشَرْبٍ قَدِيْدًا مِّنْ طَبِيْخٍ أَوْشَوَاءٍ

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) چل اے حمزہ! ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا۔ چلا ان کی گردن پر جلدی چھرا۔ ملا ان کو تو خون میں اور لٹا۔ بنا ان کے ٹکڑوں سے عمدہ جو ہوں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا' اونٹنیوں کی کوہان کاٹ لینا' ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالنا' ان کا گوشت کھا لینا۔ ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں، اب رہ گئے باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیئے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سرکہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جائے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے وہ نقصان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا ہو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاف کر دیا ہو۔ یا حضرت ﷺ نے حمزہ کی طرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ ﷺ نے حمزہ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علما کا کہ متوالا یا پاگل کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا اور جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے بالاجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ انتھی مختصرًا۔

یہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے نشہ میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اور زید رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر زید تو واقعی رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حمزہ سے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہ ﷺ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ ﷺ کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات ان سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہ ﷺ کے بھی چچا تھے اور اعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے۔ دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا۔ اور حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہ ﷺ کے دادا تھے۔

(٥١٢٨) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥١٢٧]

ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٢٩) عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَأْتِيْ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَأَسْتَعِيْنَ بِهِ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ

حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے دی، پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ ﷺ کی، تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سنار سے بنی قینقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر لائیں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا، تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پالان' رکابیں' رسیاں اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں

لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَا أَمْلِكُ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ﷺ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَاللّٰهِ! مَارَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ ﷺ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ ﷺ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ﷺ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ ﷺ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ ﷺ:

ایک انصاری کی کوٹھڑی کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا، تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں، مجھے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں جو تقصیر ہوئی اس خیال سے تھا) میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے، اور وہ اس گھر میں ہیں انصار کی ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے سامنے ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے، تو گانے میں کہا: اے حمزہ رضی اللہ عنہ اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے، اسی وقت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر (کلیجہ) نکال لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر میں چلا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا: "کیا ہوا تجھ کو؟" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قسم اللہ کی آج کا سا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے، کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھا پھر چلے پاپیادہ۔ میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ دونوں آپ ﷺ کے پیچھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دروازے پر آئے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی، دیکھا تو وہ شراب پیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کام پر ملامت شروع کی، اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سرخ تھیں۔ (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا پھر آپ ﷺ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا: تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ ﷺ نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں۔ آپ ﷺ الٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔

وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

[راجع: ٥١٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥١٣٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(٥١٣١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ: اُخْرُجْ فَانْظُرْ وَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ: فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾

[٥/ المائدة:٩٣].

[بخاري: ٢٤٦٤، ٤٦٢٠؛ ابوداود: ٣٦٧٣؛ وانظر في مسلم: ٥١٣٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا، اچانک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ! شراب حرام ہوگئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہوگئی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اٹھ جا اور بہا دے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہا دی تب بعض نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے) اس پر یہ آیت اتری۔ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ آخیر تک۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں اور نیک کام کریں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک' احمد' جمہور سلف اور خلف کا۔ بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے۔ اسی طرح خشک انگور کا بھگویا کچا شربت۔ لیکن پکے ہوئے انگور کا اور کچے اور پکے انگور کے سوائے اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابوحنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کر دیں اور ایک تہائی رہ جائے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکا لیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علما کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے۔ بالا جماع اہل اسلام۔ انتھٰی مختصراً۔

(٥١٣٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ:

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہا' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے لوگوں

سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ: مَاكَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَيْتِنَا إِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ : يَآ أَنَسُ ! أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ : فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

نے پوچھا فضیح کا (فضیح وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے) انہوں نے کہا: فضیح کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا۔ اور میں کھڑا ہوا یہی فضیح ابوطلحہ اور ابوایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خبر پہنچی۔ ہم نے کہا: نہیں۔ وہ بولا: شراب حرام ہوگئی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے انس! بہا دے ان مٹکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی، نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّهَا قَدْحُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا : أَكْفِأْهَا يَا أَنَسُ! فَكَفَأْتُهَا قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ : مَا هُوَ قَالَ: بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ: فَقَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ أَيْضًا.

[بخاری: ٤٦١٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا: شراب حرام ہوگئی۔ انہوں نے کہا: بہا دے شراب کو اے انس۔ میں نے بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا: میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کس چیز کا تھا انہوں نے کہا: گدر اور پکی کھجور کا۔ ابوبکر بن انس نے کہا: ان دونوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا: مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٤) عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ رضی اللہ عنہ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ ذٰلِكَ.

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر اپنے قبیلے والوں کو (شراب) پلا رہا تھا (پھر آگے) ابن علیہ کی حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن ان کی یہی شراب تھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے انہوں نے کوئی نکیر نہیں کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

[بخاری: ٥٥٨٣؛ نسائی: ٥٥٥٦]

ابن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: مجھ سے معتمر نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو میرے ساتھ تھے انہوں نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: اس دن کی شراب یہی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور معاذ بن

كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَبْنَ جَبَلٍ ﷺ فِىْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ: حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

[نسائی: ۵۵۵۷]

جبل رضی اللہ عنہم اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگئی۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۳۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: اِنِّىْ لَاَسْقِىْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ﷺ مِنْ مَّزَادَةٍ فِيْهَا خَلِيْطُ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ. [بخاری: ۵۶۰۰]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ اور سہیل بن بیضا کو اس مشکیزے میں سے شراب پلا رہا تھا جس میں کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی آگے حدیث سعید کی حدیث کی طرح ہے۔

(۵۱۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کی یہی تھی جب شراب حرام ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۳۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ ﷺ شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَّتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اَنَسُ! قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. [بخاری: ۵۵۸۲، ۷۲۵۳؛ وراجع فی مسلم: ۵۱۳۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابوعبیدہ اور ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا، اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: شراب حرام ہوگئی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے انس! اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۳۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوائے کھجور کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ .

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

(٥١٤٠) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: ((لَا.))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

[ابو داود: ٣٦٧٥؛ ترمذی: ١٢٩٤]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور وہ ناپاک ہوگی سرکہ ہونے سے۔ اوزاعی رحمہ اللہ اور لیث رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ وَ بَيَانِ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ .

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے۔

(٥١٤١) عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ ﷺ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ؟ فَنَهَاهُ أَوْكَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)).

طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شراب کے بارے۔ آپ ﷺ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا: میں دوا کے لیے بناتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔“

[ترمذی: ٢٠٤٦]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک۔ اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جائے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ انتھٰی مع زیادۃ۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا .

باب: کھجور اور انگور کی شراب بھی خمر ہے۔

(٥١٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). [ابوداود: ٣٦٧٨؛ ترمذی: ١٨٧٥؛ نسائی: ٥٥٨٨، ٥٥٨٩؛ ابن ماجه: ٣٣٧٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے: کھجور اور انگور کے درخت سے۔“

○ ○ ○ ○

(٥١٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے (بنائی جاتی) ہے۔“

[راجع: ٥١٤٦]

○ ○ ○ ○

(٥١٤٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ.)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ: ((الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ)). [راجع:٥١٤٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔'' ابوکریب نے اپنی روایت میں ''الکرمۃ'' اور ''النخلۃ'' کو بغیر تا کے معنی ''کرم'' اور ''نخل'' ذکر کیا ہے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جائے گدر یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد کا یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ مَخْلُوْطَيْنِ.

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے۔

(٥١٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

فائدہ: کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علما اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے۔

(٥١٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا. [ترمذی: ١٨٧٦؛ نسائی: ٥٥٧١؛ ابن ماجہ:٣٣٩٥]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيْذًا)). [بخاری: ٥٦٠١؛ نسائی: ٥٥٦٩]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا. [نسائی: ٥٥٧٧؛ ابن ماجہ: ٣٣٩٥]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٤٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

[ترمذی: ١٨٧٧]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اسی طرح کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کشمش اور کھجور کو ملا کر بھگوئیں اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوئیں۔

(٥١٥١) عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥١٥٠]

حضرت ابو مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ اس حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥١٥٢) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا)).

[نسائی: ٥٥٨٤، ٥٥٨٥، ٥٥٨٧]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٥٣) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ: ((مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[راجع: ٥١٥٢]

حضرت اسماعیل بن مسلم عبدی رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو پکی اور خشک کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو پکی کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو کچی اور خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگوئیں۔ اور پھر آگے وکیع کی حدیث کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

(٥١٥٤) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ)).

[بخاری: ٥٦٠٢؛ ابوداود: ٣٧٠٤؛ نسائی: ٥٥٦٦، ٥٥٧٦، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣؛ ابن ماجہ: ٣٣٩٧]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت بھگوؤ گدر کھجور کو اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٥٥) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٥١٤٥]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(٥١٥٦) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ ہی پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر

جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهِ)) وَزَعَمَ يَحْيٰى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا. [راجع: ٥١٥٤]

بھگوؤ بلکہ تم (ان میں سے) ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔ اور یحییٰ کا گمان ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٧) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ)). [راجع: ٥١٥٤]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے ان دو سندوں کے ساتھ کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٨) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ: ((انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ)). [راجع: ٥١٥٤]

حضرت عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے پکی اور کچی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔''

(٥١٥٩) قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع:٥١٥٤]

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ: ((يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهِ)). [ابن ماجه:٣٣٩٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور پکی کھجوروں کو، کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔''

(٥١٦١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥١٤٨]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

(٥١٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلٰى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ. [نسائی:٥٥٧٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگویا جائے اور آپ ﷺ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔

(٥١٦٣) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي

وہب بن بقیہ نے بیان کیا، ہمیں خالد یعنی الطحان نے خبر دی کہ حضرت

التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں صرف کھجور اور کشمش کا ذکر ہے، کچی اور پکی کھجوروں کا ذکر نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥١٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقیٰ کا ملا کر بھگونا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ.

باب: مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان۔

(٥١٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ. [نسائی:٥٦٤٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ۔ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو چند مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی۔ آپ ﷺ نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جائے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

(٥١٦٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ. [نسائی:٥٦٤٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٨) قَالَ: وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ.

ابو سلمہ سے ہے کہ انہوں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان میں“ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا الْحَنْتَمُ؟ قَالَ: الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حنتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: سبز گھڑے۔

(٥١٧٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ۔ وَالْحَنْتَمُ الْمَزَادَةُ الْمَجْبُوْبَةُ۔ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِیْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ)).

[ابو داود: ٣٦٩٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا: ''میں تم کو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سرکٹی مشک سے۔لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تا کہ کیڑا وغیرہ نہ جائے)۔

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم اور منع کیا سرکٹی مشک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

(٥١٧١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَفِیْ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[بخاری: ٥٥٩٤؛ نسائی: ٥٦٤٣]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔یہ جریر کی حدیث ہے اور عبثر اور شعبہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٧٢) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبِرِيْنِیْ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَتْ : نَهَانَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ؟ قَالَ : اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُكَ مَالَمْ اَسْمَعْ. [بخاری: ٥٥٩٥]

ابراہیم سے روایت ہے' میں نے اسود سے کہا: تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔انہوں نے کہا: ہاں۔میں نے کہا: ام المومنین! مجھے بتایئے کن برتنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔انہوں نے کہا: ہم اہل بیت کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن میں، میں نے ان سے کہا: آپ رضی اللہ عنہا نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے۔کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

(٥١٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن سے۔

(٥١٧٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(٥١٧٥) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِیِّ قَالَ: لَقِيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ؟ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلُوا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِيْذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کے بارے میں۔انہوں نے کہا: عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

وَالْحَنْتَمِ. [نسائی: ٥٦٤٥]

○ ○ ○ ○

(٥١٧٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

[نسائی: ٥٦٥٥، ٥٦٥٦]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٧٧) عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ: الْمُقَيَّرَ.

حضرت اسحاق بن سوید اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔ اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے۔

(٥١٧٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ: الْمُزَفَّتِ.

[راجع: ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو منع کرتا ہوں تو بنے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے اور لاکھی سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ. [نسائی: ٥٥٧٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

[نسائی: ٥٥٦٣، ٥٥٦٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

(٥١٨٢) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے۔

(٥١٨٣) عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تو بنے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٤) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى اَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ نبیذ بنائی جائے' پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

(٥١٨٥) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِیْرِ. [نسائی: ٥٦٤٩؛ ابن ماجه: ٣٤٠٣]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تونبے اور چوبین میں پینے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٦) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ.

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٧) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِیْذَ الْجَرِّ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ: اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا یَقُوْلُ؟ قُلْتُ: قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِیْذَ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِیْذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ: وَاَیُّ شَیْءٍ نَبِیْذُ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: كُلُّ شَیْءٍ یُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ. [ابوداود: ٣٦٩١]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے نبیذ کو پوچھا۔ انہوں نے کہا: حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو۔ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے کہا: تم نے نہیں سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں انہوں نے کہا: کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سچ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَسَاَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوْا: نَهٰی اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو۔ میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ ﷺ میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: منع کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں۔

(٥١٨٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَلَمْ یَذْكُرُوْا: فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ. [ابن ماجه: ٣٤٠٢]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس میں سوائے مالک اور اسامہ کے جہاد کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٠) عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ قُلْتُ: اَنَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ.

ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے انہوں نے کہا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔

(٥١٩١) عَنْ طَاوُسٍ رحمه الله قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما: أَنَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[ترمذی: ١٨٦٨؛ نسائی: ٥٦٣٠، ٥٦٣١]

طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤس نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَقَالَ: أَنَهٰى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُّنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٥١٩١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے میں نبیذ بنانے سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(٥١٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ. [راجع: ٥١٩١]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے۔

(٥١٩٤) عَنْ طَاوُسٍ رحمه الله يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٥١٩١]

طاؤس سے روایت ہے، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا: ہاں منع کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ: سَمِعْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ. [نسائی: ٥٦٥٠]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور لاکھی سے۔ محارب نے کہا: میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی بار سنا۔

(٥١٩٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. قَالَ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالنَّقِيْرِ.

[راجع: ٥١٩٥]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: ((انْتَبِذُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا: ''نبیذ بناؤ مشکیزوں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما يُحَدِّثُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ: مَا الْحَنْتَمَةُ؟ قَالَ: الْجَرَّةُ. [نسائی: ٥٦٣٣]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتمہ سے۔ میں نے کہا: حنتمہ کیا ہے؟ کہا: ٹھلیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٩) عَنْ زَاذَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما:

زاذان سے روایت ہے، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حدیث بیان کرو

حَدِّثْنِي بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَىٰ لُغَتِنَا فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ.

[ترمذی: ۱۸٦۸؛ نسائی: ۵٦٦۱]

مجھ سے ان شرابوں کی جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا، اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں' کیونکہ تمہاری زبان سے ہماری زبان جدا ہے۔ انہوں نے کہا: منع کیا آپ ﷺ نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دباء سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے کا مشکوں میں۔

○ ○ ○ ○

(۵۲۰۰) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ۵۱۹۹]

حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۲۰۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ [لَهُ] يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! وَالْمُزَفَّتِ؟ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ. [نسائی: ۵٦٤۸]

سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف کہ عبدالقیس کے لوگ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ ﷺ سے شرابوں کا۔ آپ ﷺ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور حنتم سے۔ میں نے کہا: اے ابو محمد! اور لاکھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے۔ انہوں نے کہا: اس دن میں نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی۔

○ ○ ○ ○

(۵۲۰۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ. [نسائی: ۵٦٦۳]

جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے۔

○ ○ ○ ○

(۵۲۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی سے۔

○ ○ ○ ○

(۵۲۰٤) قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ

ابوالزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ ﷺ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے نبیذ بنایا جاتا آپ ﷺ کے لیے

اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَلَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.

گھڑے میں پتھر کے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٥) عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ.
[نسائی: ٥٦٢٩؛ ابن ماجه: ٣٤٠٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٦) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ـوَأَنَا أَسْمَعُـ لِأَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ مِنْ بَرَامٍ؟ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ. [ابوداود: ٣٧٠٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں، جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعض نے کہا: میں نے ابوالزبیر سے سنا، وہ کہتے تھے گھڑا ابرام کا تھا یعنی پتھر کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٧) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)).
[راجع: ٢٢٦٠]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوائے مشک کے اور برتنوں میں۔ اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٨) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَإِنَّ الظُّرُوْفَ أَوْظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٢٢٦٠]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٩) عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوْفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). [راجع: ٢٢٦٠]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے، اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانے والی چیز۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢١٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: لَمَّا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوْا: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ. [بخاری: ٥٥٩٣؛ ابوداود: ٣٧٠١، ٣٧٠٢؛ نسائی: ٥٦٦٦]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا: ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی۔ پھر آپ ﷺ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

باب: ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام

وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

ہے۔

(٥٢١١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [بخاری: ٢٤٢، ٥٥٨٥، ٥٥٨٦؛ ترمذی: ١٨٦٣؛ نسائی: ٣٣٨٦، ٥٦٠٧، ٥٦٠٨، ٥٦٠٩، ٥٦١٠]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کی شراب کو؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع: ٥٢١١]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ شَرَابٍ مُّسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٥٢١١]

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور سفیان اور صالح کی حدیثوں میں شہد کی شراب کے بارے میں پوچھنے کا ذکر نہیں ہے' اور معمر اور صالح کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٤٥٢٦]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتی ہے جس کو مزر کہتے ہیں' وہ جو سے بنتی ہے (انگریزی میں اس کو بیئر کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتی ہے جس کو بتع کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا: ((بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا)) وَاُرَاهُ قَالَ ((وَتَطَاوَعَا)) قَالَ: فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى رضي الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا: مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا: ''لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا۔'' جب انہوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابوموسیٰ لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتی ہے شہد سے جو پکائی جاتی ہے یہاں تک جم جاتی ہے اور ایک شراب ہوتی ہے مزر کی جو

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((مَآ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع:٤٥٢٦]

بنائی جاتی ہے جو سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شراب نماز سے غافل کر دے وہ حرام ہے۔''

(٥٢١٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((ادْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ: فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفْتِنَا فِيْ شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ: الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهٖ فَقَالَ: ((اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ)). [راجع:٤٥٢٦]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھوان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو فتویٰ دیجیے، دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے۔ یمن میں ایک تو بتع کی شہد سے بنتی ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسری مزر جو جوار یا جو ہوتی ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والی شراب سے جو باز رکھے نماز سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهٗ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ: قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ)). [نسائی: ٥٧٢٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں۔ اس نے پوچھا اس شراب کا جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتی ہے اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو نشہ کرے حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔'' (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا: طینۃ الخبال کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پسینہ ہے جہنمیوں کا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ)).

[ابوداود: ٣٦٧٩؛ ترمذی: ١٨٦١؛ نسائی: ٥٥٩٨، ٥٥٩٩، ٥٦٠٠، ٥٦٠١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ کرنے والی شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والی شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا پھر مر جائے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٠) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٥٢٢١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ لانے والی خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

فائدہ: یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی شراب حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کی ہو یا جو کی یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جائے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ إِيَّاهَا فِي الْآخِرَةِ

باب: جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ نہ کرے۔

(٥٢٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ)).

[بخاري: ٥٥٧٥؛ نسائي: ٥٦٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا)) قِيلَ لِمَالِكٍ: رَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٥٢٢٢]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ''جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو نہ پیے گا۔'' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(٥٢٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ)).

[ابن ماجه: ٣٣٧٣]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں خمر پیے وہ آخرت میں نہ پیے گا' مگر جب توبہ کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِيْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا .

باب: جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے۔

(٥٢٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَبِهٖ فَصُبَّ .

[ابوداود: ٣٧١٣؛ نسائي: ٥٧٥٣، ٥٧٥٤، ٥٧٥٥؛ ابن ماجه: ٣٣٩٩]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے۔ آپ ﷺ اس کو پیتے صبح کو۔ پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ ﷺ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

فائدہ۔ اگر اس میں تیزی نہ آتی اور نشہ والی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دے دیتے۔ ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ ﷺ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں کوئی تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

(٥٢٢٧) عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: ذَكَرُوا النَّبِيْذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضِلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ صَبَّهُ. [راجع: ٥٢٢٥]

یحییٰ بہرانی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں۔ شعبہ نے کہا: پیر کی رات کو پھر آپ ﷺ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْ يُهَرَاقُ. [راجع: ٥٢٢٥]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے۔ آپ ﷺ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک، پھر آپ ﷺ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)۔

(٥٢٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مُسْيِئُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضِلَ شَيْءٌ اَهْرَاقَهُ.

[راجع: ٥٢٢٥]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں۔ آپ ﷺ اس دن پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٠) عَنْ يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ: سَاَلَ

یحییٰ نخعی سے روایت ہے' کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا

قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا؟ فَقَالَ: أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ: فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ: فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى أَمْسٰى فَشَرِبَهُ وَسَقٰى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ. [راجع:٥٢٢٥]

شراب کی بیع اور تجارت کو۔ انہوں نے کہا: تم مسلمان ہو وہ بولے: ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہ اس کی بیع درست ہے، نہ خرید، نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان سے نبیذ کا پوچھا: انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں نکلے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تونبے میں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا گیا۔ وہ رات بھر یونہی رہا۔ پھر صبح کو آپ ﷺ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣١) عَنْ ثُمَامَةَ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ؟ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ: سَلْ هٰذِهِ إِنَّمَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ: كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ.

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے نبیذ کا پوچھا انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلایا اور کہا: اس سے پوچھ، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی، اس نے کہا: میں آپ ﷺ کے لیے مشک میں رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور پھر لٹکا دیتی' صبح کو آپ ﷺ اس میں سے پیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

[ابو داود: ٣٧١١؛ ترمذی: ١٨٧١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے، اس میں سوراخ تھا' صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو آپ ﷺ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ ﷺ پیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنْ

سہل بن سعد سے روایت ہے' ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا: تم جانتے ہو اس نے رات کو رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا۔ اس نے چند کھجوریں بھگو دیں تھیں ایک گھڑے میں، جب آپ ﷺ کھانا کھا چکے تو اس کا شربت آپ ﷺ کو پلایا۔

اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ .

[بخاری: ٦١٨٥، ٥١٧٦؛ ابن ماجه: ١٩١٢]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اوروں کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ کی زیادہ خاطر کرنے سے۔

(٥٢٣٤) عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ : اَتَى اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ : فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ . [بخاری: ٥١٨٣، ٥٥٩١]

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو اسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کی مثل اور یہ نہیں کہا کہ جب آپ کھا چکے تو اس کا شربت آپ ﷺ کو پلایا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ : فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ. [بخاری: ٥١٨٢]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اور اس میں پتھر کے پیالے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور وہ صرف آپ ﷺ کو پلایا گیا۔

(٥٢٣٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَآءَ هَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: ((قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ)) فَقَالُوْا لَهَا : اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ : لَا. فَقَالُوْا : هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ كِ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ : اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ۔ قَالَ سَهْلٌ: فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَسْقِنَا)) لِسَهْلٍ قَالَ: فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا لْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ : فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ۔قَالَ۔ ثُمَّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا۔ آپ ﷺ نے ابو اسید کو حکم دیا پیغام دینے کا۔ انہوں نے پیام دیا، وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری، رسول اللہ ﷺ نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے، آپ ﷺ نے اس سے بات کی، وہ بولی: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے۔“ (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں، وہ بولی: نہیں، میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو، وہ بولی: میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ ﷺ سے، (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے سہل! ہم کو پلا۔“ سہل نے کہا: میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا: سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگوں نے بھی اس

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: ((اسْقِنَا يَا سَهْلُ)). [بخاری:٥٦٣٧]

میں پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبدالعزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے دے دیا۔

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ ﷺ نے چھوا' پہنا' وہ سب متبرک ہے۔ سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرت ﷺ تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں سے ہے جو آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو اپنے بال دیئے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگا دی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ ﷺ کا پسینہ اکٹھا کیا تھا اور آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ ﷺ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور صحیح حدیثوں میں اس کے نظائر بہت ہیں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہیٰ

(٥٢٣٧) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ ﷺ کو شہد' نبیذ' پانی اور دودھ پلایا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ.

باب: دودھ پینے کا بیان۔

(٥٢٣٨) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ﷺ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

[بخاری:٢٤٣٩، ٣٦١٥، ٣٦٥٢، ٣٩٠٨، ٣٩١٧، ٥٦٠٧؛ وانظر فی مسلم: ٧٥٢١]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ ﷺ پیاسے تھے' میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پیا۔ یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ ﷺ کو کافی ہو گیا۔

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہو گا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپ ﷺ کے پینے سے ناراض نہ ہو گا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہو گا۔

(٥٢٣٩) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ ـ قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ. قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ﷺ فَأَخَذْتُ قَدَحًا

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی' اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو وہ بولا: آپ ﷺ میرے لیے دعا کیجیے، میں آپ ﷺ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ ﷺ نے دعا کی (اس کو نجات ملی) پھر آپ ﷺ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ ﷺ کے

فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ.

[راجع: ٥٢٣٨]

لیے دوہا وہ دودھ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پیا۔ یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ ﷺ کو کافی ہو گیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ علیہ السلام: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

[بخاري: ٤٧٠٩، ٥٦٠٣؛ نسائي: ٥٦٧٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ ﷺ کے پاس دو پیالے آئے۔ ایک میں شراب تھی اور ایک میں دودھ۔ آپ ﷺ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: شکر ہے اس اللہ کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

(٥٢٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ: بِاِيْلِيَاءَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي شُرْبِ النَّبِيْذِ وَتَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ.

باب: نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں۔

(٥٢٤٢) عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ: ((اَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا.)) قَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ: اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوْكَاَ لَيْلًا وَّبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا.

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا نہ تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی (چوڑائی میں) اس پر رکھ دیتا۔" (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا: آپ ﷺ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٢٤٣) عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهٖ قَالَ: وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ اَبِيْ حُمَيْدٍ: بِاللَّيْلِ.

ابوحمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، اسی کی مثل اور زکریا راوی نے ابوحمید رضی اللہ عنہ کے لفظ "بِاللَّيْلِ" ذکر نہیں کیا۔

(٥٢٤٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا؟ فَقَالَ: ((بَلٰى)) فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى فَجَاءَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو نبیذ پلاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا۔" وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ ایک

بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا)) قَالَ: فَشَرِبَ.

[بخاري: ٥٦٠٦؛ ابو داود: ٣٧٣٤]

لکڑی ہی آڑی رکھ لیتا۔'' پھر اس کو پیا آپ ﷺ نے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٥) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا)). [بخاري: ٥٦٠٥]

جابر ؓ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابوحمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْمِيْرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيْكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

باب: سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٥٢٤٦) عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَآءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى إِنَآئِهِ عُوْدًا اَوْيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((وَاَغْلِقُوا الْبَابَ)).

[ابن ماجه: ٣٤١٠]

جابر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا، پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوائے ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لے اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے۔'' (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٧) عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَاَكْفِئُوا الْإِنَآءَ اَوْ خَمِّرُوا الْإِنَآءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيْضَ الْعُوْدِ عَلَى الْإِنَاءِ.

[ابو داود: ٣٧٣٢؛ ترمذي: ١٨١٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں برتنوں پر آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَغْلِقُوا الْبَابَ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ)) وَقَالَ: ((تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ: ((وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى اَهْلِهٖ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُو اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ)). [بخاری: ٣٢٨٠، ٣٣٠٤، ٥٦٢٣؛ ابوداود: ٣٧٣١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کی تاریکی آ جائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کرلو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَحْوًا مِمَّا اَخْبَرَ عَطَآءٌ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يَقُوْلُ: ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [راجع: ٥٢٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَطَآءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ. [راجع: ٥٢٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ)). [راجع: ٢٦٠٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْسِقَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو۔ اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔''

فائدہ: اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعض کو وبا ہوتی ہے بعض کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں لیکن آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں: یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونا کے ڈھیر یا کوئلوں کو گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں۔ سڑی چیز کو دبائیں ڈامر گندھک کی دھونی دیں کافور سونگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں: ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا (ہیضہ) کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(٥٢٥٦) عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيْهِ وَبَاءٌ)) وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ اللَّيْثُ: فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْأَوَّلِ.

لیث بن سعد سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''سال میں ایک دن وبا اترتی ہے۔'' اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانونِ اول وہ مہینہ ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آ جاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے جو دلو میں آتا ہے)

(٥٢٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)). [بخاری: ٦٢٩٣؛ ابوداود: ٥٢٤٦؛ ترمذی: ١٨١٣؛ ابن ماجہ: ٣٧٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٨) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى أَهْلِهِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رات کو مدینہ مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔''

عَنكُمْ)). [بخاري: ٦٢٩٤؛ ابن ماجه: ٣٧٧٠]

○ ○ ○ ○

بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا.

باب: کھانے' پینے اور سونے کے آداب کا بیان۔

(٥٢٥٩) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا)).

[ابو داود: ٣٧٦٦]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ ﷺ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے۔ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر موجود تھے، ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ایک گنوار دوڑتا ہوا آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھام لیا، پھر فرمایا: ''شیطان اس کھانے پر قدرت رکھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جائے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔''

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے اور کھانے میں یاد آئے، تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہیں ہے۔ اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علما ہیں۔ سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان حقیقتاً کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٢٦٠) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ: كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

وَاَكَلَ. [راجع:٥٢٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥٢٦١) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْجَارِيَةِ عَلٰى مَجِيْءِ الْاَعْرَابِيِّ. [راجع: ٥٢٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ وَعِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَاعَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)). [ابو داود: ٣٧٦٥]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے: نہ تمہارے رہنے کا ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کا ٹھکانا تو مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: ((وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ)). [راجع: ٥٢٦٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ)). [ابن ماجه:٣٢٦٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ)). [ابو داود: ٣٧٧٦؛ ترمذی: ١٧٩٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(٥٢٦٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ.

زہری سے سفیان کی سند کے مطابق روایت ہے۔

[راجع: ٥٢٦٥]

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا.)) قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا: ((وَلَا يَأْخُذُبِهَا وَلَا يُعْطِيْ بِهَا)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي الطَّاهِرِ: ((لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے نہ کھائے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے۔'' اس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ''نہ لے اور نہ دے بائیں ہاتھ سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ: ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ: ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ .

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔'' وہ بولا: مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کرے تجھ سے نہ ہو سکے۔'' اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا۔ وہ اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

فائدہ۔ اس کا ہاتھ رہ گیا۔ یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعض نے کہا: یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

(٥٢٦٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ: ((يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)).

[بخاری: ٥٣٧٦، ٥٣٧٧، ٥٣٧٨؛ ابن ماجه: ٣٢٦٧]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)). [راجع: ٥٢٦٩]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے پاس کی طرف سے کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٧١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. [بخاری: ٥٦٢٥؛ ابوداود: ٣٧٢٠؛ ترمذی: ١٨٩٠]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے۔ (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جائے)۔

(٥٢٧٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کو

قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا. [راجع: ٥٢٧١]

الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُّقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. [راجع:٥٢٧١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا .

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔

(٥٢٧٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

(٥٢٧٥) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا فَالْاَ كْلُ ' فَقَالَ: ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ .

[ترمذی: ١٨٧٩؛ ابن ماجه: ٣٤٢٤]

انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قتادہ نے کہا: ہم نے کہا: اور کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ انس ؓ نے کہا: یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

فائدہ: ابن عباس ؓ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نووی ؒ)

(٥٢٧٦) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَوْلَ قَتَادَةَ. [ابوداود: ٣٧١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، منع کیا نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔

(٥٢٧٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ كُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِيْ)).

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا .

باب: زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں۔

(٥٢٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. [بخاری: ١٦٣٧ ، ٥٦١٧؛ ترمذی: ١٨٨٢؛ نسائی: ٢٩٦٤، ٢٩٦٥؛ ابن ماجه: ٣٤٢٢]

ابن عباس ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.
[راجع: ٥٢٨٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.
[راجع: ٥٢٨٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَالْبَيْتِ. [راجع: ٥٢٨٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: فَاَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ. [راجع: ٥٢٨٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلٰثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ.

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

(٥٢٨٥) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ. [راجع: ٦١٥]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

(٥٢٨٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلٰثًا. [بخاری: ٥٦٣١؛ ترمذی: ١٨٨٤؛ ابن ماجه: ٣٤١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لیتے برتن میں۔ (یعنی پینے میں برتن کے باہر تین گھونٹ میں پیتے۔)

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ.)) قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.
[ابوداود: ٣٧٢٧؛ ترمذی: ١٨٨٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے: ”ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ وَقَالَ: فِي الْاِنَاءِ. [راجع: ٥٢٨٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَآءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَلٰی يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئْ .

(٥٢٨٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ: ((الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ)).

[بخاری: ٥٦١٩؛ ابوداود: ٣٧٢٦؛ ترمذی: ١٨٩٣؛ ابن ماجه: ٣٤٢٥]

(٥٢٩٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِیْ يُحَثِّثْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرٍ فِی الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ شِمَالِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَعْطِ اَبَابَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ)).

(٥٢٩١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰی فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَّاءِ بِئْرِیْ هٰذِهٖ قَالَ: فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِیٌّ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ: فَلَمَّافَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَعْرَابِیَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ

باب: دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ ﷺ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا: داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے، پھر داہنی طرف سے۔ (اگر چہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ ﷺ نے وفات پائی اس وقت میں بیس برس کا تھا، اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ ﷺ کی خدمت کرنے کی۔ آپ ﷺ ہمارے گھر میں آئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو بکر کو دیجیے آپ نے اعرابی کو دیا' وہ آپ ﷺ کے داہنے طرف بیٹھا تھا اور فرمایا: ''داہنے سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنے سے۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے اور پانی مانگا۔ ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملایا اپنے کنوئیں سے اور رسول اللہ ﷺ کو دیا۔ آپ ﷺ نے پیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا، آپ ﷺ نے اعرابی کو دیا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو نہیں دیا اور فرمایا: ''داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنی طرف والے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو سنت ہے' سنت ہے۔

الْاَیْمَنُوْنَ)) قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَهِیَ سُنَّةٌ فَهِیَ سُنَّةٌ فَهِیَ سُنَّةٌ. [بخاری:٢٥٧١]

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَشْیَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: ((اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَآءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ: فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ یَدِهٖ.

[بخاری: ٢٤٥١، ٢٦٠٢ و ٢٦٠٥، ٥٦٢٠]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور داہنی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا: تو مجھ کو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی۔'' وہ بولا: نہیں قسم اللہ کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

فائدہ: بعض نے کہا: وہ لڑکے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے اور بڑوں میں خالد بن ولید تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضگی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہ مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جائے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اس کی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی رحمہ اللہ)

(٥٢٩٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَقُوْلَا: فَتَلَّهٗ وَلٰكِنْ فِیْ رِوَایَةِ یَعْقُوْبَ قَالَ: فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ. [بخاری:٢٣٦٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ.

باب کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے۔

(٥٢٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَهٗ حَتّٰی یَلْعَقَهَا اَوْ یُلْعِقَهَا)).

[بخاری: ٥٤٥٦؛ ابن ماجه: ٣٢٦٩]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔'' (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں)

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا یَمْسَحْ یَدَهٗ حَتّٰی یَلْعَقَهَا اَوْ یُلْعِقَهَا)).

[ابو داود: ٣٨٤٧]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ یَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ رِوَایَتِهٖ: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ. [ابوداود: ٣٨٤٨]

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٧) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. [راجع: ٥٢٩٦]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے اس کو چاٹتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٨) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا. [راجع: ٥٢٩٦]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٩) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٢٩٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: ((إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا: ”تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٣٠١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ)). [ابن ماجه: ٣٢٧٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٢) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا: ((وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا)) وَمَا بَعْدَهُ. [راجع: ٥٣٠١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”شیطان تم میں سے ایک ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اس میں لگ جائے پھر اس کو کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون

فَاِنَّهٗ لَایَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهٖ تَکُوْنُ الْبَرَکَةُ)).

سے کھانے میں برکت ہے۔"

[ابن ماجه: ٣٢٧٩]

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِکُمْ)) اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَوَّلَ الْحَدِیْثِ: ((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ)). [راجع: ٥٣٠٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ ذِکْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَکَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمَا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٣٠٣]

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ: ((اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ)) وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ: ((فَاِنَّکُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةُ)).

[ابوداود: ٣٨٤٥؛ ترمذی: ١٨٠٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے: "تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔" اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٠٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔"

(٥٣٠٨) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((وَلْیَسْلُتْ اَحَدُکُمُ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ: ((فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةُ اَوْیُبَارَكُ لَکُمْ)).

[راجع: ٥٣٠٦]

حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ "پونچھ لے تم میں سے کوئی ایک پیالہ کو۔" اور فرمایا: "کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ مَایَفْعَلُ الضَّیْفُ اِذَا تَبِعَهٗ غَیْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ.

باب: اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو کیا کرے؟

(٥٣٠٩) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب

قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ فِیْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ: وَيْحَكَ! اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ: فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) وَقَالَ: لَا بَلْ اٰذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ۲۰۸۱، ۲۴۵۶، ۵۴۳۴، ۵۴۶۱؛ ترمذی: ۱۰۹۹]

تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی، اس نے اپنے غلام سے کہا: ارے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر، کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کرنا اور آپ ﷺ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے، پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کو دعوت دی آپ ﷺ پانچویں تھے پانچ کے۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے تو فرمایا: (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جائے گا۔ اس نے کہا: نہیں، میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ!

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جائے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اس کو اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(۵۳۱۰) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ ؓ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ نَصْرُ ابْنُ عَلِیٍّ فِیْ رِوَايَتِهٖ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ: قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. [راجع: ۵۳۰۹]

ان اسناد کے ساتھ حضرت ابو مسعود ؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث جریر کی حدیث کی طرح نقل کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۱۱) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع: ۵۳۰۹]

حضرت ابو مسعود ؓ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اعمش ابو سفیان سے جابر کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۱۲) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَآءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ: ((وَهٰذِهٖ؟)) لِعَائِشَةَ. فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) فَعَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ شوربہ عمدہ بناتا تھا وہ فارس کا تھا، اس نے ایک بار شوربہ بنایا رسول اللہ ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ کو بلانے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ کی بھی دعوت ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو میں بھی نہیں آتا۔“ پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ کی

اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذِهِ؟)) قَالَ: لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذِهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَامَنْزِلَهُ.

[نسائی: ٣٤٣٦]

بھی دعوت ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں بھی نہیں آتا۔'' پھر سہ بار آپ ﷺ کو بلانے کے لیے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کی بھی دعوت ہے۔؟'' وہ بولا: (تیسری بار میں) ہاں۔ پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت ﷺ کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ ﷺ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہوں گی تو آپ ﷺ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔ اور بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوائے ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ اِلٰى دَارِ مَنْ يَّثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ.

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے۔

(٥٣١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْلَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: ((مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟)) قَالَا: الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا)) فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا! وَّاَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْنَ فُلَانٌ؟)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَآءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ. فَقَالَ: كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے، آپ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ پوچھا: ''تم کیوں نکلے اس وقت۔'' انہوں نے کہا: بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو'' پھر وہ آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ ﷺ ایک انصاری کے دروازے پر آئے، وہ اپنے گھر میں نہیں تھا، اس کی عورت نے آپ ﷺ کو دیکھا وہ کہنے لگی: آیئے آپ ﷺ اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے۔؟'' وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں، جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آیا جس میں گدر، سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہنے لگا: اس میں سے کھاؤ' پھر اس

فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُیُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ)).

نے چھری لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ والی بکری مت کاٹنا۔'' اس نے ایک بکری ذبح کی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا، جب سیر ہوئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن۔ تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گروی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو۔ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

(٥٣١٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ بَیْنَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَاعِدٌ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا اَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا؟)) قَالَا: اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُیُوْتِنَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ خَلَفِ ابْنِ خَلِیْفَةَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما یَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ لِیْ جِرَابًا فِیْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِیْرٍ وَّلَنَا بُهَیْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلٰی فَرَاغِیْ فَقَطَّعْتُهَا فِیْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ مَّعَهٗ قَالَ: فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَیْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِیْ نَفَرٍ مَّعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا: تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے، اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا۔ بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا عورت بولی: مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے، تو آپ ﷺ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائیے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا:

((يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ! اِنَّ جَابِرًا قَدْصَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْئَ)) فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ : بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ : قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ لِيْ فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنَتَنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَاِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُوَانِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا)) وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا ـ اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ ـ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ .

[بخاری: ۳۰۷۰، ۴۱۰۲]

”اے خندق والو! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا، جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے، آپ ﷺ آگے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی: تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا: میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا (پر رسول اللہ ﷺ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی۔) آخر اس نے وہ آٹا نکالا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی۔ بعد اس کے فرمایا: ”ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکائے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا۔ دوسرے آپ ﷺ کو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں اور اس کا قصہ آگے آتا ہے۔

(۵۳۱۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْسَلَكَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا (ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں) سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری پائی میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ وہ بولی: ہاں ہے پھر اس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی، اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور پھر ان کو میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ مجھ کو اوڑھا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس میں اس کو لے کر گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگ تھے، میں کھڑا رہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔“ میں نے کہا:

أَبُوْ طَلْحَةَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: ((أَلِطَعَامٍ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُوْمُوْا)) قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلُمِّيْ مَاعِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا أَوْثَمَانُوْنَ .

[بخاری: ٤٢٢، ٣٥٧٨، ٥٣٨١، ٦٦٨٨؛ ترمذی: ٣٦٣٠]

ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں۔آپ ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو۔'' اور آپ ﷺ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ان کو خبر کی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے۔ بعد اس کے آپ ﷺ تشریف لائے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تیرے پاس کیا ہے۔؟'' وہ وہی روٹیاں لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے۔ پھر فرمایا: ''اور دس کو بلاؤ'' انہوں نے بھی کھایا اور سیر ہو کر چلے۔ پھر فرمایا: ''اور دس کو بلاؤ'' یہاں تک کہ سب نے کھالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

فائدہ۔آپ ﷺ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے۔اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گھبرا گئے۔لیکن وہ پریشان نہ ہوئیں۔

(٥٣١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((قُوْمُوْا)) فَقَالَ أَبُوْطَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا۔اس وقت آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا، مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا: ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے۔آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''چلو۔'' ابوطلحہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ ﷺ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوا اور اس میں برکت ہونے کی۔ پھر

وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: ((اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِيْ عَشَرَةً)) وَّقَالَ: ((كُلُوْا)) وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِّنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجُوْا فَقَالَ: ((اَدْخِلْ عَشَرَةً)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا فَمَازَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ۔'' اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا۔ انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور دس کو بلا لے۔'' انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ ﷺ دس دس کو اندر بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپ ﷺ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣١٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ: ((دُوْنَكُمْ هٰذَا)).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا اور پھر ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے لو اس کو۔''

(٥٣١٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ ((كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا۔ ''دس آدمیوں کو آنے دو۔'' انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔'' انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (٨٠) آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا۔ تب بھی کھانا بچ گیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٢٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ طَعَامِ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيْهِ: فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ قَالَ: ((هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کو لے آ، اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ : ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰى اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسٌ [بْنُ مَالِكٍ] وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے۔ آپ ﷺ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں' پھر بیان کیا حدیث کو۔ اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اور انس رضی اللہ عنہ نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ: وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ: لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهٗ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ! قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَصَّبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ فَسَئَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا : مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّيْ فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَيْءٍ ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے کسی صحابی سے پوچھا: یہ پٹی آپ ﷺ نے کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ خاوند تھے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے باندھی ہے۔ یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا: تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی: ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

(٥٣٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِينِ.

باب: شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان۔

(٥٣٢٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَى الصَّحْفَةِ ـ قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ.

[بخاري: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩؛ ابوداود: ٣٧٨٦؛ ترمذي: ١٨٥٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی' کچھ کھانا پکایا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا اس کھانے پر۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈھ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کسب حلال ہے' شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی' یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اسکے حاصل کرنے پر۔ دسترخوان پر کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفوں سے۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی تھوک مبارک کو اپنے مونہوں پر ملتے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٥٣٢٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ فَقَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَمَازِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا' وہاں شوربا آیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ ﷺ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

(٥٣٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ: قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی۔ اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

فائدہ۔ کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق کے لیے بڑا مفید ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ.

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے۔

(٥٣٢٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ قَالَ : فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِی النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى ـ قَالَ شُعْبَةُ : هُوَ ظَنِّیْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ: اِلْقَاءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ۔ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِیْ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ: فَقَالَ اَبِیْ: وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ)).

[ابو داود: ٣٧٢٩؛ ترمذی: ٣٥٧٦]

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ ایک کھانا ہے (جو کھجور، پنیر اور گھی سے مل کر بنتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا: مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا۔ (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کی دعا کیجیے ہمارے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔''

(٥٣٢٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّ فِیْ اِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ.

[راجع: ٥٣٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ.

باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا۔

(٥٣٣٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ .

[ابو داود: ٣٨٣٥؛ ترمذی: ١٨٤٤؛ ابن ماجہ: ٣٣٢٥]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

فائدہ۔ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جائے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاٰكِلِ وَصِفَةِ قُعُوْدِهٖ.

باب: کیونکر بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

(٥٣٣١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا . [ابوداود: ۳۷۷۱]

آپ ﷺ اقعاء کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اقعاء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کردے۔

(۵۳۳۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا. وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: اَكْلًا حَثِيْثًا. [راجع:۵۳۳۱]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے۔ (کیونکہ آپ ﷺ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

بَابُ نَهْيِ الْاٰكِلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِيْ لُقْمَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اَصْحَابِهٖ .

باب: اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو لقمے کھانے کی ممانعت کے بیان میں۔

(۵۳۳۳) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ﷺ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ ـ قَالَ ـ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ فَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ ﷺ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ: لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ : لَا اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ يَعْنِي الْاِسْتِئْذَانَ .

[بخاري: ۲۴۵۵، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۵۴۴۶؛ ابوداود: ۳۸۳۴؛ ترمذي: ۱۸۱۴؛ ابن ماجه: ۳۳۳۱]

جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ ہم کو کھجوریں کھلاتے، ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا: دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے۔ شعبہ نے کہا: یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

فائدہ۔ دو لقمے یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے۔ اس لیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھ جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ مختصراً)

(۵۳۳۴) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهٗ: وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ. [راجع:۵۳۳۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٣٥) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهُ. [راجع: ٥٣٣٣]

جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي إِدْخَالِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ .

باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔

(٥٣٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ)).

[ابوداود: ٣٨٣٠؛ ترمذی: ١٨١٥؛ ابن ماجه: ٣٣٢٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ اَوْ جَاعَ اَهْلُهُ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں۔'' دو بار یہی فرمایا یا تین بار۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ .

باب: مدینہ میں کھجور کی فضیلت۔

(٥٣٣٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٣٩) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)).

[بخاری: ٥٤٤٥، ٥٧٦٨، ٥٧٦٩، ٥٧٧٩؛ ابوداود: ٣٨٧٦]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٠) عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُوْلَانِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٥٣٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔"

بَابُ فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا .

باب: کھمبی کی فضیلت اور اس کے ساتھ آنکھ کا علاج۔

(٥٣٤٢) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)).

[بخاري: ٤٤٧٨، ٤٦٣٩، ٥٧٠٨؛ ترمذي: ٢٠٦٧؛ ابن ماجه: ٣٤٥٤]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "کھمبی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِيْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ.

[راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کھمبی اس من میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مُوْسٰى عليه السلام وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِى إِسْرَآئِيلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٤٨) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ.

باب: راک کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

(٥٣٤٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِى الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ: ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا؟)) أَوْنَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ.

[بخاری: ٥٤٥٣، ٣٤٠٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مرالظہر ان میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں راک کے پھل کو اور راک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سیاہ دیکھ کر چنو'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں۔ (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔''

فائدہ: کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے۔ بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأَدُّمِ بِهِ.

باب: سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنے کے بیان میں۔

(٥٣٥٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ)).

[ترمذی: ١٨٤٠؛ ابن ماجه: ٣٣١٦]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا سالن ہے سرکہ۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٥١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((نِعْمَ الْأُدُمُ)) وَلَمْ يَشُكَّ.

[راجع: ٥٣٥٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ: ((نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے سالن مانگا۔ کہنے لگے: ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے سرکہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے: ''سرکہ اچھا سالن ہے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔''

(٥٣٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ: ((مَا مِنْ اُدُمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ: ((فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ.)) قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ: فَمَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ طَلْحَةُ: مَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ.

[ابو داود: ٣٨٢١؛ نسائی: ٣٨٠٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر، پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ ﷺ کے پاس لائے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سالن نہیں ہے؟'' لوگوں نے کہا: کچھ نہیں سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سرکہ تو اچھا سالن ہے۔'' جابر نے کہا: اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی۔ جب سے میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: مَابَعْدَهٗ. [راجع:٥٣٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارٍ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ غَدَآءٍ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى بَتِّيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ مِنْ اُدُمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ: ((هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے، پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی نے پردہ کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کچھ کھانا ہے۔'' لوگوں نے کہا: ہاں پھر تین روٹیاں آپ ﷺ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی لی، اس کو اپنے سامنے رکھا، پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کیے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا: ''کچھ سالن ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الثَّوْمِ.

باب: لہسن کھانا درست ہے۔

(٥٣٥٦) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ)) قَالَ فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ.

کھانا آتا۔ آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ ﷺ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔“ میں نے کہا: جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

(۵۳۵۷) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مروی ہے۔

(۵۳۵۸) عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ أَبُوْ أَيُّوْبَ لَيْلَةً فَقَالَ: نَمْشِيْ فَوْقَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِيْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((السُّفْلُ أَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا أَعْلُوْ سَقِيْفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلْوِ وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَإِذَا جِيْءَ بِهِ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ أَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ إِلَيْهِ سَأَلَ عَنْ مَوْضِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لَمْ يَأْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُهُ)) قَالَ: فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ أَوْمَا كَرِهْتَ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ.

ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اترے تو آپ ﷺ نیچے کے مکان میں رہے اور ابو ایوب ؓ اوپر کے درجہ میں تھے ایک بار ابو ایوب ؓ رات کو جاگے اور کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے ابو ایوب ؓ نے کہا: آپ ﷺ سے اوپر جانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیچے کا مکان آرام کا ہے۔“ (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضور ﷺ نیچے کے مکان میں رہتے ہیں)۔ ابو ایوب ؓ نے کہا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابو ایوب ؓ نیچے کے درجے میں آ رہے۔ ابو ایوب حضور ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپ ﷺ کے پاس آتا (اور آپ ﷺ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب ؓ (آدمی سے) پوچھتے آپ ﷺ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے (برکت کے لیے) ایک بار ابو ایوب ؓ نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب ؓ نے پوچھا: آپ ﷺ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں۔ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابو ایوب ؓ گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔“ ابو ایوب ؓ نے کہا: جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابو ایوب ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی۔ اس واسطے آپ ﷺ نہ کھاتے)

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ .

باب: مہمان کی خاطرداری کرنی چاہیے۔

(٥٣٥٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَآئِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَآءٌ. فَقَالَ: ((مَنْ يُّضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَانْطَلَقَ بِهٖ إِلَى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ قَالَ: فَقَعَدُوْا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قَدْعَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ)).

[بخاری: ٣٧٩٨، ٤٨٨٩؛ ترمذی: ٣٣٠٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی) آپ ﷺ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا۔ وہ بولی: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا، یہاں تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا' ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے پانی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون اس کی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے۔'' تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا: میں کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا: تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی: کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا: بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔''

فائدہ: ''آپ کو سوخت غیر کو لذت'' عربی میں اس کو ایثار کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے۔ قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت اتری ہے ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [٥٩/ الحشر: ٩] اور بچوں پر ایثار اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ ان کو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

(٥٣٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ إِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِهٖ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِيْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾. [٥٩/ الحشر: ٩]

[راجع: ٥٣٥٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ سوائے اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے، اس نے اپنی عورت سے کہا: بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ ''یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔''

(٥٣٦١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيْفَهٗ فَلَمْ يَكُنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس مہمان آیا، آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ تھا، اس کی مہمانی کو۔ آپ ﷺ

عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ : ((أَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّذَكَرَ فِيْهِ نُزُوْلَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيْعٌ.

[راجع: ٥٣٥٩]

نے فرمایا: ''کوئی اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرے۔'' ایک انصاری بولا: جس کو ابوطلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر۔ اخیر حدیث تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٦٢) عَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ قَالَ : اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلٰى اَهْلِهِ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنَّا نَصِيْبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيْبَهُ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ: ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاَتَانِيَ الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيْبِيْ فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَاْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُوْنَهُ وَيُصِيْبُ عِنْدَهُمْ مَابِهِ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِيْ وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيْلٌ قَالَ : قَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَجِيْءُ فَلَايَجِدُهُ فَيَدْعُوْ عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِيْ وَاِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَاْسِيْ خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَايَجِيْئُنِي النَّوْمُ وَاَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ

مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ ہم کو اپنے گھر لے گئے، وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے۔'' پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ اٹھا رکھتے، آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے، ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا، میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ شیطان نے یہ کہا کہ حضرت محمد ﷺ تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ ﷺ کو اس گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا۔ اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا: خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا، تو نے حضور ﷺ کا حصہ پی لیا۔ اب وہ آئیں گے اور دودھ نہ پائیں گے پھر تجھ پر بددعا کریں گے' تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی میں ایک چادر اوڑھے تھا۔ جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے، انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر رسول اللہ ﷺ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے

قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي)) قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ!)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هٰذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ.

[ترمذی:۲۷۱۹]

اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ ﷺ بددعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلائے اور پلا اس کو جو مجھے پلائے۔'' یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا تھا پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہ کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین آ گیا (اتنا زیادہ دودھ نکلا) اور اس کو میں لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ دودھ پیجیے آپ ﷺ نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اور پیجیے آپ ﷺ نے اور پیا۔ پھر مجھے دیا جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی۔ اس وقت میں ہنسا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا حال ایسا ہوا میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا۔ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی دودھ پیتے۔'' میں نے عرض کیا: قسم ہے اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی پروا نہیں جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپ ﷺ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

(۵۳۶۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . [راجع:۵۶۲]

سلیمان بن مغیرہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۳٦٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سوتیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس کھانا

النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ ـ اَوْ قَالَ ـ اَمْ هِبَةٌ)) قَالَ: لَابَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى قَالَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَلَهٗ قَالَ: وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ.

[بخاری: ۲۲۱۶، ۲۶۱۸]

ہے؟'' تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا۔ کسی کے پاس ایسا ہی' پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے۔'' اس نے کہا: نہیں بیچتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ایک بکری اس سے خریدی، اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ ﷺ نے حکم دیا اس کا کلیجہ بھوننے کا۔ راوی نے کہا: قسم اللہ کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ ﷺ نے کچھ اس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ ﷺ نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو میں نے لاد لیا اونٹ پر اور ایسا ہی کہا۔ (اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو کلیجے میں برکت دوسری بکری میں برکت)

○ ○ ○ ○

(۵۳۶۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ)) اَوْكَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثَةٍ قَالَ: فَهُوَ اَنَا وَاَبِيْ وَاُمِّيْ وَلَا اَدْرِيْ هَلْ قَالَ: وَامْرَاَتِيْ وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ: مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ وَقَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَدْ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا: ''جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے جائے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ ﷺ کے اہل وعیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمٰن نے کہا: ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں۔ راوی نے کہا: شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی' پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں آئے۔ ان کی بی بی نے کہا: تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا: مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور

عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ قَالَ : فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَأْتُ وَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ: كُلُوْا لَا هَنِيْئًا وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ : وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ: حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا ؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ: فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ: وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ: اِلَّا اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْكَمَا قَالَ.

[بخاری: ٦٠٢، ٣٥٨١، ٦١٤٠، ٦١٤١؛ ابوداود: ٣٢٧٠، ٣٢٧١]

انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمٰن نے کہا: میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے) چھپ گیا، انہوں نے مجھ کو پکارا۔ اے سست مجہول یا احمق! تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا: کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابوبکر نے کہا: قسم اللہ کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی۔ عبدالرحمٰن نے کہا: قسم اللہ کی ہم جو لقمہ کھاتے نیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی عورت سے کہا: اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان رضی اللہ عنہا تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے۔ وہ بولی: قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے افسر بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٣٦٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَّنَا وَقَالَ: وَكَانَ اَبِيْ رضی اللہ عنہ يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: فَانْطَلَقَ وَقَالَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ قَالَ: فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ: فَاَبَوْا فَقَالُوْا: حَتّٰى يَجِيْئَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمْ: اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِيْدٌ وَّاِنَّكُمْ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا، جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لائے، انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آئیں اور ہمارے ساتھ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچنے کا۔ انہوں نے نہ مانا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں

يُصِيبَنِيْ مِنْهُ اَذًى قَالَ: فَاَبَوْا فَلَمَّا جَآءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ : اَفَرَغْتُمْ مِّنْ اَضْيَافِكُمْ قَالَ: قَالُوْا : لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ: اَلَمْ اٰمُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ : وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ ! قَالَ : فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ : فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ : فَجِئْتُ قَالَ: فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَالِيْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يَّطْعَمُوْا حَتّٰى تَجِيْئَ قَالَ : فَقَالَ : مَا لَكُمْ اَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ﷺ: فَوَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَالُوْا: فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ : فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ! مَا لَكُمْ؟ اَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ : اَمَّا الْاُوْلٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوْا قِرَاكُمْ قَالَ: فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا قَالَ: فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ: فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَخْيَرُهُمْ)) وَلَمْ تَبْلُغْنِيْ كَفَّارَةٌ .

[راجع:٥٣٦٥]

نے کہا :نہیں۔ انہوں نے کہا: میں تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہہ گیا تھا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے۔انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میں سرک گیا۔ پھر کہا: اے نالائق !میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آ۔تب میں گیا اور میں نے کہا: قسم اللہ کی میرا قصور نہیں۔آپ رضی اللہ عنہ اپنے مہمانوں سے پوچھیے میں ان کے پاس کھانا لے کر گیا تھا انہوں نے کہا: ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ رضی اللہ عنہ نہ آئیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا ؟ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی میں تو آج رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔مہمانوں نے کہا قسم اللہ کی ہم نہ کھائیں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی۔آپ ﷺ نے فرمایا:''تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچھا ہے۔''عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضروری ہے)

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ .

باب:تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔

(٥٣٦٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ; قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ)).

[بخاري: ٥٣٩٢، ١٨٢٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٦٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)).

وَفِيْ رِوَايَةِ إِسْحَاقَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ . [ابن ماجه:٣٢٥٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔''

(٥٣٦٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٧٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ)). [ترمذی:١٨٢٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔''

(٥٣٧١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِيْ رَجُلَيْنِ فَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةِ وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِيْ ثَمَانِيَةً)). [راجع: ٥٣٧٠]

وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

بَابٌ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ .

باب: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

(٥٣٧٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ)). [ترمذی:١٨١٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: بعض نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے۔ اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں۔ ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی' تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے۔ بعض نے کہا: سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص' طمع' امید' فساد' حسد اور موٹا پا اور لالچ وغیرہ۔ انتہی مختصراً۔

(٥٣٧٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ . [ابن ماجه:٣٢٥٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(٥٣٧٤) عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو

مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ: لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

[بخاری:٥٣٩٣]

اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا: یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٥) عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ: ابْنَ عُمَرَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٧) عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)). [ابن ماجه:٣٢٥٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

[ترمذی:١٨١٩]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر آیا اور آپ ﷺ نے اس کی ضیافت کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہا گیا، اس نے اس کا دودھ پیا، پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا يَعِيْبُ الطَّعَامَ.

باب کھانے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیے۔

(٥٣٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عَابَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ.

عیب نہیں کیا آپ ﷺ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

[بخاري: ٣٥٦٣، ٥٤٠٩؛ ابوداود: ٣٧٦٣؛ ترمذي: ٢٠٣١؛ ابن ماجه: ٣٢٥٩]

○ ○ ○ ○

(٥٣٨١) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٣٤٨]

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٢) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع: ٥٣٨٠]

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا۔ آپ ﷺ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

[ابن ماجه: ٣٢٥٩]

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٥٣٨٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ.

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں۔

(٥٣٨٥) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ)).

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔“

(٥٣٨٦) عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: ((اَنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

[راجع: ٥٣٨٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے۔ شافعی رحمہ اللہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ (انتھٰی مختصرًا)

(٥٣٨٧) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ)). [راجع: ٥٣٨٥]

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کوئی پیے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔

وَالْفِضَّةِ.

(٥٣٨٨) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِالْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ.

[بخاری: ١٢٣٩، ٢٤٤٥، ٥١٧٥، ٥٦٣٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩، ٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤؛ ترمذی: ١٧٦٠، ٢٨٠٩؛ نسائی: ١٩٣٨، ٣٧٨٧، ٥٣٢٤؛ ابن ماجه: ٢١١٥، ٣٥٨٩]

معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے، میں براء بن عازب کے پاس گیا، میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے: حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا، اور منع کیا سات باتوں سے، حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا اور سلام کو عام کرنے کا۔ اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور زین پوش سے (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کپڑے ہیں)

○ ○ ○ ○

(٥٣٨٩) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ: وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِالْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيْثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ: وَإِنْشَادِ الضَّالِّ. [راجع:٥٣٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پورا کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈنے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٠) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ: إِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِيهَا فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ.

[راجع:٥٣٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩١) عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٢) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ فَاِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا : وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ : نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

[راجع: ٥٣٨٨]

اشعت بن ابی شعثاء سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے اور اس میں سلام عام کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٣) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ: وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ. [راجع: ٥٣٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ : اِنِّيْ اُخْبِرُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَمَرْتُهُ اَنْ لَّا يَسْقِيَنِيْ فِيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَشْرَبُوْا فِي اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَاِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

[بخاري: ٥٤٢٦، ٥٦٣٢، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧؛ ابوداود: ٣٧٢٣؛ ترمذي: ١٨٧٨؛ ابن ماجه: ٣٥٩٠، ٣٤١٤]

عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مدائن میں۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں لایا۔ انہوں نے پھینک دیا اور کہا: میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیباج اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن“

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُوْلُ : كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع: ٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٩٦) عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ: ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع: ٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٩٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اِسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ

فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ۔ [راجع: ٥٣٩٤]

(٥٣٩٨) عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا: اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى. [راجع:٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

(٥٣٩٩) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا. [راجع:٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

(٥٤٠٠) عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَلَاتَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٥٣٩٤]

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ ایک مجوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''مت پہنو حریراور دیباج کو مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لِلرِّجَالِ .

باب: مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٤٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا [لِلنَّاسِ] يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ)) ثُمَّ جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَمْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں اور جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔'' بعداس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے

اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)) فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَالَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ. [بخاری: ۸۸۶، ۲۶۱۲؛ ابوداود: ۱۰۷۶؛ نسائی: ۱۳۸۱]

ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جوڑا نرے ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہننا حرام نہیں۔ البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا' ہدیہ دینا درست ہے۔

(۵۴۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [نسائی: ۵۳۱۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عُطَارِدًا التَّمِيْمِيَّ يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوْكَ وَيُصِيْبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّیْ رَاَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيْمُ فِی السُّوْقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ وَاَظُنُّهُ قَالَ: وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِی الْاٰخِرَةِ.)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ اِلٰی عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ اِلٰی اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَاَعْطٰی عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ: ((شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ)) قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهٖ يَحْمِلُهَا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! بَعَثْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِیْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّیْ بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا)) وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِیْ حُلَّتِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرًا عَرَفَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عطارد کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا: میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔'' پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سربندھن بنا دے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر) اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے تو یہ جوڑا مجھے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے

اللّٰهِ ﷺ! مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّيْ بَعَثْتُ بِهَا [اِلَيْكَ] لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَآئِكَ)).

بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بنا دے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ)) قَالَ: فَلَبِثَ عُمَرُ ﷺ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ ﷺ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ)) اَوْقُلْتَ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ)) ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ)).

[ابوداود: ١٠٧٧، ٤٠٤١؛ نسائی: ١٥٥٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا، انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا: "یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے۔" پھر آپ ﷺ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٥) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥٤٠٤]

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

(٥٤٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ﷺ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ عُطَارِدٍ قَبَآءً مِّنْ دِيْبَاجٍ اَوْحَرِيْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: لَوِاشْتَرَيْتَهٗ فَقَالَ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ)) فَاُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عطارد کی اولاد میں سے قبا پہنے دیکھا دیباج کا یا حریر کا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' آپ ﷺ اس کو خرید لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا' یہ جوڑا آپ ﷺ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ ﷺ نے اس کے باب میں فرمایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: "میں

((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا)).

[بخاری: ۲۱۰۴]

نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھائے (بیچ کر)۔"

○ ○ ○ ○

(۵۴۰۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ [بْنَ الْخَطَّابِ] رضی اللہ عنہ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اٰلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا)).

[راجع: ۵۴۰۶]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ "میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۰۸) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِي الْاِسْتَبْرَقِ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَاغَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: رَاٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: فَقَالَ: ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا)).

[بخاری: ۶۰۸۱؛ نسائی: ۵۳۱۵]

یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا: مجھ سے سالم بن عبداللہ نے استبرق کے بارے میں پوچھا: میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیباج ہے اور سخت۔ سالم نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا اس شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ "میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔"

○ ○ ○ ○

(۵۴۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ: اَرْسَلَتْنِيْ اَسْمَاءُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهٖ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ: اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْاَبَدَ. وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ)) فَخِفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کا اور ماموں تھا عطاء کے لڑکے کا، اس نے کہا: مجھ کو اسماء نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو: ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں۔ دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈھڈھاتا) زین پوش کو۔ تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رجب کے مہینے کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دھر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" تو مجھ ڈر ہوا کہ

مِيْثَرَةُ الْأُرْجُوَانِ. فَهٰذِهٖ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِيَ أُرْجُوَانٌ. فَرَجَعْتُ اِلٰى اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ: هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَّهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا.

[ابوداود: ۴۰۵۴؛ ترمذی: ۲۸۱۷؛ ابن ماجه: ۲۸۱۹، ۳۵۹۴]

کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش' تو خود عبداللہ رضی اللہ عنہ کا زین پوش ارجوانی ہے۔ یہ سب میں نے جا کر اسماء سے کہا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے، پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی (منسوب ہے طرف کسریٰ کی یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے) اسماء نے کہا: یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات تک۔ جب وہ مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ ﷺ اس کو پہنا کرتے تھے اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنی ریشم کی چار انگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے۔) (نووی رحمہ اللہ)

(۵۴۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: اَلَا لَا تَلْبَسُوْا نِسَآءَ كُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ)).

[بخاری: ۵۸۳۴؛ نسائی: ۵۳۲۰]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہوا ے لوگو! مت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔ اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ انتھی مختصراً۔

(۵۴۱۱) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ! اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ بِمَا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ.

ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذربائیجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقد! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچا دے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو۔ (یعنی دو انگل حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)

[بخاري: ٥٨٢٨، ٥٨٢٩، ٥٨٣٠؛ ابوداود: ٤٠٤٢؛ نسائي: ٥٤٠٤؛ ابن ماجه: ٢٨٢٠، ٣٥٩٣]

(٥٤١٢) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤١٣) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ فَجَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هٰكَذَا)) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرَئَيْتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ. [راجع: ٥٤١١]

ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہے۔'' اور ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں جتنے گھنڈیاں ہوتی ہے طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا۔ (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی)

(٥٤١٤) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. [راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤١٥) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: جَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ ﷺ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَّا بَعْدُ! إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا إِصْبَعَيْنِ. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: فَمَا عَتَّمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ. [راجع: ٥٤١١]

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا امابعد رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر۔ تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ ﷺ کی نقش ہیں۔

(٥٤١٦) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ. [راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤١٧) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. [ترمذي: ١٧٢١]

سوید بن غفلہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا: منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر۔

(٥٤١٨) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٤١٧]

قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٥٤١٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ يَنْزِعَهُ فَاَرْسَلَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ [لَهُ] قَدْ اَوْشَكَ مَانَزَعْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيْلُ)) عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَجَآءَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَبْكِيْ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَالِيْ؟ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ تَبِيْعُهُ)) فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

[نسائی:٥٣١٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک روز دیباج کی قبا پہنی جو تحفہ میں آئی تھی آپ ﷺ کے پاس۔ پھر آپ ﷺ نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے یہ نکال ڈالی یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ کو منع کیا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! جس چیز کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا مجھ کو دی۔ میرا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی۔ میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٠) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ مِيَرَآءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ)).

[ابوداود: ٤٠٤٣؛ نسائی: ٥٣١٣]

حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا۔ آپ ﷺ نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنادے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٤٢١) عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ فَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَاَمَرَنِيْ. [راجع:٥٤٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٢) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ: بَيْنَ النِّسْوَةِ.

[راجع: ٥٤٢٠]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک روز دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا۔ آپ ﷺ نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر سربندھن بنادے تینوں فاطمہ کے۔'' (ایک فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی عالی شان صاحبزادی، دوسری فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ، تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ ان سب سے اللہ راضی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہاں کے حاکم اکیدر کہتے تھے وہ حضرت ﷺ سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہو کر۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مرا۔ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔

(٥٤٢٣) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ. [بخاری: ٢٦١٤، ٥٣٦٦، ٥٨٤٠]

امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو آپ ﷺ کو غصہ میں پایا پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ: بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ﷺ ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔"

(٥٤٢٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ)). [ابن ماجه: ٣٥٨٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا "

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٦) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ)).

[بخاری: ٣٧٥، ٥٨٠١؛ نسائی: ٧٦٩]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں۔ آپ ﷺ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو۔ پھر فرمایا: "یہ پرہیز گاروں کے لائق نہیں ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٤٢٧]

یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ بِهٖ حِكَّةٌ اَوْ نَحْوُهَا.

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔

(٥٤٢٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيْرِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں۔ اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہوگئی تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْوَجَعٍ كَانَ بِهِمَا. [بخاری: ۲۹۱۹؛ ابوداود:۴۰۵۶؛ نسائی:۵۳۲۵، ۵۳۲۶؛ ابن ماجہ:۳۵۹۲]

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۰) عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي السَّفَرِ. [راجع:۵۴۲۹]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْرُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

[بخاری: ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۵۸۳۹]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۲) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ۵۴۳۱]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہما شَكَوْا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِيْ غَزَاةٍ لَّهُمَا.

[بخاری: ۲۹۲۰؛ ترمذی: ۱۷۲۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اجازت دی حریری قمیض پہننے کی جہاد کے سفر میں۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے۔ مالک رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ.

باب: کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے۔

(۵۴۳۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)). [نسائی:۵۳۳۱]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔''

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۵) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. [راجع: ۵۴۳۴]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((أَ[أُ]مُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟)) قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا قَالَ: ((بَلْ أَحْرِقْهُمَا)). [نسائی: ٥٣٣٢]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا: ''تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے۔'' میں نے کہا میں ان کو دھوڈالتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جلا دے ان کو۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علما ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور بعض نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی رحمہ اللہ کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی رحمہ اللہ نے باسناد صحیح شافعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ (انتهیٰ مختصراً)۔

(٥٤٣٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ. [راجع:١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٨) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ﷺ يَقُوْلُ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ. [راجع: ١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ﷺ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ. [راجع:١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قراءت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الثِّيَابِ الْحِبَرَةِ.

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت۔

(٥٤٤٠) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَعْجَبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْحِبَرَةُ. [بخاری: ٥٨١٢؛ ابوداود: ٤٠٦٠]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا یمن کی چادر۔ (جو کاڑی دار خطط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٤٤١) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ. [بخاری: ٥٨١٣؛ ترمذی: ١٧٨٧؛ نسائی: ٥٣٣٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ وَالْيَسِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعْرِ وَمَا فِيْهِ اَعْلَامٌ.

باب: لباس میں تواضع اختیار کرنے اور سادہ اور موٹا کپڑا پہننے کے بیان میں۔

(٥٤٤٢) عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِیْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ : فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِیْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ.
[بخاری: ٣١٠٨، ٥٨١٨؛ ابوداود: ٤٠٣٦؛ ترمذی: ١٧٣٣؛ ابن ماجه: ٣٥٥١]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٣) عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ: فِیْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ : اِزَارًا غَلِيْظًا. [راجع: ٥٤٤٢]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہبند اور ایک کمبل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٤) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ : اِزَارًا غَلِيْظًا. [راجع:٥٤٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں موٹا تہ بند مذکور ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ. [ابوداود: ٤٠٣٢؛ ترمذی: ٢٨١٣؛ وانظر فی مسلم: ٦٢٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک کمبل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ. [ترمذی:٢٤٦٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ. [ترمذی:١٧٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آپ ﷺ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

(٥٤٤٨) عَنْ هِشَامٍ [بْنِ عُرْوَةَ] بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ : يَنَامُ عَلَيْهِ. [ابوداود: ٤١٤٦؛ ابن ماجه: ٤١٥١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب: قالین یا سوزینوں کے جواز کا بیان۔

(٥٤٤٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ: ((اتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا)) قُلْتُ : وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)). [بخاري: ٥١٦١؛ ابوداود: ٤١٤٥؛ نسائي: ٣٣٨٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تو نے قالین بنائے ہیں۔“ میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب قریب ہوں گی۔“ (جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جائیں گے۔) پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے)۔

(٥٤٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا؟)) قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)) قَالَ جَابِرٌ: وَعِنْدَ امْرَأَتِيْ نَمَطٌ فَأَنَا أَقُوْلُ: نَحِّيْهِ عَنِّيْ وَتَقُوْلُ: قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ)). [بخاري: ٢٦٣١؛ ترمذي: ٢٧٧٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے پاس قالین ہیں۔“ میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب ہو جائیں گے۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بی بی کے پاس ایک قالین ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اب قالین ہوں گی۔“ (تو جابر رضی اللہ عنہ اس کو دور کرتے تھے مکروہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

(٥٤٥١) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: فَأَدَعُهَا. [راجع: ٥٤٥٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ مَازَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ .

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے۔

(٥٤٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). [ابوداود: ٤١٤٢؛ نسائي: ٣٣٨٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بیوی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہو گا۔“

فائدہ: یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جلوس کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ وَبَيَانِ حَدِّمَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ وَمَا يُسْتَحَبُّ .

باب: غرور سے (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے کی حرمت کے بیان میں اور اس کا بیان کہ کہاں تک کپڑا لٹکانا مستحب ہے۔

(٥٤٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ إِلَىٰ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)). [بخاري: ٥٧٨٣، ٥٧٩١؛ ترمذي: ١٧٣١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے گا غرور سے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٤٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْهِ: ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاري: ٥٧٩١؛ ترمذي: ١٧٣١؛ نسائي: ٥٣٤٢؛ ابن ماجه: ٣٥٦٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاري: ٥٧٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٥٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاري: ٥٧٩١؛ نسائي: ٥٣٤٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثِيَابَهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ رَأَىٰ رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْمَخِيْلَةَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا: تو کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچانا تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اپنی ازار لٹکائے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

اس کی طرف نہ دیکھے گا۔"

(٥٤٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا: ((ثَوْبَهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما [قَالَ] وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ: يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبدالحارث کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکائے؟ انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن۔"

(٥٤٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! ارْفَعْ إِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى أَيْنَ؟ فَقَالَ: أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہ! اپنی ازار اونچی کر۔" میں نے اٹھا لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اونچی کر۔" میں نے اور اونچی کی پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا: کہاں تک اٹھائے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پنڈلی کے نصف تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٣) عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ: جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا)).

محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے۔ وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ۸۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اسبال یعنی لٹکانا ازار، قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے۔ لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیض اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ اِعْجَابِهٖ بِثِيَابِهٖ.

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔

(٥٤٦٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهٗ وَبُرْدَاهُ اِذْخُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دھنسایا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے۔'' (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)

(٥٤٦٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ هٰذَا. [بخاری: ٥٧٨٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص اکڑ رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ اِبَاحَتِهٖ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ.

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے۔

(٥٤٧٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. [بخاری: ٥٨٦٤]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

نسائی: ٥٢٨٨، ٥٢٨٩]

(٥٤٧١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ. [راجع:٥٤٧٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٧٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِىْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ وَقَالَ: ((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِىْ يَدِهٖ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَاذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں۔ آپ ﷺ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔'' جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا: تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا: قسم اللہ کی! میں اس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ! صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھالیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٤٧٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِىْ بَاطِنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ: ((اِنِّىْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِيَحْيٰى.

[بخاری: ٦٦٥١؛ نسائی: ٥٣٠٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگ آپ ﷺ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ ﷺ منبر پر بیٹھے آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا: ''میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف رکھتا۔'' پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا: ''قسم اللہ تعالیٰ کی اب میں اس کو کبھی نہ پہنوں گا۔'' یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

(٥٤٧٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِىْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهٗ فِىْ يَدِهِ الْيُمْنٰى.

[بخاری: ٥٨٦٥؛ نسائی: ٥٢٣٠، ٥٣٠٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٧٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[ترمذی:۱۷٤۱]

بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ .

باب: رسول اللہ ﷺ کا چاندی کی انگوٹھی پہننے کا بیان جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اور بعد میں خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان۔

(٥٤٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهُ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهُ . [بخاری:۵۸۷۳]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔



فائدہ: جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا۔ بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(٥٤٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيْهِ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ وَقَالَ: ((لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا)) وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ. [ابوداود: ٤٢١٩؛ نسائی: ٥٢٣١، ٥٣٠٣؛ ابن ماجہ: ٣٦٣٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا "محمد رسول اللہ" اور فرمایا: "کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کرائے۔" آپ ﷺ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے۔ وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی۔

(٥٤٧٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ: ((اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ)). [بخاری:۵۸۷۷]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا: "میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے۔"

(٥٤٧٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[نسائی: ٥٢٩٦؛ ابن ماجه: ٣٦٤٠]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ.

باب: نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانے کا بیان۔ جب عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔

(٥٤٨٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قَالَ: قَالُوْا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ: فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[بخاری: ٦٥، ٢٩٣٨، ٥٨٧٥، ٧١٦٢؛ نسائی: ٥٢١٦، ٥٢٩٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا۔ لوگوں نے کہا: روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا۔



○ ○ ○ ○

(٥٤٨١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ. قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ. [ترمذی: ٢٧١٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوائے عرب کے تمام اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا: عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی۔ گویا میں آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

(٥٤٨٢) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَّكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنَقَشَ فِيْهِ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا۔ لوگوں نے عرض کیا، یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آخر آپ ﷺ نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا (الله رسول محمد)۔

بَابٌ فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ.

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان۔

(٥٤٨٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ: فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

خَوَاتِمَهُمْ . [بخاري:٥٨٦٨؛ ابو داؤد: ٤٢٢١]

○ ○ ○ ○

(٥٤٨٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [بخاري:٥٨٦٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٨٥) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٥٤٨٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کا بیان اسکا نگینہ حبشی تھا۔

(٥٤٨٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا . [بخاري: ٥٨٦٨؛ ابو داود: ٤٢١٦؛ ترمذي:١٧٣٩، ٨٢؛ نسائي:٥٢١١، ٥٢١٢، ٥٢٩٢، ٥٢٩٤؛ ابن ماجه:٣٦٤١، ٣٦٤٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

(٥٤٨٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ. [راجع:٥٤٨٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی داہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ آپ ﷺ اندر کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٨٨) عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى. [راجع:٥٤٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصِرِ مِنَ الْيَدِ .

باب: بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان۔

(٥٤٨٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو بتلایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيْهَا .

باب: بڑی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔

(٥٤٩٠) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهِ اَوِالَّتِي تَلِيْهَا ـ لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِيْ اَيِّ الثِّنْتَيْنِ۔ وَنَهَانِيْ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ : فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيْهَا شِبْهُ كَذَا وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَآءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْاُرْجُوَانِ .

[ابوداود: ٤٢٢٥؛ ترمذی: ١٧٨٦؛ نسائی: ٥٣٩١، ٥٢٢٦، ٥٢٢٧، ٥٣٠١، ٥٣٠٢؛ ابن ماجه: ٣٦٤٨]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کون سی دو انگلیاں بتائیں (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطیٰ کو بتایا یا وسطیٰ اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے۔ انہوں نے کہا: قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے، اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاووں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لیے ارجوانی چادریں۔

(٥٤٩١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ. [راجع:٥٤٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٩٢) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: نَهٰى اَوْ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع:٥٤٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٩٣) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهِ اَوْ هٰذِهِ قَالَ: فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيْهَا. [راجع:٥٤٩٠]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف۔ (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا۔ البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَمَا فِيْ مَعْنَاهَا .

باب: جوتا پہننے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔

(٥٤٩٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ [يَقُوْلُ] فِيْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جوتے

((اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ)).

بہت پہنا کرو کیونکہ جوتے پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے۔(یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِي الْيُمْنٰى اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى اَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

باب: پہلے داہنا جوتا پہننے اور پہلے بایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

[بخاري: ٥٨٥٥، ٥٨٥٦؛ ابوداود: ٤١٣٦؛ ترمذي: ١٧٧٤]

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے“ (ورنہ پاؤں میں موچ آ جانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٧) عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقَالَ: اَلَا اِنَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوْا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّيْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا)). [نسائي: ٥٣٨٥]

ابورزین ؓ سے روایت ہے، ابوہریرہ ؓ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا: تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر تا کہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتا بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٤٩٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَآءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت۔

(٥٤٩٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْيَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جس کو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٠٠) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدَةٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ)). [ابوداود: ٤١٣٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے۔" (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ مَنْعِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى .

باب: چت لیٹنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان۔

(٥٥٠١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ.

[ابوداود: ٤٨٦٥؛ ترمذی: ٢٧٦٧؛ نسائی: ٥٣٥٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند میں اور مت کھا بائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پر چت لیٹ کر۔" (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پاجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت ﷺ سے یہ ثابت ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اَنَّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی تم

النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى)).

میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر۔"

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٤) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ ﷺ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى.

[بخاری: ٤٧٥، ٥٩٦٩، ٦٢٨٧؛ ابوداود: ٤٨٦٦؛ ترمذی: ٢٧٦٥]

عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے سنا' انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد میں، ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٥٠٤]

زہری سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ .

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

(٥٥٠٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ. قَالَ قُتَيْبَةُ : قَالَ حَمَّادٌ : يَعْنِي لِلرِّجَالِ. [ابوداود: ٤١٧٩؛ ترمذی: ٢٨١٥؛ نسائی: ٢٧٠٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے۔ یعنی مردوں کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٧) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. [ابوداود: ٤١٧٩؛ ترمذی: ٢٨١٥؛ نسائی: ٢٧٠٥، ٢٧٠٦، ٥٢٧١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَحُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ .

باب: بڑھاپے میں بالوں پر زرد رنگ یا سُرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٥٠٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَجَآءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْيَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهِ اِلٰى نِسَآئِهِ قَالَ : ((غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ)).

[ابوداود: ٤٢٠٤؛ نسائی: ٥٠٩١]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوقحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ ﷺ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ "بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: أُتِيَ بِأَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)).

[ابو داود: ٤٢٠٤؛ نسائی: ٥٠٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ مُخَالَفَةِ الْيَهُوْدِ فِي الصَّبْغِ.

باب: رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں۔

(٥٥١٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)). [بخاری: ٥٨٩٩؛ ابو داود: ٤٢٠٣؛ نسائی: ٥٠٨٧، ٥٢٥٦؛ ابن ماجه: ٣٦٢١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو۔''

فائدہ: اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات، لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ ہر ایک قوم کے لیے اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے۔ اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا دھندان کی وضع اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابو قحافہ ابو بکر رضی اللہ عنہما کے باپ تھے۔ ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے۔ اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں: خضاب کا ترک افضل ہے۔ اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے، اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان، حضرت حسن، حسین، عقبہ بن عامر، ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم۔ انتہٰی مختصرًا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ صُوْرَةِ الْحَيَوَانِ وَتَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ صُوْرَةٌ غَيْرُ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ وَاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُوْنَ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ اَوْ كَلْبٌ.

باب: جانور کی تصویر بنانا حرام ہے اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس کا بیان۔

(٥٥١١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا قَالَتْ: وَاعَدَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا

فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ: ((مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ)) ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرٍ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا؟)) فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَادَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے ایلچی وعدہ خلافی کرتے ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ۔“ انہوں نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی مجھ کو خبر نہیں' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔“ انہوں نے کہا: یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویر۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں، البتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں۔ اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جائے یا کپڑے میں پہنی جائے یا عمامہ پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جائے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آئیں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس مورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علما صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب ہے یہی قول ہے ثوری' مالک اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا۔ اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت ﷺ جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی مورت کی تخصیص نہیں ہے' اور بعض کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے' لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ان میں بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے۔ لیکن مالک نے گڑیوں کا بھی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکھا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ گڑیوں سے کھیلنے کی بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہوگئی۔ واللہ اعلم۔ انتھی۔

(٥٥١٢) عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٣) عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آج میں نے آپ ﷺ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا رات کو ملنے کا پھر نہیں ملے اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا

وَاللّٰهِ! مَا اَخْلَفَنِيْ)) قَالَ : فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ: ((قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ)) قَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ.

[ابو داود:٤١٥٧؛ نسائی:٤٢٩٤]

قسم اللہ کی۔'' میمونہ نے کہا: پھر سارا دن آپ ﷺ اسی طرح رہے۔ بعد اس کے آپ ﷺ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات کو آنے کا۔'' انہوں نے کہا: ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا تصویر۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

فائدہ۔ کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا: جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا یا کھیت کا۔ وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ انتہی مختصراً۔

(٥٥١٤) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ)). [بخاری: ٣٢٢٥، ٣٣٢٢، ٤٠٠٢، ٥٩٤٩؛ ترمذی: ٢٨٠٤؛ نسائی: ٤٢٩٣، ٥٣٦٢، ٥٣٦٣؛ ابن ماجہ: ٣٦٤٩]

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا تصویر ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥١٥) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ)). [راجع:٥٥١٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَذِكْرِهِ الْاَخْبَارَ فِي الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٥٥١٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٧) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ)).

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر تصویر ہو۔''

قَالَ: بُسْرٌ : ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ [بَعْدُ] فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُوْرَةٌ قَالَ: فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟ [بخاری:۳۲۲۶، ۵۹۵۸؛ ابوداود: ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵؛ نسائی: ۴۳۶۵]

بسر نے کہا: زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا، جس پر تصویر تھی۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے تصویر کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے تصویر کا) عبیداللہ نے کہا: تم نے ان سے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا: مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔

○ ○ ○ ○

(۵۵۱۸) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ)).

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔“

قَالَ بُسْرٌ : فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ ؟ قَالَ إِنَّهُ قَالَ : إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ : بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ. [راجع:۵۵۱۷]

بسر نے کہا: پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے۔ ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا: ہاں! یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا: مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا: میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا: زید رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا۔

(۵۵۱۹) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ)). [راجع: ۵۵۱۷]

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔“

(۵۵۲۰) قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيلُ)) فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: لَا وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ، رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ

زید نے کہا: میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں۔ ایک بار آپ ﷺ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ ﷺ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا اور کاٹ ڈالا اس کو۔ بعد اس کے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا۔“ حضرت

قَطَعَهُ وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ)) قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عیب نہیں کیا۔

فائدہ۔ اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا جمانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

(٥٥٢١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ :كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَوِّلِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ : وَكَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

[ترمذی: ٢٤٦٨؛ نسائی: ٥٣٦٨]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی۔ جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو نکال دے جب میں اندر آکر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آجاتی ہے۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی بیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٢) عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَزَادَ فِيْهِ -يُرِيْدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى- فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِهِ. [راجع:٥٥٢١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِيْ فَنَزَعْتُهُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا میں نے اسے توڑ ڈالا۔

(٥٥٢٤) عَنْ وَكِيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ:((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[بخاری: ٦١٠٩؛ نسائی: ٥٣٧٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهٖ. [راجع: ٥٥٢٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا: ((مِنْ)). [راجع: ٥٥٢٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها يَقُوْلُ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ.

[بخاری: ٥٩٥٤؛ نسائی: ٥٣٧١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ''عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیے بنائے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ اِلَيْهِ فَقَالَ ((اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ قَالَتْ: فَاَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.)) [نسائی: ٧٦٠، ٥٣٦٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا: ''اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

(٥٥٣٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٥٢٩]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سرکا دیا۔ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

(٥٥٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَعَهُ قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن عطاء تھا تم

رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ : لٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهٗ. يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ. [نسائی: ٥٣٧٠]

نے نہیں سنا ابو محمد سے' وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا: نہیں' لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٣٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَمَا ذَآ اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)).

[بخاری: ٢١٠٥، ٣٢٢٤، ٥١٨١، ٥٩٥٧، ٥٩٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے' میرا کیا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ گدا کیسا ہے؟'' میں نے کہا: اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو۔'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٣٤) عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَعْضُهُمْ اَتَمُّ حَدِيْثًا لَهٗ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي الْمَاجِشُوْنِ' قَالَتْ: فَاَخَذْتُهٗ فَجَعَلْتُهٗ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ.

[راجع: ٥٥٣٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: قَالَ ((اَلَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جلاد ان کو جن کو تم نے بنایا۔''

(٥٥٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ٧٥٥٨؛ نسائي: ٥٣٧٦]

(٥٥٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ: ((اِنَّ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانیوالوں کو ہوگا۔''

[بخاري: ٥٩٥٠؛ نسائي: ٥٣٧٩]

(٥٥٣٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ رِوَايَةِ يَحْيٰى وَاَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ)) وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ كَحَدِيْثِ وَكِيْعٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٥٣٧]

(٥٥٣٩) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: هٰذَا تَمَاثِيْلُ كِسْرٰى؟ فَقُلْتُ: لَا هٰذَا تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)). [راجع: ٥٥٣٧]

مسلم بن صبیح سے روایت ہے' میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ مسروق نے کہا: یہ کسریٰ (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا: نہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔''

(٥٥٤٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ: اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَقَالَ: اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ)) وَقَالَ: اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ. [بخاري: ٢٢٢٥]

سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے' ایک شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ۔ وہ آ گیا۔ پھر انہوں نے کہا: پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا: میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جائے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں۔'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تو نے ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

(٥٥٤١) عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فَجَعَلَ يُفْتِيْ وَلَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّيْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: اُدْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). [بخاري: ٢٢٢٥، ٥٩٦٣؛ نسائي: ٥٣٧٣]

نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا: میں مصور ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ، وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٢) عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٥٤١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٣) عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ فِيْ دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيْهَا تَصَاوِيْرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِيْ؟ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْلِيَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً)). [بخاري: ٥٩٥٣، ٧٥٥٩]

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٤) عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِيْنَةِ لِسَعِيْدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ: فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً)). [بخاري: ٥٥٠٩]

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا۔ وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا۔ اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔''

اَوْ تَصَاوِيْرُ)).

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت۔

(٥٥٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَ لَا جَرَسٌ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو۔'' (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)

(٥٥٤٧) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[ترمذی: ١٧٠٣]

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔''

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ.

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت۔

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔آپ ﷺ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں رکتی۔اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوائے تانت کے۔

(٥٥٤٩) عَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ : فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ: ((لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ : اُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں۔تو آپ ﷺ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

[بخاری: ٣٠٠٥؛ ابوداود: ٢٥٥٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِيْ وَجْهِهٖ وَوَسْمِهٖ فِيْهِ.

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔

(٥٥٥٠) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

فِي الْوَجْهِ. [ترمذی: ۲۷۱۰]

(۵۵۵۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ۵۵۵۰]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۵۵۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهٗ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔''

(۵۵۵۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: وَرَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ! لَا اَسِمُهٗ اِلَّا فِي اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ)) فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهٗ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو برا کہا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے۔'' (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہی نے پٹھوں پر داغ دیا۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْاٰدَمِيِّ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ وَنَدْبِهٖ فِي نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ.

باب: سوائے آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے۔

(۵۵۵۴) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لِي: يَا اَنَسُ! انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهٗ قَالَ: فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ جَوْنِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

[بخاری: ۵۴۷۰، ۵۸۲۴]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ام سلیم نے بچہ جنا تو مجھ سے کہا: اے انس! اس بچہ کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پائے جب تک تو اس کو صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جائے اور آپ ﷺ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں صبح کو آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ باغ میں تھے اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے تھے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ ﷺ کے پاس آئے تھے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیے کے جانوروں کو اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

(۵۵۵۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِينَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهٗ قَالَ: فَاِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا: اس بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ آپ ﷺ چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

أَنَّهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. [بخاری: ٥٥٤٢؛ ابوداود: ٢٥٦٣؛ ابن ماجه: ٣٥٦٥]

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يَقُوْلُ: دَخَلْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. [راجع:٥٥٥٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تھان میں۔ آپ ﷺ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٥٥٥٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمِيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. [بخاری: ١٥٠٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ ﷺ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: قزع کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا نہ منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے۔ اِلاَّ اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعض نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے، لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے۔ انتھٰی۔

(٥٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ. [بخاری: ٥٩٢٠؛ ابوداود: ٤١٩٣؛ نسائی: ٥٠٦٥، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦؛ ابن ماجه: ٣٦٣٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قزع سے۔ عبداللہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيْرَ فِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ. [راجع:٥٥٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦١) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ مِثْلَهُ وَأَلْحَقَا التَّفْسِيْرَ فِي الْحَدِيْثِ. [راجع:٥٥٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيْقِ حَقَّهُ.

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور حقوق کی ادائیگی کے بیان میں۔

(٥٥٦٣) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ)) قَالَ: وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

[بخاری: ٢٤٦٥، ٦٢٢٩؛ ابوداود: ٤٨١٥؛ وانظر فی مسلم: ٥٦٤٨، ٥٦٤٩]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرنے کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' لوگوں نے عرض کیا: راہ کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرف بدنظر نہ کرنا اور راہ میں ایذا نہ دینا کسی کو چلنے میں اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٤) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٥٦٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

باب: بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا' گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا' دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے۔

(٥٥٦٥) عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ لِیَ ابْنَةً عُرَیِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)).

[بخاری: ٥٩٣٦، ٥٩٤١؛ نسائی: ٥١٠٩، ٥٢٦٥؛ ابن ماجه: ١٩٨٨]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے ہیں۔ کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا: جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(٥٥٦٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيْعًا وَّشُعْبَةَ فِي حَدِيْثِهِمَا: فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا.

[راجع: ٥٥٦٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٧) عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهَا.

[بخاري: ٥٩٣٥]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے منع کیا اس کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوْا أَنْ يَّصِلُوْا فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

[بخاري: ٥٢٠٥، ٥٩٣٤؛ نسائي: ٥١١٢]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا أَفَأَصِلُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ)). [راجع: ٥٥٦٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا' کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت ہے جوڑ لگانے والوں پر۔''

(٥٥٧٠) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ: ((لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ)). [راجع: ٥٥٦٨]

اس حدیث میں جوڑ لگوانے والیوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [بخاري: ٥٩٣٧؛ ابوداود: ٤١٦٨؛ ترمذي: ٢٧٨٣؛ نسائي: ٥١١١، ٥٢٦٤؛ ابن ماجه: ١٩٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گدانے والی پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے

(٥٥٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : وَمَالِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ : لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ : أَمَا لَوْكَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا. [بخاري: ٤٨٨٦، ٤٨٨٧، ٥٩٣١، ٥٩٣٩، ٥٩٤٣، ٥٩٤٤، ٥٩٤٨؛ ابوداود: ٤١٦٩؛ ترمذي: ٢٧٨٢؛ نسائي: ٥١١٤، ٥٢٦٧؛ ابن ماجه: ١٩٨٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوبصورتی کے لیے (تا کہ کمسن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر، پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی وہ آئی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور بولی: مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں تو دو جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو رسول تم کو بتلا دے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے بعض بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جا دیکھ۔ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی: ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ : الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ. [راجع: ٥٥٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٥) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيْثَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ. [راجع:٥٥٧٣]

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٦) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [نسائی: ٥١١٥، ٥٢٦٨، ٥٢٧٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ؓ يَقُولُ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

(٥٥٧٨) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ؓ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ)).

[بخاری: ٣٤٦٨، ٥٩٣٢؛ ابوداود: ٤١٦٧؛ ترمذی: ٢٧٨١؛ نسائی: ٥٢٦٠]

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے' انہوں نے سنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے' جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے: ''بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔'' (اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: ((إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ)). [راجع:٥٥٧٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٨٠) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ.

[بخاری: ٣٤٨٨؛ نسائی: ٥١٠٧، ٥٢٦١، ٥٢٦٢، ٥٢٦٣]

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا: میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوائے یہود کے اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ زور ہے'' (یعنی مکاری اور دغابازی)

○ ○ ○ ○

(٥٥٨١) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّورِ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ:

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زُور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے کر اس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زور ہے۔ قتادہ نے کہا: مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال

اَلَا وَهٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِيْ: مَا تُكَثِّرُبِهِ النِّسَآءُ اَشْعَارَ هُنَّ مِنَ الْخِرَقِ.

[راجع: ۵۵۸۰]

بہت کر لیتی ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَآئِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ.

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں۔ آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں۔

(۵۵۸۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُّمِيلَاتٌ مَّآئِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)).

[انظر فی مسلم: ۷۱۹۴]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں ہیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک ہوتے ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی، خود بہکنے والی، ان کے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَ غَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ.

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کا ذکر کرنے کہنے کی ممانعت۔

(۵۵۸۳) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقُوْلُ: اِنَّ زَوْجِيْ اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).

[بخاری: ۵۲۱۹؛ ابوداود: ۴۹۹۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک عورت نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (سوت سے) کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا جو اس نے نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔''

(۵۵۸۴) عَنْ اَسْمَآءَ ﷺ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَّالِ زَوْجِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی: میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہو گا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس نے نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے

بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).

اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیادار فریبی ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٨٥) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ.

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔

(٥٥٨٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا بقیع میں اے ابوالقاسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابوالقاسم ہوگی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس مسئلے میں علما کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی رحمہ اللہ اور اہل ظاہر کا کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت اس کو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ انتهى مختصرا

(٥٥٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ)). [ابوداود: ٤٩٤٩؛ ترمذی: ٢٨٣٤؛ ابن ماجه: ٣٧٢٨]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہتر نام تمہارے لیے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔“

فائدہ۔ اسی طرح عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور برے برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین، عبدالنبی، عبدالحسن، عبدالعلی، پیراں دتہ وغیرہ۔

(٥٥٨٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا

وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهٖ حَامِلَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِيْ قَوْمِيْ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [بخاري: ٣١١٤، ٣١١٥، ٣٥٣٨، ٦١٨٧، ٦١٩٦]

پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ اس کی قوم نے کہا اس سے: ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لا یا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے'' (غنیمت کا مال یا زکوۃ اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)

(٥٥٨٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَسْتَأْمِرَهٗ [قَالَ] فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهٗ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ قَوْمِيْ اَبَوْا اَنْ يَّكْنُوْنِيْ بِهٖ حَتّٰى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع:٥٥٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا: ہم تیری کنیت رسول اللہ ﷺ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابومحمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ ﷺ سے اجازت نہ لے۔ وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالی کے رسول کے نام پر رکھا، میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں قاسم ہو کر بھیجا گیا ہوں میں تقسیم کرتا ہوں تم میں اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٩٠) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع:٥٥٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٩١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اَنَا اَبُوْالْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ: ((وَلَا تَكْتَنُوْا)). [بخاري: ٥٥٥٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٢) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ:

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

((اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).
[راجع: ٥٥٨٨]

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: ((اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا' اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا' وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کیا انصار نے' نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَزَادَ فِيْهِ حُصَيْنٌ وَّسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ رحمہ اللہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَقَالَ سُلَيْمَانُ: ((فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ)). [بخاري: ٦١٨٦، ٦١٨٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے۔''

(٥٥٩٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)) قَالَ عَمْرٌو: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ. [بخاري: ٣٥٣٩، ٦١٨٨؛ ابوداود: ٤٩٦٥؛ ابن ماجه: ٣٧٣٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٥٩٨) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِيْ فَقَالُوْا: اِنَّكُمْ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب میں نجران میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم میں) پڑھتے

تَقْرَؤُوْنَ ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ [۱۹/ مريم:۲۸] وَمُوْسٰى قَبْلَ عِيْسٰى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَآئِهِمْ وَالصّٰلِحِيْنَ قَبْلَهُمْ)). [ترمذی:۳۱۵۵]

ہو ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہوسکتی ہے) جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' میں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "(یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيْحَةِ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِهٖ.

باب: برے ناموں کے رکھنے کی کراہت کا بیان۔

(۵۵۹۹) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ.

[ابوداود: ۴۹۵۸، ۴۹۵۹؛ ترمذی: ۲۸۳۶؛ ابن ماجه: ۳۷۲۹]

سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے افلح' رباح' یسار اور نافع۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسی کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے' کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی تونگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

(۵۶۰۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)).

[راجع: ۵۵۹۹]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور یسار اور نہ افلح اور نہ نافع۔"

○ ○ ○ ○

(۵۶۰۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں، سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار' رباح اور نجیح (اس کے وہی معنی ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھو۔ اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے۔" سمرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

فَيَقُوْلُ: لَا)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ.

[راجع:٥٥٩٩]

یہی چار نام فرمائے۔ تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٢) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ.

[راجع:٥٥٩٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهٰى عَنْ أَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَنْ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ یعلیٰ' برکت' افلح' یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں۔ پھر آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْإِسْمِ الْقَبِيْحِ إِلٰى حَسَنٍ وَتَغْيِيْرِ اسْمِ بَرَّةَ إِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا.

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے اور برّہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٥٦٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: ((أَنْتِ جَمِيْلَةُ)) قَالَ ـ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي ـ: عَنْ.

[ابو داود: ٤٩٥٢؛ ترمذی: ٢٨٣٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا عاصیہ تھا اور فرمایا: ''تو جمیلہ ہے۔'' (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنی نیک اور خوبصورت)۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ. [ابن ماجه:٣٧٣٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عُمَرَ عَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ ﷺ برا جانتے یہ کہنا کہ وہ برہ کے پاس سے نکل گیا (گویا نیکی کا چھوڑ نا ہے)۔

كُرَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

[ابوداود: ۱۵۰۸]

○ ○ ○ ○

(۵۶۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهَؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' زینب کا نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا: اپنی آپ تعریف کرتی ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

[بخاری: ۶۱۹۲؛ ابن ماجه: ۳۷۱۷]

○ ○ ○ ○

(۵۶۰۸) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ. قَالَتْ: وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ ﷺ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ ﷺ نے زینب رکھ دیا۔

[ابوداود: ۴۹۵۳]

○ ○ ○ ○

(۵۶۰۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا: بِمَ نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: ((سَمُّوهَا زَيْنَبَ)). [راجع: ۵۶۰۸]

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے' میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت تعریف کرواپنی۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔'' لوگوں نے عرض کیا: پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زینب نام رکھو۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ أَوْ بِمَلِكِ الْمُلُوكِ.

باب: شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان۔

(۵۶۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)) زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: ((لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ [عَزَّ وَجَلَّ])) قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَقَالَ أَحْمَدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا: ملک الملوک کے

ابْنُ حَنْبَلٍ : سَأَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اَخْنَعَ ؟ فَقَالَ: اَوْضَعَ . [بخاري: ٦٢٠٥؛ ابوداود: ٤٩٦١؛ ترمذي: ٢٨٣٧]

فائدہ۔ ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے' باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان' قدوس' مہیمن' خالق الخلق وغیرہ۔ مترجم کہتا ہے: مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے درست نہیں' اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

(٥٦١١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوائے اللہ کے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيْكِ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ اِلٰى صَالِحٍ يُّحَنِّكُهٗ وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهٖ يَوْمَ وِلَادَتِهٖ وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَاِبْرَاهِيْمَ وَسَائِرِ اَسْمَاءِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور دوسری چیزوں کا بیان۔

(٥٦١٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ عَبَاءَةٍ يَّهْنَأُ بَعِيْرًا لَّهٗ فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟)) فَقُلْتُ : نَعَمْ فَنَاوَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِىْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِىِّ فَمَجَّهٗ فِىْ فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِىُّ يَتَلَمَّظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ. [ابوداود: ٤٩٥١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تیرے پاس کھجور ہے۔'' میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چند کھجوریں دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا۔ بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اس کو چوسنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کو محبت ہے کھجور سے اور اس کا نام عبداللہ کیا۔''

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالا جماع سنت ہے اور بہتر ہے کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنی چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبداللہ نام رکھنا۔ انتہٰی مختصراً

(٥٦١٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِيْ؟ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِيْ: اَبُوْطَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ [فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ] وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَمَعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوْا: نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ. [بخاری: ٥٤٧٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر گئے وہ لڑکا مر گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے، تو انہوں نے پوچھا: میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سلیم (ان کی بی بی انس رضی اللہ عنہ کی ماں) نے کہا: اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں) پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں۔ انہوں نے کھایا بعد اس کے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ بچہ کو دفن کر دو، پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے دعا کی ''یا اللہ برکت دے ان دونوں کو۔'' پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا: ''اس کے ساتھ کچھ ہے؟'' لوگوں نے کہا: کھجوریں ہیں، آپ ﷺ نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا، پھر اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ۔ اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، انہوں نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھائیں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے اور حضور ﷺ کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا۔ نووی رحمۃ اللہ نے کہا: اس عبداللہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علما اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گزرا ہے۔ پہلے میرا ایک لڑکا تھا، اشرف اس کا نام تھا جب میں باردوم ۱۲۹۴ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ پیچش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا، میں تفسیر معالم التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور اللہ سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں۔ اشرف، احسن، محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٥٦١٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ. [راجع: ٥٦١٣]

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ یزید کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٥٦١٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: وُلِدَ لِيْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول

غُلَامٌ فَاتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ . [بخاری:٥٤٦٧، ٦١٩٨]

اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اوراس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

(٥٦١٦) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا : خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ ﷺ حِيْنَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِيْنَ نُفِسَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِيْ فِيْهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ: ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَآءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ ﷺ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ. [بخاری:٣٩٠٩، ٥٤٦٩]

عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے، اسماء بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں (جو مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) وہاں عبداللہ کو جنم دیا۔ پھر اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تاکہ آپ ﷺ تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) آپ ﷺ نے عبداللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپ ﷺ نے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا۔ اسماء نے کہا: پھر آپ ﷺ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبداللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کے لیے۔ آپ ﷺ نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کمسن تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٦١٧) عَنْ اَسْمَاءَ ﷺ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ.

[راجع:٥٦١٦]

اسماء بنت ابی بکر ﷞ سے روایت ہے' میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر ﷛ تھے۔ جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا' پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی' تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا، پھر دعا کی ان کے لیے خیر و برکت کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

(٥٦١٨) عَنْ أَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

[راجع: ٥٦١٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

[راجع: ٦٦٢]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے آپ ﷺ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

(٥٦٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جِئْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

(٥٦٢١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْلَبُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ الصَّبِيُّ؟)) فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! قَالَ: ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ: فُلَانٌ قَالَ: ((لَا وَلَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

[بخاري: ٦١٩١]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید رضی اللہ عنہ (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ ﷺ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے حکم دیا' وہ بچہ آپ ﷺ کے ران پر سے اٹھا لیا گیا۔ تب آپ ﷺ کو خیال آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس کو اٹھا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا نام کیا ہے۔'' ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں اس کا نام منذر ہے۔'' پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهُ وَكُنْيَةِ الصَّغِيرِ.

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کمسن کو کنیت رکھنا درست ہے۔

(٥٦٢٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے' میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کمسن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں

فَطِيْمًا قَالَ : فَكَانَ اِذَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ قَالَ : ((اَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ. [راجع: ١٥٠٠؛ وانظر: ٦٠١٧]

سمجھتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے: ''اے ابا عمیر! نغیر کہاں ہے؟'' (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا۔

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ ابْنِهٖ يَا بُنَيَّ وَ اسْتِحْبَابِهٖ لِلْمُلَاطَفَةِ .

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا

(٥٦٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا بُنَيَّ)). [ابو داود: ٤٩٦٤]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے چھوٹے بیٹے میرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٤) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَأَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِیْ: ((اَیْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ اِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّكَ)) قَالَ : قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)). [بخاری: ٧١٢٢؛ ابن ماجه: ٤٠٧٣؛ وانظر فی مسلم: ٧٣٧٨، ٧٣٧٩]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹا تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے رنج نہ دے گا۔'' میں نے عرض کیا۔ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔''

فائدہ: یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز تباہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جائے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے۔

(٥٦٢٥) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِیِّ ﷺ لِلْمُغِيْرَةِ: ((اَیْ بُنَیَّ!)) اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ. [راجع: ٥٦٢٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ ﷺ نے بیٹا کہا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ .

باب: اذن چاہنے کے بیان میں۔

(٥٦٢٦) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِیْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْمَذْ عُوْرًا قُلْنَا مَاشَانُكَ؟ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں۔ اتنے میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلوا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے

اٰتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَامَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضي الله عنه: لَا يَقُوْمُ مَعَهُ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: قُلْتُ: اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ: فَاذْهَبْ بِهِ.

جواب نہ دیا۔ میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا: تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ میں نے کہا: میں آپ کے پاس گیا تھا اور دروازے پر تین بار سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے، پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کا) تو لوٹ جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لاؤ۔ نہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ شخص جائے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

[بخاري: ٦٢٤٥؛ ابوداود: ٥١٨٠]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے **السلام علیکم ادخل یا یدخل فلاں**۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جائے یا پھر اجازت مانگے۔ (انتہٰی مختصراً)

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں سے کمسن شخص کو بھی معلوم ہے، اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو تین شخصوں کی روایت یہی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (انتہٰی مختصراً)

(٥٦٢٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ. [راجع:٥٦٢٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا: میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه فَاَتٰى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّٰى وَقَفَ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ اُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔'' ابی رضی اللہ عنہ کہا: تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا: میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہ ملی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا:

الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِیْ فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّیْ جِئْتُ أَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ : قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! لَأُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا.

کل میں آپ کے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔

فَقَالَ أُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ! لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا أَبَا سَعِيْدٍ! فَقُمْتُ حَتّٰى أَتَيْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا. [راجع:٥٦٢٦]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کمسن ہو۔ اٹھ اے ابوسعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٩) عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى رضی اللہ عنہ أَتٰى بَابَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ: إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَإِلَّا فَلَأَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَأَتَانَا فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)). قَالَ: فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ: فَقُلْتُ أَتَاكُمْ أَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ أُفْزِعَ وَتَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ فَأَنَا شَرِيْكُكَ فِیْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَأَتَاهُ فَقَالَ: هٰذَا أَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک بار ہوئی، پھر انہوں نے اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دو بار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ لوٹے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور واپس لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تجھ کو ایسی سزا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اجازت مانگنا تین بار ہے۔'' لوگ ہنسنے لگے، میں نے کہا: تمہارے پاس مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ گواہ موجود ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٣٠) عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِیْ مَسْلَمَةَ.

[ترمذی:٢٦٩٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٣١) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى ؓ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ؓ ثَلَاثًا فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ ؓ : اَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ : اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ : لَتُقِيْمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْلَا فَعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ؓ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ : خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.

[بخاری: ٢٠٦٢، ٧٣٥٣]

عبید بن عمیر ؓ سے روایت ہے' ابوموسیٰ ؓ نے حضرت عمر ؓ سے تین بار اجازت مانگی۔ انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمر ؓ نے (اپنے لوگوں سے) کہا: ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو پھر وہ بلائے گئے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہ ﷺ کا) حضرت عمر ؓ نے کہا: تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں ایسا کروں گا۔ (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا: تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کمسن ہے۔ پھر ابوسعید ؓ اٹھے اور انہوں نے کہا: ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بازاروں میں معاملہ کرنا (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمر ؓ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٣٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ. [راجع: ٥٦٣١]

ابن جریج اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید وفروخت کرنے سے اس حدیث سے میں غافل رہا۔

(٥٦٣٣) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ: جَآءَ اَبُوْمُوْسٰى ؓ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهٗ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ : رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَآءَ فَقَالَ : يَا اَبَا مُوْسٰى مَارَدَّكَ؟ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ: لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ ؓ :

ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر ؓ کے پاس تو کہا: السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے، انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی۔ پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابوموسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے۔ (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تا کہ حضرت عمر ؓ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے۔ تب حضرت عمر ؓ نے کہا: تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو ایسا میں کروں گا اور ضرور کروں گا (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: اگر ابوموسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب

اِنْ وَجَدْتُمُوْهُ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَآءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدَهُ قَالَ: يَآ اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ؟ اَقَدْ وَجَدْتَ؟ قَالَ نَعَمْ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَدْلٌ قَالَ: يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ.

[ابوداود: ٥١٨١]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابوموسیٰ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا۔ انہوں نے کہا: ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابوموسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعب نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے 'اے خطاب کے بیٹے! تم عذاب مت ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا اس کی زیادہ تحقیق کرنا (اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جھوٹے ہیں)

(٥٦٣٤) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: فَقَالَ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ. [راجع: ٥٦٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَاْذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا.

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لے۔ میں ہوں کہنا مکروہ ہے۔

(٥٦٣٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ: اَنَا قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَنَا اَنَا)). [بخاري: ٦٢٥٠؛ ابوداود: ٥١٨٧؛ ترمذي: ٢٧١١؛ ابن ماجه: ٣٧٠٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے 'میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے پکارا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہ کہتے ہوئے: ''میں تو میں بھی ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا اَنَا)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تو میں بھی ہوں۔''

[راجع: ٥٦٣٥]

(٥٦٣٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ. [راجع:٥٦٣٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے یا تو اپنا نام بتائے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ فِيْ بَيْتِ غَيْرِهٖ.

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے۔

(٥٦٣٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ نِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). [بخاری: ٥٩٢٤، ٦٢٤١، ٦٩٠١؛ ترمذی: ٢٧٠٩؛ نسائی: ٤٨٧٤]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ ﷺ اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے، جب آپ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اذن اس لیے بنایا گیا ہے تا کہ آنکھ بچے۔'' (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٦٣٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهٖ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). [راجع:٥٦٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ. [راجع:٥٦٣٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٤١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے مکان میں سوراخ سے۔ آپ ﷺ ایک تیر یا کوئی تیر لے کر اٹھے میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کونچا لگا دوں۔

[بخاری: ٦٢٤٢، ٦٩٠٠؛ ابو داود: ٥١٧١]

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے تو ان کو حلال ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔''

فائدہ۔ یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو ماریں اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(٥٦٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔''

[بخاری: ٦٩٠٢؛ نسائی: ٤٨٧٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ .

باب: جو نظر دفعتاً پڑ جائے۔

(٥٦٤٤) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي .

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ ﷺ نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔

[ابو داود: ٢١٤٨؛ ترمذی: ٢٧٧٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جائے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانی چاہیے۔ البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا' علاج یا پیغام دینے کی صورت میں یا خریدتے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتھی۔

(٥٦٤٥) عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یونس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[راجع: ٥٦٤٤]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ .

باب سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں۔

(٥٦٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔“

[بخاری: ٦٢٣٢، ٦٢٣٣؛ ابو داود: ٥١٩٩]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمة الله و بركاتهٗ، پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمة الله پھر السلام علیکم فقط اور سلامٌ علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاتهٗ کہنا بہتر ہے اور بحذف واؤ علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام معنوں میں سلامتی کے ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انتهٰی مختصراً

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ رَدُّ السَّلَامِ .

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

(٥٦٤٧) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ : كُنَّا قُعُوْدًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ؟)) فَقُلْنَا: إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ:

عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب۔“ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کسی برے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا

((اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ)).

حق ادا کرو وہ کیا ہے؟ آنکھ نیچے رکھنا (اور اجنبی عورتوں کی طرف نظر بد نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔'' (جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٤٨) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِیَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ.)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ)) قَالُوْا: وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

[راجع: ٥٥٦٣]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بچو راہوں میں بیٹھنے سے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے عرض کیا' راہ کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٩) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٥٦٤٨]

زید بن اسلم سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ.

باب: مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا۔

(٥٦٥٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)). قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: كَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَاَسْنَدَهٗ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ.

[بخاری: ١٢٤٠؛ ابوداود: ٥٠٣٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر۔ سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِیْلَ: مَا هُنَّ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا، کیا یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو مسلمان کو ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت

((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)).

کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے جب چھینکے اور الحمدلله کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کو جا اور جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہ۔"

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَآءِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ.

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دے، اس کا بیان۔

(٥٦٥٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [بخاری: ٦٢٥٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ قُوْلُوْا: ((وَعَلَيْكُمْ)). [ابوداود: ٥٢٠٧]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیکم کہو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: عَلَيْكَ)). [ترمذی: ١٦٠٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے: السام علیکم (یعنی تم مرو سام کے معنی موت ہے) تم کہو: علیك (یعنی تم مرو)

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [بخاری: ٦٩٢٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا: قَالَ ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا: السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا کہ تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔" انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا۔" (بس اتنا

[بخاری: ٦٩٢٧؛ ترمذی: ٢٧٠١]

❖ ❖ ❖ ❖

ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

(٥٦٥٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ.

[بخاری: ٦٠٢٤، ٦٣٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں علیکم بغیر واؤ کے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٨) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ: قُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً)) فَقَالَتْ: مَاسَمِعْتَ مَا قَالُوْا؟ فَقَالَ: ((اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ قَالُوْا؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)). [ابن ماجه: ٣٦٩٨]

ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس چند یہودی آئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیکم'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: بل علیکم السام و الذام یعنی تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بدزبان مت ہو۔'' انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے نہیں سنا یہود نے جو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔''

(٥٦٥٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ ؓ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْ يَا عَائِشَةُ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)) وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

[راجع: ٥٦٥٨]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ ؓ ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبر کر عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبان کو پسند نہیں کرتا۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ﴾ یعنی جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاالْقَاسِمِ! فَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: ((بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا)).

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے یہود کے چند لوگوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیکم'' حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا ان کا کہنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔'' (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)۔

(٥٦٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ)).

[ترمذی: ١٦٠٢، ٢٦٨٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبا دو تنگ راہ کی طرف۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کا بیچ راستہ میں سے نہ چلنے پائے بلکہ ایک کونے میں تنگ راستہ میں چلے اگر مسلمان اس راہ پہ چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا دیوار کا دھکا پہنچا دے اور اختلاف کیا ہے علما نے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداءً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف و علیکم کہیں اور یہی قول ہے عام علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنا درست ہے اور یہ قول منقول ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی امامہ ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٦٦٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِذَا لَقِيْتُمُ الْيَهُوْدَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ: قَالَ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: ((اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

[ابوداود: ٥٢٠٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ . باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے۔

(٥٦٦٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[بخاری: ٦٢٤٧؛ ترمذی: ٢٦٩٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٤) عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ .

[راجع: ٥٦٦٣]

سیار سے بھی یہ حدیث اس سند سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٥) عَنْ سَيَّارٍ قَالَ : كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ يَمْشِيْ مَعَ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَّ

سیار سے روایت ہے، میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں پر گزرے تو سلام کیا ان پر اور انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو۔

بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . [راجع:٥٦٣٣]

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ ﷺ کی تواضع اور انکسار کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے، اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ انتھی مختصرًا۔

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ .

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے۔

(٥٦٦٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ)).

[ابن ماجه: ١٣٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھائے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔“

فائدہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے خادم تھے۔ جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں تب حضرت ﷺ نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں کہ کام خدمت میں حرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے۔

(٥٦٦٧) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٥٦٦٦]

حسن بن عبیداللہ اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَآءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ .

باب: عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔

(٥٦٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : خَرَجَتْ سَوْدَةُ رضی اللہ عنہا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً جَسِيْمَةً تَفْرَعُ النِّسَآءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! وَاللّٰهِ! مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ: فَانْكَفَاَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ وَاِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! خَرَجْتُ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ: فَاُوْحِيَ اللّٰهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہتیں موٹاپے میں۔ اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں۔ (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم! تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا، اسی وقت آپ ﷺ پر وحی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ ہی میں

إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ أَبُوبَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي الْبَرَازَ.

[بخاري: ١٤٧، ٤٧٩٥]

تھی، آپ ﷺ نے اس کو رکھا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔'' ہشام نے کہا: حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کی اجازت کے جا سکتی ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی ازواج سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جثہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تا کہ ان کا جثہ معلوم نہ ہو۔

(٥٦٦٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ: وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[بخاري: ٥٢٣٧]

ہشام سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ! حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ [اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ] الْحِجَابَ. [بخاري: ١٤٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پائخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کہتے: اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھیے۔ آپ ﷺ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت، وہ ایک لمبی عورت تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دی اور کہا: ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کیا کہ پردے کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر پردے کا حکم اترا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [بخاري: ٦٢٤٠]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

(٥٦٧٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا ! لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا محرم ہو۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ثیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ جیسے باپ' بھائی' چچا' ماموں' دادا وغیرہ۔

(٥٦٧٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)).

[بخاري: ٥٢٣٢، ١١٧١]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔'' ایک شخص انصاری بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر دیور جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور تو موت ہے''۔

فائدہ۔ کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیٹھوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

(٥٦٧٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٥٦٧٤]

یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٦) عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: الْحَمْوُ أَخُ الزَّوْجِ، وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ.

[راجع:٥٦٧٤]

ابن وہب نے کہا: سنا میں نے لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے' کہتے تھے: حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سوائے خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٧٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَدْ دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنا، پھر رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا اور کہا: میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسماء کو اللہ نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ)).

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ لِّمَنْ رَّاٰى خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَّكَانَتْ زَوْجَتَهٗ اَوْ مَحْرَمًا لَّهٗ اَنْ يَّقُوْلَ: هٰذِهٖ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهٖ.

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تا کہ اس کو بدگمانی نہ ہو۔

(٥٦٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَآءَ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ)).

[ابوداود: ٤٧١٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا وہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے فلانے! یہ میری فلاں بی بی ہے۔“ وہ شخص بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گمان کرنے والا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان انسان کے بدن میں ایسے پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے۔“ (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے تھے)۔

(٥٦٧٩) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهٗ اَزُوْرُهٗ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا)) اَوْ قَالَ: ((شَيْئًا)).

[بخاري: ٢٠٣٥، ٢٠٣٨، ٢٠٣٩، ٣١٠١، ٣٢٨١، ٦٢١٩، ٧١٧١، ابوداود: ٢٤٧٠،

صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آئی رات کو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو، میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی ملے، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سنبھل کر چلو، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔“ (ام المومنین) وہ دونوں بولے: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی گمان کر سکتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)

۲٤٧١ ، ٤٩٩٤؛ ابن ماجه: ۱۷۷۹]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو، لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ انتھی مختصراً۔

(٥٦٨٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَآءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((يَجْرِي)).

[راجع: ٥٦٧٩]

علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی ﷺ کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دھاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو، نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے۔'' اور اس میں ''پھرنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيْهَا وَاِلَّا وَرَآءَ هُمْ.

باب: جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے، نہیں تو پیچھے بیٹھے۔

(٥٦٨١) عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)).

[بخاری: ٦٦ ، ٤٧٤؛ ترمذی: ٢٧٢٤]

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک چلا گیا وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں، ایک نے تو ٹھکانا لیا اللہ کے پاس، اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٢) عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کے ہم معنی

طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى. [راجع:٥٦٨١]

روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اِقَامَةِ الْإِنْسَانِ مِنْ مَوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِيْ سَبَقَ اِلَيْهِ .

باب: کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنے کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٦٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے“۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے۔ مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے مستثنیٰ کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ بیٹھنا درست نہیں۔ انتہیٰ۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جائے تو اس کا اٹھانا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

(٥٦٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے، لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو“۔

(٥٦٨٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِي الْحَدِيْثِ: ((وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)) وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

[بخاري: ٩١١؛ ترمذي: ٢٧٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا: یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا: جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ. [ترمذي:٢٧٥٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ پھر آپ اس جگہ بیٹھے، اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید دل میں ناراض ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٨٧) عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٦٨٦]

معمر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفْ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ: افْسَحُوا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(٥٦٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی تم سے کھڑا ہو (کسی حاجت کے لیے) اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا پھر لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ.

باب: زنانہ مخنث، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے۔

(٥٦٩٠) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. قَالَ: فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)).

[بخاري: ٤٣٢٤، ٥٢٣٥، ٥٨٨٧؛ ابوداود: ٤٩٢٩؛ ابن ماجه: ١٩٠٢، ٢٦١٤]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا: اے عبداللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتادوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہارے پاس اندر نہ آیا کرے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس مخنث کا نام ہیت یا ہیب تھا یا مانع اور پہلے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کمیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی ہیں نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بنا دے یہ ملعون ہے۔ انتھی مختصراً۔

(٥٦٩١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ: فَدَخَلَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہیں ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے

النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ.)) قَالَتْ: فَحَجَبُوْهُ.

[ابوداود: ٤١٠٥، ٤١٠٦]

جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ سلوٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آئے۔“ پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ .

باب: اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے۔

(٥٦٩٢) عَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَمَالَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ: فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيْهِ مَؤُنَتَهُ وَأَسُوْسُهُ وَأَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُلِيْ جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ: وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ أَقْطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَأْسِيْ وَهِيَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلٰى رَأْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ: ((إِخْ إِخْ)) لِيَحْمِلَنِيْ خَلْفَهُ قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهُ: قَالَتْ: حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَتْنِيْ .

[بخاری: ٥٢٢٤، ٣١٥١]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا، نہ کوئی غلام تھا، نہ اور کچھ، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی ان کے گھوڑے چراتی اور سارا کام گھوڑے کا سائیسی بھی کرتی، اور گٹھلیاں بھی کوٹتی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اس کو، اور پانی بھی پلاتی، اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی، لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی محبت کی باتیں کرتیں تھیں۔ اسماء نے کہا: میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل دور تھا۔ (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگل کا اور انگل چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے کئی صحابہ تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا: پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا، کپڑے دھونا، جانوروں کی خدمت کرنا، آٹا گوندھنا، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئی ہیں، لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں۔ اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے، دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف بطور منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ ﷺ کی۔ کیونکہ اسماء ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں گویا آپ ﷺ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ انتھی مختصراً۔

(٥٦٩٣) عَنْ اَسْمَآءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ رضی اللہ عنہ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوْسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَاَقُوْمُ عَلَيْهِ وَاَسُوْسُهُ قَالَ: ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ: كَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّيْ مُئُوْنَةً فَجَآءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ: اِنِّيْ اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبٰى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَالَكَ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا دَارِيْ؟ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ: مَالَكِ اَنْ تَمْنَعِيْ رَجُلًا فَقِيْرًا يَبِيْعُ؟ فَكَانَ يَبِيْعُ اِلٰى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَثَمَنُهَا فِيْ حَجْرِيْ فَقَالَ هَبِيْهَا لِيْ فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

اسماء سے روایت ہے میں زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کے کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی، رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے، آپ ﷺ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی، وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی، اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: اے ام عبداللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا: اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیر خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیر موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا: اے ام عبداللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تمہاری دیوار کے سایے میں دکان کروں۔ میں نے کہا: تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوائے میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماء رضی اللہ عنہا کی زبیر کی زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسماء رضی اللہ عنہا تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا۔ وہ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیر نے کہا: یہ پیسے مجھ کو ہبہ کر دو۔ میں نے کہا: یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ مُنَاجَاتِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

(٥٦٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ)). [بخاری: ٦٢٨٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دوسرگوشی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر''۔

فائدہ- یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعض نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے۔ لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٦٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ)). [بخاری: ٦٢٩٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دوسرگوشی نہ کریں تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا''۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ)). [ابو داود: ٤٨٥١؛ ترمذی: ٢٨٢٥؛ ابن ماجہ: ٣٧٧٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٦٩٧]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى.

باب: علاج، بیماری اور منتر کا بیان۔

(٥٦٩٩) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ دعا آپ ﷺ پر پڑھتے: بسم اللہ آخر تک یعنی ''اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچائے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

فائدہ- نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جائیں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے۔ برا ہے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے اور بعض نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

(٥٧٠٠) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اشْتَکَیْتَ ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ.

[ترمذی: ٩٧٢؛ ابن ماجه: ٣٥٢٣]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم بیمار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: بسم الله ارقيك اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

(٥٧٠١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَیْنُ حَقٌّ)). [بخاری: ٥٧٤٠، ٥٩٤٤؛ ابوداود: ٣٨٧٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا سچ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا)).

[ترمذی:٢٠٦٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا سچ ہے''۔ (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) ''جب تم سے کہا جائے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔''

فائدہ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: جمہور علما کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بد نظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لائیں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا پہنچا دھوئے، پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کہنی دھوئے پھر داہنا پاؤں دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوئے یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوئے پھر اپنی تہہ بند کا اندر کا کنارا لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھوئے اور بعض نے کہا: اپنی شرمگاہ دھوئے پھر یہ پانی جس کو نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جائے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جائے۔ کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعض کے نزدیک جبر نہ ہوگا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دے کیونکہ اس کا ضرر لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ انتهٰى مختصراً۔

بَابُ السِّحْرِ. باب: جادو کے بیان میں۔

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام مازری نے کہا: اہل سنت اور جمہور علما کا قول یہ ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی، اور بعض نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ''وہ سیکھا جاتا ہے اور اس ... کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ... مرد اور عورت ...'' (البقرة ...)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں ...... اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو میں لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں اور ولی اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔ اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا انتھی مختصراً۔

(٥٧٠٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدِيٌّ مِنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ: حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْئَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ جَآءَ نِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ. قَالَ مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ: فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ: فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ قَالَ: ((لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

[ابن ماجه: ٣٥٤٥]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ ﷺ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: ''عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا۔ اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے) جو سر کے پاس بیٹھا تھا، اس نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا: اس پر جادو ہوا ہے؟ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا: لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے۔ وہ بولا، کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں، اس نے کہا: یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنوئیں میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کو جلا کیوں نہیں دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا۔ میں نے جو حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔''

فائدہ۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا' اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ بیبیوں سے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت ﷺ میرے پاس تھے' اپنی صحت کی اللہ سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا: یا حضرت! اس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ کو صحت دی۔ اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور وغل مچاؤں۔'' حضرت ﷺ پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت ﷺ کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ ﷺ پر جادو کا اثر ہوا ان کے نزدیک بھی آپ ﷺ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفۃ الاخیار۔

(٥٧٠٤) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُوْ كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيْهِ: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَأَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ: اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

[بخاری: ٥٧٦٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ السَّمِّ .

باب: زہر کا بیان۔

(٥٧٠٥) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ: ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ.)) قَالَ اَوْ قَالَ: ((عَلَيَّ)) قَالَ قَالُوْا: اَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ٢٦١٧؛ ابوداؤد: ٤٥٠٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ ﷺ کے پاس لائی گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی: میں چاہتی تھی آپ ﷺ کا مار ڈالنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں۔'' (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' (یہ آپ ﷺ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آپ ﷺ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا: میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ ﷺ کے کوے میں پاتا۔

فائدہ۔ یعنی نشان اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا۔ اس میں آپ ﷺ کے کئی معجزے ہیں، ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمادیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی معجزہ ہے، ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا' یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردود زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کی لڑائی میں مارا، ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انہوں نے اس خبیثہ عورت کو قتل کیا لعنة الله عليها (نووی رحمہ اللہ)

(٥٧٠٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ.

[راجع: ٥٧٠٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ.

باب: بیمار پر منتر پڑھنا۔

(٥٧٠٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَصْنَعَ بِهِ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَاجْعَلْنِيْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى)) قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ قَدْ قَضٰى.

[بخاري: ٥٦٧٥، ٥٧٤٣، ٥٧٥٠]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب ہم سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے.... اَذْهِبِ الباس اخیر تک۔ یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ ﷺ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا پھر فرمایا: ''یا اللہ بخش دے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفیق کے ساتھ کر۔'' (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ ﷺ کا کام ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی۔ آپ ﷺ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٧٠٨) عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ: مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ: مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ وَقَالَ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِنَحْوِهِ. [راجع: ٥٧٠٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے: ''اَذْهِبِ الْبَأْسَ اخیر تک۔

رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)).

[راجع: ٥٧٠٧]

(٥٧١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهُ قَالَ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَالَهُ وَقَالَ: ((وَاَنْتَ الشَّافِيْ)). [راجع:٥٧٠٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٧١١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَجَرِيْرٍ. [راجع: ٥٧٠٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تھے ابی عوانہ اور جریر کی حدیث کی طرح۔

(٥٧١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَآءُ وَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا اَنْتَ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ یہ منتر پڑھا کرتے۔اذھب الباس رب الناس۔اخیر تک۔

(٥٧١٣) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ.

باب: مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنے کے بیان میں۔

(٥٧١٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِيْ وَفِيْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ: بِمُعَوِّذَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر پھونکتے پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں وفات پائی تو میں آپ ﷺ پر پھونکتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی کیونکہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دعا پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعض نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

(٥٧١٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ جب بیمار ہوتے تو

كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَأُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. [بخاری: ٥٠١٦؛ ابوداود: ٣٩٠٢؛ ابن ماجه: ٣٥٢٩]

اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے۔ جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ: رَجَاءَ بَرَكَتِهَا اِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ. [بخاری: ٤٤٣٩، ٥٧٣٥، ٥٧٥١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٧) عَنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ ﷺ عَنِ الرُّقْيَةِ؟ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ. [بخاری: ٥٧٤١]

ابن اسود عن ابیہ سے روایت ہے، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا منتر کے متعلق۔ انہوں نے کہا: اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے سانپ یا بچھو کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٨) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ. [ابن ماجه: ٣٥١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٩) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهِ هٰكَذَا ـ وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ـ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفَى سَقِيمُنَا)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفَى سَقِيمُنَا)). [بخاری: ٥٧٤٥، ٥٧٤٦؛ ابوداود: ٣٨٩٥؛ ابن ماجه: ٣٥٢١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے: "بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا" (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

باب: نظر بد اور پھنسی، اور زہر وغیرہ کے دم

وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ.

کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔

(٥٧٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَيْنِ.
[بخاری: ٥٧٣٨؛ ابن ماجه: ٣٥١٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے دم کرنے کا نظر بد سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢١) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع: ٥٧٢٠]

مسعر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنِیْ اَنْ اَسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَيْنِ.
[راجع: ٥٧٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِی الرُّقٰى قَالَ: رُخِّصَ فِی الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.
[ترمذی: ٢٠٥٦، ٢٠٥٧؛ ابن ماجه: ٣٥١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دم کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر بد کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَارِثٍ. [راجع: ٥٧٢٣]

رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کی نظر بد اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٥) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِجَارِيَةٍ فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ: ((بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوْا لَهَا)) يَعْنِیْ بِوَجْهِهَا صُفْرَةً. [بخاری: ٥٧٣٩]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو نظر لگی ہے اس کو دم کرو۔“

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِآلِ حَزْمٍ فِیْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: ((مَالِیْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِیْ اَخِیْ ضَارِعَةً تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ)) قَالَتْ: لَا وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ: ((ارْقِيْهِمْ)) قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((ارْقِيْهِمْ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی، حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں۔“ اسماء نے کہا: نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی دم کر۔“ میں نے ایک دم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کر۔“

(٥٧٢٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَرْخَصَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِیْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں

عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! أَرْقِي؟ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)).

سے بچھونے کاٹا۔ ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ میں منتر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٨) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَلَمْ يَقُلْ: أَرْقِي.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَأَنَا أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)). [ابن ماجه: ٣٥١٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچائے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٣٠) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٧٢٩]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٣١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ: فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا أَرٰى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ)). [راجع: ٥٧٢٩]

اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ ﷺ کو بتلایا، آپ ﷺ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.

باب: جس دم کے کلمات میں شرک نہ ہو اس کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہ ہونے کے بیان میں۔

(٥٧٣٢) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے

اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ)). [ابوداود: ۳۸۸٦]

ہیں اس میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو''۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ .

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے۔

(۵۷۳۳) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ؟ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهَا وَقَالَ: حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: ((وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ)).

[بخاری: ۲۲۷٦، ۵۷۳٦، ۵۷٤۹؛ ابوداود: ۳۹۰۰، ۳٤۱۸؛ ترمذی: ۲۰٦۳، ۲۰٦٤؛ ابن ماجه: ۲۱۵٦، ۲۱۵۷]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔ انہوں نے دعوت نہ کی۔ وہ کہنے لگے: تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے۔ ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا تھا۔ صحابہ میں سے ایک شخص بولا: ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔ پھر اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ بکریوں کا دیا، اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں، پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا اور کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سوائے سورۂ فاتحہ کے۔ آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے۔'' پھر فرمایا: ''وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگانا۔''

○ ○ ○ ○

(۵۷۳٤) عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَيَتْفِلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ. [راجع: ۵۷۳۳]

ابو بشر سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

(۵۷۳۵) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِّنْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهٗ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک منزل میں اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے۔ تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے۔ ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے۔ پھر اس نے منتر

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا:أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً؟ فَقَالَ: مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا كَانَ يُدْرِيْهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ)).

[بخاري: ۵۰۰۷؛ ابوداود: ۳۴۱۹]

کیا سورۂ فاتحہ کا، وہ اچھا ہوگیا، ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا: کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے، وہ بولا میں نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا: ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جائیں، پھر ہم آپ ﷺ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے، بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے۔ امام شافعی، مالک اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے۔ البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا حصہ بھی لگاؤ یہ ان کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ ﷺ نے تبرعاً و مروتاً سب ساتھیوں کا اس میں حصہ کر دیا۔

(۵۷۳۶) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ. [راجع: ۵۷۳۵]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوگیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ.

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا۔

(۵۷۳۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)). [ابوداود: ۳۸۹۱؛ ترمذی: ۲۰۸۰؛ ابن ماجه: ۳۵۲۲]

عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے، انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہوگیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو: بسم اللہ تین بار۔ اس کے بعد سات بار یہ کہو: - أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ.

باب: نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔

(۵۷۳۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ... عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ ... رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا

أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ.

رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک۔“ (نماز کے اندر ہی) عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٣٩) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يُذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا.

حضرت عثمان بن ابی العاص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے پھر اسی طرح ذکر کیا اور سالم بن نوح کی حدیث میں تین بار کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٠) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَآءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِيْ.

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔

(٥٧٤١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے“۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہ مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا وقدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علما کی دلیل یہ ہے کہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا، حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم وتاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ انتہیٰ۔

(٥٧٤٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِيْهِ شِفَاءً)).

[بخاري: ٥٦٨٣، ٥٧٠٢، ٥٧٠٤، ٥٦٩٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا: میں نہیں ٹھہروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ، کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”بے شک اس میں شفا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٣) عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: جَآءَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ أَهْلِنَا

عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے، جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا) جابر رضی اللہ عنہ نے

وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ: مَا تَشْتَكِي؟ قَالَ: خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ: يَاغُلَامُ! ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ)). قَالَ: فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

[راجع: ٥٧٤٢]

پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا: ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے غلام! ایک پچھنے لگانے والے کو لے آ۔ وہ بولا: پچھنے والے کا کیا کام ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا: قسم اللہ کی مکھیاں مجھ کو ستائیں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا لگانا، دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا'' راوی نے کہا: پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگائے اس کو، تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی۔ اگر دموی ہیں تو ان کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ انتھٰی مختصراً۔

(٥٧٤٤) عَنْ جَابِرٍ ؓ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ؓ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ.

[ابوداود: ٤١٠٥؛ ابن ماجه: ٣٤٨٠]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ابوطیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا: ابوطیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٥) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

[ابوداود: ٣٨٦٤؛ ابن ماجه: ٣٤٩٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا. [راجع: ٥٧٤٥]

حضرت اعمش سے روایت ہے اور اس میں رگ کاٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ أُبَيٌّ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ قَالَ: فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٥٧٤٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُبی بن کعب کو احزاب کی جنگ میں ایک تیر لگا تو انکے رسول اللہ ﷺ نے داغ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ: فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو الاکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے داغ دیا ان کو تیر کے پھل سے اپنے ہاتھ سے، ان کا ہاتھ سوج گیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ داغ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ. [راجع: ٢٨٨٥، ٤٠٤١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو مزدوری دی۔ آپ ﷺ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)۔

(٥٧٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. [بخاری: ٢٢٨٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور آپ ﷺ کسی کی مزدوری نہ رکھتے تھے (یعنی دے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی)۔

(٥٧٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٣٢٦٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بخار دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [ابن ماجه: ٣٤٧٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٥٧٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس حدیث میں پانی سے ٹھنڈا کرنے کی بجائے جہنم کی گرمی کو پانی سے بجھانے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

بِالْمَآءِ)). [ابن ماجه:٣٤٧١]

(٥٧٥٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

[ترمذی:٢٠٧٤]

(٥٧٥٧) عَنْ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْ بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهٗ فِيْ جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)) وَقَالَ: ((اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). [بخاری:٥٧٢٤]

اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی عورت بخار والی لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔'' اور فرمایا: ''بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔''

(٥٧٥٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَآءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ: ((اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.)) قَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ: قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا [الإِسْنَادِ]. [راجع:٥٧٥٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٧٥٩) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٣٢٦٢، ٥٧٢٦؛ ترمذی: ٢٠٧٣؛ ابن ماجه: ٣٤٧٣]

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔''

(٥٧٦٠) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ. [راجع:٥٧٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث پر بعض ملحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہلانے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤں دھونے سے' اور اطبا متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے۔ کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں ملحدوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُوْدِ .

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان۔

(٥٧٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: ((لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ)).

[بخاري: ٤٤٥٨، ٥٧٠٩، ٥٧١٠، ٥٧١١، ٦٨٨٦، ٦٨٩٧]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ ﷺ کی بیماری میں، آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا: "میرے منہ میں دوامت ڈالو"۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا: آپ ﷺ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔" (یہ سزا دی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ ﷺ کا حکم نہ مانا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ التَّدَاوِيْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ .

باب: عود ہندی کے ذریعے علاج کرنے کے بیان میں۔

(٥٧٦٢) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَاشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهٗ. [راجع: ٦٦٥، ٦٦٧]

ام قیس بنت محصن سے روایت ہے' جو عکاشہ کی بہن تھیں۔ انہوں نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

(٥٧٦٣) قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: ((عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)).

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ایک بچے کو آپ ﷺ کے پاس لے گئی، جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) غدرہ کی بیماری میں (غدرہ حلق کا ورم ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیوں تالو اور حلق دباتی ہوا اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے۔ تم لازم کر لو عود ہندی (کوٹ) کو۔ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (پانجرکی) اور اس کی ناس غدرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ میں لگانا فائدہ دیتا ہے۔"

فائدہ: عود ہندی کو عربی میں قسط ہند کہتے ہیں اور ہندی میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر درد کو اس کا ضماد فائدہ دیتا ہے۔ ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جن لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا تھا ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا' بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جائے اور چھائیں کو دور کرتا ہے' اس کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں۔ انتهى مختصراً۔

(٥٧٦٤) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہا

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مہاجرات کی پہلی عورتوں میں سے

وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ـ قَالَ يُوْنُسُ: أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَّكُوْنَ بِهِ عُذْرَةٌ ـ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)). [بخاری: ٥٦٩٢، ٥٧١٣؛ ابوداود: ٣٨٧٧؛ ابن ماجه: ٣٤٦٢]

تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اپنا ایک بچہ لے کر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چرغہ کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٧٦٥) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

عبیداللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اسی بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّدَاوِيْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ.

باب: سیاہ دانے (کلونجی) سے علاج کا بیان۔

(٥٧٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ. [بخاری: ٥٦٨٨؛ ترمذی: ٢٠٤١؛ ابن ماجه: ٣٤٤٧]

ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوائے موت کے۔“ اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں: رائی مراد ہے اور بعض نے کہا: بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

(٥٧٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ: الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلْ: الشُّوْنِيْزُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس حدیث میں کلونجی کا ذکر نہیں ہے صرف کالے دانے کا بیان ہوا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٦٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ دَآءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ.

باب: تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے۔

(٥٧٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا كَانَتْ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ)).

[بخاری: ٥٤١٧، ٥٦٨٩؛ ترمذی: ٢٠٣٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' جب ان کے گھر میں کوئی مرجاتا تو عورتیں جمع ہوتیں، پھر چلی جاتیں، صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے، اس وقت وہ حکم کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد ثرید تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّدَاوِیْ بِسَقْیِ الْعَسَلِ .

باب: شہد کو بطور دوا استعمال کرنے کا بیان۔

(٥٧٧٠) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَهُ فَقَالَ: اِنِّیْ سَقَيْتُهُ [عَسَلًا] فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ)) فَسَقَاهُ فَبَرَأَ .

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا' میرے بھائی کو دست آرہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو شہد پلا دے۔'' اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا: شہد پلانے سے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا: میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔'' پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا۔

[بخاری: ٥٦٨٤، ٥٧١٦؛ ترمذی: ٢٠٨٤]

فائدہ: شہد میں بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید میں اس کو ﴿شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے، یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔(نووی رحمہ اللہ مع زیادہ)

(۵۷۷۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)) بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَةَ . [راجع: ۵۷۷۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَةِ وَالْکَهَانَةِ وَنَحْوِهَا .

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان۔

(۵۷۷۲) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ یَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ [اَوْ عَذَابٌ] اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ)) وَقَالَ اَبُوالنَّضْرِ: ((لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ)) . [بخاری: ۳۴۷۳، ۶۹۷۴؛ ترمذی: ۱۰۶۵]

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا: تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں۔ اسامہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم، درد، سوزش، خفقان اور قے لازم ہے۔ خلیل نے کہا: وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ کرے۔ اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون نہ ہو وہاں جانا درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر۔ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے۔ اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا اور یہی مذہب صحیح ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی رحمہ اللہ)۔ مترجم کہتا ہے: طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی، اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ حکمائے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پھر جو چیز ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ ''کہہ دوا ے محمد صلی اللہ علیہ وسلم موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔'' عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

(٥٧٧٣) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ.)) هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهٗ. [راجع:٥٧٧٢]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا۔ پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٤) عَنْ اُسَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا)). [راجع: ٥٧٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٥) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا)). [راجع: ٥٧٧٢]

عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا طاعون کے متعلق اسامہ نے کہا: میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٦) عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَحَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٧٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٧) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِالسَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ)). [راجع: ٥٧٧٢]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بیماری عذاب ہے جوتم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٧٧٢]

زہری اس سند کے ساتھ یونس کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٩) عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ لِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَاتَخْرُجْ مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)). قَالَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالُوْا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهٖ قَالَ: فَاَتَيْتُهٗ فَقَالُوْا: غَائِبٌ فَقَالَ: فَلَقِيْتُ اَخَاهُ اِبْرٰهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ: شَهِدْتُ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذَاالْوَجَعَ رِجْزٌ وَّعَذَابٌ اَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهٖ اُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكُمْ اَنَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا.)) قَالَ حَبِيْبٌ: فَقُلْتُ لِاِبْرٰهِيْمَ اَنْتَ سَمِعْتَ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [بخاری: ٥٧٦٧]

حبیب سے روایت ہے، ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا۔'' میں نے کہا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی۔ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا: وہ نہیں ہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔'' حبیب نے کہا: میں نے ابراہیم سے پوچھا: تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا: ہاں میں نے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ

شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے لیکن اس حدیث میں عطاء بن

لَمْ يَذْكُرْ: قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ. [راجع: ٥٧٧٩]

یسار کا قصہ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨١) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہم قَالُوْا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٧٧٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٢) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رضی اللہ عنہما جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [راجع: ٥٧٧٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٣) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [راجع: ٥٧٧٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ رضی اللہ عنہم فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے، جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین، اردن، دمشق، حمص اور قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمودار ہوئی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کو وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں

فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ: اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهٗ. نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ثُمَّ انْصَرَفَ .

[بخاری: ۵۷۲۹؛ ابوداود: ۳۱۰۳]

نے مشورہ لیا ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہیں کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا۔ ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا: ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ کیجیے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کروا دی لوگوں میں۔ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا) یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تقدیر سے بھاگتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش یہ بات کوئی اور کہتا۔ (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ برا جانتے تھے ان کے خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب کنارے میں چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا۔ (مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں بلکہ اس کا فعل قابل تعریف ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا' توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جب بلا آ جائے اس وقت صبر' سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

(۵۷۸۵) عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ. ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ فَسِرْ إِذًا قَالَ: فَسَارَ حَتَّى أَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ: هٰذَا الْمَحَلُّ أَوْ قَالَ: هٰذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [راجع:٥٧٨٤]

سے کہا: کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرادے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو اس پر الزام دے گا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جگہ ہے یا منزل ہے اگر اللہ چاہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ: عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. [راجع: ٥٧٨٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَآءَ سَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) فَرَجَعَ عُمَرُ [بْنُ الْخَطَّابِ] رضی اللہ عنہ مِنْ سَرْغَ .. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. [بخاری: ٥٧٣٠، ٦٩٧٣]

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر آئی شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو مت نکلو وبا سے بھاگ کر۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ وَلَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ .

باب: بیماری لگ جانا اور بدشگونی، ہامہ، صفر، اور نوء غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں۔

(٥٧٨٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ.)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں، تو ایک گنوار بولا: یارسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن

فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيْءُ الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا ؟ قَالَ: ((فَمَنْ أَعْدٰى الْأَوَّلَ؟)).

پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا۔"

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایات میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جائیں اور ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کی جس حدیث میں نفی کی ہے اس سے مراد نفی ہے اس اعتقاد کی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے اور بعض نے کہا: دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدویٰ کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو پیٹ کا ایک کیڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں۔ یا صفر کو منحوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بیوقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے۔ انتھٰی مختصراً مع زیادۃ۔

(٥٧٨٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [بخاري:٥٧١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى)) فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)).

[بخاري: ٥٧٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩١) عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى)) وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)).

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیماری نہیں لگتی" اور ابوسلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس"۔

قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ: كَانَ أَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ: ((لَا عَدْوٰى)) وَأَقَامَ عَلٰى أَنْ ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

عَلٰى مُصِحٍّ)) قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي ذُبَابٍ ـ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِي هُرَيْرَةَ ـ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُكَ يَآ اَبَا اَبُو هُرَيْرَةَ! تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثًا اٰخَرَقَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى)) فَاَبٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ: ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)) فَمَا رَاٰهُ الْحَارِثُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ: اَتَدْرِيْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ: لَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنِّيْ قُلْتُ: اَبَيْتُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ: وَ لَعَمْرِيْ لَقَدْ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى)) فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْنَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْاٰخَرَ.

چچازاد بھائی تھے ان سے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے، وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری نہیں لگتی'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ البتہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔'' حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا۔ حارث نے کہا نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔ ابوسلمہ نے کہا: میری عمر کی قسم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر معلوم نہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

فائدہ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ نہ لائے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر' لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جائے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سائب بن یزید اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کہ ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔

(۵۷۹۲) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى)) وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ ((لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

[راجع: ۵۷۸۹، ۵۷۹۱]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۷۹۳) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[بخاري: ۵۷۷۳]

زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۷۹۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیماری لگتی ہے' نہ ہامہ ہے' نہ نوء ہے' نہ صفر۔''

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے جیسے ہند کے لوگ پچھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعض نے کہا: نوء سے چاند کی منزل مراد ہے۔ غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا، بارش کا برسنا اللہ کی رحمت اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔

(٥٧٩٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔“

فائدہ: جیسے عوام کہتے ہیں جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں، مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں، مار ڈالتے ہیں، یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعض وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے، اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر دکھائی دیتی ہے۔ اور بعض نے کہا: حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری کھجور کو غول آ کر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادہ)

(٥٧٩٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔“

(٥٧٩٧) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ: اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ)) وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ: اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ: وَلَا صَفَرَ: فَقَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ: الصَّفَرُ الْبَطْنُ وَقِيْلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: [اِنَّهَا] دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ: وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ: هٰذِهِ الْغُوْلُ الَّتِيْ تَغَوَّلُ.

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں“۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا، وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا: صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔ جابر سے کہا گیا: کیونکر؟ انہوں نے کہا: لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوزبیر نے کہا: غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الشُّؤْمُ.

باب: بدفال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔

(٥٧٩٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔“

[بخاری: ٥٧٥٤، ٥٧٥٥]

○ ○ ○ ○

(٥٧٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَحَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ. [راجع: ٥٧٩٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ)) قِيْلَ: وَمَا الْفَأْلُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)). [بخاري: ٥٧٧٦؛ ابن ماجه: ٣٥٣٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ البتہ نیک فال مجھے پسند ہے“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

فائدہ: شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سالم کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جائے گا یا کوئی کام ہو واجد کے لفظ سے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

(٥٨٠٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ)). [بخاري: ٥٠٩٣، ٥٧٧٢؛ ابوداود: ٣٩٢٢؛ ترمذي: ٢٨٢٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں، البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، گھر میں گھوڑے میں اور عورت میں“۔

وَالدَّارِ)). [راجع:٥٨٠٤]

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٦) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ: الْعَدْوَىٰ وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ . [بخاری: ٢٨٥٨؛ نسائی: ٣٥٧٠؛ ابن ماجه:١٩٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنْ يَكُ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ)). [راجع:٥٨٠٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر شگون بد کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ: حَقٌّ . [راجع:٥٨٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٠٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ)). [راجع:٥٨٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ)) يَعْنِي الشُّؤْمَ .

[بخاری: ٥٠٩٥، ٢٨٥٩؛ ابن ماجه: ١٩٩٤]

سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٢) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ)). [نسائی: ٣٥٧٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کچھ نحوست ہو تو زمین، غلام اور گھوڑے میں ہوگی“۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں، امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب بنا دیتا ہے ہلاکت کا۔ اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں سے ہو جاتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت علما نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے۔ مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔ اور بعض نے کہا: گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جائے، غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق نالائق ہو انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ . باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔

(٥٨١٣) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ)).

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بعض کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔'' ہم نے کہا: ہم برا شگون لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی اپنا کام نہ چھوڑو۔''

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: عرب کی کہانت تین قسم کی ہے۔ ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ کی باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ ﷺ کی نبوت سے موقوف ہوگئی۔ دوسری قسم یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتا دے اور یہ اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسری قسم نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا' جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں۔ عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے، اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٨١٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٨١٣]

○ ○ ○ ○

(٥٨١٥) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ)). [راجع: ٥٨١٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا: بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔''

فائدہ۔ اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جائے گی لیکن یہ اتفاقی ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں، اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہوسکتی۔ بعض نے کہا: پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔ رمل کہتے ہیں ریت کو' وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی باتیں سب غلط پائیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کا تھا وہ باقی نہ رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمان نجوم' رمل' جفر اور ... پر اعتقاد رکھتے ہیں ... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

(٥٨١٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ يَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ)).

[بخاري: ٥٧٦٢، ٦٢١٣، ٧٥٦١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! بعض باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوستوں کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨١٧) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: سَأَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسُوْا بِشَيْءٍ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)). [راجع: ٥٨١٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بعض باتیں ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچی بات وہی ہے جس کو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں۔“ (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨١٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع: ٥٨١٦]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ معقل عن الزہری کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا۔“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے: آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا یا مرا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں

وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ' قَالَ: فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهٖ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). [ترمذی: ٣٢٢٤]

تک تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا حکم دیا تمہارے مالک نے' وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں"۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيْ حَدِيْثِ الْأَوْزَاعِيِّ: ((وَلٰكِنْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)) وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ؕ﴾ [٣٤/ سبا: ٢٣] وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). [راجع: ٥٨١٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢١) عَنْ صَفِيَّةَ رضی اللہ عنہا عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)).

صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا' وہ کہتی تھیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص عراف کے پاس جائے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی"۔

فائدہ۔ معاذ اللہ نجومی کے پاس جانا اور کاہن اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ ہمارے زمانے میں بعض بے وقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں اللہ کی پھٹکار ان کی عقل پر۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ . باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان۔

(٥٨٢٢) عَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : كَانَ فِيْ وَفْدِثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)). [نسائی:٤١٩٣]

عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہلا بھیجا: ''تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔''

فائدہ۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا: میرا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جائے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

سانپوں کے مارنے کا بیان

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا.

(٥٨٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ.

(٥٨٢٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: الْأَبْتَرُ وَ ذُو الطُّفْيَتَيْنِ.

(٥٨٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَ الْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)). قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَأَبْصَرَهُ أَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ أَوْزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ.

[بخاری: ٣٣١٠، ٣٣١١، ٣٣١٣، ٤٠١٦؛ ابوداود: ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٤]

باب: سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں''۔ راوی نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہ جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے۔ ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا: منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُوْلُ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَنُرٰى ذٰلِكَ مِنْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے: ''سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں''۔ زہری نے کہا: شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو جو سانپ دیکھتا

سُمِّهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ : قَالَ سَالِمٌ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ : فَلَبِثْتُ لَا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَرَّبِيْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَوْ اَبُوْ لُبَابَةَ وَاَنَا اُطَارِدُهَا فَقَالَ: مَهْلًا يَا عَبْدَاللّٰهِ! فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْنَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ.

[راجع: ٥٨٢٥]

ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا: ٹھہرا اے عبداللہ! میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْلُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((اُقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ)).

[بخاری: ٣٢٩٥، ٣٢٩٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٨) عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِيْ دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ: اِلْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ: لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ.

[راجع: ٥٨٢٧]

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جائیں' اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا: مت مارو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے کا جو گھر میں ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٩) عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْلُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ.

[راجع: ٥٨٢٧]

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے، اس دن سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے موقوف کر دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٠) عَنْ نَّافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَالُبَابَةَ رضی اللہ عنہ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

نافع رضی اللہ عنہ نے سنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے' وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ. [راجع: ۵۸۲۷]

○ ○ ○ ○

(۵۸۳۱) عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُيُوْتِ. [راجع: ۵۸۲۷]

ابولبابہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۳۲) عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ جَالِسًا مَعَهٗ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهٗ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِّنْ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ فَاَرَادُوْا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْلُبَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَدْ نُهِیَ عَنْهُنَّ يُرِيْدُ عَوَامِرَ الْبُيُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِی الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيْلَ: هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَآءِ. [راجع: ۵۸۲۷]

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر قبا میں تھا، وہ مدینہ چلے آئے، ایک بار عبداللہ بن عمران کے سامنے بیٹھے تھے ایک روشن دان کھول رہے تھے، اچانک ایک سانپ نظر آیا۔ گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ ﷺ نے دم بریدہ اور دولکیروں والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۳۳) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَوْمًا عِنْدَ هَدَمٍ لَهٗ فَرَاٰی وَبِيْصَ جَانٍّ فَقَالَ: اتَّبِعُوْا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْلُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْبُيُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَآءِ. [راجع: ۵۸۲۷]

نافع سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کینچلی دیکھی۔ تو لوگوں سے کہا: اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے)۔

(۵۸۳٤) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ رضی اللہ عنہ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. [راجع: ۵۸۲۷]

نافع سے روایت ہے، ابولبابہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے۔ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا کہ آگے آئے گا مارنا درست نہیں اور سوائے مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک رحمۃ اللہ نے کہا: مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھروں کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ کو یوں کہے: میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا تھا کہ ہم کو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا' پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

(٥٨٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً اِذْخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ: ((اقْتُلُوْهَا)) فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا)) . [بخاري: ١٨٣٠، ٤٩٣١، ٤٩٣٤؛ نسائي: ٢٨٨٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے غار میں' اس وقت آپ ﷺ پر سورہ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ اتری تھی ہم آپ ﷺ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے، اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مار ڈالو اس کو۔'' ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٦) عَنِ الْاَعْمَشِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٨٣٥]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى . [راجع: ٥٨٣٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَاَبِيْ مُعَاوِيَةَ. [راجع:٥٨٣٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٩) عَنْ اَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ فِيْ بَيْتِهِ قَالَ : فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَ قْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ : اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ : كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ

ابوالسائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابوالسائب نے کہا: میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا۔ منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا، میں دوڑا اس کے مارنے کو' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ ﷺ سے اجازت مانگتا

قَالَ : فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلٰى أَهْلِهٖ فَاسْتَأْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ)). فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهٖ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ أَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى؟ قَالَ: فَجِئْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ: وَقُلْنَا لَهٗ: ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوْا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

[ابوداود: ٥٢٥٦، ٥٢٥٧، ٥٢٥٩؛ ترمذی: ١٤٨٤]

(٥٨٤٠) عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ: السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا

اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اس شخص نے اپنے ہتھیار لیے جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے، اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو غیرت سے۔ عورت نے کہا: اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا تھا۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کونچ لیا پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔" پھر فرمایا: "مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور آپ ﷺ نے فرمایا: "ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی) اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر۔ نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کر دو۔"

ثَلٰثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ)) وَقَالَ لَهُمْ: ((اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ)).

[راجع: ٥٨٣٩]

○ ○ ○ ○

(٥٨٤١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوْا فَمَنْ رَّاٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَالَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ)).

[راجع: ٥٨٣٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتائے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے' وہ شیطان ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ.

باب: گرگٹ کا مارنا مستحب ہے۔

(٥٨٤٢) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. [بخاری: ٣٣٠٧، ٣٣٥٩؛ نسائی: ٢٨٨٥؛ ابن ماجہ: ٣٢٢٨]

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٣) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيْكٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيْبٌ مِّنْهُ.

[راجع: ٥٨٤٢]

ام شریک رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے گرگٹوں کو مارنے کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٤) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. [ابوداود: ٥٢٦٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

(٥٨٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: ((الْفُوَيْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ. [بخاری: ٣٣٠٦؛ نسائی: ٢٨٨٦؛ ابن ماجہ: ٣٢٣٠]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو ''فویسق کہا۔'' حرملہ نے کہا: میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ أَوَّلِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے' اور جو دوسری مار میں

ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْأُوْلَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ)).

مارے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔"

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيْرًا وَحْدَهُ، فَإِنَّ فِي حَدِيْثِهِ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ)).

[ابوداود: ٥٢٦٣، ٥٢٦٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کی سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار اس سے کم۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً)).

[راجع: ٥٨٤٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی"۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت میں جو سو نیکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں ہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا ذکر ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا۔ یا یوں کہو کہ بعض کو ستر کا ثواب ہوتا ہے، بعض کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے کا ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ.

باب: چیونٹی کے مارنے کی ممانعت۔

(٥٨٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِيْ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟)). [بخاری: ٣٠١٩؛ ابوداود: ٥٢٦٦؛ نسائی: ٤٣٦٩؛ ابن ماجہ: ٣٢٢٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا۔ انہوں نے حکم کیا چیونٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جائیں تو کیا بعید ہے۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابوداود نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

(٥٨٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک

قَالَ ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَامَرَ بِجَهَازِهِ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً)). [ابوداود:٥٢٦٥]

پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا' انہوں نے حکم دیا۔ چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا، پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلایا گیا، تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی، (دوسروں کا کیا قصور تھا)۔

(٥٨٥١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ علیہم السلام تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهِ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ.

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت۔

(٥٨٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْحَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)). [بخاري: ٣٤٨٢؛ وانظر في مسلم: ٦٦٧٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے مارنے کی وجہ سے عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی (قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے اس کی سزا اور بڑھ گئی۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ صحیح ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہوگیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی) اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. [بخاري: ٣٣١٨؛ وانظر في مسلم: ٦٦٧٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ . [انظر:٦٦٧٦]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت کو

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا((رَبَطَتْهَا))وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((حَشَرَاتِ الْأَرْضِ)).

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس کی روایت میں ''رَبَطَتْهَا'' کے الفاظ اور معاویہ کی روایت میں ''حَشَرَاتِ الْأَرْضِ''

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا.

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٥٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ مِنِّيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَإِنَّ لَنَا فِيْ هٰذَا الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا ؟ فَقَالَ: ((فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)). [بخاري: ٢٣٦٣، ٢٤٦٦، ٦٠٠٩؛ ابوداود:٢٥٥٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی' ایک کنواں ملا' وہ اس میں اترا اور پانی پیا' پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا تھا۔ وہ شخص بولا: اس کتے کا حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا' پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ ! ہم کو ان جانوروں کے کھلانے اور پلانے میں بھی ثواب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔'' (یعنی ہر حیوان بدلے میں کے جو موذی نہ ہو)۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ بِمُوْقِهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے ''ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی پیاس کی وجہ سے اس عورت نے اپنے

فَغُفِرَ لَهَا)).

موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔“

(٥٨٦١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَیْنَمَا كَلْبٌ یُطِیفُ بِرَكِیَّةٍ قَدْ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِّنْ بَغَایَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهٗ بِهٖ فَسَقَتْهُ اِیَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ)). [بخاری: ٣٤٦٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا“۔

○ ○ ○ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ.

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔

(٥٨٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)). [بخاری: ٦١٨١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

[بخاری: ٤٨٢٦، ٧٤٩١، ابوداود: ٥٢٧٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں۔ (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ يَقُوْلُ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَلَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی، کہتا ہے: ہائے کم بختی زمانے کی! تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کم بختی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔''

(٥٨٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، اے کم بختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر (زمانہ) ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے، یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی۔ معاذ اللہ۔

(٥٨٦٦) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے''۔ (یعنی دہر کچھ نہیں کرسکتا کرنے والا اللہ ہی ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا. باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔

فائدہ۔عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔کرم کے معنی بزرگی عزت اور مہربانی۔وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے، جب شراب حرام ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کردی، اس خیال سے یہ کہ نام شراب یاد نہ دلائے دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جائے۔

(٥٨٦٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں''۔

(٥٨٦٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: كَرْمٌ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). [بخاری: ٦١٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت کہو کرم (انگور) کو اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ [الرَّجُلُ] الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٢) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْحَبَلَةُ)) يَعْنِي الْعِنَبَ.

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنی انگور کو)''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٣) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ وَلَكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ)).

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو۔" (انگور کو)

○ ○ ○ ○

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ.

باب: عبد یا امۃ یا مولیٰ یا سید، ان لفظوں کے بولنے کا بیان۔

(٥٨٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَاءِ كُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے: میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی۔ تم سب لوگ اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، میری جوان عورت۔"

فائدہ۔ دوسری روایت میں ہے۔ غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں۔ ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق، مالک اور اللہ ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی۔ اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کے اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعض نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مکروہ رکھا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام حسن کو یہ میرا بیٹا سید ہے۔ اور فرمایا: اٹھو اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے، کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی اللہ ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتھٰی مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبدالنبی یا عبدحسن یا عبدمحمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے غلام اور غلام حسن، غلام حسین، غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی ہے اس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مترادف ہے وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں۔ پس یہ بہتر ہے کہ عبداللہ، عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا پیغمبروں کے نام رکھے۔ جیسے موسیٰ، عیسیٰ، ابراہیم، صالح، لوط اور ہود وغیرہ۔

(٥٨٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ: فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِي)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ۔ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو۔ البتہ یوں کہے: میرا جوان اور نہ غلام یوں کہے: میرا رب، یوں کہے میرا سید۔"

(٥٨٧٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا: ((وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ)). وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: ((فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ "غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔"

اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ])).

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے، اور مولیٰ کا اطلاق سوائے اللہ کے اوروں پر آیا ہے۔

(٥٨٧٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ)) وَقَالَ: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: رَبِّيْ وَلْيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلْيَقُلْ: فَتَايَ، فَتَاتِيْ، غُلَامِيْ)).

[بخاری: ٢٥٥٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے: بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد، جوان عورت کہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ.

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا' مکروہ ہے۔

(٥٨٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ)) هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَذْكُرْ: ((لٰكِنْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے: میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا''۔ (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریہہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا ہے اور ایک حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨٧٩) عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ابومعاویہ سے اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

(٥٨٨٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ)).

[بخاری: ٦١٨٠؛ ابوداود: ٤٩٧٨]

سہل بن حنیف سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس (جی) کاہل اور سست ہو گیا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَاَنَّهٗ اَطْيَبُ الطِّيْبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيْبِ.

باب: بہتر خوشبو مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت۔

(٥٨٨١) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا)) فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ' سو اس نے لکڑی کی دو جوتیاں؟ بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی، اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی، ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا'' شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

[ترمذی: ٩٩١، ٩٩٢؛ نسائی: ١٩٠٤، ٥١٣٤]

فائدہ۔ اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور باب کا یہی مقصود ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیع ناجائز ہے بالا جماع۔ اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جائے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل انڈے بچے اور دودھ کے ہے اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو حرام ہے۔

(٥٨٨٢) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ. [راجع: ٥٨٨١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ کیا جس نے اپنی انگوٹھی کو کستوری سے بھرا ہوا تھا اور کستوری سب عمدہ خوشبو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ)).

[ابوداود: ٤١٧٢؛ نسائی: ٥٢٧٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو خوشبودار گھاس دی جائے یا خوشبودار پھول دیا جائے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٤) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

نافع سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔

○ ○ ○ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

بَابٌ فِي إِنْشَادِ الْأَشْعَارِ وَبَيَانِ أَشْعَرِ الْكَلِمَةِ وَذَمِّ الشِّعْرِ.

باب: شعر پڑھنے، بیان کرنے اور اس کی مذمت کے بیان میں۔

(٥٨٨٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ :((هِيْهِ)) فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. [ابن ماجه: ٣٧٥٨]

عمرو بن شرید سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے، وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟“ میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھ۔“ میں نے ایک بیت (شعر) پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور پڑھ۔“ یہاں تک کہ میں نے سو بیتیں (اشعار) پڑھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٦) عَنِ الشَّرِيْدِ[قَالَ] أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٨٨٥]

شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٥٨٨٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ: ((إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: ((فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهِ)). [راجع: ٥٨٨٥]

ترجمہ وہی ہے اور پہلے گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ وہ (امیہ) اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعروں کو زیادہ پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الٰہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

(٥٨٨٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی

لَبِيْدٍ :اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)).

[بخاري: ٣٨٤١، ٦١٤٦، ٦٤٨٩؛ ترمذي: ٢٨٤٩؛ ابن ماجه: ٣٧٥٧]

تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے۔ ماسوائے حق تعالیٰ کے ہر ایک شے لغو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ [اُمَيَّةُ] بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ)).

[راجع: ٥٨٨٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو صلت کا بیٹا امیہ اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا)۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:((اِنْ اَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ [اُمَيَّةُ] ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ)). [راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:((اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَآءُ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)). [راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ:((اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. مَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

[راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: ((يَرِيْهِ)).

[بخاري: ٦١٥٥؛ ابن ماجه: ٣٧٥٩، ٣٧٦٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٤) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:((لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)).

سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

[ترمذی: ٢٨٥٢؛ ابن ماجہ: ٣٧٦٠]

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لئے کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بھرا بعض علما نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگر اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برا اس کا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفا اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہوگا وہ رات دن شعر میں مصروف ہوگا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

(٥٨٩٥) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُذُوا الشَّيْطٰنَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ٧٨ میل پر مدینہ سے) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ اللَّعْبِ بِالنَّرْدَشِيْرِ.

باب چوسر کھیلنا حرام ہے۔

(٥٨٩٦) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ)).

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔''

[ابو داود: ٤٩٣٩؛ ابن ماجہ: ٣٧٦٣]

فائدہ: معاذ اللہ! چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علما رحمۃ اللہ علیہم کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو تب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب خواب کے بیان میں

بَابٌ فِيْ كَوْنِ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَأَنَّهَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ.

باب: خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔

(٥٨٩٧) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّیْ لَا أُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

[بخاری: ٥٧٤٧، ٦٩٨٤، ٦٩٩٥، ٧٠٠٥، ٧٠٤٤؛ ابوداود: ٥٠٢١؛ ترمذی: ٢٢٧٧]

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ ابوقتادہ سے ملا، ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھوتھو کرے (بغیر تھوک کے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٨) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِمْ قَوْلَ اَبِیْ سَلَمَةَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّیْ لَا أُزَمَّلُ. [راجع:٥٨٩٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ابوسلمہ کی بات کہ میں خواب دیکھا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا أُعْرٰى مِنْهَا وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ حِيْنَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)). [راجع:٥٨٩٧]

اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے اس میں ابوسلمہ قول ذکر نہیں کیا گیا اور یونس راوی کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ''جب وہ نیند سے بیدار ہو تو تھوکے تین بار اپنی بائیں جانب۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٠) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ [بِاللّٰهِ] مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ : إِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَمَا اُبَالِيْهَا . [راجع: ۵۸۹۷]

پر بھاری ہوتا۔ جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پروا نہ رہی۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۱) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ : فَإِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِيْ سَلَمَةَ إِلَى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: ((وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھوتھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جائے۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۲) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَإِنْ رَاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ)). [راجع: ۵۸۹۷]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا شیطان کی طرف سے' پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہو اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

فائدہ: تا کہ عمدہ تعبیر بیان کرے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر کرے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

(۵۹۰۳) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ: قَالَ : كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ: وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَإِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَإِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا' انہوں نے کہا: میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ

مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). [راجع:٥٨٩٧]

ہوگا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ:((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)). [ابوداود: ٥٠٢٥؛ ابن ماجه: ٣٩٠٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا اس سے پھر جائے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَّا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ)) قَالَ: ((وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا قیامت قریب آ جائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سے سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے: ایک تو نیک خواب جو خوش خبری ہے اللہ کی طرف سے، دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے، تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔" ایوب نے کہا: میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

[ابوداود: ٥٠١٩؛ ترمذی: ٢٢٧٠]

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ذکر ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیالیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھبیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے، اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعض نے کہا: مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا۔ خطابی نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا، اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کا پابند رہنا ہے۔ اور طوق جہنمیوں کی صفت ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٥٩٠٦) عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[ترمذی:٢٢٩١]

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ ؓ پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ: ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

[بخاری: ٧٠١٧]

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٩) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[بخاری: ٦٩٨٨؛ ابوداود: ٥٠١٨؛ ترمذی: ٢٢٧١]

○ ○ ○ ○

(٥٩١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

انس ؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). [ابن ماجه: ٣٨٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٩١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تُرٰى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ:((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے۔'' ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ ''نیک خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔''

(٥٩١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩١٤) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا

یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

الْإِسْنَادِ.

○ ○ ○ ○

(٥٩١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). [ابن ماجه:٣٨٩٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩١٧) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٥٩١٨) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: ((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ''نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي)).

باب: رسول اللہ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو ہی دیکھا۔

(٥٩١٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھی کو دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

فائدہ: ابو باقلانی نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے۔ لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے' اور کبھی دیکھنے والا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ ﷺ کی داڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ ﷺ کو ایک ہی وقت دو مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ مازری نے کہا: حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بقا نکلتی ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ ﷺ کو مطابق آپ ﷺ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ ﷺ کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق و باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(٥٩٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي)).

[بخاري: ٦٩٩٣، ٦٩٩٦؛ ابوداود: ٥٠٢٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

(٥٩٢١) وَقَالَ: فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ:

ابو سلمہ نے کہا کہ ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَّآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ)). مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔''

فائدہ۔مراد وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے ملے گا۔یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا۔اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ ﷺ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں کو نہ ہوگا مجھے دیکھے گا۔

(۵۹۲۲) عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَآءً مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [راجع: ۵۹۲۱]

زہری کے بھتیجے نے بیان کیا اور مذکورہ دونوں حدیثوں کی اسناد کے مطابق یونس کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۲۳) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَّآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَّتَمَثَّلَ فِيْ صُوْرَتِيْ)) وَقَالَ: ((إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِي الْمَنَامِ)). [ابن ماجه:۳۹۰۲]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے کہ شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۹۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَّآنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَّتَشَبَّهَ بِيْ.))

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنا لے۔''

بَابُ لَا يُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِي الْمَنَامِ.

باب: شیطانی خواب بیان کرنے کی ممانعت۔

(۵۹۲۵) عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِيٍّ جَآءَهُ فَقَالَ: إِنِّيْ حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ)). [ابن ماجه:۳۹۱۳]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔آپ ﷺ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا ''جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔''

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو اور بے ہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آئے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا' بیمار دیکھے تو شفا ہو گی' قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا' جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا' مغموم دیکھے تو خوشی ہو گی' خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہو گا واللہ اعلم بالصواب۔

(۵۹۲۶) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: جَآءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ: ((لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) وَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ)). [ابن ماجه: ٣٩١٢]

رہا ہے۔ میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیل کھیلتا ہے خواب میں۔“ جابر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اس کے بعد آپ ﷺ خطبہ میں فرماتے تھے: ”کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلے خواب میں۔“

○ ○ ○ ○

(٥٩٢٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَنُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: ((إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ((الشَّيْطَانَ)). [راجع: ٥٩٢٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا ”جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا.

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان۔

(٥٩٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! بِأَبِي أَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اُعْبُرْهَا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ ﷺ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا، پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی پھر وہ جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا کہہ۔“ ابوبکر نے کہا: وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے۔ گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعض کو بہت قرآن یاد ہے اور بعض کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں پھر اللہ آپ ﷺ کو اسی

وَالْعَسَلِ فَالْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهُ وَلِيْنُهُ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُبِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَأْخُذُبِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَأَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا)) قَالَ: فَوَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ ؟ قَالَ: ((لَا تُقْسِمْ)).

[بخاري: ٧٠٤٦، ٧٠٠٠؛ ابوداود: ٣٢٦٧، ٣٢٦٩، ٤٦٣٣؛ ابن ماجه: ٣٩١٨]

دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ ﷺ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح سے چڑھ جائے گا پھر ایک شخص اور تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جائیگا اور وہ بھی چڑھ جائے گا اور مجھ سے بیان کیجیے یا رسول اللہ! میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلط۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ تو نے غلط کہا۔'' ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! آپ بیان کیجیے میں نے کیا غلطی کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم مت کھا۔''

فائدہ۔ اور غلطی بیان نہیں کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ ﷺ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ ﷺ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود آپ ﷺ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جوڑا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی لیکن حضور ﷺ نے اس کو پورا نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری ہے جب اس میں کوئی مفسدت نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدت ہوگی وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا نامناسب تھی۔ (نووی رحمہ اللہ مختصرًا)

(٥٩٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔ [راجع: ٥٩٢٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس، جب آپ ﷺ احد سے لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ اَحْيَانًا يَقُوْلُ : عَنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا ہے کہ سند کے بیان کرنے میں راوی نے کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا اور کبھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا۔

ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ اَرَى اللَّيْلَةَ. [راجع: ٥٩٢٨]

○ ○ ○ ○

(٥٩٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ: ((مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ)) قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٥٩٢٨]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے: ''جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٥٩٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ)). [ابوداود: ٥٠٢٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے۔ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔''

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی' بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(٥٩٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دے۔ میں نے بڑے کو دے دی۔''

(٥٩٣٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے خواب دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن' پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی، آگے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب

كَانَ فَإِذَا هُوَ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَاهُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِىْ آتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ)).

[بخاري: ٣٦٢٢، ٣٩٨٧، ٤٠٨١، ٧٠٣٥، ٧٠٤١؛ ابن ماجه: ٣٩٢١]

کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ لوگ مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد' اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔"

فائدہ: یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ ﷺ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیاء اللہ کے بھی خواب اور کشف سچ ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا کے خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

(٥٩٣٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ : اِنْ جَعَلَ لِىْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ، فَقَدِمَهَا فِىْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهٗ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِىْ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيْدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِىْ اَصْحَابِهٖ قَالَ : لَوْ سَاَلْتَنِىْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ اَتَعَدّٰى اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّىْ لَاَرَاكَ الَّذِىْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّىْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِنَّكَ اُرَى الَّذِىْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ)) فَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِىْ يَدَىَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِىْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِىَ اِلَىَّ فِى الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا: اگر محمد ﷺ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا: "اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں گا اور میں اللہ کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ ﷺ کا صحیح ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھے میری طرف سے جواب دے گا۔" پھر آپ ﷺ وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت محمد ﷺ نے کیا فرمایا: "تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ سے سونے کے دو کنگن دیکھے، وہ مجھ کو

فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنَسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ)) . [بخاري: ٣٦٢٠، ٤٣٧٣، ٧٤٦١؛ ترمذي: ٢٢٩٢]

برے معلوم ہوئے، خواب میں ہی مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار، میں نے پھونکا، وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں عنسی تھا صنعا والا اور دوسرا مسیلمہ تھا یمامہ والا۔"

فائدہ۔ صنعاء یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت محمد ﷺ کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ یعنی ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرت محمد ﷺ کے سامنے میروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے۔ وہاں مسیلمہ کذاب حضرت محمد ﷺ کی شراکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا، لیکن وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فتح اسلام دکھا دی، صرف ان دو مردود سے دعویٰ نبوت ہوا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں تو اس کی تعبیر تنگ دستی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے ہوئے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخیار)

(٥٩٣٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوَضَعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَا رَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ)).

[بخاري: ٧٠٣٦، ٤٣٧٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھے بھاری لگے اور رنج ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا ہے' دوسرا یمامہ کا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٣٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: هَلْ رَّاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا)) . [بخاري: ٨٤٥، ١٣٨٦، ١١٤٣، ٢٠٨٥، ٢٧٩١، ٣٢٣٦، ٣٣٥٤، ٤٦٧٤، ٦٠٩٦، ٧٠٤٧؛ ترمذي: ٢٢٩٤]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: "تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔"

○ ○ ○ ○

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفَضَائِلِ

فضیلتوں کا بیان

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ.

باب: نبی ﷺ کے نسب مبارک کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنے کا بیان۔

(۵۹۳۸) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ إِسْمٰعِيْلَ علیہ السلام وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)).

[ترمذی:۳۶۰۵، ۳۶۰۸]

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ فرماتے تھے: ”اللہ جل جلالہ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو (برابر) نہیں ہو سکتے، اسی طرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں۔ البتہ مطّلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۵۹۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ تَفْضِيْلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ ساری مخلوقات میں سب سے افضل ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔

(۵۹۴۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوَّلُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلی میری قبر پھٹے گی

مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ)). [ابو داود:٤٦٧٣]

اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

فائدہ: اگرچہ آپ ﷺ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ ﷺ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا۔ اور سرداری آپ ﷺ کی بخوبی کھل جائے گی، اور یہ کلمہ آپ ﷺ نے فخر کی وجہ سے نہیں فرمایا، جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی سے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [٩٣/الضحیٰ:١١] دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔ اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں، اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے۔ ''پیغمبروں میں سے ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو۔'' اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، بعد اس کے آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے، تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے، چوتھے یہ کہ اس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو، پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفضیل نہیں ہے، بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابٌ فِيْ مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی ﷺ کے معجزوں کا بیان۔

(٥٩٤١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّأُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ. [بخاری:٢٠٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا تو ایک ٹب لایا گیا پھیلا ہوا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ (٦٠) سے اسی (٨٠) آدمی تک نے وضو کیا ہوگا، میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تِلْكَ الْاِنَاءِ يَدَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ: فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ. [بخاری: ١٦٩، ٣٥٧٣؛ ترمذی: ٣٦٣١؛ نسائی: 76]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا' پانی نہ ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا، اور لوگوں کو حکم دیا اس میں سے وضو کرنے کا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٤٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ۔ قَالَ: وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا ثَمَّهْ۔ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب زوراء میں تھے، اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام

اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوْا يَااَبَاحَمْزَةَ؟ قَالَ: كَانُوْا زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحمزہ! کتنے آدمی اس وقت ہوں گے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: قریب تین سو آدمیوں کے تھے۔ (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)۔

(٥٩٤٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِيَ بِاِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهٗ اَوْ قَدْرَمَا يُوَارِيْ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَحَدِيْثِ هِشَامٍ. [بخاری:٣٥٧٢]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ زوراء میں تھے' آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھپتی تھیں، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٥٩٤٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَازَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَصَرْتِيْهَا؟)) فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَوْ تَرَكْتِهَا مَازَالَ قَائِمًا.))

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام مالک رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھی تحفہ کے طور پر' پھر اس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام مالک رضی اللہ عنہا اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا اسی طرح ہمیشہ اس کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک رضی اللہ عنہا نے (حرص کر کے) اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔''

(٥٩٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهٗ فَاَطْعَمَهٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهٗ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْلَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ سے کھانا مانگتا تھا، آپ ﷺ نے اس کو آدھا وسق جو دیے۔ (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پھر وہ شخص اور اس کی بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے ماپا اس کو' پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس کو نہ ماپتے تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے، اور وہ ایسا ہی رہتا۔'' (کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسا جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی پھر برکت کہاں رہے گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٤٧) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ:

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی۔ آپ ﷺ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی، اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، ایک دن آپ ﷺ نے نماز میں دیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے، پھر نکلے اس کے بعد تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی، بعد اس کے فرمایا: ''تم کل اللہ چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے، اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جائے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو

((اِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَاْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَآءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ)) فَجِئْنَا هَا قَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَآءٍ قَالَ: فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَآئِهَا شَيْئًا)) قَالَا: نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ قَالَ: ثُمَّ غَرَفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ قَالَ: وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَآءٍ مُنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ: غَزِيْرٍ شَكَّ اَبُوْ عَلِيٍّ اَيُّهُمَا قَالَ۔ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: ((يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَاهٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا))۔ [راجع:١٦٣١]

اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک میں نہ آؤں۔'' معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم اس چشمے پر پہنچے، ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے، اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتے کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا۔ وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا: ''تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا۔'' انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سنایا، پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیوں اور جانوروں کو) بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے گا۔'' (یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا، اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٤٨) عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِّامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْرُصُوْهَا)) فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ: ((اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ))۔ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ

ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے، جو ایک عورت کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے۔'' ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے میں وہ دس وسق معلوم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا: ''تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آئیں، اگر اللہ چاہے۔'' پھر ہم لوگ آگے چلے، یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کی رات زور کی آندھی چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دے۔ پھر ایسا ہی ہوا زور کی آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا، اس کو ہوا اڑا لے گئی، اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ لایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب لکھا اور ایک

إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْدٰى لَهٗ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا: ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟)) فَقَالَتْ: عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَآ اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي [عَبْدِ] النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اَلَمْ تَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُوْرَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا اٰخِرًا فَقَالَ ((اَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ)). [راجع:۳۳۷۱]

چادر تحفہ بھیجی۔ پھر ہم لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے، آپ ﷺ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا، کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا: پورا دس وسق نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے، اور جس کا جی چاہے ٹھہر جائے۔ ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھلائی دینے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طابہ ہے۔'' (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں، (کیوں کہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پھر بنی عبدالاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔'' پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے نہیں سنا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا، یہ سن کر سعد نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۹۴۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:۳۳۷۱]

عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے (اس روایت میں) آپ ﷺ کے اس فرمان تک ہے کہ ''انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے۔'' اور اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ والے واقعہ کا ذکر نہیں کیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایلہ والوں کے لیے ان کا ملک لکھ دیا اور وہیب کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا۔

فائدہ۔ اس حدیث میں کئی معجزے ہیں۔ آپ ﷺ کے ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا، دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے، تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

بَابُ تَوَكُّلِهٖ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِصْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ مِنَ النَّاسِ.

باب: آپ ﷺ کا ذاتِ باری پر توکل اور اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کو لوگوں کے شر سے بچانے کا بیان

(٥٩٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: غَزَوْنَامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِيْ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَجُلًا اَتَانِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِيْ فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ لِيْ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ)) ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:١٩٤٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جہاد کو گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف۔ ہم نے آپ ﷺ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آپ ﷺ ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص میرے پاس آیا' میں سو رہا تھا، اس نے تلوار اتار لی، میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آ گئی۔ وہ بولا: اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ'' پھر دوسری بار اس نے یہی کہا، میں نے کہا ''اللہ'' یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: سبحان اللہ توکل' بہادری' استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے، یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں، پر امتحان کے وقت سٹی گم ہو جاتی ہے، میں نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذرا سی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے بعض نے زہر کھا لیا اور جان دی، لا حول ولا قوة، یہ حدیث بھی آپ ﷺ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے، اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے۔

(٥٩٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ وَّمَعْمَرٍ. [راجع:١٩٤٩]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ ﷺ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے۔ ایک روز دوپہر کے وقت۔ پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٥٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:١٩٤٩]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع میں پہنچے۔ زہری کی حدیث کے مانند نقل کیا اور اس میں آپ ﷺ کے تعرض نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَابُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے

مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ.

ہیں اس کی مثال کا بیان۔

(۵۹۵۳) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ)). [بخاری:۷۹]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مثال اس کی جو اللہ نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم، ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین پر، اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا، اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا، اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا، اس نے اس پانی کو سمیٹ رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے، لوگوں نے اس سے پیا اور پلایا چرایا (بخاری کی روایت میں زَرَعُوْا ہے یعنی کھیتی کی اس سے) اور کچھ حصہ اس کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے، نہ گھاس اگائے، (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا۔) تو یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز سے جو مجھ کو عطا فرمائی، اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت کو قبول نہ کیا جس کو میں دے کر بھیجا گیا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں، اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں۔

قسم اول: جو پانی سے زندہ ہوتی ہے، گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے، لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس کی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، آپ بھی عمل کیا، لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔

دوسری قسم: وہ جو خود نہیں اگاتی، لیکن پانی روک رکھتی ہے، اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے، یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا، لیکن اس کو اتنا فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے، خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔

تیسری قسم: چکنی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتی ہے نہ پانی تھمتا ہے، یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ کی ہو، نہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ شَفَقَتِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اُمَّتِهٖ وَمُبَالَغَتِهٖ فِیْ تَحْذِيْرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی اور نقصان دہ چیزوں سے ڈرانے کا بیان۔

(۵۹۵۴) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ: يَاقَوْمِ! اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَآءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا، (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں واضح ڈرانے والا ہوں، سو جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعض نے اس کا کہنا مانا، وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے، اور آرام سے چلے گئے، اور

فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ)). [بخاري:٦٤٨٢، ٧٢٨٣]

بعض نے جھٹلایا، وہ صبح تک اسی جگہ رہے، اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر ٹوٹ پڑا، ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا مانا، اور جھٹلایا سچے دین کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کر اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا، اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

(٥٩٥٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَآبُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ)). [ترمذي:٢٨٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے، جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھادھند اس میں گر پڑتے ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں، اور حضور ﷺ کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں، جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے، پر افسوس کہ نادان حرصی نہیں رکتے۔

(٥٩٥٦) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ابو الزناد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(٥٩٥٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَآبُّ الَّتِيْ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے، اور وہ شخص ان کو روکنے لگا، لیکن وہ نہ رکے اس میں گرنے لگے، میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں، اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ، اور تم نہیں مانتے اسی میں گھسے جاتے ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٥٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِيْ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، اور ٹڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے، اور وہ ان کو روکنے لگا، اسی طرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں، انگار سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ.

باب: آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بیان میں۔

(٥٩٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُوْنَ بِهِ يَقُوْلُوْنَ: مَارَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت۔ لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے: ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور میں وہی اینٹ ہوں۔'' (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٦٠) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا هَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَا وَضَعْتَ هٰهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ)) فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کی زیبائش کی، آرائش دی اور پورا کیا، مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے، اور ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ کہنے لگے، مکان والے سے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی، تو تیری عمارت پوری ہو جاتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اینٹ میں ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٦١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ)) قَالَ: ((فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے۔ اور ان کی زیبائش کی، آرائش کی اور مکمل کیا۔ مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب لوگ اس کے گرد گھومنے لگے۔ ان کو وہ عمارت پسند آئی، وہ مکان والے سے کہنے لگے: تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی تو تیری عمارت مکمل ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں یہ ہے کہ ''میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیا ہوں۔''

(٥٩٦٢) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور پہلے نبیوں کی مثال۔'' پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٥٩٦٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور، دوسرے پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے، جس نے ایک گھر بنایا

فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ)).

[بخاری:٣٥٣٤؛ ترمذی:٢٨٦٤]

اس کو پورا کیا اور تمام کیا، پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا، اور لگے تعجب کرنے اور کہنے لگے: کاش! یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس اینٹ کی جگہ ہو میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٤) عَنْ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: بَدَلَ۔ اَتَمَّهَا۔ اَحْسَنَهَا.

سلیم سے انہی اسناد کے ساتھ اس کی مثل روایت ہے اور اس میں پو کی بجائے آرائش دیا ہے۔

بَابٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا.

باب: اس بات کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ امت پر کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کی ہلاکت پہلے نبی کو بلا لیتا ہے۔

(٥٩٦٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَهَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جب کسی امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی ہلاکت سے پہ جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اور جب کسی امت کو چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس کے نبی کے سامنے، اور نبی ا تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

باب: حوض کوثر کا بیان۔

(٥٩٦٦) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاری:٦٥٨٩]

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔'' (یعنی آگے تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا، اور تمہارے پلانے کا سامان در کروں گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں، اور ان پر ایمان لانا فرض ہے، اور روایت کیا اس کو متعدد صحابہ نے، یہاں تک کہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٥٩٦٧) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٩٦٦]

جندب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٨) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ

ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَهْلًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ)) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَ نُعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ.

[بخاري: ٧٠٥٠، ٧٠٥١]

پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر، جو وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں، پھر وہ روک دیئے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٦٩) قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ: ((إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي)).

میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں جواب ملے گا، تم نہیں جانتے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے، جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے) میں کہوں گا تو دور رہو۔ دور ہو جس نے اپنا دین بدل دیا میرے بعد۔"

فائدہ۔ قاضی عیاض ؒ نے کہا: بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا، اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور بعض نے کہا: اس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی، یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہوگا، بلکہ اور عذاب ہوگا۔ (نووی ؒ)

(٥٩٧٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ)).

ابو سعید خدری ؓ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ یعقوب نے حدیث بیان کی۔

(٥٩٧١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا)). [بخاري: ٦٥٧٩، ٦٥٩٣، ٧٠٤٨]

عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (یعنی طول اور عرض یکساں ہے) اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے، اس پر جو آبخورے رکھے ہیں، ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر ہے جو اس میں سے پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٢) قَالَ: وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أُنَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ: أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللّٰهِ

عبداللہ نے کہا: اسماء بنت ابی بکر ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر رہوں گا، دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں، اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں، جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کیے، اللہ کی قسم تمہارے بعد ذرا

مَابَرِحُوْا بَعْدَكَ يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ)).

قَالَ: فَكَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا.

نہ ٹھہرے، ایڑیوں پر لوٹ گئے۔'' (اسلام سے پھر گئے ان لوگوں میں خارجی بھی داخل ہیں، جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سے الگ ہو گئے، اور مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر عمل نہ کیا، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو ستایا، اور شہید کیا۔ معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے: یا اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں فتنہ ہونے سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: [يَقُوْلُ] وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ اَصْحَابِهٖ: ((اِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِيْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ: اَيْ رَبِّ! مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَاعَمِلُوْا بَعْدَكَ مَازَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے: ''میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں اللہ کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے، میں کہوں گا: اے رب یہ میرے لوگ ہیں، اور میری امت کے لوگ ہیں، پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے''۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بنام معلوم نہیں ہوتا، یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں، اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

(٥٩٧٤) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِيْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَيُّهَا النَّاسُ!)) فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ: اسْتَاْخِرِيْ عَنِّيْ قَالَتْ: اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَآءَ فَقُلْتُ: اِنِّيْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَاِيَّايَ لَايَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّيْ كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ: فِيْمَ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: سُحْقًا)).

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اے لوگو!'' یہ سن کر میں نے لڑکی سے کہا: سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آئے پھر ہٹایا جائے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، میں کہوں گا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں؟ جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں) میں کہوں گا: تو دور ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ- وَهِيَ تَمْتَشِطُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ!)) فَقَالَتْ لِمَا شِطَتِهَا: كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کی آواز کو منبر پر، اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں، انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا: بس کر۔ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِيَ الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ! مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا)). [بخاري: ١٣٤٤، ٣٥٩٦، ٤٠٤٢، ٤٠٨٥، ٦٤٢٦، ٦٥٩٠؛ ابوداود: ٣٢٢٣، ٣٢٢٤؛ نسائي: ١٩٥٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں، پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا: ”میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، اور گواہ ہوں گا اور قسم اللہ کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں، اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں یا زمین کی کنجیاں اور اللہ کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آ کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو، مسلمانوں نے حضرت ﷺ کے چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی، معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے لڑے، اور یزید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اور فتنوں کی تار بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے۔ کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے۔ آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

[1] خزانوں سے مراد ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے۔

(٥٩٧٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا: ”میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو، پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے۔“

فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)).

قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَتْ اٰخِرَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. [راجع:٥٩٧٦]

عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آخری بار میرا دیکھنا تھا آپ ﷺ کو منبر پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٧٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)). [بخاري:٦٥٧٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا، پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا: اے مالک میرے! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں جانتے' انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد''۔

(٥٩٧٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ)). [راجع:٥٩٧٨]

اعمش نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس میں اَصْحَابِي اَصْحَابِي کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٩٨٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ: سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ.

[بخاري:٦٥٧٦، ٧٠٤٩]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اعمش کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں اور شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں عَنْ مُغِيْرَة کی جگہ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٨١) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيْرَةَ. [بخاري: ٦٥٧٥]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اعمش اور مغیرہ دو کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥٩٨٢) عَنْ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: ((الْاَوَانِيْ)) قَالَ: لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: ((تُرٰى فِيْهِ الْاٰنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ)). [بخاري:٦٥٩١]

حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ۔'' (ایک مہینہ کی مسافت) مستورد نے کہا: تم نے آپ ﷺ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا، حارثہ نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: ''تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔''

(٥٩٨٣) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَ ذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ. [راجع:٥٩٨٢]

حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ اسی طرح اپنے حوض کے بارے میں بیان فرماتے تھے۔ اور پھر حوض کی روایت مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی اور اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٩٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ)). [ابوداود:٤٧٤٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے''۔

(۵۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم
: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ
رُحَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى ((حَوْضِي)).
[بخاري:٦٥٧٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا۔ (جس کا فاصلہ) جرباء اور اذرح کے فاصلہ جتنا ہوگا۔“ اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ((حَوْضِي)) ”میرے حوض۔“ کے الفاظ ہیں۔

(۵۹۸ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
ادَ وَقَالَ عُبَيْدُاللهِ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: قَرْيَتَيْنِ
لشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ
ن بِشْرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: دو گاؤں ہیں شام میں، ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم
ثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں جیسا کہ عبیداللہ نے حدیث بیان کی۔

(۵۹۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم
: ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ
ذْرُحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ
شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح، اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح جو وہاں آئے گا اور اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“

(۵۹۸۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ
لهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ
سَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا! فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ
لْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ
يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ
الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ
طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا
مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ)). [ترمذي:٢٤٤٥]

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو، وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں سے پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا آخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر نہیں ہے) اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پئے پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے، جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے۔ (یہ دونوں شام کے شہر ہیں) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔“

(۵۹۹۰ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ: ((إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ
الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ
عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ: ((مِنْ مُقَامِي إِلَى عَمَّانَ)).
وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ: ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لیے میں اپنی لکڑی سے ماروں گا۔ یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ آئے گا“۔ (اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی، انہوں نے دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخرت میں ان کی

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَّالْاٰخَرُ مِنْ وَّرِقٍ)).

مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ پئیں گے) پھر پوچھا گیا آپ ﷺ سے اس کا حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے یہاں سے عمان۔'' پھر پوچھا گیا: اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے، ایک پرنالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا''۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٩١) عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ)).

قتادہ نے ہشام سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر ہوں گا۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٩٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ: هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ: وَسَمِعْتُهُ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ: انْظُرْلِي فِيهِ فَنَظَرَلِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے حدیث حوض بیان کرتے ہیں۔ (محمد بن بشار کہتے ہیں) کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تو نے یہ حدیث ابوعوانہ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے: (ہاں!) اور میں نے یہ حدیث شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ تو میں نے کہا! وہ بھی مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے وہ بھی مجھ سے بیان کردی۔

(٥٩٩٣) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَاَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْاِبِلِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں اجنبی اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔''

(٥٩٩٤) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [بخاری:٢٣٦٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان فرمائی۔

(٥٩٩٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الْاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)). [بخاری:٦٥٨٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن تعداد میں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩٩٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا اِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَاَقُولَنَّ: اَيْ رَبِّ اُصَيْحَابِي اُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں ان کو دیکھ لوں گا، اور وہ میرے سامنے کردیئے جائیں گے تو اٹکائے جائیں گے میرے پاس آنے سے۔ میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں۔ جواب ملے گا، تم نہیں جانتے' جو

[بخاري:٦٥٨٢]

انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد۔"

(٥٩٩٧) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ: ((اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حدیث بیان فرمائی اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٩٩٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَالْمَدِيْنَةِ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔"

(٥٩٩٩) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا: اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَعَمَّانَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ: ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِيْ)). [ابن ماجه:٤٣٠٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ یوں کہا: جتنا مدینہ اور صنعاء ہے یا مدینہ اور عمان میں ہے۔ اور ابوعوانہ کی روایت میں لابتی حوضی کے الفاظ ہیں۔

(٦٠٠٠) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)). [ابن ماجه:٤٣٠٥]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٠٠١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهٗ وَزَادَ: ((اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ)).

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ زائد ہے کہ "وہ آسمان کے تاروں سے بھی زیادہ ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَآءَ وَاَيْلَةَ كَاَنَّ الْاَبَارِيْقَ فِيْهِ النُّجُوْمُ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر، اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آبخورے تاروں کی طرح ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٣) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه مَعَ غُلَامِيْ نَافِعٍ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)).

[راجع:٤٧١١]

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

٦٠٠٤ - عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامِ.

باب: فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

۶۰۰۴- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تھے (اللہ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)۔

٦٠٠٥ - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

۶۰۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں جبرئیل اور میکائیل کے ناموں کے ذکر نہیں ہے۔

بَابٌ فِي شُجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام وَتَقَدُّمِهِ لِلْحَرْبِ

باب: آپ کی شجاعت کا بیان

٦٠٠٦ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ (لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا) قَالَ (وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ) قَالَ وَكَانَ فَرَساً يُبَطَّأُ.

۶۰۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آ رہی تھی ادھر لوگ چلے، راہ میں رسول اللہ ﷺ لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

(٦٠٠٧) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). [بخاری: ٢٦٢٧، ٢٨٦٢، ٢٨٦٧، ٦٢١٢؛ ترمذی: ١٦٨٥، ١٦٨٦، ابو داؤد: ٤٩٨٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے، اور فرمایا: ''ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا''۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ: لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا. [راجع: ٦٠٠٧]

شعبہ نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارے لیے ایک گھوڑا تھا' اس میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کا ذکر نہیں ہے۔ حدیث خالد میں قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور خالد کی روایت میں عَنْ انس کی جگہ سَمِعْتُ أَنَسًا ہے۔

بَابُ جُوْدِهٖ ﷺ .

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان۔

(٦٠٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [بخاری: ٦، ١٩٠٢، ٣٢٢٠، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧؛ نسائی: ٢٠٩٤]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے، اور سب وقتوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی، اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے، اخیر مہینہ تک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن سناتے جب جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال دینے میں۔'' (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠١٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٦٠٠٩]

زہری نے انہی اسناد کے تحت اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کی ہے۔

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهٖ ﷺ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اخلاق کا بیان۔

(٦٠١١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ! مَا قَالَ لِي: أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا؟ وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا. زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ: لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک، اللہ کی قسم کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اف نہ کہا تھا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا، جو خادم کو کرنا چاہیے تھا۔

يَذْكُرُ قَوْلَهُ وَ اللّٰهِ!

○ ○ ○ ○

(٦٠١٢) عَنْ اَنَسٍ ﷺ بِمِثْلِهِ. [بخاری:٦٠٣٨]

انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٦٠١٣) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ! مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَّمْ اَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَ هٰكَذَا؟ [بخاری:٢٧٦٨، ٦٩١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، اور آپ ﷺ کے پاس لے گئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! انس رضی اللہ عنہ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہے گا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت کی سفر اور حضر میں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا: تو نے کیوں کی اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا: تو نے کیوں نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠١٤) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِيْ قَطُّ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟ وَ لَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی نو برس تک۔ میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

(٦٠١٥) عَنْ اَنَسٍ ﷺ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلَى الصِّبْيَانِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: ((يَا اُنَيْسُ! اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

[ابوداود:٤٧٧٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، ایک دن آپ ﷺ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ ﷺ حکم دیتے ہیں، آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا، آپ ﷺ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انیس رضی اللہ عنہ (یہ تصغیر ہے انس رضی اللہ عنہ کی پیار سے آپ ﷺ نے فرمایا) تو وہاں گیا ہے جہاں میں نے حکم دیا تھا۔'' میں نے عرض کیا: جی ہاں جاتا ہوں یا رسول اللہ۔

(٦٠١٦) قَالَ اَنَسٌ ﷺ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِيْنَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ اَوْلِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا.؟

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نو برس تک آپ ﷺ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا: ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا ہو: کیوں نہیں کیا۔

(٦٠١٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا.

زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

[راجع:١٥٠٠]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ سَخَائِهِ ﷺ .

باب: آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔

(٦٠١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: ((لَا)).

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ ﷺ نے انکار نہیں فرمایا (بلکہ دے دی)۔

(٦٠١٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

جابر بن عبداللہ ؓ سے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث مروی ہے۔

[بخاري:٦٠٣٤]

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٠) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: مَاسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ: فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ .

انس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ ﷺ نے نہ دی ہو۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں ایک جگہ ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے، لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے، اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں نہ اور مالوں میں سے' کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو، کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعض نے سوائے زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ انتھی مختصراً۔

(٦٠٢١) عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَآءً اَمَّا يَخَافُ الْفَقْرَ. فَقَالَ اَنَسٌ: اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں، آپ ﷺ نے اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، اللہ کی قسم! محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا۔ انس ؓ نے کہا: ایک شخص کا مسلمان ہونا محض دنیا کے لیے پھر وہ مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

فائدہ۔ بعض نسخوں میں فَمَا يُسْلِمُ کے بدلے "فَمَا يُمْسِيْ" ہے، یعنی ایک رات بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ علیہ السلام کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا۔

(٦٠٢٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ

ابن شہاب سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا، پھر آپ ﷺ سب مسلمانوں سمیت جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دِيْنَهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْطَانِيْ وَاِنَّهُ لَاَ بْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيْنِيْ حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ. [ترمذی:٦٦٦]

نکلے، وہ حنین میں لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ کو سو اونٹ دیئے، پھر سو دیئے پھر سو دیئے، صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے دیا مجھ کو جو دیا، اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں برے تھے، آپ ﷺ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے، یہاں تک سب لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ قَدْجَاءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْدَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ قَدْجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) فَحَثٰى اَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ: خُذْمِثْلَيْهَا. [بخاری: ٢٢٩٦، ٢٥٩٨، ٢٦٨٣، ٣١٣٧، ٤٣٨٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آئے تو میں تجھ کو اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔" (یعنی تین لپ بھر کر) پھر آپ ﷺ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ ﷺ کے بعد۔ انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کے لیے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کچھ وعدہ کیا ہو۔ یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آئے۔ یہ سن کر میں کھڑا ہوا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا۔ یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لپ بھرا' پھر مجھ سے کہا: اس کو گن۔ میں نے گنا وہ پانچ سو نکلے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا دو گنا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّامَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [راجع:٦٠٢٣]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جب نبی ﷺ وصال فرما گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا نبی اکرم ﷺ پر قرض ہو یا کسی سے آپ ﷺ نے وعدہ کیا ہو تو وہ آدمی ہمارے پاس آئے۔ باقی روایت ابن عیینہ کی حدیث کی مانند بیان کی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعُهُ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

باب: آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

٦٠٢٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ. فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي، إِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ، امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ: أَبُو سَيْفٍ. فَانْطَلَقَ يَأْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهُ. فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهِ. قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا. فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَيْفٍ! أَمْسِكْ. جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَأَمْسَكَ. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ. فَضَمَّهُ إِلَيْهِ. وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ. فَقَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ. وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا. وَاللّٰهِ! إِبْرَاهِيْمُ! إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ".

٦٠٢٥- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا، پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابوسیف تھا۔ آپ ایک روز چلے ابوسیف کے پاس، میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ جب ابوسیف کے گھر پر پہنچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھویں سے بھر گیا تھا میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا اے ابوسیف! ذرا ٹھہر جا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے وہ ٹھہر گیا۔ آپ نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ فرمایا۔ انسؓ نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں) قسم اللہ کی اے ابراہیم! ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں۔

٦٠٢٦- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ. فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ. فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ. وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا. فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ. ثُمَّ يَرْجِعُ. قَالَ

٦٠٢٦- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی میں (عوالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس)۔ آپ جایا کرتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے پھر انا کے گھر تشریف لے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیوں کہ انا کا خاوند لوہار تھا۔ آپ بچے کو

(٦٠٢٥) ☆ معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبروں کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ)).

میرا بیٹا ہے، اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو انائیں ملی ہیں، جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گی"۔

(٦٠٢٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ فَقَالُوا: لَكِنَّا وَاللَّهِ! لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ)). وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). [ابن ماجه:٣٦٦٥]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو۔ وہ بولے: ہاں۔ پھر بولے: قسم اللہ کی ہم تو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں کیا کروں اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٠٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). [ابوداود:٥٢١٨؛ ترمذي:١٩١١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیار کر رہے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولا: یا رسول اللہ ﷺ میرے دس بچے ہیں میں نے ان سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو رحم نہ کرے گا (بچوں، یتیموں، عاجزوں اور ضعیفوں پر) اللہ بھی اس پر رحم نہ کرے گا"۔

(٦٠٢٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٣٠) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ)). [بخاري:٦٠١٣، ٧٣٧٦]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٠٣١) عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ. [ترمذي:١٩٢٢]

جریر رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے اعمش کی حدیث کی مانند روایت کرتے ہیں۔

بَابُ كَثْرَةِ حَيَائِهِ ﷺ

باب: آپ ﷺ کی شرم و حیا کا بیان۔

(٦٠٣٢) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. [بخاري: ٣٥٦٢، ٦١٠٢، ابن ماجه: ٤١٨٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ ﷺ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ ﷺ کے چہرے سے پہچان لیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: لیکن حیا کی وجہ سے آپ ﷺ زبان سے برا نہ کہتے، یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنہ میں سے ہیں اور جو ایمان کا جزو ہے۔

(٦٠٣٣) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا)).
قَالَ عُثْمَانُ: حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ [إِلَى] الْكُوْفَةِ. [بخاری:٣٥٥٩، ٣٧٥٩، ٦٠٢٩، ٦٠٣٥؛ ترمذی: ١٩٧٥]

مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کا تو کہا آپ ﷺ بدزبان نہ تھے اور نہ بدزبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: حسن خلقت صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حسن خلق یہ ہے کہ اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے' محبت رکھے، ان پر شفقت کرے، اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں، کبر اور غرور نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، مؤاخذہ اور غضب کو چھوڑ دے، طبری نے کہا: سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ انتھی۔

(٦٠٣٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٠٣٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ.

باب: آپ ﷺ کے تبسم اور حسن معاشرت کا بیان۔

(٦٠٣٥) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ [راجع:١٥٢٥]

سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ ﷺ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ ﷺ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ ﷺ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)۔

بَابُ رَحْمَتِهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ.

باب: آپ ﷺ کا عورتوں پر رحم کرنے کا بیان۔

(٦٠٣٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُوْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ)). [بخاری: ٦١٤٩، ٦١٦١، ٦٢٠٢، ٦٢٠٩، ٦٢١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجشہ تھا وہ حدی خوان خوش الحان (اچھی آواز والا) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! آہستہ آہستہ چل، اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ غلام خوش آواز تھا، اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں، اور جلد چلتے ہیں اور عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس واسطے آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی، اور بعض اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا، حضرت ڈرے کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جائے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جائے، اس واسطے منع فرمایا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عرب کی مثل ہے۔ اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا۔ یعنی سرود منتر ہے زنا کا۔

(٦٠٣٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِنَحْوِهِ. [راجع:٦٠٣٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(٦٠٣٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِهِ وَ سَوَّاقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: اَنْجَشَةُ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ! رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ)).

قَالَ: قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ: تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ. [راجع:٦٠٣٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا انکے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجشہ! آہستہ لے چل شیشوں کو۔'' (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا) ابوقلابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی۔ اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام سلیم رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کے ساتھ تھیں، اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! آہستہ لے چل شیشوں کو''۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ)) يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. [بخاری:٦٢١١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''آہستہ چل اے انجشہ! مت توڑ شیشوں کو۔'' یعنی ناتواں عورتوں کو تکلیف مت دے۔

(٦٠٤١) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ.

انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس میں گانے والے کی خوش آوازی کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ قُرْبِهِ ﷺ مِنَ النَّاسِ وَ تَبَرُّكِهِمْ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ.

باب: آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ ﷺ کی تواضع۔

(٦٠٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهِ وَرُبَّمَا جَاءَهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ ﷺ کے پاس آتا' آپ ﷺ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ﷺ ہاتھ ڈبو دیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

(٦٠٤٣) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَاَطَافَ بِهِ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے دیکھا حجام آپ ﷺ کا سر بنا رہا تھا اور اصحاب آپ ﷺ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین میں سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ ﷺ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہیں، اور ان سے برکت لینا درست ہے، پر جاہلوں کی طرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

(٦٠٤٤) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ: ((يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ)) فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. [ابوداود:٤٨١٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہ کہہ سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ماں فلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا۔" پھر آپ ﷺ نے راہ میں ان سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

فائدہ۔ یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ ﷺ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی۔ اور جواب دے دیا، حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

بَابُ تَرْكِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔

(٦٠٤٥) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

[بخاري:٣٥٦٠، ٦١٢٦؛ ابوداود:٤٧٨٥]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ ﷺ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ ﷺ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٦) عَنْ مُحَمَّدٍ، فِيْ رِوَايَةِ فُضَيْلٍ، ابْنِ شِهَابٍ، وَفِيْ رِوَايَةِ جَرِيْرٍ: مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن سند میں راوی مختلف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٧) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [بخاري:٦٨٥٣]

ابن شہاب نے بھی مالک کی حدیث کے مطابق روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپ ﷺ نے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٤٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ.

ہشام نے اسی سند کے ساتھ اس قول تک بیان کیا ہے کہ ((اَیْسَرَھُمَا)) آسان کام کو اختیار فرماتے۔ اور اس میں مَا بَعْدَ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٦٠٥٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْئًا مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ عورت کو نہ خادم کو، البتہ جہاد میں اللہ کی راہ میں مارا اور آپ ﷺ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر اللہ کے حکم میں خلل ڈالا، تو اللہ کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا، زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا)۔

(٦٠٥١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ. [ابن ماجه:١٩٨٤]

ہشام نے بھی انہی سندوں کے مطابق روایت کی ہے صرف کچھ کمی بیشی ہے۔

بَابُ طِيْبِ رِيْحِهٖ ﷺ وَلِيْنِ مَسِّهٖ.

باب: نبی ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو اور نرمی کا بیان۔

(٦٠٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے گھر جانے کو نکلے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا، سامنے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ خوشبو آپ ﷺ کے بدن کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ ﷺ خوشبو نہ لگائیں۔ اور اس پر آپ ﷺ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

(٦٠٥٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَسٌ: مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی، اور میں نے نہ دیباج نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہ ﷺ کے مبارک

دِيْبَاجًا وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

جسم میں تھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَ لَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَ لَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے، جیسے کشتی جھکی جاتی ہے، زہری نے کہا: یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ ﷺ کی ہتھیلی نرم تھی، اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ ﷺ کے جسم مبارک میں تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ طِيْبِ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّبَرُّكِ بِهٖ.

باب: آپ ﷺ کے پسینے کا خوشبو دار اور متبرک ہونے کا بیان۔

(٦٠٥٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَآءَتْ اُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ؟)) قَالَتْ: هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ.

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا، آپ ﷺ کو پسینہ آیا۔ میری ماں ایک شیشی لائی۔ آپ ﷺ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی، آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم ؓ یہ کیا کر رہی ہے۔“ وہ بولی: آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيْهِ قَالَ: فَجَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاَتَتْ فَقِيْلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ فِيْ بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ: فَجَآءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيْمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام سلیم ؓ کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے۔ وہ وہاں نہیں ہوتیں تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو رہے۔ وہ آئیں تو لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں، یہ سن کر وہ آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینہ آیا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ چمڑے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے، ام سلیم ؓ نے اپنا ڈبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشیوں میں

فَجَعَلَتْ تَنْشِفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيْرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعِيْنَ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: ((أَصَبْتِ)).

بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا: ”کیا کرتی ہے اے ام سلیم رضی اللہ عنہا۔“ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم برکت کے لیے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے ٹھیک کیا۔“ (اوپر گزر چکا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٠٥٧) عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ وَالْقَوَارِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟)) قَالَتْ: عَرَقُكَ أَدُوْفُ بِهِ طِيْبِي.

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے۔ وہ آپ ﷺ کے لیے ایک کھال بچھا دیتیں۔ آپ ﷺ اس پر سوتے اور آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا، تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اکٹھا کرتیں، اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ کیا کرتی ہے“۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

بَابُ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ وَحِيْنَ يَأْتِيْهِ الْوَحْيُ.

باب: سردی کے دنوں میں وحی کے دوران آپ ﷺ کو پسینہ آنے کا بیان۔

(٦٠٥٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيْضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر سردی کے دن میں وحی اترتی، آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٥٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: ((أَحْيَانًا يَأْتِيْنِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَأَعِي مَا يَقُوْلُ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جبکہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں“۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ پر سختی ہوتی اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا۔ (دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ وحی اترتے وقت سرخ ہوتا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھ ہو اور تَرَبَّدَ کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے تَرَبَّدَ ہوتا ہے پھر سرخی تو

دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے)۔

(٦٠٦١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ.

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ ﷺ سر جھکا لیتے اور آپ ﷺ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ ﷺ اپنا سر اٹھاتے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ ﷺ وَصِفَاتِهِ وَحُلْيَتِهِ.

باب: آپ ﷺ کے بال مبارک، آپ ﷺ کی صفات اور آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان۔

(٦٠٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. [بخاري:٣٥٥٨، ٣٩٤٤، ٥٩١٧؛ ابوداود:٤١٨٨؛ نسائي:٥٢٥٣؛ ابن ماجه: ٣٦٣٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے، (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ ﷺ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں، تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے) تو آپ ﷺ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس کے آپ ﷺ مانگ نکالنے لگے۔

فائدہ- نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے کہا: مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ ﷺ کا، اور ظاہر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اختیار کیا اس کو وحی سے، قاضی رحمہ اللہ نے کہا: لٹکانا بالوں کا پیشانی پر منسوخ ہے، اب وہ جائز نہیں، اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو، نہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے، اور مانگ نکالنا افضل ہے، اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی، اوائل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا، جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ ﷺ کو حکم نہ آتا۔ انتهٰى مختصرًا۔

(٦٠٦٣) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٠٦٢]

ابن شہاب نے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا.

باب: آپ ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

(٦٠٦٤) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) بال بہت تھے کانوں کی لو تک، آپ ﷺ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سکیا

حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ. [بخاری: ٣٥٥١، ٥٨٤٨؛ ابو داود: ٤٠٧٢، ٤١٨٤؛ ترمذی: ٢٨٠٠؛ نسائی: ٥٢٤٧، ٥٣٢٩]

کا جس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں) میں نے کسی کو آپ ﷺ سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٥) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. قَالَ: أَبُوْ كُرَيْبٍ: لَهُ شَعَرٌ. [ابو داود: ٤١٨٣؛ ترمذی: ١٧٢٤، ٢٨٠٠، ٣٦٣٥؛ نسائی: ٥٢٤٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا، آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے، اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٦) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ. [بخاری: ٣٥٤٩]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ ﷺ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے، نہ لمبے تھے بہت نہ ٹھگنے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا بیان۔

(٦٠٦٧) عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. [بخاری: ٥٩٠٥، ٥٩٠٦؛ نسائی: ٥٠٦٨؛ ابن ماجہ: ٣٦٣٤]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے۔ انہوں نے کہا میانہ تھے، نہ بہت گھونگریالے، نہ بالکل سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ. [بخاری: ٥٩٠٣، ٥٩٠٤؛ نسائی: ٥٢٥٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٦٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ. [ابو داود: ٤١٨٦؛ نسائی: ٥٢٤٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَيْنَيْهِ وَعَقِبَيْهِ.

باب: آپ ﷺ کے منہ مبارک' آنکھوں اور ایڑھیوں کا بیان۔

(٦٠٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ: قُلْتُ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيْمُ الْفَمِ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ؟ قَالَ: قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ.

[ترمذی:٣٦٤٦، ٣٦٤٧]

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے، ایڑیاں کم گوشت والی، سماک سے کہا شعبہ نے: ضلیع الفم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا: اشکل العینین کیا ہے؟ انہوں نے کہا: دراز شگاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا: منھوس العقبین کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایڑی کم گوشت والی۔

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ.

باب: نبی مکرم ﷺ کی سرخی مائل سفید رنگت کا بیان۔

(٦٠٧١) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحَ الْوَجْهِ.

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: مَاتَ اَبُوْا لطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ اٰخِرَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [ابوداود:٤٨٦٤]

جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل ؓ سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا انہوں نے کہا: ہاں' آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے)۔

امام مسلم ؒ نے کہا: ابوالطفیل ١٠٠ھ فوت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی فوت ہوئے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ وہ آخر تھے اصحاب کے، ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو ٦٠٠ ہجری میں ظاہر ہوا یہ محض غلط اور جھوٹ ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے ١٠٠ برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

(٦٠٧٢) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ ؓ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ رَجُلٌ رَّاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ: فَقُلْتُ [لَهُ:] فَكَيْفَ رَاَيْتَهُ قَالَ: كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا. [راجع:٦٠٧١]

ابوالطفیل ؓ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوائے میرے آپ ﷺ کو دیکھنے والوں میں کوئی نہیں رہا، جریری نے کہا: میں نے پوچھا تم نے دیکھا، آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے۔

بَابُ شَيْبِهِ ﷺ.

باب: آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان۔

(٦٠٧٣) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ [ابْنُ مَالِكٍ] هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟

ابن سیرین سے روایت ہے' انس ؓ سے پوچھا گیا: کیا خضاب کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا

قَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاٰى مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ: كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [بخاری:٥٨٩٤]

گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٧٤) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَئَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَضَبَ فَقَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ فَقَالَ: كَانَ فِيْ لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَكَانَ اَبُوبَكْرٍ يَخْضِبُ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ. [راجع:٦٠٧٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن سیرین نے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا۔ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کے درجے کو نہیں پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے، ابن سیرین نے کہا: کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ خضاب کرتے تھے، انہوں نے کہا: ہاں حناء اور وسمہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٧٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَرَمِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيْلًا. [راجع:٦٠٧٣]

ابن سیرین سے روایت ہے، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٧٦) عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ: لَمْ يَخْتَضِبْ وَ قَدِ اخْتَضَبَ اَبُوبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. [بخاری: ٥٨٩٥؛ ابوداود: ٤٢٠٩]

ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا: اگر میں چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے سفید بال گن لیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، البتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے، اور عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کیا صرف مہندی سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ: وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهِ وَ فِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ. [نسائی:٥١٠٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سر اور داڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی داڑھی میں (جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے۔) کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٧٨) عَنِ الْمُثَنّٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

مثنی نے اس سند کے تحت بیان کیا ہے۔

(٦٠٧٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَاءَ.

انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)۔

(٦٠٨٠) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهٖ عَلٰى عَنْفَقَتِهٖ قِيْلَ لَهُ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أُبْرِيْ النَّبْلَ وَأَرِيْشُهَا. [بخاري: ٣٥٤٥؛ ابن ماجه: ٣٦٢٨]

دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوٹی داڑھی پر رکھ کر بتلائیں۔ لوگوں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا: میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨١) عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ [بخاري: ٣٥٤٣، ٣٥٤٤؛ ترمذي: ٢٨٢٦، ٢٨٢٧]

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا، اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ ﷺ کے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نیچے کا حصہ، غرض یہ دونوں صاحبزادے مل کر تصویر تھی رسول اللہ ﷺ کی، افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا، انا للہ و انا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٦٠٨٢) عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُوْلُوْا: أَبْيَضَ قَدْ شَابَ. [راجع: ٦٠٨١]

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں أَبْيَضَ قَدْ شَابَ کے الفاظ نہیں ذکر کیے۔

(٦٠٨٣) عَنْ سِمَاكٍ [بْنِ حَرْبٍ] قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ. [نسائي: ٥١٢٩]

سماک سے روایت ہے، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال، انہوں نے کہا: آپ ﷺ جب تیل ڈالتے تو کچھ سفیدی نہ معلوم ہوتی۔ البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا یا نہیں، تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا، اور بعض کا قول یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اور مختار یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا، اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَصِفَتِهٖ وَمَحَلِّهٖ مِنْ جَسَدِهٖ ﷺ — باب: مہر نبوت کا بیان۔

(٦٠٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَأَيْتُ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا جب آپ ﷺ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی، اور آپ ﷺ کی داڑھی بہت گھنی تھی، ایک شخص بولا: آپ ﷺ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ ﷺ کے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا، اس کا رنگ بدن کے رنگ سے

الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ.

ملتا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٦) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سماک نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

(٦٠٨٧) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [بخاری:١٩٠، ٣٥٤٠، ٥٦٧٠، ٦٣٥٢؛ ترمذی:٣٦٤٣]

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میری خالہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور برکت کی دعا کی، پھر وضو کیا، میں نے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا، میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جیسے گھنڈی مسہری کی، (یا حجلہ ایک جانور ہے اس کے انڈے کی طرح)۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٨٨) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ: ثَرِيدًا قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ قَالَ: ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ.

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا، عاصم نے کہا: میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ ﷺ نے انہوں نے کہا: ہاں اور تیرے لیے بھی، پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ [٤٧/محمد:١٩] (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں چپنی ہڈی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ قَدْرِ عُمُرِهِ ﷺ وَإِقَامَتِهِ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ.

باب: آپ ﷺ کی عمر مبارک اور اقامت مکہ و مدینہ کے بارے میں بیان۔

(٦٠٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھگنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی، آپ ﷺ کے بال نہ

الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْادَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. [بخاری: ۳۵۴۷، ۳۵۴۸، ۵۹۰۰؛ ترمذی: ۳۶۲۳]

بالکل سخت گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں، پھر آپ ﷺ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اٹھا لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا، اور مکہ میں (نبوت) کے تیرہ سال تک رہے اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعض نے کہا: تینتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں، آپ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے، پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں، لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، ۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کے وقت ہوئی۔

(۶۰۹۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ [بْنِ اَنَسٍ] وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا كَانَ اَزْهَرَ. [راجع: ۶۰۸۹]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ قُبِضَ.

باب: عمر کے کس حصے میں آپ ﷺ کا وصال ہوا؟

(۶۰۹۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تریسٹھ برس میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی بھی تریسٹھ برس میں۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۹۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [بخاری: ۳۵۳۶، ۴۴۶۶]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی جب آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی، ابن شہاب نے کہا: سعید بن مسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی۔

○ ○ ○ ○

(۶۰۹۳) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ.

ابن شہاب نے دونوں سندوں کے ساتھ حدیث عقیل کی مانند روایت کی ہے۔

بَابُ كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ بِمَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ.

باب: آپ ﷺ کی مکہ اور مدینہ میں اقامت کا بیان۔

(۶۰۹۴) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ:

عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول

كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

اللہ ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں نے کہا: دس برس تک رہے میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما تیرہ برس کہتے ہیں۔

(٦٠٩٥) عَنْ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ، كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرًا قَالَ: قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ: فَغَفَّرَهُ. وَقَالَ: إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.

عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں کتنی مدت تک رہے۔ انہوں نے کہا: دس برس تک رہے۔ میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی اللہ تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ وہ شاعر ابوقیس صرمہ بن انس رضی اللہ عنہ ہے، اس کا شعر یہ ہے۔

ثَوٰى فِيْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حَجَّةً يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقٰى خَلِيْلًا مُوَاتِيًا

یعنی رسول اللہ ﷺ قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

(٦٠٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

[بخاری:٣٩٠٣؛ ترمذی:٣٦٥٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ [سَنَةً] يُوْحٰى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس تک رہے، آپ ﷺ پر وحی اترا کرتی تھی، اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٨) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ أَبُوْبَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ.

ابواسحاق سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف کا ذکر کیا۔ بعض نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے بڑے تھے، عبداللہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوْا سِنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ:

ایک شخص بولا: جس کا نام عامر بن سعد تھا، ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر کیا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ اَبُوبَكْرٍ وَهُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. [ترمذی:٣٦٥٣]

میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٠٩٩) عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ. [راجع:٦٠٩٨]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی عمر میں، اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں اور ان کو موافقت نہ مل سکی، اور وہ اسی برس تک زندہ رہے اور ٦٠ ہجری میں انہوں نے انتقال کیا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٠٠) عَنْ مَوْلًى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهٖ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّيْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ: اَتَحْسِبُ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ اِلَيْهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. [ترمذی:٣٦٥٠، ٣٦٥١]

عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولیٰ تھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے، انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کی قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے، میں نے کہا: میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (تو سب ملا کر پینسٹھ سال ہوتے ہیں)۔

(٦١٠١) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ. [راجع:٦١٠٠]

شعبہ نے یونس سے انہی اسناد کے تحت یزید بن زریع کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(٦١٠٢) عَنْ عَمَّارٍ مَوْلًى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ. [راجع:٦١٠٠]

عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ٦٥ برس کی عمر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٣) عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦١٠٠]

خالد سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے پندرہ برس تک۔ آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا. [راجع:٦١٠٠]

یا اللہ کی آیات کی) لیکن سات برس تک۔ کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ اَسْمَائِهٖ ﷺ.

باب: آپ ﷺ کے اسمائے مبارک کا بیان۔

(٦١٠٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ)) وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ.

[بخاري:٣٥٣٢، ٤٨٩٦؛ ترمذي:٢٨٤٠]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں محمد ﷺ ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ﷺ ہوں اور ماحی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کیے جائیں گے لوگ میرے قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) اور عاقب ہوں۔“ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان ناموں کے سوا آپ ﷺ کے اور بھی نام ہیں، ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعض علما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی ہزار نام ہیں۔

(٦١٠٦) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا. [راجع:٦١٠٥]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے کئی نام ہیں، محمد ﷺ، احمد ﷺ، اور ماحی، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ وَّفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَّعُقَيْلٍ: الْكَفَرَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ: الْكُفْرَ. [راجع:٦١٠٥]

زہری سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ اور شعیب و معمر کی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حدیث میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا: عاقب کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ذات جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اور حدیث معمر و عقیل میں الفاظ کا اختلاف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٠٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ: ((اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)).

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں محمد ﷺ ہوں اور احمد ﷺ اور مقفی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبة اور نبی الرحمة۔“ (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ ساتھ لے کر آئے)۔

بَابُ عِلْمِهِ ﷺ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ.

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اللہ سے بہت ڈرتے تھے۔

(٦١٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهِ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً)).

[بخاري:٦١٠١، ٧٣٠١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ ﷺ کے بعض صحابہ کو پہنچی، انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچے۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: ”کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچے، اللہ کی قسم میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں، اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔“ (تو میری پیروی کرنا، اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے، اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١١٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع:٦١٠٩]

اعمش سے جریر کی سند کے موافق اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١١١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً)).

[راجع:٦١٠٩]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے کرنے کے بارے میں رخصت عطا فرمائی۔ تو لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے کچھ لوگ اس سے بچنے لگے۔ جب یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کے کرنے کی میں اجازت دیتا ہوں وہ لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ وُجُوْبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ..

باب: رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے۔

(٦١١٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ

عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر رضی اللہ عنہ سے (جو آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو۔ انصاری نے کہا: پانی کو چھوڑ دے بہتا رہے، زبیر رضی اللہ عنہ نے نہ مانا، آخر سب نے جھگڑا کیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾. [٤/ النساء:٦٥]

[بخاری: ٢٣٥٩، ٢٣٦٠؛ ابوداود: ٣٦٣٧؛ ترمذی: ١٣٦٣، ٣٠٢٧؛ نسائی: ٥٤٣١؛ ابن ماجه: ١٥]

رسول اللہ ﷺ کے سامنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زبیر رضی اللہ عنہ سے ’’اے زبیر رضی اللہ عنہ تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے، پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف۔ یہ سن کر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! زبیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پھوپھی کے بیٹے تھے، (اس وجہ سے آپ ﷺ نے ان کی رعایت کی) یہ سن کر آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اے زبیر رضی اللہ عنہ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک چڑھ جائے۔‘‘ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں قسم اللہ کی یہ آیت اسی باب میں اتری ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [۴/النساء:۶۵] اخیر تک۔

فائدہ۔ یعنی اللہ کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تجھ کو حاکم نہ بنا دیں گے اپنے جھگڑوں میں، پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں، پہلے آپ ﷺ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے، یہ حکم زبیر رضی اللہ عنہ کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا، بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی، اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جائیں گے، لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ ﷺ نے قاعدہ کا حکم دے دیا، وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ منڈیروں تک آ جائے، پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے، اس لیے کہ نشیب کے حصہ میں تو پانی ضرور جمع ہوگا۔
علما نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ ﷺ کی نسبت تو کافر ہو جائے گا اور اس کا قتل واجب ہوگا، لیکن آپ ﷺ نے اس انصاری کو سزا نہ دی۔ اس لئے کہ شروع زمانہ تھا، اور آپ ﷺ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر، اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔
اور داؤدی نے کہا: یہ شخص منافق تھا۔ بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہوا اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے، اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، معاذ اللہ! ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: بلاضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے۔

(٦١١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں جس کام سے تم کو منع کر دوں اس سے باز رہو، اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے، کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔‘‘

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: بےضرورت سوال کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے، ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعض چیز حرام ہو جاتی ہے، اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا، تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

(٦١١٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ابن شہاب سے انہی اسناد کے تحت ملتی جلتی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ)) وَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ ((مَا تُرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں، یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٦) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)).

[بخاري:٧٢٨٩؛ ابو داود:٤٦١٠]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی، لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٧) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَّنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ)). [راجع:٦١١٦]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے زیادہ قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کسی کام کے متعلق سوال کیا اور وہ حرام نہ تھا لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گیا۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: ((رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ)) وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا. [راجع:٦١١٦]

زہری سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور حدیث معمر میں ہے کہ ''وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی۔'' اور حدیث یونس میں عامر بن سعد سے مروی ہے کہ اس نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٦١١٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالَ: فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ قَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا فرمایا: ''سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ، تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور اگر تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا، انہوں نے اپنے سروں کو چھپا لیا، اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: راضی ہوئے ہم

دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ: فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ فُلَانٌ)) فَنَزَلَتْ: ﴿يَاۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾. [٥/ المائدة:١٠١]

[بخاری:٤٦٢١، ٦٤٨٦، ٧٢٩٥]

اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر، ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا: میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ فلاں شخص تھا اس کا نام بتا دیا۔“ تب یہ آیت اتری: ”اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٢٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبِيْ قَالَ: ((اَبُوْكَ فُلَانٌ)) وَنَزَلَتْ ﴿يَاۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمَامَ الْاٰيَةِ.

[راجع:٦١١٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ فلاں شخص تھا، تب یہ آیت اتری: ”اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ! لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا)).

قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ: ((سَلُوْنِيْ)) فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ: ((سَلُوْنِيْ)) بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ. قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھلے پر باہر تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا: ”جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لے قسم اللہ کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دوں گا جب تک اس جگہ میں ہوں۔“ (نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ وحی سے بتلاتے، کیوں کہ غیب کا علم آپ ﷺ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے)۔

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا، اور آپ ﷺ نے فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے، آخر عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ حذافہ رضی اللہ عنہ تھا۔“ جب آپ ﷺ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ ﷺ کو غصہ آ گیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر بولے: راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ

فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ: لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ؟ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَآءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ؟ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ: وَاللّٰهِ! لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ.

برائی دیکھی، ابن شہاب نے کہا: مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے ان سے کہا: میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پر شاید عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [بخاری: ٩٣، ٥٤٠، ٧٢٩٤]

انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں اور زہری نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ مجھے اہل علم میں سے ایک آدمی نے بیان کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((سَلُوْنِيْ وَلَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا اَنْ يَّسْاَلُوْهُ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَهُ فِيْ ثَوْبِهِ يَبْكِيْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحِيْ فَيُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کر دیا، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا: ''پوچھو مجھ سے، جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کر دوں گا۔'' جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جائیں) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا بیٹا کہہ کر اس کے باپ کے سوا، اس نے عرض کیا' اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرأت کی اور عرض کیا: ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ)).

[بخاري:٧٠٨٩]

''میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی، میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٢٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ.

[بخاري:٦٣٦٢، ٧٠٨٩]

انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَشْيَآءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ((سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ اَبِيْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَبُوْكَ سَالِمٌ)) مَّوْلٰى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْغَضَبِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ: قَالَ: مَنْ اَبِيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَبُوْكَ سَالِمٌ مَّوْلٰى شَيْبَةَ)).

[بخاري:٩٢، ٧٢٩١]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بری لگیں، جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے پھر فرمایا: ''پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو۔'' ایک شخص بولا: میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' پھر ایک دوسرا شخص اٹھا، اور کہنے لگا: میرا باپ کون ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ۔'' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف۔

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَّعَايِشِ الدُّنْيَا عَلٰى سَبِيْلِ الرَّأْيِ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو شرع کا حکم دیں اس پر عمل کرنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمائیں اس پر عمل کرنا واجب نہیں۔

(٦١٢٦) عَنْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَوْمٍ عَلٰى رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ؟)) فَقَالُوْا: يُلَقِّحُوْنَهُ يَجْعَلُوْنَ الذَّكَرَ فِي الْاُنْثٰى فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَظُنُّ يُغْنِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا)) قَالَ: فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ

طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا' پیوند لگاتے ہیں، یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گابھہ ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔'' یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مؤاخذہ کرو

ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوْهُ فَإِنِّيْ إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِيْ بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوْا بِهٖ فَإِنِّيْ لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [ابن ماجه:٢٤٧٠]

میرے خیال پر لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو، اس لیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں‘‘۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے، اور اس میں کوئی نقص نہیں، اس لیے کہ آپ ﷺ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ کو فرصت نہ ہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی، اور مراد وہی رائے ہے۔ جس میں آپ ﷺ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، اور باقی جتنے اوامر و نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع واجب ہے۔

(٦١٢٧) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ يَقُوْلُوْنَ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعُوْنَ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ: ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) قَالَ: فَتَرَكُوْهُ فَنَفَضَتْ أَوْ قَالَ: فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ)). قَالَ عِكْرِمَةُ: أَوْ نَحْوَ هٰذَا. قَالَ الْمَعْقِرِيُّ: فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ.

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں یعنی گابہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم کیا کرتے ہو؟‘‘ انہوں نے کہا: ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا‘‘ انہوں نے گابہ کرنا چھوڑ دیا۔ کھجور کم ہوگئی، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں۔‘‘ (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦١٢٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ: ((لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا لَصَلُحَ)) قَالَ: فَخَرَجَ شِيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ: ((مَا لِنَخْلِكُمْ؟)) قَالُوْا: قُلْتَ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ)). [ابن ماجه:٢٤٧١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گابہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا۔‘‘ (انہوں نے نہ کیا) آخر کھجور خراب نکلی آپ ﷺ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا، تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گابہ نہ کرو ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی) آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو‘‘۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ جس بات کا فائدہ ہو وہ کرو، بشرطیکہ شرع کی رو سے منع نہ ہو۔

بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيْهِ.

باب: آپ ﷺ کے دیدار کی فضیلت اور اس کی تمنا کرنے کا بیان۔

(٦١٢٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قسم اس کی

مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِىْ يَدِهٖ! لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِىْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِىْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ)).

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: اَلْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِىْ لَاَنْ يَرَانِىْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِىْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ.

جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے، اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔'' (اس لیے میری صحبت غنیمت سمجھو، زندگی کا اعتبار نہیں، اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضَائِلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٣٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، اَلْاَنْبِيَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ نَبِىٌّ)). [ابوداود:٤٦٧٥]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔''

(٦١٣١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسٰى، اَلْاَنْبِيَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عِيْسٰى نَبِىٌّ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں، اور پیغمبر سب علاتی بھائی کی طرح ہیں، (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نبی نہیں ہوا۔''

(٦١٣٢) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ)) قَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَآءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِىٌّ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں''۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٣٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهٗ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کونچنے سے مگر مریم

الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾. [۳/ ۱ ال عمران: ۳٦] [بخاری: ٤٥٤٨]

کا بچہ اور اس کی ماں مریم علیہا السلام (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کہ ان کو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر چاہو تم یہ آیت پڑھو (مریم علیہا السلام کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَ ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [۳/ال عمران: ۳٦] میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٣٤) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَا: ((يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسَّةِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ)) وَفِي حَدِيْثِ شُعَيْبٍ: ((مِنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ)).

زہری سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ ”جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

[بخاری: ۳٤۳۱]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنتی ہے، مگر مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا۔“

○ ○ ○ ○

(٦١٣٧) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأَى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ علیہ السلام رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيْسَى علیہ السلام: سَرَقْتَ قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيْسَى علیہ السلام: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي)).

[بخاری: ۳٤٤٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے، آپ نے اس سے فرمایا: تو نے چوری کی وہ بولا: ہرگز نہیں، قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں۔“ (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

باب: حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٣٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور

رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

[ابو داود:٤٦٧٢؛ ترمذی:٣٣٥٢]

کہنے لگا: اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ آپ ﷺ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ ﷺ کے آباء و اجداد میں تھے، ورنہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام خلق میں افضل ہیں، اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے۔ واللہ اعلم۔

(٦١٣٩) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! بِمِثْلِهِ. [راجع:٦١٣٨]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات ذکر کی۔

(٦١٤٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع:٦١٣٨]

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات ذکر کی۔

(٦١٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ)).

[بخاری:٣٣٥٦، ٣٣٥٧، ٦٢٩٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی ٨٠ برس کی تھی۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قدوم کے معنی بسولہ ہیں، اور بعض نے کہا: قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا۔

(٦١٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ)).

[راجع:٣٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے۔ جب انہوں نے کہا: اے پروردگار! مجھ کو دکھلائے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو، پروردگار نے فرمایا: کیا تجھ کو یقین نہیں ہے، ابراہیم علیہ السلام بولے: کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے، مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

فائدہ۔ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی۔

(٦١٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع:٣٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی سے ایسے ہی بیان کرتے ہیں جیسا زہری سے یونس نے بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦١٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بخشے اللہ تعالیٰ

((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوْطٍ عَلَيْهِ السَّلَام اِنَّهُ اَوٰى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ)).

لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط تخت کی پناہ چاہی''۔

○ ○ ○ ○

(٦١٤٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ: اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ: بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ وَوَاحِدَةً فِيْ شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِيْ وَ غَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَاٰهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَتْ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْاُوْلٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُّطْلِقَ يَدِيْ فَلَكِ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِيْ جَآءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِيْ وَاَعْطِهَا هَاجَرَ. قَالَ: فَاَقْبَلَتْ تَمْشِيْ فَلَمَّا رَاٰهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام اِنْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا: مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: خَيْرًا كَفَّ اللّٰهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار' ان میں سے دو جھوٹ اللہ کے لیے تھے ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں، اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا' تیسرا جھوٹ حضرت سارہ علیہا السلام کے باب میں تھا، اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ علیہا السلام بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، انہوں نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا' اس لیے اگر وہ پوچھے تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں، اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہے۔ (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہیں ہوتا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایسی عورت آئی ہے جو سوائے تیرے کسی کے لائق نہیں ہے، اس نے حضرت سارہ علیہا السلام کو بلا بھیجا وہ گئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ علیہا السلام اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا، لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا، وہ بولا: تو اللہ سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے میں تجھے نہیں ستاؤں گا، انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا، پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا، اس نے دعا کے لیے کہا، انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست درازی کی، پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا، تب وہ بولا: تو اللہ سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے، اللہ کی قسم میں اب نہ تجھے ستاؤں گا۔ حضرت سارہ علیہا السلام نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ علیہا السلام کو لے کر آیا تھا، اور اس سے بولا: تو میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا تھا، یہ آدمی نہیں ہے، اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ علیہا السلام ایک لونڈی اس کو حوالے

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. [بخاري:٣٣٥٧، ٥٠٨٤]

کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ علیہا السلام کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو لوٹے، اور ان سے پوچھا: کیا گزرا؟ انہوں نے کہا: سب خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا، اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ علیہا السلام تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی، اور بت پرست تھی، تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے، حضرت علیہ السلام نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا ستاروں کو دیکھ کر کہا کہ میں بیمار ہوں، یہ ظاہراً جھوٹ تھا، مگر درحقیقت توریہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے، کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے، یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں، اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب بتوں کو توڑا، اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا، وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا، یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ﴿إِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ﴾ [۲۱/الانبیاء:۶۳] اور بعض نے کہا: ﴿بَلْ فَعَلَهُ﴾ پر وقف ہے، یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا، بڑا بت موجود ہے، اس سے پوچھو، اگر وہ بات کریں، یہ دونوں جھوٹ اللہ کے لیے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں، اور بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں، اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعض نے کہا: یہ خطاب خاص انصار کو ہے، اور ان کا دادا ماء السماء کہلاتا تھا، نووی نے کہا: انبیاء رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، قلیل ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں، یعنی دنیاوی امور اور بعض کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں، اور دو باتیں تو اللہ ہی کے لیے تھیں، اور تیسری بات بھی صحیح تھی، اس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کو روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے، یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے، اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم، اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی اللہ ہی کے واسطے کہا گیا اس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا اللہ ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی فائدہ تھا، اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو اللہ کے واسطے قرار دیا، انتہیٰ۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ.

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٤٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((كَانَتْ بَنُوْا إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عليه السلام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا يَمْنَعُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا اللہ کی قسم موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے، ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے، وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر

مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اَنْ یَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ: قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً یَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ: فَجَمَعَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بِاَثَرِهٖ یَقُوْلُ: ثَوْبِیْ حَجَرُ! ثَوْبِیْ حَجَرُ! حَتّٰی نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ اِلٰی سَوْاَةِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰی نُظِرَ اِلَیْهِ قَالَ: فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)).

قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً ضَرْبَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بِالْحَجَرِ.

[راجع: ۷۷۰]

بھاگا، اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے: او پتھر میرے کپڑے دے' او پتھر میرے کپڑے دے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، اور کہا: اللہ کی قسم ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس وقت وہ پتھر تھم گیا، جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پہن لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ہیں ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے' پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے ہو کر کرنا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

(٦١٤٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام رَجُلًا حَیِیًّا قَالَ: فَكَانَ لَا یُرٰی مُتَجَرِّدًا قَالَ: فَقَالَ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ اِنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ: فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَیْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰی حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ یَسْعٰی وَاتَّبَعَهٗ بِعَصَاهُ یَضْرِبُهٗ ثَوْبِیْ حَجَرُ! ثَوْبِیْ حَجَرُ! حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَنَزَلَتْ: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا﴾.

[٣٣/ الأحزاب: ٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا، آخر بنی اسرائیل کہنے لگے: ان کو فتق (باد خائے) کی بیماری ہے، ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا لیے ہوئے اس کے پیچھے چلے، اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے پتھر میرا کپڑا دے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھما، اور یہ آیت اتری: ''اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

(٦١٤٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَاَ عَیْنَهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ: اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّا یُرِیْدُ الْمَوْتَ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ: ارْجِعْ اِلَیْهِ فَقُلْ لَهٗ: یَضَعُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک طمانچہ مارا، اور اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا، اور عرض کیا' تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا، جو موت کو نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی، اور فرمایا: جا اور اس بندے

يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: اَىْ رَبِّ! ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ)).

[بخاري:۱۳۳۹، ۳۴۰۷؛ نسائي:۲۰۸۸]

سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھو، اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! اس کے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی سہی، انہوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی مار برابر، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھار دار ریتی کے پاس۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے، خصوصاً صالحین کے مدفن میں، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس میں دفن ہونے کی آرزو کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو، اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، اور کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں، تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو، دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں، یعنی دلیل میں مغلوب کرنا، پر یہ تاویل ضعیف ہے، اس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے، کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو بیماری میں دھوکا ہوا، وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی، نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انہوں نے قصد کیا، اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں، اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ یا اللہ! ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ہمارا اسلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو۔ علیہ السلام۔

(٦١٤٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ: اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ: فَلَطَمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: اِرْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ، رَبِّ! اَمِتْنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ! اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا، جس سے آنکھ پھوٹ گئی، وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک! تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا: پھر جا میرے بندے کے پاس، کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ، اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: اس کے بعد پھر مرے گا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے! مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلے پر مار''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

((وَاللّٰهِ! لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ)).

[بخاری:٣٤٠٧]

○ ○ ○ ○

(٦١٥٠) عَنْ مَعْمَرٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

معمر سے بھی اسی حدیث کی مانند مروی ہے۔

(٦١٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا یَهُوْدِیٌّ یَعْرِضُ سِلْعَةً لَهٗ اُعْطِیَ بِهَا شَیْئًا كَرِهَهٗ اَوْلَمْ یَرْضَهٗ- شَكَّ عَبْدُ الْعَزِیْزِ- قَالَ: لَا وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ قَالَ: فَسَمِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهٗ وَقَالَ: تَقُوْلُ: وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ اَظْهُرِنَا؟ قَالَ: فَذَهَبَ الْیَهُوْدِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا اَبَا الْقَاسِمِ! اِنَّ لِیْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا وَقَالَ: فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ)) قَالَ: قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی علیہ السلام عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَیْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ: فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْفِیْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی علیہ السلام اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ یَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی علیہ السلام))

[بخاری:٣٤١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا، اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا: نہیں، قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا: تو کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم! میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کہنے لگا: قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ زیادہ ہے، اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا، پھر فرمایا: ''مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہوں گے) پھر دوسری بار پھونکا جائے گا، تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں، اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے، (اور اس بار وہ بے ہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جائیں گے، اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا، اس پر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور احترام کے ساتھ کرنا چاہیے، اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے، ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جائے گا۔ بعض جاہل شاعر ایسے شعر مدحیہ کہتے ہیں جن سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے، توبہ توبہ ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں، اگرچہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام پیغمبروں میں افضل ہیں، پر آپ ﷺ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا، اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں، یا اس وقت تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہوگا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

(٦١٥٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَآءً.

عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہی اسناد کے موافق روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٥٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى علیہ السلام عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى علیہ السلام بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ)).

[بخاري: ٢٤١١، ٦٥١٧، ٧٤٧٢؛ ابوداود: ٤٦٧١]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا: قسم اس کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو چن لیا سارے جہان میں' اور یہودی نے کہا: قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان میں' اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا، اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا' اور سب حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' کیونکہ لوگ بے ہوش ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے' یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

[بخاري: ٣٤٠٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ ابراہیم بن سعد کی حدیث کی مانند۔

○ ○ ○ ○

(٦١٥٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے

قَالَ: جَآءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَلَا اَدْرِيْ أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوِاكْتَفٰى بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ)). [بخاری: ۲٤۱۲، ۳۳۹۸، ٤٦۳۸، ٦٥۱۸، ٦۹۱۷، ۷٤۷۲؛ ابوداود: ٤٦٦۸]

پاس آیا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا۔ حدیث زہری کے موافق حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے ہیں اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان کو کوہ طور کی بے ہوشی کفایت کر گئی۔''

○ ○ ○ ○

(٦۱٥٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُخَيِّرُوْنِيْ بَيْنَ الْاَنْبِيَآءِ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ. [راجع: ٦۱٥٥]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٦۱٥۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَيْتُ)) وَفِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ: ((مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ)). [نسائی: ۱٦۳۱، ۱٦۳۲، ۱٦۳۳، ۱٦۳٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سے گزرا، لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حالانکہ آخرت دارالعمل نہیں ہے، مگر شاید انبیا کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو۔

(٦۱٥۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى علیہ السلام وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ)) وَزَادَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ)). [راجع: ٦۱٥۷]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام پر میرا گزر ہوا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔'' اور عیسیٰ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ''معراج کی رات میرا گزر ہوا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ يُوْنُسَ علیہ السلام وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

باب: حضرت یونس علیہ السلام کا بیان اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: میں یونس بن متیٰ علیہ السلام سے افضل ہوں۔

(٦١٥٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((يَعْنِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ لِّیْ)) وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰی: ((لِعَبْدِیْ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی علیہ السلام)) قَالَ: ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[بخاری: ٣٤١٦، ٤٦٣١، ٤٦٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے، میں بہتر ہوں یونس بن متی علیہ السلام سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٦٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ: اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی)) وَنَسَبَهُ اِلٰی اَبِيْهِ.

[بخاری: ٣٣٩٥، ٣٤١٣، ٤٦٣١، ٤٦٣٣، ٧٥٣٩؛ ابوداود: ٤٦٦٩]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔'' متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٦١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((اَتْقَاهُمْ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَيُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ قَالَ: ((فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِّیْ خِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا)). [بخاری: ٣٣٥٣، ٣٤٩٠، ٤٦٨٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو سب میں بزرگ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے۔'' انہوں نے کہا: ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو تو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جہالت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔''

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

(٦١٦٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا)).

[ابن ماجه: ٢١٥٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

(٦١٦٣) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِا بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى علیہ السلام صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى علیہ السلام صَاحِبَ الْخَضِرِ علیہ السلام فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: قَامَ مُوْسٰى علیہ السلام خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ قَالَ: فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْلَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى علیہ السلام: اَيْ رَبِّ! كَيْفَ لِيْ بِهٖ؟ فَقِيْلَ لَهٗ: احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى علیہ السلام حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى علیہ السلام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ: وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَآءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَباً فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى علیہ السلام قَالَ: لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَباً قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا: جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے، ان سے پوچھا: سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا: مجھ کو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے پروردگار! میں اس سے کیونکر ملوں۔ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لے کر، اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی، دونوں چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے، وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے، اور ان کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی، یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا، اور مچھلی کے لیے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کو تعجب ہوا پھر دونوں چلے، دن بھر اور رات بھر، اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانے کا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا آپ کو معلوم نہیں، جب ہم صخرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان نے ہم کو بھلایا۔ اس مچھلی پر تعجب ہے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَبِهٖ قَالَ: اَرَأَيْتَ إِذْ اَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَباً قَالَ مُوْسٰى: ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصاً قَالَ: يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ: قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عليه السلام: هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ: سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ: فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ: اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ

کہا: ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے، پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے، یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا، انہوں نے کہا: تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا، اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے، اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے، اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات مت پوچھنا، جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بہت اچھا' اور حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے کہ ایک کشتی سامنے سے نکلی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا: ہم کو سوار کر لو۔ انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا، اور دونوں کو بن کرایہ (نول) سوار کر لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا، تا کہ کشتی ڈبو دو، یہ تم نے بڑا بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو۔ پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے، اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا، اور مار ڈالا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اب میں تم سے

عُسْرًا، ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ ﷺ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى: أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ: وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ يَقُولُ: مَائِلٌ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ: وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ.

قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ: وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا.

کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا، پھر ایک دیوار ملی، جو گرنے کے قریب تھی، جھک گئی تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا، (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضروری تھا) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے درمیان، اب میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور باتیں دیکھتے اور ہم کو سناتے۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”پہلی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے کی، پھر ایک چڑیا آئی، اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے اور تم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کو کم کیا ہے“۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر صحیح وسالم کشتی کو جبر سے چھین لیتا اور وہ لڑکا کافر تھا۔

فائدہ۔ مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں، جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے، اور وہ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے، اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے، اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں، لیکن آدمی ہیں، اور بعض نے کہا: فرشتے ہیں، اور یہ باطل ہے، ثعلبی نے کہا: خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے، لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے، لوگوں نے کہا: وہ آخر زمانے میں مریں گے، جب قرآن اٹھ جائے گا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھے، یا اس کے بعد، انکی کنیت ابوالعباس ہے، اور ان کا نام بلیا بن ملکان ہے، یا کلیان، وہب بن منبہ نے کہا: ان کا نام ونسب یہ ہے کہ بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح، اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے، ان کے بیٹھنے کی برکت کی وجہ سے وہ سرسبز ہوگئی۔ انتھٰی ما قال النووی۔

اس دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا، غرض حضرت خضر علیہ السلام نے سب کام بحکم الٰہی کیے نہ اپنی رائے سے، اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہے۔

اگر خون بفتوی بریزی رواست

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اعتراض ظاہر شرع کی رو سے تھا اور وہ بھی درست تھا۔

(٦١٦٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسَى الَّذِيْ ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوْسَى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ: اَسَمِعْتَهُ؟ يَا سَعِيْدُ! قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ.[راجع:٦١٦٣]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام نہ تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید رضی اللہ عنہ! میں نے کہا: ہاں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نوف جھوٹا ہے۔

(٦١٦٥) حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ بَيْنَمَا مُوْسٰى علیہ السلام فِيْ قَوْمِهٖ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ: وَ اَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهٗ وَبَلَاؤُهٗ اِذْ قَالَ: مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَّاَعْلَمَ مِنِّيْ قَالَ: فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ: يَا رَبِّ! فَدُلَّنِيْ عَلَيْهِ قَالَ: فَقِيْلَ لَهٗ: تَزَوَّدْ حُوْتًا مَالِحًا فَاِنَّهٗ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمَآءِ فَجَعَلَ لَايَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ: فَقَالَ فَتَاهُ: اَلَا اَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَاُخْبِرُهٗ قَالَ: فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ: اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا))

حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے اچانک یہ کہا: میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی، میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے، اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے مالک میرے! مجھ کو ملا دے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ شخص ملے گا، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صخرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہ ملا، حضرت موسیٰ علیہ السلام آگے چلے گئے، اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے، اچانک مچھلی تڑپی پانی میں، اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نے کہا: میں اللہ کے نبی سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں' پھر وہ (چلے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام

قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ: فَتَذَكَّرَ قَالَ: (اَرَأَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ: (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) فَاَرَاهُ مَكَانَ الْحُوْتِ، قَالَ: هٰهُنَا وُصِفَ لِيْ قَالَ: فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَاِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ عليه السلام مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا اَوْ قَالَ: عَلٰى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى قَالَ: وَمَنْ مُوْسٰى؟ قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ: مَجِيءٌ مَّاجَاءَ بِكَ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ: (اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا) شَيْءٌ اُمِرْتُ بِهٖ اَنْ اَفْعَلَهٗ اِذَا رَاَيْتَهٗ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ: (سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا) قَالَ: (فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ: انْتَحٰى عَلَيْهَا قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عليه السلام: (خَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا) قَالَ: (اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا؟) قَالَ: (لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا) فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا لَقِيَا غِلْمَانًا يَلْعَبُوْنَ قَالَ: فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّاْيِ فَقَتَلَهٗ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوْسٰى عليه السلام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً

نے ان سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے، راوی نے کہا: ان کو تھکن نہیں ہوئی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے، پھر ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا: آپ کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو بھول گیا، اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا، اس مچھلی نے تعجب ہے اپنی راہ لی سمندر میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے۔ پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے، ان کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل کر بھاگی تھی، وہ جگہ بتادی وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈھونڈنے لگے، ناگاہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے، چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: السلام علیکم، انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا، اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں موسیٰ ہوں، انہوں نے کہا: کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بنی اسرائیل کے موسیٰ، انہوں نے کہا: تم کیوں آئے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اس لیے آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ، انہوں نے کہا: تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے اور کیونکر صبر کرو گے اس بات پر جس کا تمہیں علم نہیں' پھر اگر تم صبر نہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا کروں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جو اللہ چاہے تو مجھ کو تم صابر پاؤ گے، اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت پوچھنا، جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں، پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا تختہ توڑ ڈالا، یا توڑ ڈالنا چاہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم نے کشتی کو توڑ ڈالا، اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جائیں، یہ تم نے بھاری کام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر، پھر دونوں چلے۔ ایک جگہ بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام نے بے سوچے اور بے کھٹکے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ دیکھ کر بہت گھبرا گئے اور فرمانے لگے: تم نے ایک بے گناہ

قَالَ: (اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ: ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلٰى مُوْسٰى عليه السلام لَوْ لَا اَنَّهٗ عَجَّلَ لَرَاَى الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهٗ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذَمَامَةٌ قَالَ: اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا . وَلَوْ صَبَرَ لَرَاَى الْعَجَبَ)) قَالَ: وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَخِيْ كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا)) فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ لِئَامًا فَطَافَا بِالْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ: لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ: هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهٖ قَالَ: سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا. اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَآءَ الَّذِيْ يَتَسَخَّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهٗ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

[راجع:٦١٦٣]

کا ناحق خون کیا، یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مقام پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ السلام پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے، لیکن ان کو حضرت خضر علیہ السلام سے شرم آ گئی''۔ اور انہوں نے کہا: اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا عذر واجبی ہے، اور جو موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتیں دیکھتے، اور آپ ﷺ کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمت ہو ہم پر۔'' خیر پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے، وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے، یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا مانگا، کسی نے ضیافت نہ کی، پھر ان کو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ خضر علیہ السلام نے کہا: بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کپڑا پکڑا اور کہا: میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے، اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب دار کر دوں۔ جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب دار دیکھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا، اور لڑکا کافر بنایا گیا تھا، اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے، اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا، اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا لڑکا بدل دے، جو اس سے بہتر ہو، اور اس سے زیادہ مہربان ہو، اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تھی شہر میں' اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦١٦٦) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ.

[راجع:٦١٦٣]

ابواسحاق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٦٧) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا. [راجع:٦١١٣]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا قرآن میں لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا.

(٦١٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوْسٰى عليه السلام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا اَبَا الطُّفَيْلِ! هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّيْ قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى عليه السلام الَّذِيْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ شَاْنَهُ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا مُوْسٰى عليه السلام فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوْسٰى عليه السلام: لَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى عليه السلام بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَسَاَلَ مُوْسٰى عليه السلام السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْحُوْتَ اٰيَةً وَقِيْلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوْسٰى عليه السلام مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسِيْرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ: اٰتِنَا غَدَآءَنَا فَقَالَ فَتٰى مُوْسٰى حِيْنَ سَاَلَهُ الْغَدَآءَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ: ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِيْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ اِلَّا اَنَّ يُوْنُسَ قَالَ: فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ. [راجع:٦١٦٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے کہا: حر بن قیس رضی اللہ عنہ نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بلایا، اور کہا اے ابوالطفیل! ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: "ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا: تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ حضرت خضر علیہ السلام تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا، اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھووے تو لوٹ، اس بندے سے ملے گا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا: ہمارا ناشتہ لاؤ۔ وہ بولا: آپ کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہی تو ہم چاہتے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملے پھر جو حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

كِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُم — صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ — باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بزرگی کے بیان میں۔

فائدہ۔امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی تفضیل میں ایک دوسرے پر۔بعض نے کہا: ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے، اور جمہور علما تفضیل کے قائل ہیں، پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور روانديہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' لیکن اہلسنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر علی رضی اللہ عنہ اور بعض اہل سنت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم رکھا ہے، اور صحیح مشہور عثمان رضی اللہ عنہ کی تقدیم ہے، ابومنصور بغدادی نے کہا: بعد ان چاروں خلفا کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں، پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بعض کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے، لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے، اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی، ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے اس میں اختلاف ہے' اس میں بھی اختلاف ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا میں کون افضل ہیں اور عائشہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما میں، اور خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے بالا جماع، اور وہ مظلوم شہید ہوئے ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے۔اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے، اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے، ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا، اور معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے ہیں، اور ان کی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے اسی وجہ سے بعض لڑے، اور بعض الگ رہے، بہر حال سب صحابہ عدول اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے (نووی مختصراً)

(٦١٦٩) عَنْ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَظَرْتُ اِلَى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِى الْغَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم! لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلَى قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا.)) [بخاري: ٣٦٥٣، ٣٩٢٢، ٤٦٦٣؛ ترمذي: ٣٠٩٦]

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کے بارے میں جن کے میں ساتھ تیسرا اللہ بھی ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل عظیم کا، اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا۔خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جانثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں۔

(٦١٧٠) عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)) فَبَكَى اَبُوْبَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ: فَكَانَ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے، اور فرمایا: اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا کی دولت لے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔یہ سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے، (سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات قریب ہے) اور بہت روئے پھر کہا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهِ.

ہمارے باپ، دادا ہماری مائیں آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِي بَكْرٍ)). [بخاری:٤٦٦، ٣٩٠٤؛ ترمذی:٣٦٦٠]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا احسان ہے مال کا بھی ہے اور صحبت کا اور جو میں کسی کو خلیل بناتا (سوائے اللہ کے) تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو، یہ بات حضرت ﷺ کو سوائے اللہ کے کسی سے نہ تھی، البتہ محبت تھی، خدیجہ، عائشہ، ابوبکر، اسامہ، زید اور فاطمہ رضی اللہ عنہم سے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ایک حدیث میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا، بعض نے کہا: دونوں ایک ہیں اور بعض نے کہا: حبیب کا رتبہ زیادہ ہے کہ صفت ہمارے پیغمبر ﷺ کی ہے اور بعض نے کہا: خلت کا ایک مرتبہ زیادہ ہے، اور آپ ﷺ کی خلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

(٦١٧١) عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [راجع:٦١٧٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا۔ جیسا کہ حدیث مالک میں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِاتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوائے اللہ کے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِيْ اَحَدًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ)). [ترمذی:٣٦٥٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٧٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ خَلِيْلًا)). [راجع:٦١٧٣]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ "اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو بناتا۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ "اگر میں اپنی امت

قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّ صَاحِبُكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو بناتا۔ زمین والوں میں سے۔ اور لیکن تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(٦١٧٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خِلٍّ مِّنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ)).

[ترمذی:٣٦٥٥؛ ابن ماجه:٩٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا، (یعنی وہی دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کرتا، اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں۔" (صاحب سے مراد حضرت ﷺ نے اپنے تئیں کہا)۔

(٦١٧٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((اَبُوْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)) فَعَدَّ رِجَالًا.

[بخاری:٣٦٦٢، ٤٣٥٨، ٣٨٨٥]

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الثانیہ ٨ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ ﷺ کے پاس، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! سب لوگوں میں آپ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ صدیقہ سے۔" انہوں نے کہا: مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کے باپ سے۔" انہوں نے کہا: پھر ان کے بعد کس سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمر رضی اللہ عنہ سے۔" یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی، اور یہ اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔

(٦١٧٨) عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ؟ قَالَتْ: اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ ثُمَّ قِيْلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰى هٰذَا.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی، اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر آپ ﷺ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے، اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تکذیب کی۔ نووی رحمہ اللہ) انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کرتے، پھر پوچھا گیا: ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا: ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو، پھر خاموش ہو رہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٧٩) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ؟۔ قَالَ اَبِيْ: كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ۔ قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ)). [بخاري: ٣٦٥٩، ٧٢٢٠، ٧٣٦٠؛ ترمذي: ٣٦٧٦]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر آنا وہ بولی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں (یعنی آپ ﷺ کی وفات ہو جائے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٨٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَأَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مُوْسٰى. [راجع: ٦١٧٩]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی۔ تو آپ ﷺ نے اس کو ایسا ہی حکم دیا جیسا کہ حدیث عباد بن موسیٰ میں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ: ((اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ''بلا تو اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور اپنے بھائی کو تا کہ میں ایک کتاب لکھ دوں، میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے: میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کی خلافت سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا. قَالَ: ((فَمَنِ اتَّبَعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [راجع: ٢٤٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے، بیل نے اس کی طرف

لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)). فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)).

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ؟)). فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)).

دیکھا اور کہنے لگا: میں اس لیے نہیں پیدا ہوا، میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں، اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی سچ جانتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا، اور ایک بکری لے گیا چرواہے نے اس کا پیچھا کیا، اور بکری کو اس سے چھڑا لیا بھیڑیئے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا: اس دن کون بکری کو بچائے گا جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی سچ جانتے ہیں۔'' (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہ تھے، اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلی، کہ آپ ﷺ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ ﷺ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦١٨٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قِصَّةَ الْبَقَرَةِ.

[بخاري: ٣٦٩٠]

ابن شہاب سے انہی اسناد کے تحت بکری اور بھیڑیے کا ذکر ہے لیکن اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٨٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)) وَمَا هُمَا ثَمَّ. [بخاري: ٣٤٧١]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ یونس اور زہری نے بیان کیا اور ان دونوں کی روایتوں میں گائے اور بکری کا اکٹھا ذکر ہے۔ اسی طرح ان دونوں کی روایتوں میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ میں اس کو سچا جانتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس کو سچ جانتے ہیں۔'' اور وہ دونوں وہاں نہ تھے۔

(٦١٨٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[بخاري: ٢٣٢٤، ٣٤٧١؛ ترمذي: ٣٦٧٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

باب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦١٨٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ اَنِّيْ كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((جِئْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ)) فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَوْلَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا.

[بخاري:٣٦٧٧، ٣٦٨٥؛ ابن ماجه: ٩٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے، میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے کہا: رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر، پھر کہا (ان کو خطاب کر کے) اے عمر رضی اللہ عنہ! تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ، اللہ کی قسم میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا، (یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں آیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے اور میں داخل ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نکلے، اس لیے مجھ امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: چونکہ رسول اللہ ﷺ ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نکلی، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے تھے اور ان کو اللہ کا مقبول بندہ اور ان کے اعمال کو نیک سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں اختلاف بیان کرتے ہیں، تمام سیر، تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ ﷺ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شریک رکھتے تھے، اور بہت سے مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلاح لیتے تھے، یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا، باوجود یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے۔

(٦١٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦١٨٧]

عمر بن سعید سے انہی اسناد کے تحت اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٨٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس حالت میں میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض

مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ)) قَالُوْا: مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الدِّيْنَ)). [بخاری: ۲۳، ۳۶۹۱، ۷۰۰۸، ۷۰۰۹؛ ترمذی: ۲۲۸۵، ۲۲۸۶؛ نسائی: ۵۰۲۶]

کے اس کے نیچے پھر عمر رضی اللہ عنہ نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔'' لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دین۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے' کفر اور گناہ سے بچاتا ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۱۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيْتُ بِهٖ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِيْ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.)) قَالُوْا: مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الْعِلْمَ)). [بخاری: ۸۲، ۳۶۸۱، ۷۰۰۶، ۷۰۰۷، ۷۰۲۷، ۷۰۳۲؛ ترمذی: ۲۲۸۴]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا، سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا، جس میں دودھ تھا، میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی، پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' لوگوں نے عرض کیا' اس کی تعبیر کیا ہے؟ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی تعبیر علم ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پیتا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہوگا، اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا، جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا، خصوصاً حالت طفولیت میں، اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے راز دار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ ﷺ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی، انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت' عظمت' حکومت اور شوکت حاصل ہوئی، چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح، اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔

(۶۱۹۱) عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ. [راجع: ۶۱۹۰]

صالح یونس کی اسناد کے تحت اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۶۱۹۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَّاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا اللہ نے چاہا، پھر اس کو ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لیا، اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی، اللہ ان کو بخشے پھر وہ ڈول

اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)). [بخاري:٣٦٦٤]

بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار اور شہ زور نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔“

فائدہ: علما نے کہا: اس خواب میں تمثیل ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی اور ان کے حسن سیرت کی، اور یہ سب رسول اللہ ﷺ کی برکت تھی اور آپ ﷺ کی صحبت کا اثر تھا، تو پہلے آپ ﷺ نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا، اور لوگ جوق در جوق اس میں آنے لگے، پھر آپ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، انہوں نے دو سال تک خلافت کی، اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے، اور یہ راوی کا شک ہے، اور صحیح دو ڈول ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں مرتد مارے گئے اور ان کی جڑ کٹ گئی اور اسلام پھیلا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، اور اسلام خوب پھیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رتبہ ان سے بڑھانا، بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا، اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں، اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٦١٩٣) عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ . [بخاري:٧٠٢١]

صالح سے اسناد یونس کے موافق اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٤) عَنْ صَالِحٍ قَالَ: قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُهٗ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ .

صالح سے مروی ہے کہ اعرج وغیرہ نے کہا کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے دیکھا ابو قحافہ کے بیٹے کو وہ ڈول کھینچ رہے تھے۔“ جیسا کہ زہری نے حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِيْ اَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِيْ لِيُرَوِّحَنِيْ فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰى حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ يَتَفَجَّرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں، اور لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا، مجھے آرام دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ، اللہ ان کو بخشے، پھر خطاب کے بیٹے آئے، انہوں نے ڈول ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لے لیا، تو میں نے ایسا زبردست کھینچنا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھرپور ہو کر بہنے لگا۔“

(٦١٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُ كَاَنِّيْ اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللّٰهُ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا، میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے، وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑا ہو

تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرْيَهٗ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ)).

[بخاري:٣٦٨٢]

گیا، تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔''

○ ○ ○ ○

(٦١٩٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہما بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

[بخاري: ٣٦٣٣، ٧٠٢٠؛ ترمذي: ٢٢٨٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا خواب جو ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے ان کی حدیث کے موافق مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦١٩٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَوَعَلَيْكَ يُغَارُ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا، میں نے اندر جانا چاہا، پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے، اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔''

فائدہ: آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپ ﷺ کا ہوں، اور بہشت بھی آپ ﷺ ہی کے طفیل[1] ہے، اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہے، اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

[1] اس سے مراد آپ ﷺ کی تابعداری و اطاعت ہے ۱۲ مصحح۔

(٦١٩٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرٍ.

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جیسا کہ نمیر و زہیر نے بیان کیا۔

(٦٢٠٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی، ایک محل کے کونے میں، میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، یہ سن کر مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔''

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَعَلَيْكَ اَغَارُ؟ [بخاري:٥٢٢٧]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا۔

(٦٢٠١) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ابن شہاب سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٦٢٠٢) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَاْذَنَ عُمَرُ

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَعِنْدَہٗ نِسَآءٌ مِّنْ قُرَیْشٍ یُکَلِّمْنَہٗ وَیَسْتَکْثِرْنَہٗ عَالِیَۃً اَصْوَاتُھُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ یَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَضْحَکُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ ھٰٓؤُلَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)). قَالَ عُمَرُ: فَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! اَحَقُّ اَنْ یَّھَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِھِنَّ اَتَھَبْنَنِیْ وَلَا تَھَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قُلْنَ: نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ قَطُّ سَالِکًا فَجًّا اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ)).

[بخاری:۳۲۹۴، ۳۶۸۳تعلیقاً، ۶۰۸۵]

اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ ﷺ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں، آپ ﷺ سے باتیں کر رہی تھیں، وہ بہت باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ ﷺ کو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا، پھر ان عورتوں سے کہا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا؟ ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہت کانپتا تھا، اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرے۔ ان کا جواب یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے۔ اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں بڑھتی۔

(۶۲۰۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَعِنْدَہٗ نِسْوَۃٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَھُنَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بے شک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس عورتیں تھیں اور ان کی آوازیں آپ ﷺ کی آواز سے بلند ہو رہی تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو ان عورتوں نے جلدی کی پردے میں جانے کی اور ذکر کیا حدیث زہری کی مثل۔

(۶۲۰۴) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: ((قَدْ کَانَ یَکُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْھُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْھُمْ)).

قَالَ ابْنُ وَھْبٍ: تَفْسِیْرُ مُحَدَّثُوْنَ: مُلْھَمُوْنَ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن کی رائے ٹھیک ہوتی، (گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے۔“

[ترمذی:۳٦۹۳]

○ ○ ○ ○

(٦٢٠٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع:٦٢٠٤]

سعد بن ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِي ثَلَاثٍ: فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي اُسَارٰى بَدْرٍ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مصلے بنائیے ویسا ہی قرآن میں اترا۔ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ اَنْ يُّكَفِّنَ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ فَقَالَ ﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ [٩/ التوبه:٨٠] وَسَاَزِيْدُهٗ عَلٰى سَبْعِيْنَ)) قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾. [٩/ التوبه:٨٤]

[بخاری:٤٦٧٠ ، وانظر فی مسلم:٦٩٥٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' جب عبداللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دیا، پھر اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اس پر نماز پڑھنے کے لیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا تھاما اور فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اختیار دیا تو فرمایا: ''ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا، تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ منافق تھا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری، مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جائے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٠٨) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ. [بخاری:١٢٦٩ ، ٥٧٩٦ ، وانظر فی مسلم:٦٩٥٩؛ ترمذی:٣٠٩٨؛ نسائی: ١٨٩٩؛

عبیداللہ سے انہی اسناد کے ساتھ اسامہ کی حدیث کے موافق مروی ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں پر نماز پڑھنی چھوڑ دی۔

ابن ماجہ: ۱۵۲۳]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ ۔ باب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦٢٠٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِيْ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْسَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ۔ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: ((اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ))۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ اپنے گھر لیٹے ہوئے تھے، رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی' آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عثمان آئے آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور آپ ﷺ نے کپڑے درست کیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شرم کی کس لیے کہ عثمان رضی اللہ عنہ مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ، اس لیے آپ ﷺ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔
مصابیح میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، اور مُلّا نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں۔ نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے، کیونکہ حدیث میں راوی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں، اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔ (السراج الوہاج)

(٦٢١٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَابَكْرٍ اِسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ لَابِسٌ مِّرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے، آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے' پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں، وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا

عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ)). فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِيْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالِيْ لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ)).

سے فرمایا: ''اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے میں۔'' اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! کیا سبب ہے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنے سے نہ گھبرائے، نہ عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے جیسا عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے سے گھبرائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان رضی اللہ عنہ حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں۔'' (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جائیں)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١١) عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عثمان اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ پھر حدیث عقیل جو زہری سے ہے اس کی مانند بیان کیا۔

(٦٢١٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَّرْكُزُ بِعُوْدٍ مَّعَهٗ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ)).

قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ: وَقُلْتُ الَّذِيْ قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

[بخاری: ٣٦٩٣، ٣٦٩٥، ٦٢١٦، ٧٢٦٢؛ ترمذی: ٣٧١٠]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک بار رسول اللہ ﷺ مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے۔'' اور میں جو کھولنے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی' پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے۔'' میں گیا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھول دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے اور اس پر ایک بلوی ہو گا۔''

میں گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: یا اللہ! مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ ﷺ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑا ابلوی ہوا، آخر انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

(٦٢١٣) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ. [راجع:٦٢١٢]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا: "تو دروازہ پر پہرہ دے۔" پھر بیان کی حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٤) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ یَوْمِیْ هٰذَا قَالَ: فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا: خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ: فَخَرَجْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ اَرِیْسٍ قَالَ: فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِیْدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰی بِئْرِ اَرِیْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْیَوْمَ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ: عَلٰی رِسْلِكَ قَالَ: ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ: فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی قُلْتُ لِاَبِیْ بَكْرٍ: اُدْخُلْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهٗ فِی الْقُفِّ وَدَلّٰی رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَیْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِیْ یَتَوَضَّاُ وَیَلْحَقُنِیْ فَقُلْتُ: اِنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ۔ یُرِیْدُ اَخَاهُ۔ خَیْرًا یَّاْتِ بِهٖ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے وضو کیا اپنے گھر میں، پھر نکلے اور کہنے لگے: میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا۔ آپ ﷺ کے، وہ مسجد میں آئے اور پوچھا: آپ ﷺ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: اس طرف گئے ہیں، ابوموسیٰ بھی آپ ﷺ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے، یہاں تک کہ بئر اریس پر پہنچے (بئر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے، میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج میں بنوں گا، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، اور دروازہ پر دستک دی' میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ' میں نے کہا ٹھہرو، پھر میں گیا، اور میں نے عرض کیا' یارسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کو اجازت دے، اور جنت کی خوشخبری دے۔" میں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اندر آؤ رسول اللہ ﷺ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی منڈیر پر اور اپنے پاؤں لٹکا دیے کنویں میں جس طرح رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھا، اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا، وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر اللہ کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لائے گا۔ اچانک ایک آدمی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے کہا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، میں نے کہا: ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس' سلام

فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَدَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: اِنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا۔ يَعْنِيْ اَخَاهُ۔ يَأْتِ بِهٖ فَجَآءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ: وجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: ((ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيْبُكَ قَالَ: فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْاٰخَرِ.

قَالَ شَرِيْكٌ: فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ. [بخاري:٣٦٧٤، ٧٠٩٧]

کیا اور عرض کیا، عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے اور جنت کی بشارت دے۔'' میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اندر آؤ رسول اللہ ﷺ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ ﷺ کے بائیں طرف کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیے، میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا: اگر اللہ کو فلاں کی یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آئے گا، ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا' میں نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میں نے کہا: ٹھہرو، اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے مگر اس کے ساتھ ایک آفت بھی ہے۔'' میں آیا اور میں نے کہا: اندر آؤ اور رسول اللہ ﷺ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ۔ وہ آئے' انہوں نے دیکھا منڈیر پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے۔ شریک نے کہا: سعید بن مسیب نے کہا: میں نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی (ویسا ہی ہوا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ ﷺ کے سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢١٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ خَرَجْتُ اُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ: فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ. [راجع:٦٢١٤]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نکلا رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ باغوں کی طرف گئے ہیں، پھر میں نے آپ ﷺ کو ایک باغ میں پایا۔ آپ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں، اور ان کو لٹکا دیا کنویں میں، اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری، اس میں سعید کا قول مذکور نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢١٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے

قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهٖ فَخَرَجْتُ فِيْ اِثْرِهٖ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُوْرَ هُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ. [راجع:٦٢١٤]

اپنی کسی حاجت کے لیے مدینہ کے ایک باغ کی طرف میں بھی نکلا آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات پر۔ اور حدیث بیان کی سلیمان بن بلال کی حدیث کے موافق ابن مسیب نے کہا: اس حدیث سے میں نے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اکٹھی ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر علیحدہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا بیان۔

(٦٢١٧) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ)). قَالَ سَعِيْدٌ: فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهٗ بِمَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَامِرٌ فَقَالَ: اَنَا سَمِعْتُهٗ قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهٗ؟ قَالَ: فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ قَالَ: نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا. [ترمذی:٣٧٣١]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے: ”تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“ سعید نے کہا: میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد رضی اللہ عنہ سے سن لوں تو میں سعد رضی اللہ عنہ سے ملا اور جو عامر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی وہ ان کو سنائی۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ میں نے کہا: تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا: جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا، جو بنی اسرائیل میں ہارون علیہ السلام کو تھا، مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون علیہ السلام پیغمبر بھی تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پیغمبر نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیا تھے آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آ سکتا۔ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ اور یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، انہوں نے کہا آپ ﷺ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون علیہ السلام کا سا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا ہے کہ میری وفات کے بعد تم ہی خلیفہ ہو گے، کیونکہ ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں ہی انتقال کر چکے تھے، اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں، ایک قرابت جیسے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، دوسری خلافت اپنی قوم پر، اب ساری باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مثل ہونا ضروری نہیں، مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون علیہ السلام کی مماثلت موجود ہے، اور ہارون علیہ السلام کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سارے بنی اسرائیل سے افضل تھے، اور اس لحاظ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نکلتی ہے، لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا، اس لیے کہ خلافت مفضول کے باوجود فاضل کی درست ہے، خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی۔ سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے، کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں، اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون علیہ السلام کی موت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور ہارون علیہ السلام ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں، پھر ایسا ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے، اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے۔ انتہیٰ مختصراً۔

(٦٢١٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ؟ فَقَالَ: ((اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی علیہ السلام؟ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ)).

[بخاري:٤٤١٦]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس' پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢١٩) عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع:٦٢١٨]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ: اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَكُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَهٗ وَخَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ)) وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ: ((لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ)) قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((ادْعُوْلِیْ عَلِیًّا)) فَاُتِیَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَفَعَ الرَّایَةَ اِلَیْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو امیر کیا تو کہا: تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تین باتوں کی وجہ سے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لڑائی پر جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا تھا، موسیٰ علیہ السلام کے پاس، پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول سے، اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے۔'' یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔'' وہ آئے تو ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں تھوک ڈالا اور نشان (علم) ان کے حوالہ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی، ان کے ہاتھ پر۔

دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلِيْ)).

اور جب یہ آیت اتری: ''بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو۔'' (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ ﷺ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو پھر فرمایا: ''اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔''

[ترمذی:۳۷۲٤]

فائدہ۔ ابو تراب کنیت ہے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی، اس روایت سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا، نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے، اور اس کی تاویل ضروری ہے، اس طرح سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے، اور شاید سعد رضی اللہ عنہ اس گروہ میں ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہوں، اور سعد رضی اللہ عنہ نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں بیان نہیں کرتے۔

(٦٢٢١)-عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى)).

[بخاری:٣٧٠٦؛ ابن ماجه:١١٥]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے: ''تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے پاس۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ اَنْ اُدْعٰى لَهَا قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَقَالَ: ((امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ)) قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ: ((قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے دن: ''البتہ میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو' فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اسی دن' پھر میں آپ ﷺ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ ﷺ بلائیں مجھ کو اس کام کے لیے' لیکن آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ جھنڈا ان کو دیا اور فرمایا: ''چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا۔'' پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے اور کسی طرف نہیں دیکھا۔ پھر چلا کر بولے: یا رسول اللہ ﷺ! کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لڑ ان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوائے اللہ کے اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچا لیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟)) فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). [بخاری:۲۹٤۲، ۳۰۰۹، ۳۷۰۱، ٤۲۱۰، ٤۷۱۳]

دن: ''البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں''۔ پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ ﷺ کس کو دیتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ یہ نشان اس کو ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ پھر ان کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لیے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٤) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ فَتَحَهَا اللّٰهُ فِيْ صَبَاحِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا: هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے خیبر کے دن' ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ ﷺ سے' جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا جھنڈا کل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا۔ پھر یکا یک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ جھنڈا ان کو ملے گا۔ لوگوں نے کہا: یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. [بخاری: ۲۹۷۵، ۳۷۰۲، ۴۲۰۹، ۴۵۴۳]

○ ○ ○ ○

(۶۲۲۵) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيْرًا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَ صَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ! خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ! مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ وَمَا لَا، فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ)) فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ)) فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ يَا زَيْدُ! أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟

یزید بن حیان سے روایت ہے، میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا: اے زید رضی اللہ عنہ! تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ کی حدیث سنی، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، تم نے بہت ثواب کمایا، ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے، زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو۔ پھر زید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر فرمایا: ”بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آئے اور میں قبول کروں۔ میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔“ غرض آپ ﷺ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف۔ پھر فرمایا: ”دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں۔“ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل بیت آپ ﷺ کے کون ہیں؟ اے زید رضی اللہ عنہ! کیا آپ ﷺ کی بیبیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے۔ حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ لوگ کون ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ علی، عقیل، جعفر، عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں۔ حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔

قَالَ: نَعَمْ.

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حدیث حضرت ﷺ نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ "قرآن پر جمے رہنا، اس سے ہدایت لینا، اس پر عمل کرنا۔ دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکھنا' ان سے محبت کرنا' ان کو ایذا نہ دینا۔" اس نصیحت پر سوائے اہل سنت والجماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے۔ خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا' ان کے دشمن ہو گئے۔ روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

(٦٢٢٦) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٧) عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: ((كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَأَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)).

ابوحیان سے اسماعیل کی حدیث کی مانند مروی ہے اور حدیث جریر میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو پکڑے رہے گا' وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٢٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ أَبِيْ حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَلَا وَإِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتٰبُ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ)) وَفِيْهِ: فَقُلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ؟ نِسَاؤُهُ؟ قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ! إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلٰى أَبِيْهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهٖ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

یزید بن حیان سے روایت ہے' انہوں نے کہا: ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا: تم نے بہت ثواب کمایا' تم نے صحبت اٹھائی رسول اللہ ﷺ کی' آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب' وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نے کہا: اہل بیت کون لوگ ہیں بیبیاں آپ ﷺ کی؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے۔ اہل بیت آپ کے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے آپ ﷺ کے بعد۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں، ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہیں' اور بعض نے کہا: بنو قصی اور بعض نے کہا: قریش۔ اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ ﷺ کی کئی بیبیاں جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قریشی تھیں۔ اور ایک روایت میں زید رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج۔ ان دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں' (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال؛ جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی شامل ہیں اور قرآن میں آیت تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے۔ اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت ﷺ کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے۔ اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہوا اس میں بیبیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں یا صرف بنی ہاشم۔ (نووی رحمہ اللہ مع زیادہ)

(٦٢٢٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ: فَاَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ: اَمَّا اِذَا اَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللّٰهُ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اِسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِي التُّرَابِ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اِذَادُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: اَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ اَبُوْ تُرَابٍ؟ قَالَ: جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: ((اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟)) فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ: ((انْظُرْ اَيْنَ هُوَ؟)) فَجَآءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَاَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((قُمْ اَبَا التُّرَابِ! قُمْ اَبَا التُّرَابِ!)).

[بخاری: ٤٤١، ٣٧٠٣، ٦٢٨٠]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا۔ اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا۔ سہل نے انکار کیا۔ وہ شخص بولا: اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابوتراب پر۔ سہل نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے۔ وہ شخص بولا: اس کا قصہ بیان کرو ان کا نام ابوتراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟'' وہ بولیں: مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں۔'' وہ آیا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! علی رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ آپ ﷺ علی کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے ''اٹھ اے ابوتراب! اٹھ اے ابوتراب!۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا نام ابوتراب رکھا' اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا۔ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ

باب: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٢٣٠) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَرِقَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک رات رسول اللہ ﷺ کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ: وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ أَحْرُسُكَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ. [بخاري: ٢٨٨٥، ٧٢٣١؛ ترمذي: ٣٧٥٦]

آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہوگئی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے۔؟ آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا'یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ ﷺ کے پاس پہرہ دینے کے لیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹے کی آواز سنی۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِيْ يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا جَاءَ بِكَ)) فَقَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ. [راجع: ٦٢٣٠]

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آپ ﷺ جاگتے رہے (یعنی آپ ﷺ کو نیند نہیں آئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کاش کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایسا نیک بخت آدمی ہوتا جو رات بھر میری حفاظت کرتا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' عرض کیا: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ وہ بولے: مجھے ڈر ہوا رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر' تو میں آیا آپ ﷺ کی حفاظت کرنے کے لیے۔آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور سو گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا: مَنْ هٰذَا؟

اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ ہم نے کہا: یہ کون ہے؟

(٦٢٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ. [راجع: ٦٢٣٠]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے'ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند جاتی رہی۔سلیمان بن بلال کی حدیث کی مانند ذکر کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٣) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُوْلُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ)). [بخاري: ٢٩٠٥، ٤٠٥٨، ٤٠٥٩، ٦١٨٤؛ ترمذي: ٣٧٥٤؛ ابن ماجه: ١٢٩]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (یعنی سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) کے لیے' آپ ﷺ نے احد کے دن ان سے فرمایا ''تیر چلا اے سعد رضی اللہ عنہ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔''

(٦٢٣٤) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

[راجع:٦٢٣٣]

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٥) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ. [بخاری: ٣٧٢٥، ٤٠٥٥، ٤٠٥٦؛ ٤٠٥٧، ترمذی: ٢٨٣٠، ٣٧٥٣؛ ابن ماجه: ١٣٠]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٦) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٢٣٥]

یحییٰ بن سعید سے ان اسناد کے تحت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٧) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَمَعَ لَهٗ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ)) قَالَ: فَنَزَعْتُ لَهٗ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهٗ فَسَقَطَ وَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهٗ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى نَوَاجِذِهٖ.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیر مارا ے سعد رضی اللہ عنہ! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے''۔ میں نے اس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا۔ وہ اس کی پسلی میں لگا اور گرا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی کچلیوں کو دیکھا۔

(٦٢٣٨) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ: عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ نَزَلَتْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ: حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَّا تُكَلِّمَهٗ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِيْنِهٖ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ: زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ فَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا اٰمُرُكَ بِهٰذَا. قَالَ: مَكَثَتْ ثَلٰثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَّهَا يُقَالُ لَهٗ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلٰى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِی الْقُرْاٰنِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ [٣١/ لقمان: ٣٢] قَالَ: وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنِيْمَةً عَظِيْمَةً فَاِذَا فِيْهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باب میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں۔ ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑیں گے اور نہ کھائے گی نہ پیے گی۔ وہ کہنے لگی: اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی، کچھ کھایا نہ پیا، یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا، آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا۔ وہ بددعا کرنے لگی سعد رضی اللہ عنہ کے لیے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق''۔ اور ایک بار رسول اللہ ﷺ کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ میں نے عرض

فَقُلْتُ: نَفِّلْنِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ: ((رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى إِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَا مَتْنِيْ نَفْسِيْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَعْطِنِيْهِ قَالَ: فَشَدَّلِيْ صَوْتَهُ ((رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾.

[٨/ الانفال:١]

قَالَ: وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِيْ فَقُلْتُ: دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ قَالَ: فَاَبٰى قُلْتُ: فَالنِّصْفَ قَالَ: فَاَبٰى قُلْتُ: فَالثُّلُثُ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

قَالَ: وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالُوْا: تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِيْكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ: فَاَتَيْتُهُمْ فِيْ حَشٍّ ـ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ ـ فَاِذَا رَأْسُ جَزُوْرٍ مَّشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ: فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ: قَالَ: فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ: اَلْمُهَاجِرُوْنَ خَيْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِيْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيَّ يَعْنِيْ نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ: ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾.[٥/ المائدة:٩٠]

[ابو داود: ٢٧٤٠؛ ترمذی: ٣٠٧٩؛ وراجع: ٤٥٥٦، ٤٥٥٧]

کیا' یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجیے اور میرا حال آپ ﷺ جانتے ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔'' میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ ﷺ کے پاس لوٹا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجیے۔ آپ ﷺ نے سختی سے فرمایا: ''رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: مجھ کو اجازت دیجیے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں۔ آپ ﷺ نے نہ مانا میں نے کہا: اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ ﷺ نے نہ مانا۔ میں نے کہا: اچھا آدھا مال بانٹ دوں۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا: آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے، اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے پاس گیا ایک باغ میں۔ وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی۔ میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ' وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا۔ میں نے کہا: مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا۔ میرے ناک میں زخم لگا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''شراب' جوا' تھان اور پانسے یہ سب نجس اور شیطان کے کام ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٣٩) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ: اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِيْ

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باب میں چار آیتیں اتریں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی

حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ: فَكَانُوْا إِذَا أَرَادُوْا أَنْ يُطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِهِ أَيْضًا: فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا.

[راجع:٦٢٣٨]

سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چڑ گئی۔ پھر ان کی ناک ہمیشہ چڑی رہی۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٠) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ [الانعام:٥٢] قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ: أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا: لَا تُدْنِيْ هٰؤُلَاءِ.

[ابن ماجه:٤١٢٨]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت: ''مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اتری۔ ان میں میں تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرک کہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤١) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا. قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾. [الانعام: ٥٢]

[راجع: ٦٢٤٠]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مشرکوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو پاس سے بھیج دیجیے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر، ان لوگوں میں میں تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال رضی اللہ عنہ اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''مت ہٹا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضا مندی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٢) عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ رضی اللہ عنہما عَنْ حَدِيْثِهِمَا. [بخاري:٣٧٢٢، ٣٧٢٣، ٤٠٦٠، ٤٠٦١]

ابوعثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑتے تھے (کافروں سے) بعض دن کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ رہا سوائے طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٤٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّاسَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد

يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ)).

[بخاري: ٢٨٤٧، ٢٩٩٧، ٧٢٦١]

ہوں' پھر آپ ﷺ نے بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا' پھر آپ ﷺ نے بلایا تو زبیر رضی اللہ عنہ ہی نے جواب دیا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

(٦٢٤٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ . [بخاري: ٢٨٤٦، ٤١١٣؛ ترمذي: ٣٧٤٥؛ ابن ماجه: ١٢٢]

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی حدیث کے مانند روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٥) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِيْ أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِيْ مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِيْ إِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ.

قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ فَقَالَ: وَرَأَيْتَنِيْ يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: ((فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ)). [بخاري: ٣٧٢٠؛ ترمذي: ٣٧٤٣؛ ابن ماجه: ١٢٣]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں اور عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا۔ میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف۔ پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے' انہوں نے کہا: بیٹا! تو نے مجھے دیکھا تھا۔ میں نے کہا: ہاں انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس دن رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا ''فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ فِي الْأُطُمِ الَّذِيْ فِيْهِ النِّسْوَةُ يَعْنِيْ نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَاللهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيْثِ وَلٰكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. [راجع: ٦٢٤٥]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خندق والے دن میں اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اس قلعہ میں تھے جس میں عورتیں تھیں۔ نبی ﷺ کے گھرانے کی عورتیں اور حدیث کو بیان کیا ابن مسہر کی حدیث کے مطابق اور اس میں عبداللہ بن عروہ کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور

كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ)).

[ترمذی:٣٦٩٦]

آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر اور عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تھم جا اے حرا! تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید“۔ (نبی حضرت محمد ﷺ تھے اور صدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی)۔

(٦٢٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ)) وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ: وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اس نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا، نہیں ہے تجھ پر مگر نبی ﷺ صدیق اور شہید۔“ اور اس پر نبی ﷺ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٤٩) عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَبَوَاكَ وَاللّٰهِ! ﴿مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہما) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے ﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِمَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ ”یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی۔“ (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے۔ نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٥٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ: تَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ.

ہشام سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے اور اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما۔

(٦٢٥١) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: كَانَ اَبَوَاكَ ﴿مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾.

عروہ سے روایت ہے، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں تھے جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی ”جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی۔“

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٢٥٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنًا وَاِنَّ اَمِيْنَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ! اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔“ (اگرچہ صحابہ بھی امین تھے پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اوروں سے ممتاز تھے)۔

[بخاری:۳۷٤٤، ٤٣٨٦، ٧٢٥٥]

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٣) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَقَالَ: ((هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجیے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھائے تو آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ''یہ اس امت کا امانت دار ہے''۔

(٦٢٥٤) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِيْنًا فَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ)) قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ: فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ [بخاری:٣٧٤٥، ٤٣٨٠، ٤٣٨١، ٧٢٥٤؛ ترمذی:٣٧٩٦؛ ابن ماجه:١٣٥]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں وہ بیشک امانت دار ہے، بیشک امانت دار ہے''۔ راوی نے کہا: لوگ منتظر رہے کہ کس کو بھیجتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٥) عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٢٥٤]

ابواسحاق سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما.

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٥٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: ((اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ)). [بخاری:٢١٢٢، ٥٨٨٤؛ ابن ماجه:١٤٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے: ''یااللہ! میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو محبت رکھے اس سے''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر۔ سبحان اللہ! اہل بیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یااللہ! تو ہم کو قائم رکھ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت پر اور وفات دے ان کی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر، ہر چند مومن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے۔ پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہل بیت کی اور صحابہ کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ۔

(٦٢٥٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى أَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: ((أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟)) يَعْنِيْ حَسَنًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ ﷺ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے) یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے۔ پھر آپ ﷺ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے اور پوچھا: ''بچہ ہے، بچہ ہے۔'' یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق

فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)). [راجع:٦٢٥٦]

ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ) پھر فرمایا: ”یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے“۔

(٦٢٥٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)).

[بخاري: ٣٧٤٩؛ ترمذي: ٣٧٨٢، ٣٧٨٣]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”یا اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٢٥٩) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)).

[راجع:٦٢٥٨]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”یا اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٠) عَنْ إِيَاسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ. [ترمذي:٦٧٧٥]

ایاس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے اس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو لے گیا حجرۂ نبوی تک۔ ایک صاحبزادے آپ ﷺ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

بَابُ فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اہل بیت کے فضائل۔

(٦٢٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [الأحزاب: ٣٣] [راجع:٥٤٤٥]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کو بھی اندر کر لیا۔ بعد اس کے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [٣٣/الاحزاب:٣٣] یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد یہ ہے ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوْتِكُنَّ﴾ عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مطہرات مراد تھے۔ پر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تا کہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہما.

باب زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٦٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾.[الأحزاب: ٥]
[بخاري:٤٧٨٢؛ ترمذي:٣٢٠٩، ٣٨١٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان کو متبنیٰ کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا: "پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔"

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٢٦٢]

عبداللہ سے اسی کی مانند مروی ہے۔

(٦٢٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَطْعَنُوْا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمْرَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [بخاري: ٦٦٢٧؛ ترمذي:٣٨١٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو بنایا۔ لوگوں نے اس کی سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے مہاجرین اور انصار کا آپ ﷺ نے افسر کیا) تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر تم طعنہ کرتے ہو اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تو البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں اور اللہ کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

فائدہ: پہلے آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت ﷺ نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان کے بیٹے کو دی تا کہ ان کو باپ کا رنج کم ہو، دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت بڑا امر لیاقت ہے۔ اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

(٦٢٦٥) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنْ تَطْعَنُوْا فِي إِمَارَتِهِ يُرِيْدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَهَا

سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: "اگر تم طعنہ کرتے ہو اس کی امارت میں۔ مراد اسامہ بن زید تھے۔ البتہ تم طعنہ کر چکے ہو اس کے باپ کی سرداری میں بھی، اللہ کی قسم! وہ اس سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا۔

وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ لَا حَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ يُرِيْدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ)).

اور اللہ کی قسم! اور اب اس کے بعد اسامہ سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔ اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک بخت لوگوں میں سے ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٢٦٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ: اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

[بخاري:٣٠٨٢]

عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباس رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ ﷺ نے ہم کو سوار کر لیا اور تم کو چھوڑ دیا۔ (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٧) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهٖ. [راجع:٦٢٦٦]

حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث کی مانند روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ: وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ.

[ابوداود: ٢٥٦٦؛ ابن ماجه: ٣٧٧٣]

عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ ﷺ سے جا کر ملتے۔ ایک بار آپ ﷺ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ ﷺ سے ملنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے ایک صاحبزادے آئے آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِيْ وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ: فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ. [راجع:٦٢٦٨]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے' ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما سے تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے، یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهٗ

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ

فَاسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ. [راجع: ٧٧٤]

کروں گا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ خَدِیْجَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ.

باب: ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٢٧١) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ)).

قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ: وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. [بخاری: ٣٨١٥، ٣٤٣٢؛ ترمذی: ٣٨٧٧]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "آسمان وزمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران علیہا السلام افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

(٦٢٧٢) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَیْرُ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ)). [بخاری: ٣٤١١، ٣٤٣٣، ٣٧٦٩، ٥٤١٨؛ ترمذی: ١٨٣٤؛ نسائی: ٣٩٥٧؛ ابن ماجه: ٣٢٨٠]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔" (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت مریم اور آسیہ رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہو)۔

فائدہ: اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ وہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے وہ نبی نہ تھیں بلکہ ولی تھیں اور منقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہوتیں۔

(٦٢٧٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر، اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ پھر جب وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سلام کہیے ان کے پروردگار کی طرف سے، اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری دے دیجیے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ

قَالَ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيْثِ: وَمِنِّي. [بخاری: ۳۸۲۰، ۷۴۹۷]

اس میں شوروغل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٤) عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَشَّرَ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. [بخاری: ۱۷۹۲، ۳۸۱۹]

اسمٰعیل نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟ انہوں نے کہا: ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں شوروغل ہے نہ تکلیف ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٥) عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٢٧٤]

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایک گھر کی جنت میں۔

(٦٢٧٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَأَةٍ مَّا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِيْ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا اِلٰى خَلَائِلِهَا.

[بخاری: ٦٠٠٤، ٧٤٨٤]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا۔ حالانکہ وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تھے پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

(٦٢٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا عَلٰى خَدِيْجَةَ وَاِنِّيْ لَمْ اُدْرِكْهَا.

قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُوْلُ: اَرْسِلُوْا بِهَا اِلٰى اَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا)).

[بخاری: ۳۸۱۸؛ ترمذی: ۲۰۱۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: ”اس کا گوشت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے عزیزوں کو بھیجو۔“ ایک دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ کیا اور کہا: خدیجہ رضی اللہ عنہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے ان کی محبت اللہ تعالیٰ نے ڈال دی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٢٧٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ

ہشام سے انہی اسناد کے تحت ابی اسامہ کی حدیث کی مانند روایت ہے

حَدِيْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ اِلٰی قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

بکری کے قصہ تک اور بعد والے اضافے کو ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰی امْرَأَةٍ مِّنْ نِسَآءِهٖ مَاغِرْتُ عَلٰی خَدِيْجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهٖ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' میں نے اتنا رشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

(٦٢٨١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی خَدِيْجَةَ حَتّٰی مَاتَتْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

(٦٢٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)). فَغِرْتُ فَقُلْتُ: وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَآءِ الشِّدْقَيْنِ خَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِی الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا. [بخاری:٣٨٢١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور فرمایا: ''یا اللہ! ہالہ بیٹی خویلد کی۔'' مجھے رشک آیا میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو۔ نری سرخی ہی سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: قاضی نے کہا: عورتوں کو ایسا رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کی فطرت میں ہے اور اسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر خفا نہ ہوئے۔

بَابٌ فِیْ فَضَائِلِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

باب: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٢٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُرِيْتُكِ فِی الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَآءَنِیْ بِكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ: هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ؟ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِیَ فَاَقُوْلُ: اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ يُمْضِهٖ)). [بخاری:٥١٢٥]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھ سے کہنے لگا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورت ہے۔ میں نے تیرے چہرے سے پردہ ہٹایا تو وہ تو نکلی۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا۔'' (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہوئی)۔

(٦٢٨٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

[بخاری:٥٠٧٨، ٧٠١١]

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ وَاللهِ! يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ. [بخاری:٥٢٢٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیونکر آپ جان لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے: نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ابراہیم کے رب کی۔'' میں نے عرض کیا: بے شک اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ ﷺ سے ناراض ہوتی ہوں) (یہ غصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے۔ دل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٢٨٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ کے قول تک مروی ہے اور بعد والے جملے کا ذکر نہیں ہے۔

[بخاری:٦٠٧٨]

○ ○ ○ ○

(٦٢٨٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گڑیوں سے کھیلتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ انہوں نے کہا: میری ہجولیاں آتیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جاتیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ ﷺ ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی۔ اور علما نے جائز رکھا ہے گڑیوں کی بیع اور شرا کو، اور امام مالک رحمہ اللہ سے اس کی کراہیت منقول ہے اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ ان سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے تصویروں کی حدیث سے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٢٨٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُنَّ اللُّعَبُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور جریر کی روایت میں ہے انہوں نے کہا: میں اپنے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ اور وہی کھیل ہوتے تھے۔

(٦٢٨٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے۔ جس دن میری باری ہوتی تحفے بھیجتے تا کہ آپ ﷺ خوش ہوں۔

[بخاری:٢٥٧٤]

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِيْ مِرْطِيْ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْ بُنَيَّةُ! اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ.)) فَقَالَتْ: بَلٰى قَالَ: ((فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ)) قَالَتْ: فَقَامَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَتْ اِلٰى اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَبِالَّذِيْ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا: مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاللّٰهِ! لَا اُكَلِّمُهٗ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِّنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِيْ تَصَدَّقُ بِهٖ وَتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ: فَاسْتَأْذَنَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں نے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر میں۔ آپ ﷺ نے اجازت دی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ ﷺ انصاف کریں ان کے ساتھ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں۔ (یعنی جتنی محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں۔ یہ امر اختیاری نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ ﷺ انصاف کرتے تھے) اور میں خاموش تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بیٹی! کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں؟'' وہ بولیں: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ ﷺ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو محبت رکھ عائشہ سے۔'' یہ سنتے ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور بیبیوں کے پاس گئیں۔ ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ ﷺ کا فرمانا بیان کیا۔ وہ کہنے لگیں: ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لیے پھر جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہو: آپ ﷺ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے باپ تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دادا ہوئے۔ دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ ﷺ سے گفتگو نہ کروں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آخر آپ ﷺ کی بیبیوں نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ ﷺ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، ناتا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں، فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی غصہ تھا) اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نادم ہو جاتیں۔ انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ ﷺ میری چادر میں تھے جس حال

عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ: ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ: فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ قَالَتْ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ: ((إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ)).

[بخاری: ۲۵۸۱ تعلیقاً؛ نسائی: ۳۹۵۴، ۳۹۵۵]

میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے مقدمہ میں۔ پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی لڑکی نہیں جو تم سے دب جائے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا أَنْ أَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً. [بخاری: ٦٢٤٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ: ((أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟)) اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي. [بخاری: ٣٧٧٤]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ دریافت کرتے تھے (بیماری میں) اور فرماتے تھے: ''کل میں کہاں ہوں گا۔ کل میں کہاں ہوں گا؟'' یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے۔ پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں۔ (یعنی آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

(٦٢٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ)).

[بخاری: ٤٤٤٩، ٥٦٧٤؛ ترمذی: ٣٤٩٦]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیک لگائے تھے میرے سینہ پر، میں نے کان لگایا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٦٢٩٣]

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں

وَالْآخِرَةِ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾. [النساء: ٦٩]

قَالَتْ: فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ. [بخاري: ٤٤٣٥، ٤٤٣٦، ٤٥٨٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٠]

رہنے اور آخرت میں جانے کا۔ پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی بیماری میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی اس وقت آپ ﷺ کی آواز بھاری تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔

اس وقت میں سمجھی ان کو اختیار ملا۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٦) عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٢٩٥]

سعد سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٧) عَنْ عَائِشَةَ ؓ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)).

قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا.

قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ: وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)).

قَالَتْ عَائِشَةُ ؓ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلَهُ: ((اللَّهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)).

[بخاري: ٤٤٦٣، ٦٣٤٨، ٦٥٠٩]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں: ''کوئی نبی نہیں فوت ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ کا سر میری ران پر تھا۔ آپ ﷺ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا: ''یا اللہ! بلند رفیقوں کے ساتھ کر۔'' (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں) حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اس وقت میں نے کہا اب آپ ﷺ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ ﷺ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں: ''کوئی نبی نہیں فوت ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ! الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى)).

○ ○ ○ ○

(٦٢٩٨) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین

الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ جَمِيْعًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَأَرْكَبُ بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ: بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُوْلُ: يَارَبِّ! سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ هُوَ رَسُوْلُكَ وَلَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ شَيْئًا.

[بخاری: ۵۲۱۱]

حفصہ رضی اللہ عنہا پر آیا' ہم دونوں آپ ﷺ کے ساتھ نکلیں اور آپ ﷺ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے، حفصہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں۔ تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچھا اور وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ رضی اللہ عنہا ان کے اونٹ پر۔ رات کو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے دیکھا تو اس پر حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ ﷺ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو نہ پایا۔ (رات بھر) ان کو غیرت آئی۔ جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں: یا اللہ! مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا: اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مہلب نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ ﷺ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ رضی اللہ عنہا ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں' اس لیے کہ اگر باری آپ ﷺ پر واجب بھی ہو تب بھی سفر میں چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسی طرح حضر میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگائے (نووی رحمہ اللہ)

(۶۲۹۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَآئِرِ الطَّعَامِ)). [بخاری: ۳۷۷۰، ۵۴۱۹، ۵۴۲۸؛ ترمذی: ۳۸۸۷؛ ابن ماجہ: ۳۲۸۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔''

○ ○ ○ ○

(۶۳۰۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ. [راجع: ۶۲۹۹]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اسماعیل کی روایت میں ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۰۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَهَا: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. [بخاری: ٦٢٥٣؛ ابوداود: ٥٢٣٢؛ ترمذی: ٢٦٩٣، ٣٨٨٢؛ ابن ماجه: ٣٦٩٦]

ان سے (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے): ''جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں۔'' انہوں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٦٣٠١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی روایتوں کی مانند بیان فرمایا ہے۔

(٦٣٠٣) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٣٠١]

زکریا سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ)) فَقَالَتْ: فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. قَالَتْ: وَهُوَ يَرٰى مَالَا اَرٰى. [بخاری: ٣٢١٧، ٣٧٦٨، ٦٢٠١، ٦٢٤٩؛ ترمذی: ٣٨٨١؛ نسائی: ٣٩٦٤]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ حَدِيْثِ اُمِّ زَرْعٍ.

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان۔

(٦٣٠٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: جَلَسَ اِحْدٰى عَشَرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

قَالَتِ الْاُوْلٰى زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقٰى.

قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِيْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ.

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِيْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان تمام نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی۔

(١) پہلی عورت نے کہا: میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے۔

(٢) دوسری عورت نے کہا: میں اپنے خاوند کی خبر نہیں پھیلا سکتی۔ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کرسکوں گی، اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ خفا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑیگا)۔

(٣) تیسری عورت نے کہا: میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس

خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو ادھڑ رہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محروم رہوں گی)۔

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

(۴) چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہے نہ رنج (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے)۔

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ.

(۵) پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جو مال اسباب گھر میں چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ.

(۶) چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنی سوائے کھانے پینے کے بیل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النِّجَادِ عَظِيْمُ الرَّمَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

(۷) ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرنا جانتا سب جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے۔

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ؟ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ. قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي اَبُوْ زَرْعٍ وَمَا اَبُوْزَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجَحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيْلٍ وَاَطِيْطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُوْلُ: فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ.

(۸) آٹھویں عورت نے کہا: میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔

(۹) نویں عورت نے کہا: میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پر تلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے۔ اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے) اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے)۔

اُمُّ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ؟ عُكُوْمُهَا رَدَاحٌ

(۱۰) دسویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام مالک ہے مالک افضل

وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

ہے میری اس تعریف سے' اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کمتر چراگاہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کر اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

اِبْنُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِیْ زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِیْ زَرْعٍ؟ طَوْعُ اَبِيْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا.
جَارِيَةُ اَبِیْ زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا وَّلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا وَّلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشًا قَالَتْ: خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِیْ وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَّاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِیْ مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ: كُلِیْ اُمَّ زَرْعٍ وَمِيْرِیْ اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْ مَا بَلَغَ اَصْغَرَ اٰنِيَةِ اَبِیْ زَرْعٍ.
قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ)).

[بخاری:٥١٨٩]

(۱۱) گیارویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے' سو واہ! کیا خوب ابوزرع ہے۔ اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین میں رہی۔ مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ' کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل' محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو فجر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام نہیں کرنا پڑتا) اور پیتی ہوں سیراب ہو جاتی ہوں۔ ماں ابوزرع کی! سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی' اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابوزرع کا! سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی! سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی' اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے) اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے۔ لونڈی ابوزرع کی! کیا خوب ہے لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لیجاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے' جس کے ساتھ اس کے دولڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے۔ سو ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا۔ پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح

کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز۔ اس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا سو اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع! اور کھلا اپنے لوگوں کو سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسی تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو۔ اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انہوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا۔ اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لے نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپائیں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کرے گی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ تک پہنچے ہیں پھر کہا: دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تھا اور تیسری کا حی بنت کعب، چوتھی کا مہدد بنت ابی مزرمہ، پانچویں کا کبشہ، چھٹی کا ہند، ساتویں کا حی بنت علقمہ، آٹھویں کا بنت اوس بن عبد، دسویں کا کبشہ بنت ارقم، گیارہویں جس کا ام زرع بنت اکیہل بن ساعد۔ انتہیٰ۔ اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں۔ بعض کتابوں میں یہ ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعض نے اس ترتیب میں اختلاف بھی کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جائے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر، مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بدخلق بھی ہے۔ پانچویں عورت نے کہا: میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ بھی تعریف ہے اور مراد چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں۔ ابن ابی اویس نے کہا: چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

(٦٣٠٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ: قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ: وَصِفْرُ

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں معمولی لفظوں کا ردوبدل ہے۔

رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ: وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ: وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذِي رَائِحَةٍ زَوْجًا. [راجع:٦٣٠٥]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

باب: حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣٠٧) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)).

[بخاري:٣٧١٤، ٣٧٦٧، ٥٢٣٠، ٥٢٧٨؛ ابوداود:٢٠٧١؛ ترمذي:٣٨٦٧]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابوجہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا' نہ دوں گا' نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لئے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا۔ شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے۔'' (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو۔ دوسرا نکاح اگرچہ جائز تھا لیکن جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا تو آپ ﷺ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا' اس لیے آپ ﷺ نے منع کر دیا' بوجہ کمال شفقت کے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پر۔ دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی فتنہ میں پڑ جاتیں رشک کی وجہ سے' جو عورتوں کا طبعی امر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٠٨) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا)). [راجع:٦٣٠٧]

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے' اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٠٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أَخَافُ

حضرت زین العابدین علی بن حسین سے روایت ہے' وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا: آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے۔ حضرت زین العابدین نے فرمایا: کچھ نہیں۔ مسور نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین نہ لیں اللہ کی قسم! اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں

اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ! لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُّحْتَلِمٌ فَقَالَ: ((اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا)).

قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ: ((حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَاَوْفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا)). [بخاری: ۹۲۶ تعليقاً، ۳۱۱۰، ۳۷۱٤؛ ابوداود: ۲۰۶۹، ۲۰۷۰؛ ابن ماجه: ۱۹۹۹]

گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا۔ جب تک میری جان میں جان ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آئے۔'' پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی اور فرمایا: ''انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣١٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ وَعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَّاكِحًا ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُّضْغَةٌ مِّنِّيْ وَاِنَّمَا اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَّفْتِنُوْهَا وَاِنَّهَا وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا)).

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا' آپ ﷺ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ مسور نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: ''میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا۔ اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لائیں (یعنی جب علی رضی اللہ عنہ دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہ رضی اللہ عنہا رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گناہ گار ہوں) اور اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوں گی۔'' یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ. [راجع:٦٣٠٩]

نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

(٦٣١١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٣٠٨]

زہری سے انہی اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَاهٰذَا الَّذِيْ سَارَّكِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ اَهْلِهِ فَضَحِكْتُ.

[بخاري: ٣٧١٥، ٣٧١٦، ٣٦٢٥، ٣٦٢٦، ٤٤٣٣، ٤٤٣٤؛ ترمذي: ٣٨٩٣]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں' پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسیں۔ میں نے ان سے پوچھا: پہلے تم سے آپ ﷺ نے کچھ فرمایا تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں' یہ کیا بات تھی۔ انہوں نے کہا: پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی۔ پھر فرمایا: تو سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنسی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سبحان اللہ! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے ایسا پیار تھا کہ خاوند اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ ﷺ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

(٦٣١٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ اُفْشِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَالِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی سب بی بیاں آپ ﷺ کے پاس تھیں (آپ ﷺ کی بیماری میں) کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ چلتے تھے۔ آپ ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا: ''مرحبا میری بیٹی۔'' پھر ان کو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا: وہ بہت روئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا: وہ ہنسیں میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خاص تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا: کیا فرمایا تم سے رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کو جو میرا ان پر تھا اور کہا: بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا: اب البتہ میں بیان کردوں گی۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے میرے

فَقَالَتْ: اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ: ((اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّيْ لَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَاِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِيَ الَّذِيْ رَأَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟)) قَالَتْ: فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِيْ رَأَيْتِ.

[بخاري: ٣٦٢٣، ٦٢٨٥، ٦١٨٦؛ ابن ماجه. ١٦٢١]

کان میں یہ فرمایا: ”حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میں ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں۔“ یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا۔ جب آپ ﷺ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: ”اے فاطمہ! تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔“ یہ سن کر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں بلکہ بعض نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی۔ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سب جوان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں۔ راضی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٦٣١٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةٌ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ: اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثِهِ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی سب بی بیاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں بالکل رسول اللہ ﷺ کی طرح ان کی چال تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مرحبا میری بیٹی۔“ اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا: تم کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں۔ میں نے کہا: میں نے تو آج طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ تمام بیویوں سے زیادہ رازدار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا: رسول

وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي: ((أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوْقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟)) فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ. [راجع:٦٣١٣]

اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش کرنے والی نہیں۔ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے پوچھا: انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے، اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔'' یہ سن کر میں روئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا اس امت کی سردار ہو۔'' تو یہ سن کر میں ہنسی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣١٥) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ وَقَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ: فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ: فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللّٰهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. [بخاري:٣٦٣٤، ٤٩٨٠]

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: تجھ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کون شخص تھے؟'' انہوں نے کہا: دحیہ کلبی ہے۔ ام سلمہ نے کہا: اللہ کی قسم ہم تو ان کو دحیہ کلبی سمجھے۔ یہاں تک کہ میں نے خطبہ سنا رسول اللہ ﷺ کا آپ ﷺ ہماری خبر بیان کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی آپ ﷺ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت نکلی کہ انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت بن سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت بن کر آیا کرتے تھے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

باب: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

(٦٣١٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا)). قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا. قَالَتْ: فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے (اپنی بیویوں سے) فرمایا: ''تم میں سے سب سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔'' تو سب بی بیاں اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تا کہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم سب میں زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

فائدہ۔ تو لمبے ہاتھ سے حضرت ﷺ کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینب رضی اللہ عنہا میں سب سے زیادہ تھی' انہوں نے ہی سب سے پہلے انتقال کیا یعنی بیس (۲۰) ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں۔ اور جو لمبے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے وہی سب سے پہلے مرتیں۔

اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو یہ فرمایا کہ میں تم سے پہلے وفات پاؤں گا اور ایسا ہی ہوا۔ دوسرے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خبر دینا کہ وہ اور بی بیوں سے پہلے وفات پائیں گی۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب: ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔

فائدہ۔ یہ حضرت ﷺ کی کھلائی تھیں۔ ان کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔

(٦٣١٧) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ اِنَاءً فِيْهِ شَرَابٌ قَالَ: فَلَا اَدْرِيْ اَصَادَفَتْهُ صَائِمًا اَوْلَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ وہ ایک برتن میں شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ ﷺ روزے سے تھے یا کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا۔ وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ ﷺ پر۔

فائدہ۔ کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ ﷺ کی (یعنی آپ ﷺ کو کھلایا پلایا تھا اور تربیت کی تھی)۔ ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔ نووی رحمہ اللہ

(٦٣١٨) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ مَاعِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا اَبْكِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ چلو ام ایمن رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ ﷺ جایا کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو؟ اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس لیے

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُوْلِهٖ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بھی رونا آیا۔ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کے لیے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رضی اللہ عنہما.

باب: حضرت انس کی والدہ حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣١٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيَ)). [بخاری:٢٨٤٤]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوائے اپنی بی بیوں کے یا ام سلیم رضی اللہ عنہا کے (جو انس کی والدہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں) آپ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ ﷺ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(٦٣٢٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا قَالُوْا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا: کون ہے؟ لوگوں نے کہا: غمیصاء بنت ملحان (ام سلیم رضی اللہ عنہا کا نام غمیصاء یا رمیصاء تھا) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ۔''

(٦٣٢١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ)). [بخاری:٣٦٨٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آوازسنی، دیکھا تو بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٢٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ قَالَ: فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے تھا مر گیا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: ابوطلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں۔ آخر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا سامنے لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے

قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَ قَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ أَلَهُمْ أَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ: فَغَضِبَ فَقَالَ: تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا أَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ أَبُوْ طَلْحَةَ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ إِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى قَالَ: تَقُوْلُ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! مَا أَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ: يَا أَنَسُ! لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ: لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ: وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا

اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے اس وقت انہوں نے کہا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں روک سکتے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی، یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنبی ہوا) اب مجھ کو خبر کی۔ وہ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ ﷺ کو خبر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں۔'' ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اور آپ ﷺ سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا کتنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جائیں لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اب میرے ویسا درد نہیں جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے۔ جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنیں۔ میری ماں نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ اس کو کوئی دودھ نہ پلائے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جائے جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے۔ آپ ﷺ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ''شاید ام سلیم رضی اللہ عنہا نے یہ لڑکا جنا۔'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچہ کو لے کر آیا اور آپ ﷺ کی گود میں بٹھایا۔ آپ ﷺ نے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی۔ جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ میں ڈالی۔ بچہ اس کو چوسنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو

فِيْ فِيْهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْظُرُوْا إِلٰى حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ)) قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ.

انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ۔ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ ؓ.

باب: حضرت بلال ؓ کے فضائل کے بیان میں۔

(٦٣٢٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ: ((يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: قَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّيْ لَا اَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ.

[بخاري:١١٤٩]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال ؓ سے صبح کی نماز پڑھ کر۔ ”اے بلال ؓ! بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیرے جوتوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت میں۔“ بلال ؓ نے کہا: میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُمِّهِ ؓ.

باب: عبداللہ بن مسعود ؓ اور ان کی والدہ ؓ کی فضیلت۔

(٦٣٢٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِيْلَ لِيْ: اَنْتَ مِنْهُمْ)).

عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری: جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے۔ آخر تک۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو ان لوگوں میں سے ہے۔“ (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)۔

[ترمذی:۳۰۵۳]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٦) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِيْنًا وَمَا نُرٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ ﷺ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ ﷺ کے۔

[بخاری:۳۷۶۳، ۴۳۸۴؛ ترمذی:۳۸۰۶]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٧) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی يَقُوْلُ: لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَ اَخِیْ مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے' پھر اسی طرح ذکر کیا۔

[راجع:٦٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٨) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْمَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اہل بیت میں سے سمجھتا تھا۔ یا اسی طرح کا ذکر کیا۔

[راجع:٦٣٢٦]

○ ○ ○ ○

(٦٣٢٩) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا مُوْسٰی وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ: اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا.

ابوالاحوص نے روایت ہے' جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مثل اب کوئی ہے؟ دوسرے نے کہا: تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

فائدہ: یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ ﷺ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہوگا۔

(٦٣٣٠) عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: كُنَّا فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا.

ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

(٦٣٣١) عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَسَاقَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَ أَكْثَرُ.

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١] ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُوْنِيْ أَنْ أَقْرَأَ؟ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّيْ أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ. قَالَ شَقِيْقٌ: فَجَلَسْتُ فِيْ حَلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهُ. [بخاري: ٥٠٠٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا (اپنے قرآن کو چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لائے گا اس کو قیامت کے دن۔ پھر کہا: تم مجھے کس شخص کی قراءت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے زیادہ کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو۔ اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس۔ شقیق نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں بعض مقامات میں جمہور کے مخالف قراءت تھی۔ ان کے ساتھیوں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہہ دیا چھپا ڈالو کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت میں قرآن لے کر آؤ گے۔ اس سے زیادہ کون سا شرف ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

(٦٣٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ. [راجع: ٥٠٠٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری۔ اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ! دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

(٦٣٣٤) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا نَأْتِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ۔ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عِنْدَهُ۔ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خُذُوا

مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔ ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا۔ اور

الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ فَبَدَأَبِهٖ۔ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ))۔

[بخاری:۳۷۵۸، ۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ۳۸۰۶، ۳۸۰۸، ۴۹۹۹]

معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم کا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيْثًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُهٗ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((اِقْرَءُوْا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِّنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَمِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)) وَحَرْفٌ لَّمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَوْلَهٗ: يَقُوْلُهٗ. [راجع:٦٣٣٤]

مسروق سے روایت ہے' ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس تھے۔ اور ابن مسعود کی حدیث بیان کی' کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس وقت سے میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ''تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے' ام عبد کے بیٹے سے' (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور ابی بن کعب سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اور معاذ بن جبل سے۔'' زہیر بن حرب نے یقولہ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَوَكِيْعٍ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ اُبَيٍّ وَّفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ اُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ. [راجع:٦٣٣٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٧) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ تَنْسِيْقِ الْاَرْبَعَةِ. [راجع:٦٣٣٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٨) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذٰلِكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)). [راجع:٦٣٣٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٣٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: بَدَأَ بِهٰذَيْنِ لَا اَدْرِيْ بِاَيِّهِمَا بَدَأَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع:٦٣٣٤]

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم .

باب: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی فضیلت۔

(٦٣٤٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے' اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم نے۔

○ ○ ○ ○

قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ . [بخاري: ٣٨١٠؛ ترمذي: ٣٧٩٤]

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں' حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوائے ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے۔ اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر (٧٠) آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ ﷺ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں۔ اور خلفائے اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود یہ کہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے تب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا اس لیے کہ قرآن کے اجزا ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا۔ انتہی۔

(٦٣٤١) عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ. [بخاري:٥٠٠٣]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابوزید رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيٍّ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ)) قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: ((اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ)) قَالَ: فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ. [راجع:١٨٦٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو۔'' ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ ﷺ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تیرا نام لیا۔'' یہ سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور رب کریم کی عظمت کا خیال کر کے)۔

❖ ❖ ❖

(٦٣٤٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾)) قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ فَبَكٰى . [راجع:١٨٦٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ سناؤں۔'' انھوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ یہ سن کر ابی رضی اللہ عنہ رو دیے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٤) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ. [راجع:١٨٦٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند بیان کیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضي الله عنه

باب: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)). [ترمذی:٣٨٤٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا: ''ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو۔ اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا: عرش ان کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اس کا ہلنا جائز ہے اور بعض نے کہا: مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملائکہ کا۔ انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ کے آنے کی خوشی کی۔ (انتهى مختصراً من النووي رحمه الله)

(٦٣٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ.)) [بخاری: ٣٨٠٣؛ ابن ماجه: ١٥٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوْعَةٌ يَعْنِيْ سَعْدًا: ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٤٨) عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمِسُوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ)). [بخاری:٣٨٠٢]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا۔ آپ ﷺ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو۔ البتہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا توال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہے۔''

(٦٣٤٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔ ابن عبدہ نے کہا: ہمیں

ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا أَوْ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٣٤٨]

ابو داؤد نے خبر دی شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔قتادہ نے عن انس عن النبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٠) عَنْ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ. [راجع:٦٣٤٩]

شعبہ نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح بیان کیا جیسا ابوداؤد نے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٥١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا قَالَ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)).

[بخاری:٢٦١٥، ٣٢٤٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا۔آپ ﷺ منع کرتے تھے حریر سے۔لوگوں نے اسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٢) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدَى إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ نے آپ ﷺ کے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا۔پھر بیان کیا اسی طرح۔اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ رضی اللہ عنہ.

باب: ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٣) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ((مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا)) فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ: أَنَا أَنَا. قَالَ: ((فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟)) فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ: فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا: ''یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟'' لوگوں نے ہاتھ پھیلائے' ہر ایک کہتا تھا: میں لوں گا۔میں لوں گا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا حق ادا کر کے کون لے گا۔'' یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابودجانہ نے کہا: میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا۔پھر انہوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہما.

باب: جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا كَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا

يَوْمَ أُحُدٍ جِيْءَ بِأَبِيْ مُسَجًّى وَقَدْ مُثِلَ بِهِ قَالَ: فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِيْ قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوْا: بِنْتُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، فَقَالَ: ((وَلِمَ تَبْكِيْ؟ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ)).

[بخاری: ۱۲۹۳، ۲۸۱۶؛ نسائی: ۱۸٤۱]

گیا۔اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ مثلہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اٹھا دیا یا آپ ﷺ کے حکم سے اٹھایا گیا۔ آپ ﷺ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا: ''یہ کس کی آواز ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا' عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُصِيْبَ أَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِيْ وَجَعَلُوْا يَنْهَوْنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِيْ قَالَ: وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْكِيْهِ أَوْلَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ)).

[بخاری: ۱۲٤٤، ٤٠٨٠؛ نسائی: ۱۸٤٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا' لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ ﷺ منع نہ کرتے اور فاطمہ عمرو رضی اللہ عنہ کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پروں کا سایہ کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءِ الْبَاكِيَةِ. [بخاری: ۱۲٤٤ تعلیقًا]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے

○ ○ ○ ○

(٦٣٥٧) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب: جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٨) عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مال دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے لوگوں سے فرمایا: ''تم

لِاَصْحَابِهِ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ)) قَالُوْا: نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((لٰكِنِّيْ اَفْقُدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوْهُ)) فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدُوْهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوْهُ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ)) قَالَ: فَوَضَعَهُ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ اِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا.

میں سے کوئی گم تو نہیں ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا' ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گم تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی گم تو نہیں ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جلیبیب رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھتا۔'' لوگوں نے ان مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیبیب رضی اللہ عنہ نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا۔ یہ میرا ہے میں اس کا ہوں۔'' (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ﷺ ہی نے اٹھایا۔ بعد اس کے گڑھا کھدوایا اور قبر میں رکھ دیا اور راوی نے غسل کا بیان نہیں کیا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رحمہ اللہ قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوْا يُحِلُّوْنَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِيْ اُنَيْسٌ وَاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَّنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوْا: اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَآءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ فَقُلْتُ: اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوْفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيْمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا.

قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ! قَبْلَ اَنْ اَلْقٰى

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے' تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس اترے۔ اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی۔ اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی: (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بیوی کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا: تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہو گیا' اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادا۔ ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا۔ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے۔ انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کاہن کے پاس گئے۔ کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے۔ انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹے میرے بھائی کے! میں نے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے۔ میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ قُلْتُ: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ قُلْتُ: فَاَيْنَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ اُصَلِّيْ عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِيَ الشَّمْسُ.

فَقَالَ اُنَيْسٌ: اِنَّ لِيْ حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِيْ فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَآءَ فَقُلْتُ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَهُ قُلْتُ: فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ اُنَيْسٌ: اَحَدَ الشُّعَرَاءِ.

قَالَ اُنَيْسٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهُ شِعْرٌ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ.

قَالَ: قُلْتُ: فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ: الصَّابِئُ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ: فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ قَالَ: فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَّآئِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ اَخِيْ! ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سَخْفَةَ جُوْعٍ.

نے کہا: کس کے لیے پڑھتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے لیے۔ میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: منہ ادھر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمبل کی طرح پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا۔ انیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا۔ اس نے دیر کی۔ پھر آیا۔ میں نے کہا: تو نے کیا کیا۔ وہ بولا: میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے۔ میں نے کہا: لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا: لوگ اس کو شاعر' کاہن' جادوگر کہتے ہیں۔ اور انیس خود بھی شاعر تھا۔ اس نے کہا: میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح۔ اللہ کی قسم وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں رہو۔ میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں۔ پھر میں مکہ آیا۔ میں نے ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا۔ عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت ﷺ کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جس صابی کا تو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گرا۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا' تو اے بھتیجے میرے! میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوائے زمزم کے پانی کے (جب مجھے بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بٹیں جھک گئیں (موٹاپے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پائی۔ ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ میں' اساف مرد تھا

قَالَ: فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذَا ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ: اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الْاُخْرٰى قَالَ: فَمَا تَنَاهَتَا عَلٰى قَوْلِهِمَا قَالَ: فَاَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَكْنِيْ فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُوْلَانِ: لَوْ كَانَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ اَنْفَارِنَا قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ: ((مَا لَكُمَا؟)) قَالَتَا: الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاَسْتَارِهَا قَالَ: ((مَا قَالَ لَكُمَا؟)) قَالَتَا: اِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ: فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ اَنْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ قَالَ: فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: كَرِهَ اَنِ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ اٰخُذُ بِيَدِهٖ فَقَدَ عَنِيْ صَاحِبُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا؟)) قَالَ: قَدْ كُنْتُ هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ:((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَآءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَآ اَجِدُ عَلٰى

اور نائلہ عورت تھی، کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں۔ میں نے کہا: ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا نائلہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے فلاں میں لکڑی (یعنی یہ فحش اساف اور نائلہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی، اساف اور نائلہ کو۔ ان مردوں اور عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ کو چھوڑ کر اساف اور نائلہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں: کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے۔ انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا: کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے۔ انہوں نے کہا: وہ صابی کیا بولا: وہ بولیں: ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ چکے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وعلیك ورحمة الله۔'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا: شاید آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں، میں لپکا آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ ﷺ کے صاحب نے (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کو جانتے تھے مجھے روکا۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: ''تو یہاں کب آیا؟'' میں نے عرض کیا، میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کھانا کون کھلاتا ہے۔'' میں نے کہا: کھانا

كَبِدِیْ سَخْفَةَ جُوعٍ قَالَ: ((فَإِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ)).
فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُوْبَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِيْ أَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا أُرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ؟ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيْهِمْ))
فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ قُلْتُ: صَنَعْتُ أَنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ: مَابِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ فَإِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ: مَابِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا فَإِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ.

وغیرہ کچھ نہیں سوائے زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کی طرح۔''
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اس کو کھلانے کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی' میں بھی ان دونوں کے ساتھ چلا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے۔ یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا مکہ میں۔ پھر رہا میں جب تک رہا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی' میں سمجھتا ہوں وہ کوئی زمین نہیں ہے سوائے یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ ان کو نفع دے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دے۔'' میں انیس کے پاس آیا۔ اس نے پوچھا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اسلام لایا اور میں نے تصدیق کی آپ ﷺ کی نبوت کی۔ وہ بولا: تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں ہے' میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے۔ وہ بولی: مجھے بھی تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی تصدیق کی۔ پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادا یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایما بن رحضہ غفاری تھا' وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہوں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے۔

وَقَالَ نِصْفُهُمْ: إِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِيْ أَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

اور آدھی قوم جو باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گی۔ اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم بھی اپنے بھائیوں غفاریوں کی طرح مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کو اللہ نے بچا دیا۔'' (قتل اور قید سے)۔

وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)).

○ ○ ○ ○

فائدہ: انیس رضی اللہ عنہ نے ایک شرط لگائی۔ وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے، ہر ایک یہ کہتا: میں بہتر ہوں۔ پھر جس کو کاہن کہہ دے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا۔ ایسی ہی شرط انیس رضی اللہ عنہ نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جائیں اور اتنے ہی اور۔

(٦٣٦٠) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: قُلْتُ فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ: نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ وَتَجَهَّمُوْا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ رحمہ اللہ قَالَ: قَالَ اَبُوْذَرٍّ: يَا ابْنَ اَخِيْ! صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قَالَ: حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: فَتَنَافَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ اَخِيْ اُنَيْسٌ يَمْدَحُهٗ حَتّٰى غَلَبَهٗ قَالَ: فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِي حَدِيْثِهٖ: قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ: فَاَتَيْتُهٗ فَاِنِّيْ لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ: قُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ؟)) وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا: فَقَالَ: ((مُنْذُكَمْ اَنْتَ هٰهُنَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيْهِ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَتْحِفْنِيْ بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے۔ انیس رضی اللہ عنہ نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لیے۔ اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کو مسلمانی کا سلام کیا۔ اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے عزت دیجیے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيْهِ: ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ يَاْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اس وادی میں جا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آ جو کہتا ہے مجھے آسمان سے خبر آتی ہے۔ ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ ﷺ کا کلام سنا، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ گیا اور بولا: میں نے

الْاٰخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ: رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِيْ فِيْمَا اَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهٗ فِيْهَا مَآءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَعْرِفُهٗ وَكَرِهَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهٗ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهٗ وَزَادَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ؟ فَاَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهٗ عَلِيٌّ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَلَا تُحَدِّثُنِيْ؟ مَا الَّذِيْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ: اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ: فَاِنَّهٗ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ اُرِيْقُ الْمَآءَ فَاِنْ مَّضَيْتُ فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِرْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ)) فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ

اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سے مجھ کو تسکین نہیں ہوئی پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈا۔ وہ آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہوگئی۔ وہ لیٹ رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھا لائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ ﷺ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے۔ وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے اور کہا: ابھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو؟ پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی، یہاں تک کہ تیسرا دن ہوا۔ اس دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا: تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس کے لیے تم اس شہر میں آئے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں۔ انہوں نے اقرار کیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے سب حال بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا۔ جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ابوذر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ پہنچے۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نکلے اور مسجد میں آئے اور اونچی آواز میں بولے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَالْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ! اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهُ.

[بخاری:۳۵۲۲، ۳۸۶۱]

اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھکے اور لوگوں سے کہا: خرابی ہو تمہاری، تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کر دیں گے) پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں سے چھڑا لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ.

باب: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(۶۳۶۳) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: مَا حَجَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِىْ اِلَّا ضَحِكَ. [بخاری: ۳۰۳۵، ۳۸۲۲، ۶۰۸۹؛ ترمذی: ۳۸۲۰، ۳۸۲۱؛ ابن ماجه: ۱۵۹]

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ ہنسے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔

○ ○ ○ ○

(۶۳۶۴) عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِىْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِىْ وَجْهِىْ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِىْ حَدِيْثِهِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّىْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِىْ صَدْرِىْ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)).

[راجع:۶۳۶۳]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی، میں گھوڑے پر نہیں جمتا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ”یا اللہ! جما دے اس کو، اور راہ بتانے والا، ہدایت پانے والا بنا دے۔“

○ ○ ○ ○

(۶۳۶۵) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُوالْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِىْ مِنْ ذِى الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِىْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یمن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے جریر رضی اللہ عنہ! تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کی طرف سے۔“ (یعنی اس کو تباہ اور برباد کر کہ لوگ شرک سے باز آئیں) میں ایک سو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو

فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ.

[بخاری: ۳۰۲۰، ۳۰۷۶، ۳۸۲۳، ۴۳۵۵، ۴۳۵۶، ۴۳۵۱، ۶۳۳۳؛ ابوداود: ۲۷۷۲]

وہاں پایا قتل کیا۔ پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٦) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَرِيْرُ! أَلَا تُرِيْحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)). بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)).

قَالَ: فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيْرٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنٰى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٦٣٦٥]

جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے جریر رضی اللہ عنہ! تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے۔'' جو بت خانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے۔ جریر نے کہا: میں ڈیڑھ سو سوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ''اللہ! جمادے اس کو، اور راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔'' پھر جریر رضی اللہ عنہ گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سے جلا دیا۔ بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابوارطاۃ تھا خوش خبری کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ ﷺ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٦٧) عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِ مَرْوَانَ: فَجَاءَ بَشِيْرُ جَرِيْرٍ أَبُوْ أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٦٣٦٥]

اسماعیل سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور مروان کی روایت میں ہے کہ جریر کی طرف سے ایک آدمی ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ خوشخبری لے کر آیا اور نبی ﷺ کو بشارت سنائی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣٦٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَّضَعَ هٰذَا؟)) فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: قَالُوْا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ نکلے تو پوچھا: ''یہ پانی کس نے رکھا ہے؟'' لوگوں نے کہا: یا

وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: ((اَللّٰھُمَّ! فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ)). [بخاری:١٤٣]

میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! اس کو سمجھدار کردے دین میں۔''

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

باب: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٣٦٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ فِیْ یَدِیْ قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَّلَیْسَ مَکَانٌ اُرِیْدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْهِ قَالَ: فَقَصَصْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرٰی عَبْدَاللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا)).

[بخاری:١١٥٦، ١١٥٧، ٧٠١٥، ٧٠١٦؛ ترمذی:٣٨٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے خواب میں دیکھا' میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں عبداللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ الرَّجُلُ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاٰی رُؤْیَا قَصَّهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَمَنَّیْتُ اَنْ اَرٰی رُؤْیَا اَقُصُّهَا عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَکُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَّکُنْتُ اَنَامُ فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَیْتُ فِی النَّوْمِ کَاَنَّ مَلَکَیْنِ اَخَذَانِیْ فَذَهَبَا بِیْ اِلَی النَّارِ فَاِذَا هِیَ مَطْوِیَّةٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ کَقَرْنَیِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِیْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَلَقِیَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِیْ: لَمْ تُرَعْ. فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا۔ مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جوان مجرد۔ میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ میں نے خواب دیکھا' جیسے دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے' دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہری ہے کنویں کی طرح اور اس پر دو لکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا۔ میں نے کہنا شروع کیا: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے' اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے' اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا: تجھے کچھ خوف نہیں۔ یہ خواب میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔'' سالم نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُاللهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا . [بخاری:۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۳۷۳۸، ۳۷۳۹، ۳۷۴۰، ۳۷۴۱، ۷۰۲۸، ۷۰۲۹، ۷۰۳۰، ۷۰۳۱؛ ابن ماجه:۳۹۱۹]

○ ○ ○ ○

(٦٣٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِيْ اِلٰى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ. [راجع:٦٣٧٠]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں مسجد میں سوتا تھا اور میرا کوئی گھر نہیں تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں پر لایا گیا۔ اسی طرح نبی ﷺ سے زہری کی حدیث کی مانند بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ .

باب: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٧٢) عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ)).

[بخاری:٦٣٧٨، ٦٣٧٩؛ ترمذی:٣٨٢٩]

ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! انس آپ ﷺ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو دے اس کو برکت دے اس میں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

[بخاری:٦٣٣٤، ٦٣٤٤، ٦٣٨٠، ٦٣٨١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا خادم انس ہے۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع:٦٣٧٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَتْ اُمِّيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ: فَدَعَا لِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَّكَانَ فِيْ اٰخِرِمَا دَعَالِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ)). [راجع:١٥٠١]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے۔ اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوائے میرے اور میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا اور میری خالہ ام حرام کے، میری ماں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا چھوٹا خادم (انس رضی اللہ عنہ) دعا کیجیے اس کے لیے، آپ ﷺ نے دعا کی ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی: ''یا اللہ! بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔''

(٦٣٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتْ بِيْ اُمِّيْ اُمُّ اَنَسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ اَزَّرَتْنِيْ بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِيْ بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا اُنَيْسٌ ابْنِيْ اَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ)) وَقَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَّاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میری ماں مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوڑھنی یا دوپٹہ) کو پھاڑ کر اس میں سے آدھی کی ازار بنا دی تھی اور آدھی کی چادر مجھ کو دی تو کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ چھوٹا انس رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعا کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یا اللہ! بہت کر اس کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔" انس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اللہ کی قسم میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ: بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُنَيْسٌ فَدَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ. [ترمذی:٣٨٢٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی اور کہنے لگی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں یہ چھوٹا انس رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے تین دعائیں کیں۔ دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِيْ اِلٰى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّيْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَةٍ قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ: لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحَدًا.
قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا۔ جب گیا تو میری ماں نے کہا: تو نے کیوں دیر کی؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا۔ وہ بولی: کیا کام تھا؟ میں نے کہا: وہ بھید ہے۔ میری ماں بولی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهِ اَحَدًا بَعْدُ وَ لَقَدْ سَاَلَتْنِيْ عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهِ. [بخاری:٦٢٨٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی۔ میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ میں نے اس سے بھی بیان نہ کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

باب: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٨٠) عَنْ سَعْدٍ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَّمْشِيْ اِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. [بخاری:٣٨١٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے۔

(٦٣٨١) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَاسٍ فِيْهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَآءَ رَجُلٌ فِيْ وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوْعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَاْنَسَ قُلْتُ لَهٗ: اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ: وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ: ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهٗ: لَا اَسْتَطِيْعُ فَجَآءَنِيْ مِنْصَفٌ۔ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ۔ فَقَالَ بِثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ وَوَصَفَ اَنَّهٗ رَفَعَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ بِيَدِهٖ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَى الْعَمُوْدِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ.

فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر اللہ کے خوف کا اثر تھا۔ بعض لوگ کہنے لگے: یہ جنتی ہے، یہ جنتی ہے۔ اس نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر چلا۔ میں بھی اس کے پیچھے گیا، وہ اپنے مکان میں گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں۔ جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا: تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا: سبحان اللہ! کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ وہ خواب میں نے آپ ﷺ سے بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے۔ اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھ۔ میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا: میں چڑھ گیا، یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا۔ مجھ سے کہا گیا: اس کو تھامے رہو۔ پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ میں ہی تھا۔ یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔'' قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔

وَذَاكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ))
قَالَ: وَالرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ.

[بخاری:۳۸۱۳، ۷۰۱۰، ۷۰۱٤]

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٢) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُوْدًا وُضِعَ فِيْ وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِيْ رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِيْ أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيْفُ فَقِيْلَ لِي: ارْقَهْ فَرَقِيْتُهُ حَتّٰى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمُوْتُ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى)).

[راجع:٦٣٨١]

قیس بن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکلے۔ لوگوں نے کہا: یہ جنت والوں میں سے ہیں۔ میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا: تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! ان کو وہ بات نہ کہنی چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے درمیان رکھا گیا۔ اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا: اس پر چڑھو۔ میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تھام لیا۔ پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پائے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے۔'' (یعنی دین اسلام پر)۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٣) عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيْثًا حَسَنًا قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ: فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِيْ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ يَا ابْنَ أَخِيْ! قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَكَ

خرشہ بن حر سے روایت ہے، میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں۔ وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت، معلوم ہوا کہ وہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گھر دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے ہوا۔ وہ چلے یہاں تک کہ قریب تھا کہ شہر سے باہر نکل جائیں۔ پھر اپنے مکان میں گئے۔ میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی، انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا: اے بھتیجے میرے! کیا کام ہے تیرا۔ میں نے کہا: لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے: جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے۔ تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ جانتا

لَمَّا قُمْتَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا فَاَعْجَبَنِیْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ قَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوْا اِنِّیْ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ: قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِیْ قَالَ: فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَ فِيْهَا فَقَالَ لِیْ: لَا تَاْخُذْ فِيْهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ: وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰی يَمِيْنِیْ فَقَالَ لِیْ: خُذْ هٰهُنَا قَالَ: فَاَتٰی بِیْ جَبَلًا فَقَالَ لِیْ: اصْعَدْ قَالَ: فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰی اِسْتِیْ قَالَ: حَتّٰی فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی اَتٰی بِیْ عَمُوْدًا رَاْسُهٗ فِی السَّمَآءِ وَاَسْفَلُهٗ فِی الْاَرْضِ فِیْ اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِیْ: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَرَاْسُهٗ فِی السَّمَآءِ قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ فَقَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ: وَبَقِيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰی اَصْبَحْتُ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ: وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَآءِ وَلَنْ تَنَالَهٗ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِیَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰی تَمُوْتَ)). [ابن ماجه: ۳۹۲۰]

ہے جنت والوں کو اور میں تجھ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی، میں ایک بار سو رہا تھا' خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا: کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا: ان میں مت جا، یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں۔ وہ شخص بولا: ان راہوں میں جا۔ پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا: اس پر چڑھ۔ میں نے جو چڑھنا چاہا تو سرین (چوتڑ) کے بل گرا۔ کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا۔ پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا۔ مجھ سے کہا: اس ستون کے اوپر چڑھ جا۔ میں نے کہا: میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا' میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اس وجہ سے کہ اترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک۔ (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ . باب: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

فائدہ۔(یہ شاعر تھے رسول اللہ ﷺ کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ ﷺ کی)

(٦٣٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)). قَالَ: اَللّٰهُمَّ! نَعَمْ. [بخاری: ٤٥٣، ٣٢١٢، ٦١٥٢؛ ابوداود: ٥٠١٣، ٥٠١٤؛ نسائی: ٧١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا جائز ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ! مدد کر اس کی روح القدس سے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ! تو جانتا ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٨٥) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ! أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٣٨٤]

ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس مجلس میں کہا جس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح سنا ہے۔ پھر اس کی مثل بیان کی۔

(٦٣٨٦) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَا حَسَّانُ! أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ! أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ. [راجع: ٦٣٨٤]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اے حسان رضی اللہ عنہ! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے۔ یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: ((اهْجُهُمْ أَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ)). [بخاری: ٦١٥٣، ٣٢١٣، ٤١٢٣، ٤١٢٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے: ”کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں۔“

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع:٦٣٨٧]

شعبہ سے اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٨٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي دَعْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ میں نے ان کو برا کہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جانے دے اے بھانجے میرے! کیونکہ حسان رضی اللہ عنہ جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

(٦٣٩٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[بخاری:٣٥٣١، ٤١٤٥، ٦١٥٠]

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩١) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذَاكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾[٢٤/ النور:١١] فَقَالَتْ: فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْيُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [بخاری:٤١٤٦، ٤٧٥٥، ٤٧٥٦]

مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ ان کے پاس حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انہوں نے کہی تھی: وہ شعر یہ ہے!۔

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں
صبح کو اٹھتی ہیں بھوکی غافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا: ﴿وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی پھر آپ ﷺ نے ان کو حد ماری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہوگیا اور کہا کہ حسان رضی اللہ عنہ جواب دیا کرتا تھا یا ہجو کرتا تھا کافروں کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٣٩٢) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ قَالَتْ: كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: حَصَانٌ رَزَانٌ. [راجع:٦٣٩١]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے' وہ کہتی ہیں کہ وہ (حسان رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ سے کافروں کی ہجو کو دور کرتا تھا۔ بعد اس میں حصان' رزان کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

(٦٣٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ حَسَّانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ائْذَنْ لِّيْ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: ((كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ؟)) قَالَ: وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ:

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ ﷺ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے ناتے والا ہے۔'' حسان نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو عزت دی میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے' پھر حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا:

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
بَنُوْبِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَ وَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ۔ آپ ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اس کی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دادا ایک ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو بچا کر اسی کی ہجو کروں گا۔ حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی ہجو میں حسان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ اس کے بعد یہ شعر ہے:

وَمَنْ وَّلَدَتْ اَبْنَآءُ زُهْرَةَ مِنْهُمْ ... كِرَامٌ وَّلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ!

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ' زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث رضی اللہ عنہ کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبد مناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بوڑھیوں کے پاس شرافت پھٹکی بھی نہیں۔

(٦٣٩٤) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ: اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ: الْعَجِيْنِ.

[بخاری: ٣٥٣١، ٤١٤٥، ٦١٥٠]

ہشام بن عروہ سے انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابو سفیان کا ذکر نہیں کیا اور خمیر کی بجائے عجین کہا۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٥) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَّشْقٍ بِالنَّبْلِ)) فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: ((اهْجُهُمْ)) فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بوچھاڑ سے۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا: ''ہجو کر قریش کی۔'' اس نے ہجو کی لیکن آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ پھر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ جب حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: تم کو

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِيْ فَرْيَ الْاَدِيْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِيْ فِيْهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِيْ)). فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ لَخَّصَ لِيْ نَسَبَكَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحَسَّانَ: ((اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)). وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى)). قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِيًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَتِيْ وَ عِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰى اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُوْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

آ گیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کیا' قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں کافروں کو اس طرح پھاڑ ڈالوں گا جیسے چمڑے کو پھاڑ ڈالتے ہیں اپنی زبان سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے۔'' پھر حسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ ﷺ کو قریش میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حسان رضی اللہ عنہ سے: ''روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جواب دیتا رہے گا۔'' اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنوں کے دلوں کو اور برباد کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔'' حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: (ان شعروں کو جو اوپر گزرے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمد ﷺ کی۔ میں نے اس کا جواب دیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا۔

(۲) تو نے برائی کی محمد ﷺ کی جو نیک ہیں' پرہیز گار ہیں' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' وفاداری ان کی خصلت ہے۔

(۳) میری ماں اور باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہیں۔

(۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑا دے گا غبار کو کداء کے دونوں جانب سے (کداء ایک گھاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر)۔

(۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر

وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُوْلُ الْحَقُّ لَيْسَ بِهٖ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ: قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَآءُ
يُلَاقِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَآءُ
فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهٗ وَ يَنْصُرُهٗ سَوَآءُ
وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا
وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهٗ كِفَآءُ

چڑھتی ہوئیں ان کے مونڈھوں پر وہ برچھے ہیں جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔

(۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنے سربندھن سے۔

(۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

(۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔

(۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے، اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔

(۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔

(۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں۔ گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافروں کی۔

(۱۲) جو کوئی تم میں ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔

(۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٣٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّیْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَیَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِیْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف، وہ مشرکہ تھی، ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری۔ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا۔ وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ ﷺ کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو

هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اهْدِ أُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ: مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُحَبِّبَنِي اَنَا وَاُمِّي اِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ)) فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ وَلَا يَرَانِي اِلَّا اَحَبَّنِي.

ہدایت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت کر۔'' میں خوش ہو کر نکلا حضرت ﷺ کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی ذرا ٹھہر جا۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور بولی: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت کی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل سے دعا کیجیے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔'' پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ' كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي)) فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتّٰى قَضٰى حَدِيْثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں۔ اور اللہ حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا۔'' میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگا لیا اور کوئی بات نہ بھولا جو

إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

آپ ﷺ سے سنی تھی۔

[بخاري: ١١٨، ٢٣٥٠، ٧٣٥٤؛ ابن ماجه: ٢٦٢]

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ)) إِلَى آخِرِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٦٣٩٧]

○ ○ ○ ○

(٦٣٩٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُوهُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا: ((أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ

عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تعجب نہیں کرتے تم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر، آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے' میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیئے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں۔ میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن: ''کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگائے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا۔'' میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث سے فارغ ہوئے' پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگایا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ ﷺ نے بیان کی نہیں بھولا۔ اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے: ''جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے۔'' آخر تک۔

بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا ايَتَانِ اَنْزَلَهُمَااللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَاحَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى﴾ إِلَى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ. [بخاری:٣٥٦٨؛ ابوداود:٣٦٥٥؛ وانظر فی مسلم:٧٥٠٩]

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاری:٢٠٤٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں ان کی حدیث کی مانند بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ وَ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم.

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی اللہ عنہم کی فضیلت۔

(٦٤٠١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ وَ هُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: ((ائْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَّعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا)). فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْلَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا فِيْهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا حَاطِبُ! مَا هٰذَا؟)) قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَلِيْفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ

عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے، وہ منشی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا: "شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ۔" ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا: خط نکال۔ وہ بولی: میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: خط نکال یا اپنے کپڑے اتار۔ پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ اس میں لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہ ﷺ کی بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اس میں رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے کافروں کو مطلع کر دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب تو نے یہ کیا کیا؟ وہ بولا: آپ جلدی نہ فرمایئے یا رسول اللہ ﷺ (یعنی فوراً بولا: مجھے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی ان کا حلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ سے ان

مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَآءَ﴾ [٦٠/ الممتحنة:١] وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَاقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ. [بخاری: ٣٠٠٧، ٤٢٧٤، ٤٨٩٠؛ ابوداود: ٢٦٥٠؛ ترمذی: ٣٣٠٥]

کے گھر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کردوں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے۔ اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاطب رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ چھوڑ دیجئے یارسول اللہ ﷺ میں اس منافق کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں پر جھانکا اور فرمایا: تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے آپ ﷺ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہیں ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کر لے۔ اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو سزا دیں قتل نہ کریں۔ اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری نہ تھا۔ انتہیٰ ملخصاً۔

(٦٤٠٢) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ. [بخاری: ٣٩٨٣، ٣٠٨١، ٦٢٥٩، ٦٩٣٩؛ ابوداود: ٢٦٥١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابومرثد غنوی اور زبیر بن عوام کو بھیجا اور ہم تمام گھوڑ سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چلو اور جب روضۂ خاخ کے مقام پر پہنچو گے تو تم کو ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے مشرکین کی طرف حاطب کی جانب سے۔'' اسی طرح حدیث بیان کی عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ رضی اللہ عنہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا

جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ)). [ترمذی:٣٨٦٤]

ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! حاطب رضی اللہ عنہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جھوٹا ہے حاطب رضی اللہ عنہ دوزخ میں نہ جائے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رضی اللہ عنہم.

باب: شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت۔

(٦٤٠٤) عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ مِّنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)) قَالَتْ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ ﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾[١٩/ مریم:٧١] فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾. [١٩/ مریم:٧٢]

ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس: ''اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے نیچے۔'' انہوں نے کہا: کیوں نہ جائیں گے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا)) [١٩/مریم:٧١] یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بعد یہ ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [١٩/مریم:٧٢] یعنی پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھٹنوں کے بل۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پل صراط پر سے گزریں گے اور وہ پل جہنم پر ہے۔ پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گریں گے۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِيْ مُوْسٰى وَأَبِيْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما.

باب: ابوموسیٰ اور ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔

(٦٤٠٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُلِيْ يَا مُحَمَّدُ! مَا وَعَدْتَنِيْ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْشِرْ)) فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ ((أَبْشِرْ))

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں' آپ ﷺ کیساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جا۔'' وہ بولا آپ ﷺ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا۔ پھر آپ ﷺ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا: ''اس نے

فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا)) فَقَالَا: قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا)) فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِيْ اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

[بخاري:١٨٨، ١٩٦، ٤٣٢٨]

رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو۔'' دونوں نے کہا: ہم نے قبول کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ۔ انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٠٦) عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: وَبَعَثَنِيْ مَعَ اَبِيْ عَامِرٍ قَالَ: فَرُمِيَ اَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِيْ رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ مَنْ رَّمَاكَ؟ فَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ: اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِيْ تَرَاهُ ذَاكَ الَّذِيْ رَمَانِيْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَاٰنِيْ وَلّٰى عَنِّيْ ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهُ: اَلَا تَسْتَحْيِيْ؟ اَلَسْتَ عَرَبِيًّا؟ اَلَا تَثْبُتُ؟ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ عَامِرٍ فَقُلْتُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ: فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ!

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ کو تیر لگا گھٹنے میں۔ وہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا تھا' ان کے گھٹنے میں جم گیا' میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا؟ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اس سے جا کر ملا۔ اس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ میں اس کے پیچھے ہوا اور میں نے کہنا شروع کیا اے بے حیا! کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ یہ سن کر وہ ٹھہر گیا۔ پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا۔ اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا۔ آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا۔ پھر لوٹ کر ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب یہ تیر نکال لے۔ میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے میرے! تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ

انْطَلِقْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ أَبُوْ عَامِرٍ: اسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ: وَاسْتَعْمَلَنِيْ أَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ عَلَى سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِيْ عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ: قَالَ: قُلْ لَهُ: يَسْتَغْفِرْلِيْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ)) حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ أَوْمِنَ النَّاسِ)) فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا)).

قَالَ: أَبُوْ بُرْدَةَ إِحْدٰهُمَا لِأَبِيْ عَامِرٍ وَالْأُخْرٰى لِأَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہما.

[بخاری: ٢٨٨٤، ٤٣٢٣، ٦٣٨٣]

ابو عامر رضی اللہ عنہ کی بخشش کی دعا کیجیے۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر وفات پا گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کوٹھڑی میں تھے بان کے ایک پلنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا: ابو عامر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجیے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''یا اللہ! بخش دے عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کو۔'' (عبید بن سلیم رضی اللہ عنہ ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا: ''یا اللہ! ابو عامر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کرنا۔'' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے لیے دعا فرمایئے بخشش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخش دے یا اللہ! عبداللہ بن قیس کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا۔'' ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ رضی اللہ عنہم.

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت۔

(٦٤٠٧) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِيْ يَأْمُرُوْنَكُمْ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اشعریوں کی آواز قرآن پاک پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں

أَنْ تَنْظُرُوْهُمْ)). [بخاري:٤٢٣٢]

دانائی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٠٨) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ)). [بخاري:٢٤٨٦]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جورو بچوں کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں“ (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ.

باب: ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

(٦٤٠٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ إِلٰى أَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: عِنْدِيْ أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ أُزَوِّجُكَهَا قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: تُؤَمِّرُنِيْ حَتّٰى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: ((نَعَمْ)).

قَالَ أَبُوْ زُمَيْلٍ: وَلَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: ((نَعَمْ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کئی مرتبہ آنحضرت ﷺ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ ﷺ سے بولا: اے اللہ کے نبی! تین باتیں مجھے عطا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا۔“ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولا: میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میری بیٹی میں اس کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا۔“ دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ اپنا کاتب بنا لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا۔“ تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑوں (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا۔“ ابوزمیل نے کہا: اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ ﷺ سے نہ کرتا تو آپ ﷺ نہ دیتے اس لیے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جس جس بات کا سوال آپ ﷺ سے کرتا آپ ﷺ ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ آپ ﷺ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیوں کہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی۔ ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہل پہلے جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا۔ اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا۔ اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی ﷺ کا ہمیشہ دشمن رہا۔ ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صدہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) جناب امیر المومنین خلیفۂ برحق علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا۔ ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھایا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دلوایا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایسے ظلم سے شہید کرایا جس کے حالات لکھنے سے قلم کانپتا ہے۔ پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنوامیہ سوائے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیائے دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے۔ لاحول ولا قوۃ۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن ۸ ہجری میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ یا ۷ ہجری میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے۔ ابن حزم نے کہا: مسلم کی روایت میں وہم ہے راوی کا کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے۔ ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بنانے والا عکرمہ بن عمار ہے۔ اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا: یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسی نے وضع کی تہمت نہیں کی بلکہ وکیع اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے۔ انتہٰی مختصرًا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ وَّاَهْلِ سَفِیْنَتِهِمْ رضی اللہ عنہم.

باب: جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

(٦٤١٠) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِیْنَ اِلَیْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِیْ اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُوْبُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْرُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّ خَمْسِیْنَ اَوِ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ قَالَ: فَرَكِبْنَا سَفِیْنَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَهٗ عِنْدَهٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا قَالَ: فَاَقَمْنَا مَعَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا قَالَ: فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْقَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا مَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهٖ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے ہجرت کر کے، میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک کا نام ابوبردہ تھا اور دوسرے کا نام ابورہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے: یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوائے ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حصہ لگایا۔ بعض لوگ کہنے لگے: ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ: فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ.

○ ○ ○ ○

(٦٤١١) قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَاَى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ: اَلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ؟ اَلْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً: كَذَبْتَ يَا عُمَرُ! كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِيْ دَارٍ اَوْفِيْ اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُوْلِهِ ﷺ وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنَخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسْاَلُهُ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيْغُ وَلَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ بِاَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ يَاْتُوْنَنِيْ اَرْسَالًا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ اَفْرَحُ

پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات کو۔ انہوں نے بھی ہجرت کی تھی۔ نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں، حضرت عمر حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہاں اسماء رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہیں؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حبش والی دریا والی یہی عورت ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف تم سے۔ یہ سن کر اسماء رضی اللہ عنہا غصہ ہوئیں اور بولیں: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم نے یہ غلط کہا۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے آپ۔ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوائے نجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول ﷺ کے لیے۔ اور قسم اللہ کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی، ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ ﷺ سے کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھوں گی، اللہ کی قسم میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے نبی اللہ تعالیٰ کے! عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ایسا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ اور مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو)۔

اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا کی کسی چیز کے ملنے کی ان کو اتنی خوشی نہ ہوتی تھی جتنی کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے۔ ابو

وَلَا اَعْظَمَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ: فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوْسٰى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيْدُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنِّيْ.

[بخاري: ٣١٣٦، ٣٨٧٦، ٤٢٣٠]

بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابوموسیٰ کو دیکھا' وہ مجھ سے دہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ رضی اللہ عنہم.

باب: حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت۔

(٦٤١٢) عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا: مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَااَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ)).

فَاَتَاهُمْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: يَااِخْوَتَاهُ! اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَااُخَيَّ!.

عائذ بن عمرو سے روایت ہے، ابوسفیان، سلمان' صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا: اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ اللہ کا دشمن نہ مارا گیا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو۔ (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا! آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

یہ سن کر ابوبکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے: بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا۔ وہ بولے: نہیں' اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھے اور صلح کر کے مسلمانوں میں آئے تھے اور اس میں فضیلت ہے سلمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رضی اللہ عنہم.

باب: انصار کی فضیلت۔

(٦٤١٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِيْنَا نَزَلَتْ: ﴿اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾ [آل عمران: ١٢٢] بَنُوْ سَلِمَةَ وَبَنُوْ حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾.

[بخاري: ٤٠٥١، ٤٥٥٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت ''جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔'' ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنوسلمہ خزرج میں سے اور بنوحارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ ﷺ بدر کے لیے نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

(٦٤١٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ)).
[ترمذی:٣٩٠٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔"

○ ○ ○ ○

(٦٤١٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے۔

(٦٤١٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)). لَا أَشُكُّ فِيْهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤١٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللّٰهُمَّ! أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) يَعْنِي الْأَنْصَارَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ ﷺ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔ اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔" یعنی انصار کو فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤١٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [بخاری:٣٧٨٦، ٥٢٣٤، ٦٦٤٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے مراد یہ ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ ﷺ سے پوچھی) اور فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو۔" تین بار یہ فرمایا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤١٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.
[راجع:٦٤١٨]

شعبہ سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔"

[بخاري: ٣٨٠١؛ ترمذي: ٣٩٠٧]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي خَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ رضي الله عنهم.

باب: انصار کے گھروں کا بیان۔

(٦٤٢١) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَالَ سَعْدٌ: مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ.

ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھروں میں اتارا اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی) پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا۔ اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔'' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

[بخاري: ٣٧٨٩، ٣٨٠٧؛ ترمذي: ٣٩١١]

(٦٤٢٢) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ. [راجع: ٦٤٢١]

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٣) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن اس میں سعد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

[بخاري: ٥٣٠٠؛ ترمذي: ٣٩١٠]

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٤) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَاللّٰهِ! لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِهَا عَشِيْرَتِيْ)).

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبدالاشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا۔'' اللہ کی قسم اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

(٦٤٢٥) عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه يَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوالنَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)).

ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔

○ ○ ○ ○

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اُتَّهَمُ اَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ قَالَ: خُلِّفْنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تہمت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا۔ یہ خبر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے: ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے۔ میرے گدھے پر زین کسو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

أَسْرِجُوا لِيْ حِمَارِيْ آتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ ابْنُ أَخِيْهِ سَهْلٌ فَقَالَ: أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمُ أَوَلَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَحُلَّ عَنْهُ.

[بخاري:٦٠٥٣؛ ترمذي:٣٩١٠]

جاؤں گا۔ سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ ﷺ کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں۔ کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے تم ہو۔ یہ سن کر سعد رضی اللہ عنہ لوٹے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول ڈالنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٢٦) عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ فِيْ ذِكْرِ الدُّوْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ.

اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرمایا: ''انصار بہتر ہیں یا انصار کے گھر بہتر ہیں۔'' اسی حدیث کی مانند جس میں گھروں کا ذکر ہے۔ اور اس میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قصے کا تذکرہ نہیں ہے۔

(٦٤٢٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسٍ عَظِيْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ: ((أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُوا النَّجَّارِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ)) قَالُوْا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((ثُمَّ فِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ؟ حِيْنَ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِهٖ: اجْلِسْ أَلَا تَرْضٰى أَنْ سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّوْرِ الَّتِيْ سَمّٰى؟ فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى فَانْتَهٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو انصار کا بہترین گھر بتاؤں۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنوعبدالاشہل۔'' لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی نجار۔'' لوگوں نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی ساعدہ لوگوں نے کہا: ''پھر کون؟ یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے۔'' یہ سن کر سعد بن عبادہ غصے سے کھڑے ہوئے اور کہا: کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ ﷺ کی بات پر اعتراض کرنا۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا: بیٹھ۔ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرا گھرانہ ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا۔ اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ چپ ہو رہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہم

باب: انصار کی صحبت اختیار کرنے کا بیان۔

(٦٤٢٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ يَخْدُمُنِيْ فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ فَقَالَ: اِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لَا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهُ.
زَادَابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا وَكَانَ جَرِيْرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ. [بخاري:٢٨٨٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں۔ وہ میری خدمت کرتے تھے۔ میں نے کہا: تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارَ وَاَسْلَمَ.

باب: نبی ﷺ کا دعا کرنا غفار اور اسلم قبیلے کے لیے۔

(٦٤٢٩) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)).

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچالیا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٠) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتِ قَوْمَكَ)) فَقُلْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا)).

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ بخشے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٤٣١) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

شعبہ نے گزشتہ اسناد کے مطابق روایت کی ہے۔

(٦٤٣٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَاللّٰهُ لَهَا)). [بخاري:٣٥١٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور غفار کو اللہ نے بخشا۔ یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔“

(٦٤٣٤) عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلٰوةٍ: ((اَللّٰهُمَّ!

خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی: ”یا اللہ! لعنت کر بنی لحیان پر اور رعل پر ذکوان پر اور عصیہ

الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ)). [راجع:١٥٥٨]

پر جنھوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور بخش دیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ)). [ترمذی:٣٩٤١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيْثِ صَالِحٍ وَاُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ. [بخاری:٣٥١٣]

ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ غِفَارَ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيْمٍ وَدَوْسٍ وَطَيٍّ.

باب: قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم دوس اور طی کی فضیلت۔

(٦٤٣٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ)). [ترمذی:٣٩٤٠]

ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع، جو عبداللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوائے اور لوگوں کے اور اللہ اور اس کے رسول ان کے دوست ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے۔ عبداللہ کی اولاد سے عبدالعزیٰ مراد ہیں جو شاخ ہیں بنو غطفان کی آپ ﷺ نے ان کا نام بنی عبداللہ رکھا عرب ان کو محولہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٤٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالٍ لَيْسَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔''

لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)).

[بخاری: ۳۵۰۴، ۳۵۱۲]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٠) عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ سَعْدٌ فِيْ بَعْضِ هٰذَا فِيْمَا اَعْلَمُ. [راجع:٦٤٣٩]

سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم اور غفار، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے، اسد اور غطفان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ)).

[ترمذی: ۳۹۵۰]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد طئی اور غطفان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ اَوْ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ: يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيْمٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٤) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ. وَاَحْسِبُ. جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا؟)) فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ ﷺ سے بیعت کی حاجیوں کے لٹیروں نے 'اسلم' غفار' مزینہ اور جہینہ کے لوگوں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اسلم' غفار، مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم' بنی عامر اور اسد وغطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) نقصان میں رہے اور نامراد ہوئے۔'' وہ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے۔'' (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)۔

بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِّنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ. [بخاری: ٣٥١٥، ٣٥١٦، ٦٦٣٥؛ ترمذی: ٣٩٥٢]

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٥) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ الضَّبِّي بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((وَجُهَيْنَةُ)) وَلَمْ يَقُلْ: أَحْسِبُ. [راجع:٦٤٤٤]

محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی سے انہی اسناد کے تحت اسی طرح مروی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور جھینہ۔'' اور لفظ أَحْسِبُ نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٦) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَّمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَّغَطَفَانَ)). [راجع:٦٤٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٧) عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٦٤٤٤]

ابی بشر سے انہی اسناد کے تحت مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٨) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ: ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)).

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ)). [راجع:٦٤٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ، اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبداللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے۔'' اور بلند آواز سے فرمایا: لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ گھاٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بہتر ہیں ان سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٤٩) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي: إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلا صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے منہ کو یعنی خوش کر دیا ان کو طی کا صدقہ تھا، (طی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے

إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ)).

تو بددعا کیجیے دوس کے لیے۔ کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٥١) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ)). [بخاری:٢٥٤٣]

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے، میں نے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر۔'' اور ان کے صدقے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں۔'' اور ایک عورت ان کی قیدی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو آزاد کر دے۔ یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [بخاری: ٢٥٤٣، ٤٣٦٦]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کے بعد جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے جو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائیں پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' تین باتیں جو میں نے سنیں رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں اس کے بعد میں ہمیشہ ان سے محبت کرتا ہوں اور اسی مذکورہ حدیث کے معنی کی حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ خِيَارِ النَّاسِ.

باب: بہتر لوگ کون ہیں۔

(٦٤٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات جیسا پاؤ گے۔ (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے۔) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان

بِوَجْهٍ)).

ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہو ان کے پاس ایک منہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر جائے۔"

فائدہ۔ یعنی رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسا نہیں کرسکتا۔

(٦٤٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ زُرْعَةَ وَالْاَعْرَجِ: ((تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِیَةً حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاری: ٣٤٩٣؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٣٢]

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ نِسَآءِ قُرَیْشٍ.

باب: قریشی عورتوں کی فضیلت کا بیان۔

(٦٤٥٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَیْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَآءِ قُرَیْشٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ: نِسَآءُ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی یَتِیْمٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی۔ سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔"

فائدہ۔ یہ حضرت ﷺ نے اس وقت فرمایا: جب ام ہانی سے آپ ﷺ نے نکاح کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ ﷺ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بڈھی بھی ہوگئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں۔ ایک اولاد پر مہربان ہونا۔ دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

(٦٤٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ وَابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَرْعَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ)) وَلَمْ یَقُلْ: یَتِیْمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٤٥٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((نِسَآءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریشی عورتیں اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین ہیں اور

نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَّاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ)).

قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ.

[بخاری:٣٤٣٤]

بچوں پر سب سے زیادہ مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔" اس روایت کے بیان کرنے کے بعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ اُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ وَلِيَ عِيَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی رضی اللہ عنہا ابو طالب کی بیٹی سے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ)). [راجع:٦٤٥٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ رضی اللہ عنہم.

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان۔

(٦٤٦٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰخٰى بَيْنَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٣) عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: قِيْلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ؟)) فَقَالَ اَنَسٌ: قَدْ حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِهٖ. [بخاری:٢٢٩٤، ٦٠٨٣]

عاصم احول سے روایت ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، تم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام میں حلف نہیں ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حلف کرایا قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

۷۳۴۰؛ ابو داود: ۲۹۲۶]

○ ○ ○ ○

فائدہ: پہلے حلف اس طرح ہوتا تھا کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا۔ یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا۔ قرآن میں اترا کہ وارث ناتے والے ہی ہوں گے لیکن وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٦٤٦٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِي الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ. [راجع:٦٤٦٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلف کرایا قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٦٥) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً)). [ابو داود:٢٩٢٥]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَانٌ لِّاَصْحَابِهٖ وَبَقَاءُ اَصْحَابِهٖ اَمَانٌ لِّلْاُمَّةِ.

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا۔

(٦٤٦٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَازِلْتُمْ هٰهُنَا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ: ((اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ)) قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ)).

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا: اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم یہیں بیٹھے رہے۔" ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا: اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا: "تارے بچاؤ ہیں آسمان کے، جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آ جائے گی (یعنی قیامت آ جائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آ جائے

گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہو گئیں، دین میں نئی باتیں نکلیں گی، فتنے ہوں گے، شیطان کا سینگ نمودار ہوگا، نصاریٰ کا غلبہ ہوگا، مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی، یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ.

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کی فضیلت کا بیان۔

(٦٤٦٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

[بخاری: ٢٨٩٧، ٣٥٩٤، ٣٦٤٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں! تو فتح ہو جائے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ ﷺ کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے: ہاں! پھر ان کی فتح ہو جائے گی پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے: ہاں! تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ ان کی برکت سے فتح نصیب ہوگی۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦٤٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَأَىٰ من رَأَىٰ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَأَىٰ مَنْ رَأَىٰ اَحَدًا رَأَىٰ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ)).

[راجع:٦٤٦٧]

❖ ❖ ❖ ❖ ○ ○ ○ ○

(٦٤٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُم ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيْثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: ((ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ)).[بخاری: ٢٦٥٢، ٣٦٥١، ٦٤٢٩، ٦٦٥٨؛ ترمذی:٣٨٥٩؛ ابن ماجه:٢٣٦٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جوان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جوان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھران تینوں کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح قول جس پر جمہور علما ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر۔ اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ علیہما السلام پر قاضی رحمہ اللہ نے کہا: قرن سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ مغیرہ نے کہا: آپ ﷺ کا قرن آپ ﷺ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے۔ اور شہر نے کہا: آپ ﷺ کا قرن تب تک ہے جب تک کوئی آپ ﷺ کا دیکھنے والا باقی رہا' پھر دوسرا قرن تب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا۔ پھر تیسرا قرن تب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعض کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سو برس کا' غرض پہلا قرن یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سو برس تک رہا' سب سے آخری صحابی ابوالطفیل ہیں جن کا ۱۲۰ ہجری میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں ختم ہوا۔ اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا۔ اس کے بعد فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھائیں گے۔ بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے' اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی رحمہ اللہ مع زیادہ)۔

(٦٤٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) قَالَ اِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ.

[راجع:٦٤٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جوان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی۔'' ابراہیم نے کہا: ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٧١) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنَى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع:٦٤٦٩]

منصور نے ابوالاحوص اور جریر دونوں سے اسی معنی کی حدیثوں کو بیان کیا ہے لیکن ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

(٦٤٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) فَلَا أَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: ((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ)).

[راجع:٦٤٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں۔'' میں نہیں جانتا آپ ﷺ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں۔ ''پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٣) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ: ((ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اس کے بعد ہے۔ معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ ﷺ نے ذکر کیا یا نہیں۔ پھر فرمایا: ''وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فربہی اور مٹاپے پر مریں گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔''

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اس کی جو خلقتاً موٹا ہو۔ اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پیئے تاکہ موٹا ہو۔ یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہوں گے یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دے دے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دی جائے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اس سے بیان کی جائے اس کا حق بچانے کے لیے۔ اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہی مختصراً)

(٦٤٧٤) عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ: أَبُوْهُرَيْرَةَ ؓ: فَلَا أَدْرِيْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِيْ أَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کیے گواہی دیں گے' چور ہوں گے' امانت داری نہ کریں گے نذر کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان میں موٹاپا پھیلے گا۔

((ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ)).

[بخاری: ۲٦٥١، ۳٦٥٠، ٦٤٢٨، ٦٦٩٥؛ نسائی: ۳۸۱۸]

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ قَالَ: فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِيْ حَدِيْثِ شَبَابَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ عَلٰى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ: ((يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ)) وَفِيْ حَدِيْثِ بَهْزٍ ((يُوْفُوْنَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

[راجع: ٦٤٧٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: ((خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ)) زَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ: ((وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ)).

[ابوداود: ٤٦٥٧؛ ترمذی: ۲۲۲۲]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے ''کہ قسم کھائیں گے بن قسم دلائے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٤٧٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((اَلْقَرْنُ الَّذِيْ اَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثُ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔''

فائدہ۔ ان ہی تینوں قرنوں کو قرون ثلاثہ کہتے ہیں۔ پس جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو۔ اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اور مجموع کے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو۔ تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے بھی یہ غرض نہیں ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) کہ ان قرنوں کے بعد سب لوگ برے ہوں گے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی اچھے لوگوں سے خالی نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں۔ ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا و آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

بَابُ بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ ﷺ: عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقٰى نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ مِّمَّنْ هُوَ مَوْجُوْدٌ الْاٰنَ.

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان۔

(٦٤٧٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ))قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِيْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ. [ابوداود: ٤٣٤٨؛ ترمذي: ٢٢٥١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخری عمر میں۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ''آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا۔'' یعنی یہ قرن تمام ہو جائے گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آ جائے گی۔ یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل رضی اللہ عنہ تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ ہجری میں وفات پا گئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہیں گے۔ اور اس حدیث سے بعض نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا۔ البتہ جنوں میں آنحضرت ﷺ کے دیکھنے والے باقی ہوں گے۔ برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم۔

(٦٤٨٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ. [بخاري: ١١٦، ٦٠١]

زہری سے بھی معمر کی اسناد کے مطابق اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ: ((تَسْاَلُوْنِّيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ وفات سے ایک مہینہ پہلے فرماتے تھے: ''تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو اللہ کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ

عِنْدَاللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ! مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)).

تعالیٰ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں سے) جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

(٦٤٨٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ نَحْوَ ذٰلِكَ: ((مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ الْيَوْمَ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے یا کچھ ایسا ہی فرمایا: ''جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائیں گے۔''

وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. فَسَّرَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: نَقْصُ الْعُمُرِ.

عبدالرحمٰن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمریں کم ہو جائیں گی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٤) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَهٗ.

سلیمان التیمی سے دونوں سندوں کے تحت اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوْكَ سَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ)).

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے لوٹے تو آپ ﷺ سے پوچھا: قیامت کے متعلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جائے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گویا قیامت کبریٰ نہیں۔ اور قیامت کبریٰ کب آئے گی اس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔

(٦٤٨٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)). فَقَالَ سَالِمٌ: تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهٗ اِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَّخْلُوْقَةٍ يَّوْمَئِذٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا۔'' سالم نے کہا: ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے' مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ. باب: صحابہ کو برا کہنا حرام ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جائے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (انتھی مختصراً)

(٦٤٨٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت برا کہو میرے اصحاب کو، مت برا کہو میرے اصحاب کو، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

فائدہ۔ کیونکہ انہوں نے ایسے وقت پر خرچ کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی۔ ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(٦٤٨٨) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ ﷛ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَبَيْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهٗ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِىْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ)). [بخاری: ٣٦٧٣؛ ابوداود: ٤٦٥٨؛ ترمذی: ٣٨٦١؛ ابن ماجه: ١٦١]

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٤٨٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَاَبِىْ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَوَكِيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ. [راجع: ٦٤٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

باب: اویس قرنی کی فضیلت۔

فائدہ۔ ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اویس بن ماکو یا اویس بن عمرو۔ کنیت ان کی ابو عمرو تھی، صفین کی جنگ میں مارے گئے۔ اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف۔ بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے لیکن آپ ﷺ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

(٦٤٩٠) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ ﷛ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَآءَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ ﷛ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَالَ: ((اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ: اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اویس رضی اللہ عنہ سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن

بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَّهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)).

سے اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوائے اپنی ماں کے اس کو (برص) سفیدی ہوگئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ نے دور کردی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کروائے اس سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٩١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔''

(٦٤٩٢) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ.

قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ، قَالَ:

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے: تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا: کہ تمہارا نام اویس بن عامر ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''تمہارے پاس اویس بن عامر آئے گا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درہم برابر باقی ہے۔ اس کی ایک ماں ہے' اس کا یہ حال ہے کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے اس سے تو دعا کرا اپنے لیے۔'' تو دعا کر میرے لیے۔ اویس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی بخشش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: کوفہ میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام۔ انہوں نے کہا: مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں حج کیا۔ وہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)). فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرْلِي قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْلِي قَالَ: اسْتَغْفِرْلِي قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْلِي قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَلَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ.

قَالَ أُسَيْرٌ: وَكِسْوَتُهُ بُرْدَةٌ فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ إِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اویس کا حال پوچھا۔ وہ بولا: میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اویس بن عامر تمہارے پاس آئے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے۔ اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درہم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں تھی جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے' اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔ پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اس سے۔'' وہ شخص یہ سن کر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لیے دعا کرو۔ اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو ابھی نیک سفر کر کے آ رہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر اس کے لیے دعا کی پھر کہا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ہو فرمایا ہاں پھر ان کے لیے بخشش کی دعا کی۔ اس وقت لوگ اویس رضی اللہ عنہ کا درجہ سمجھے' وہ وہاں سے سیدھے چلے۔ اسیر نے کہا: ان کا لباس ایک چادر تھی جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا: اویس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ.

باب: مصر والوں کا بیان۔

(٦٤٩٣) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)).

قَالَ: فَمَرَّ بِرَبِيْعَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہو گا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درہم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں مصر کی تھیں اور وہ ماں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو۔'' پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل گئے۔

(٦٤٩٤) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوْهَا

وہی مضمون ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ کی ماں ماریہ رضی اللہ عنہا مصر کی تھیں)۔

فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا)) اَوْ قَالَ: ((ذِمَّةً وَصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْهَا فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ: فَرَاَيْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ.

باب: عمان والوں کی فضیلت۔

فائدہ۔عمان ایک شہر ہے بحرین کا۔

(٦٤٩٥) عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَجَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ)).

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور مارا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

بَابُ ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيْفٍ وَمُبِيْرِهَا.

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاکو کا بیان۔

فائدہ۔ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہوگا۔ یعنی جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعویٰ کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے۔ پہلے پہل اس مختار نے اچھے کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر ابن سعد اور قاتلین حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بدلہ لیا۔ آخر میں خراب ہوگیا۔ آخر مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاکو یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا۔ اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ لوگوں کو ناحق قتل کیا، مکہ معظمہ کی بے حرمتی کی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔

(٦٤٩٦) عَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، اَبَا خُبَيْبٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ! اَبَا خُبَيْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، اَبَا خُبَيْبٍ! اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا

ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی راہ ہے) قریش کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیك ابا خبیب (ابوخبیب کنیت ہے عبداللہ بن زبیر کی خبیب ان کے بڑے بیٹے تھے اور ابوبکر اور ابوبکیر بھی ان کی کنیت ہے) السلام علیك ابا خبیب' السلام علیك ابا خبیب (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) اللہ کی قسم میں تو

اَمَا وَاللّٰهِ! اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ! لَاُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَاُمَّةٌ خَيْرٌ.

ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَأْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ: فَاَبَتْ وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ: فَقَالَ: اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّاللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! اَنَا وَاللّٰهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا)) فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

تم کو منع کیا کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے) اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ اللہ کی قسم وہ گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے)۔

یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی۔ اسنے انکو سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھینکوادیا (اور مردود یہ نہ سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے اعمال اچھے ہونا ضروری ہیں) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا انہوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا۔ حجاج نے پھر بلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لائے (اللہ سمجھے اس مردود سے جس نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انہوں نے تب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لائے۔ آخر حجاج نے کہا میرے جوتے لاؤ اور جوتے پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور کہنے لگا: تم نے دیکھا اللہ کی قسم میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو کہا ورنہ وہ مردود خود اس کا دشمن تھا) اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے دیکھا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی۔ میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا۔ بے شک اللہ کی قسم میں دو کمر بند والی ہوں۔ ایک کمر بند میں تو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو کھا نہ لیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے۔ ایک سے تو اپنے کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دستر خوان بنایا تھا رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء رضی اللہ عنہا کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار! رسول اللہ ﷺ

نے ہم سے بیان کیا تھا: ''ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو۔''
تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوائے تیرے کسی
کو۔ یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء رضی اللہ عنہا کو کچھ جواب نہ دیا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا نتیجہ ہوا کہ مارے گئے۔ سراج الوہاج میں ہے کہ اس حدیث سے سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا۔ میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا۔ اس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بھی منقبت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقا ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بخیل تھے یہ غلط ہے' کتاب الاجواد میں ان کو سخی لکھا ہے۔

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ.

باب: فارس والوں کی فضیلت۔

(٦٤٩٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کی طرح معلوم ہوتے ہیں زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ قَالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)). [بخاري: ٤٨٩٧، ٤٨٩٨؛ ترمذي: ٣٣١٠، ٣٩٣٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اتنے میں سورۂ جمعہ اتری جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ [٦٢/الجمعۃ: ٣] یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا: ''اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمہ اللہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان رضی اللہ عنہ کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کابل سے ہے اور کابل بلاد فارس نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حدیث میں رجال کا لفظ مذکور ہے جو صیغہ جمع ہے البتہ اس حدیث میں فضیلت ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) ائمہ حدیث کی جیسے بخاری اور مسلم وغیرہما رحمہما اللہ کیونکہ اکثر ائمہ حدیث اہل عجم سے ہیں اور انہوں نے تکلیف اٹھائی ایک ایک حدیث کے حاصل کرنے میں، مہینوں کی راہ کا سفر کرنے کی گویا دین کو انہوں نے ثریا سے لیا جو زمین سے نہایت دور ہے اور فقہا اور اہل الرائے میں سے کسی نے سنت کے حاصل کرنے کے لیے اتنی مشقت نہیں اٹھائی۔ پس اس حدیث کا مصداق اگر اللہ چاہے ائمہ حدیث ہیں اور جماعت سنت سلف اور خلف راضی ہو اللہ ان سے۔ انتہیٰ۔

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً.

باب: آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ۔

(٦٤٩٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً)). [ترمذی: ٢٨٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم آدمیوں کو ایسا پاتے ہو جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں ایک بھی چالاک عمدہ سواری کے قابل نہیں ملتا۔“ (اس طرح عمدہ مہذب، عاقل نیک، نیک بخت، خوش اخلاق یا صالح پرہیزگار یا موحد دیندار سو آدمیوں میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْاَدَبِ
نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَاَيُّهُمَا اَحَقُّ بِهِ.

باب: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اوران دونوں سے کون زیادہ حقدار ہے۔

(٦٥٠٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اَبُوْكَ)).
وَفِیْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ: مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

[بخاری:٥٩٧١؛ ابن ماجہ:٢٧٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے مجھ پر سلوک کرنے کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' وہ بولا: پھر کون؟ فرمایا: ''تیری ماں کا۔'' وہ بولا پھر کون؟ فرمایا: ''تیرے باپ کا۔'' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کو مقدم کیا اس لیے کہ ماں بچہ کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا' بیماری دکھ میں خبر لینا (حارث محاسبی نے کہا: اجماع کیا ہے علما نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعض نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے)۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب ہے۔ پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا، نانا، دادی، نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا' پھوپھی' ماموں' خالہ اور قریبی مقدم ہے دور والے پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے۔ انتہی۔

(٦٥٠١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ)).

[راجع:٦٥٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا: کون زیادہ حق دار ہے نیک سلوک کرنے کا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماں، پھر ماں، پھر ماں، پھر باپ، پھر جو قریب ہو، قریب ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے، وہ شخص بولا: آپ کے

اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فَقَالَ: ((نَعَمْ وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّأَنَّ)). [بخاری: ۵۹۷۱ تعليقاً؛ ابن ماجه:۲۷۰٦]

باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: باپ کی قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٣) عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ: مَنْ اَبَرُّ؟ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ: اَيُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّيْ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع:٦٥٠٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)).

[بخاری: ۳۰۰٤، ۵۹۷۲؛ ابوداود: ۲۵۲۹؛ ترمذی: ۱٦۷۱؛ نسائی: ۳۱۰۳]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی آپ ﷺ سے جہاد پر جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔“ وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ان ہی میں جہاد کر۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے۔ علما نے کہا: یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں۔ اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

(٦٥٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ: اَبُوالْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ الْمَكِّيُّ. [راجع:٢٥٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٦) عَنْ حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَه. [راجع:٢٥٠٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٠٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَهَلْ مِنْ وَّالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ؟)) قَالَ: نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ: ((فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ ﷺ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر، اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟“ وہ بولا دونوں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے۔“ وہ بولا:

مِنَ اللّٰهِ)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَارْجِعْ اِلَى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)).

ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر ان سے۔

بَابُ تَقْدِيْمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا.

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔

(٦٥٠٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِیْ صَوْمَعَةٍ فَجَآءَتْ اُمُّهُ. قَالَ حُمَيْدٌ: فَوَصَفَ لَنَا اَبُوْ رَافِعٍ صِفَةَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُمَّهُ حِيْنَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! اَنَا اُمُّكَ كَلِّمْنِیْ فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّیْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اُمِّیْ وَصَلَاتِیْ قَالَ: فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِی الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ اَنَا اُمُّكَ فَكَلِّمْنِیْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اُمِّیْ وَصَلَاتِیْ فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِیْ وَاِنِّیْ كَلَّمْتُهُ فَاَبٰی اَنْ يُكَلِّمَنِیْ اَللّٰهُمَّ! فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰی تُرِيَهُ الْمُوْمِسَاتِ قَالَ: وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں۔اتنے میں اس کی ماں آئی۔ حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا: (اپنے دل میں) یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی نماز میں رہا۔اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔وہ کہنے لگا: اے رب میرے! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں۔آخر وہ نماز میں مشغول رہے۔وہ بولی: یا اللہ! یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن اس نے بات کرنے سے انکار کیا۔یا اللہ مت مارنا اس کو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے)

قَالَ: وَكَانَ رَاعِیْ ضَاْنٍ يَاْوِیْ اِلٰی دَيْرِهٖ قَالَ: فَخَرَجَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِیْ فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيْلَ لَهَا مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ: فَجَآءُوْا بِفُئُوْسِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوْهُ يُصَلِّیْ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ: فَاَخَذُوْا يَهْدِمُوْنَ دَيْرَهٗ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ نَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ: سَلْ هٰذِهٖ قَالَ: فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِیِّ فَقَالَ: مَنْ اَبُوْكَ قَالَ: اَبِیْ رَاعِی الضَّاْنِ فَلَمَّا سَمِعُوْا

ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تو گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی۔وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو حمل ٹھہر گیا۔ایک لڑکا جنا۔لوگوں نے اس سے پوچھا: یہ لڑکا کہاں سے لائی؟ وہ بولی: اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے۔یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو آواز دی۔ وہ نماز میں تھا اس نے بات نہ کی۔لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے یہ دیکھا تو اترا۔لوگوں نے اس سے کہا: اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے؟ جریج ہنسا اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔جب لوگوں

ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوْا: نَبْنِيْ مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اَعِيْدُوْهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ.

نے بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے: جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے وہ سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں۔ جریج نے کہا: نہیں مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تھا پھر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

(٦٥٠٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ: عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ فَقَالَ: يَا رَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! فَقَالَ: يَارَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ [فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ! فَقَالَ: يَا رَبِّ! اُمِّيْ وَصَلٰوتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ] فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ! لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ: اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ: فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ: اَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَآءُ وا بِهٖ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ: يَا غُلَامُ! مَنْ اَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ: فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی شیر خوارگی میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے۔ ایک تو عیسیٰ علیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی۔ اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔ اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج! وہ بولا: اے میرے رب! ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں پھر گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا اے جریج! وہ بولا: یا اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا۔ اس کی ماں بولی: یا اللہ! اس کو مت مارنا جب تک بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھے۔ پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے۔ وہ بولی: اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن جریج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی۔ اس نے صحبت کی۔ وہ پیٹ سے ہوئی۔ جب بچہ جنا تو بولی کہ یہ بچہ جریج کا ہے لوگ یہ سن کر جریج کے پاس آئے اور اس سے کہا: اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے۔ وہ بولا: کیا ہوا تم کو؟ انہوں نے کہا: تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنی ہے تجھ سے۔ جریج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے۔ جریج نے کہا: ذرا مجھ کو چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچے کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا: فلانا چرواہا ہے۔ یہ سن کر لوگ دوڑے جریج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے: تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں۔ وہ بولا: نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔

يُقَبِّلُوْنَهُ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ وَقَالُوْا: نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: لَا، أَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا.

وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَّاكِبٌ عَلٰى دَآبَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ: أُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ)).

قَالَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فَمِهِ فَجَعَلَ يَمَصُّهَا.

قَالَ: ((وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ: حَلْقٰى! مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ! لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ! اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا.

قَالَ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا: زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا)). [بخاری: ۳٤۳٦، ۲٤۸۲]

تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستھری پوشاک والا۔ اس کی ماں نے کہا: یااللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا۔ بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف دیکھا اور کہا: یااللہ! مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں حضرت محمد ﷺ کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچہ کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر چوستے تھے۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے: تو نے زنا کرایا اور چوری کی۔ وہ کہتی تھی کہ اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے بچہ کی ماں بولی: یااللہ! میرے بچہ کو اس لونڈی کی طرح نہ کرنا۔ یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا: یااللہ! مجھ کو اس لونڈی کی طرح کرنا۔ اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا: او سرمنڈے! جب ایک شخص اچھی صورت والا نکلا اور میں نے کہا: یااللہ! میرے بیٹے کو ایسا کرنا تو تو نے کہا: یااللہ! مجھ کو ایسا نہ کرنا۔ اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے تھے اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں نے کہا: یااللہ! میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یااللہ! مجھ کو اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا: وہ سوار ایک ظالم شخص تھا میں نے دعا کی یااللہ! مجھ کو اسکی طرح نہ کرنا، اور اس لونڈی پر لوگ تہمت کرتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا: یا اللہ! مجھ کو اس کے مثل بنا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے۔ ایک والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔ دوسرے ماں کے حق کی تاکید۔ تیسرے یہ کہ ماں جب بلائے تو جواب دینا چاہیے۔ چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے راہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا انتھی مختصراً۔

بَابُ رَغِمَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

باب: بدبخت ہے وہ انسان جو بڑھاپے میں والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے۔

(٦٥١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی، پھر خاک آلودہ ہو ناک اس کی۔'' کہا گیا کس کی؟ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے ماں باپ کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے۔'' (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(٦٥١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خاک آلود ہو ناک اس کی پھر خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی۔'' کہا گیا کون؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے والدین کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پھر جنت میں نہ جائے۔'' (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(٦٥١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خاک آلود ہو ناک اس کی۔'' تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا.

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔

(٦٥١٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللهُ! إِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ وَإِنَّهُ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُاللهِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں، عبداللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا۔ عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ

اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ)). [ترمذی:۱۹۰۳]

فرماتے تھے: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥١٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ)). [ابوداود:۵۱۴۳]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥١٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَاْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهِ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ: اشْدُدْ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِیَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَاْسَكَ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّیَ)) وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ. [راجع:٦٥١٤]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے۔ ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھا اتنے میں ایک گنوار نکلا۔ عبداللہ نے کہا: تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا۔ وہ بولا: ہاں۔ عبداللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا: اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا: اپنے سر پر باندھ۔ عبداللہ کے بعض ساتھی بولے: تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مر جانے کے بعد۔'' اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَفْسِيْرِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ.

باب: بھلائی اور برائی کے معنی۔

(٦٥١٦) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). [ترمذی:۲۳۸۹]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا بھلائی اور برائی کے متعلق۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیا کے امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چھپے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔''

فائدہ: سبحان اللہ! کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اس میں آ گئے۔

(٦٥١٧) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْئَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

[راجع:٦٥١٦]

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں ایک سال تک رہا (اس طرح جیسے کوئی آپ ﷺ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ ﷺ سے بھلائی اور برائی کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔''

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا.

باب: ناتا توڑنا حرام ہے۔

(٦٥١٨) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ: نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: فَذَاكِ لَكِ)).

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ [محمد: ٢٢، ٢٤] [بخاري: ٤٨٣٠، ٤٨٣١، ٤٨٣٢، ٥٩٨٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے ناتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملائے اور اس سے کاٹوں جو تجھ کو کاٹے۔ ناتا بولا: میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو اللہ تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے: اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑ دو۔ یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں، کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں۔'' آخر تک۔

(٦٥١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ)). [بخاري:٥٩٨٩]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے اور کہتا ہے: جو مجھ کو ملا دے اللہ اس کو اپنے سے ملائے گا اور جو مجھ کو کاٹے اللہ اس کو اپنے سے کاٹے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ: قَالَ: سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ. [بخاري: ٥٩٨٤؛ ابوداود: ١٦٩٦؛ ترمذي: ١٩٠٩]

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں جائے گا جنت میں جو ناتے کو توڑے گا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھے گا وہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھے گا وہ پہلی بار میں نہ جائے گا بلکہ روکا جائے گا تھوڑی مدت تک ناتا توڑنے کے عذاب میں (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٦٥٢١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٦٥٢٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٢) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ)). [راجع: ٦٥٢٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ اَوْ يُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ)). [بخاري: ٢٠٦٧؛ ابوداود: ١٦٩٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو بھلا لگے کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملا دے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی ناتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا اور اس کی عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی رحمۃ اللہ علیہ مختصرا)۔

(٦٥٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ)). [بخاري: ٥٩٨٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چاہے اپنی روزی بڑھنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملائے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِّيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص بولا: یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں۔ میں ناتا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ

وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تم کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔"

فائدہ۔ جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا۔ اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ.

باب: حسد، بغض اور دشمنی کا حرام ہونا۔

(٦٥٢٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ)).

[بخاری: ٦٠٧٦؛ ابو داود: ٤٩١٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت بغض رکھو ایک دوسرے سے' مت حسد کرو ایک دوسرے سے' مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور اللہ کے بندے بن جاؤ! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دے اپنے بھائی کی بلاقات تین دن سے زیادہ۔

فائدہ۔ حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو' یہ سخت حرام ہے۔ اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھالیتی ہے۔

(٦٥٢٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٢٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: ((وَلَا تَقَاطَعُوْا)). [ترمذی: ١٩٣٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو۔

(٦٥٢٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيْدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ جَمِيْعًا وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِالرَّزَّاقِ: وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٠) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت حسد کرو ایک دوسرے سے، مت بغض رکھو ایک دوسرے سے، مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے، اور اللہ کے بندے بن جاؤ بھائیوں کی طرح۔"

(٦٥٣١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ: ((كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ بھائیوں کی طرح رہو جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا قرآن میں۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْهِجْرَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِيٍّ.

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے۔

(٦٥٣٢) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). [بخاري:٦٠٧٧، ٦٢٣٧؛ ابو داود:٤٩١١، ترمذي: ١٩٣٢]

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے۔ اور بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تین راتوں تک چھوڑ دینا، درست ہے، کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا۔ اس سے زیادہ درست نہیں اور بعض نے کہا: تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے گا (نووی رحمہ اللہ مختصراً)۔

(٦٥٣٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ: ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ: ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا)). [راجع:٦٥٣٢]

زہری نے مالک کی اسناد کے تحت اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے۔ مگر یہ قول کہ ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) پچھلے تمام راوی بیان کرتے ہیں کہ مالک کی روایت کے علاوہ ان کی روایات میں ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا)) کے الفاظ ہیں۔

(٦٥٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں حلال ہے اپنے مومن بھائی کو چھوڑ دینا تین دن سے زیادہ۔“

○ ○ ○ ○

(٦٥٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا.

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور دھوکے بازی حرام ہے۔

(٦٥٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔“

[بخاري: ٦٠٦٦؛ ابو داود: ٤٩١٧]

(٦٥٣٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَهْجُرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔''

(٦٥٣٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو مت دھوکہ بازی کرو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔''

(٦٥٣٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: ((لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قطع نہ کرو، دشمنی اور بغض نہ کرو، حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اس کے بندے بن جاؤ۔''

(٦٥٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهٖ وَاحْتِقَارِهٖ وَدَمِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ.

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے۔

(٦٥٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت حسد کرو، مت دھوکہ بازی کرو، مت بغض رکھو، مت دشمنی کرو۔ کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے۔'' اور اشارہ کیا آپ ﷺ! نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) ''کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، مال، عزت اور آبرو۔''

[ابن ماجه: ٣٩٣٣، ٤٢١٣]

(٦٥٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ دَاوٗدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِیْهِ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ))وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ اِلٰی صَدْرِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف۔

[راجع: ٦٥٤١]

(٦٥٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھے گا۔ لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔“

[ابن ماجه: ٤١٤٣]

بَابُ النَّهْیِ عَنِ الشَّحْنَاءِ وَالتَّهَاجُرِ.

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت۔

(٦٥٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا [اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا])).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ہر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں۔ ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جائیں“۔ (جب مل جائیں انکی مغفرت ہو)۔

(٦٥٤٥) عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الدَّرَاوَرْدِیِّ ((اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ)) مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَقَالَ قُتَیْبَةُ: ((اِلَّا الْمُهْتَجِرَیْنِ)). [ترمذی: ٢٠٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو۔

(٦٥٤٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ: ((تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِیءٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا امْرَاً کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ: اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(٦٥٤٧) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اتْرُكُوْا اَوِ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا)). [ترمذی:٧٤٧؛ ابن ماجہ:١٧٤٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی نہیں جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے، تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جائیں۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت۔

(٦٥٤٨) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن کہ میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا۔ اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوائے میرے سایہ کے“۔

❖ ❖ ❖

فائدہ۔ سوائے میرے سایہ کے یعنی میری پناہ کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے۔ اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا دینداروں سے، عالموں سے، پرہیز گاروں سے۔

(٦٥٤٩) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ: لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَآ اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا: کہاں جاتا ہے؟ وہ بولا: اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا: اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے۔ وہ بولا: نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے اس کو چاہتا ہوں۔ فرشتہ بولا: تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٥٥٠) عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ.

باب: بیمار پرسی کا ثواب۔

(٦٥٥١) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیمار کا

اللّٰهِ ﷺ: ((عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِيْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)). [ترمذی:٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٨]

پوچھنے والا (اس کے مکان پر جا کر) جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔"

(٦٥٥٢) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)).

[راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٣) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ)).

[راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٤) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((جَنَاهَا)). [راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٥) عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع:٦٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ: مَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری کیونکر خبر لیتا تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا۔ وہ کہے گا: اے رب! میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے بیٹے آدم کے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا: میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا۔

فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي))۔

پروردگار فرمائے گا: میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَّرَضٍ اَوْحُزْنٍ اَوْنَحْوِ ذٰلِكَ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا.

باب: مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب۔

(٦٥٥٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ۔ مَكَانَ الْوَجَعِ۔ وَجَعًا.

[بخاري: ٥٦٤٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٢]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ. [راجع:٦٥٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)). قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)).

وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: فَمَسَسْتُهُ بِيَدِهِ.

[بخاري: ٥٦٤٧، ٥٦٤٨، ٥٦٦٠، ٥٦٦١، ٥٦٦٧]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ کو بخار آیا تھا۔ میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو سخت بخار آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آئے۔'' میں نے کہا: آپ ﷺ کو دو اجر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

((نَعَمْ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ)). [راجع:٦٥٥٩]

(٦٥٦١) عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ، فَقَالَتْ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالُوا: فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ، فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ، قَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

اسود سے روایت ہے، قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ لوگ ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مت ہنسو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کو اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ مٹ جائے گا۔''

(٦٥٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً)). [ترمذی:٩٦٥]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا، اس میں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ مٹے گا۔

(٦٥٦٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے صرف اتنا زیادہ ہے۔ ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ ختم کر دے گا۔

(٦٥٦٤) عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(٦٥٦٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

(٦٥٦٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ، حَتَّى الشَّوْكَةِ، إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ، أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)). لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

(٦٥٦٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ

الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ)).

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ، حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)).

[بخاری: ٥٦٤١، ٥٦٤٢؛ ترمذی: ٩٦٦]

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں''۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوٓءًا يُّجْزَ بِهِ﴾ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ، حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا، أَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)).

قَالَ مُسْلِمٌ: هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. [ترمذی:٣٠٣٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یہ آیت اتری: ''جو کوئی برائی کرے گا اس کا اس کو بدلہ ملے گا۔'' تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا (کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہو گا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو ڈھونڈو اور مسلمان کی ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی''۔ (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: ((مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ؟)) قَالَتِ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا: ''اے ام السائب یا ام المسیب تو کانپ رہی ہے کیا ہوا تجھ کو۔'' وہ بولی: بخار ہے اللہ اس کو برکت نہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٧١) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُّعَافِيَكِ)) قَالَتْ: أَصْبِرُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا: دکھلاؤ۔ انہوں نے کہا: یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی: مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے میرے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو تندرست کر دیگا۔'' وہ بولی: میں صبر کرتی ہوں۔ پھر بولی: میرا بدن کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ میرا بدن نہ کھلے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ

[بخاري: ٥٦٥٢ تعليقاً]

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ.

(٦٥٧٢) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِىْ! اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَا عِبَادِىْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِىْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِىْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِىْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِىْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِىْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِىْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِىْ اَغْفِرْلَكُمْ يَا عِبَادِىْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّىْ فَتَضُرُّوْنِىْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِىْ فَتَنْفَعُوْنِىْ يَا عِبَادِىْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِىْ مُلْكِىْ شَيْئًا يَاعِبَادِىْ! لَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدًمَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِىْ شَيْئًا يَا عِبَادِىْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِىْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِىْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِىْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَاعِبَادِىْ! اِنَّمَا هِىَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَ مَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْ مَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)).

اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا۔ معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

باب: ظلم کرنا حرام ہے۔

ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا پروردگار نے: ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو۔ اے میرے بندو! تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اگر تمہارے اگلے اور پچھلے' آدمی اور جنات سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا بڑا پرہیز گار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے' آدمی اور جنات' سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہوگا اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے' آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لوں (تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہے) اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اس کی کمائی بے کار نہ گئی اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے۔'' (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)۔

قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ.

سعید نے کہا کہ ابوادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

فائدہ: قرآن مجید میں آیت الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث اللہ عَزَّ وَجَلَّ بے پروا کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اللہ کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پروا ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے۔ کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوائے گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔ سب بندے اس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پروا ہے۔ دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو۔ اس کے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں پیغمبروں کی طرح متقی ہو جائے تو اس کی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جائے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہو گا یہ حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے اللہ کی درگاہ میں سفارش کریں گے۔ مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا میرے کاموں میں خلل آجائے گا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں و چرا کرے' کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پروا نہیں۔ تمام جہاں کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال اللہ کے خلاف ہو جائیں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے۔ وہ ایک دم میں ان سب کو فنا کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

(٦٥٧٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيْثًا.

اسی سند سے سعید بن عبدالعزیز سے بھی مروی ہے۔ اور مروان نے مکمل حدیث کو بیان کیا ہے۔

(٦٥٧٤) قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

ان تمام رواۃ سے مروی ہے کہ ہم سے ابومسہر نے بیان کیا۔ اور لمبی حدیث بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٥) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا يَرْوِىْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ((اِنِّىْ حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِى الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِىْ فَلَا تَظَالَمُوْا)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِيْثُ اِدْرِيْسَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ.

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں: ''کہ اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور اپنے بندوں پر بھی۔ اس لیے تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔'' اسی طرح حدیث کو بیان کیا۔ ابوادریس (خولانی) والی حدیث وہ زیادہ مکمل ہے اس سے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

(٦٥٧٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)).

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیاں ہیں قیامت کی تاریکیوں میں سے۔ (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہوں نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا۔''

(٦٥٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).
[بخاری: ٢٤٤٧؛ ترمذی: ٢٠٣٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن''۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٧٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری: ٢٤٤٢، ٦٩٥١؛ ابوداود: ٤٨٩٣؛ ترمذی: ١٤٢٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہی میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

(٦٥٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو۔ مفلس کون ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لائے گا، روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی، تیسرے کا مال کھا لیا ہوگا، چوتھے کا خون کیا ہوگا، پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

(٦٥٨٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا''۔ (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضروری ہوگا)۔

(٦٥٨١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ اِنَّ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے اور عذاب کا مستحق ہو جائے) پھر جب پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا''۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اسی طرح تیرا

أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾. [۱۱/ هود: ۱۰۲] [بخاري: ۴۶۸۶؛ ترمذي: ۳۱۱۰؛ ابن ماجه: ۴۰۱۸]

رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بیشک اس کی پکڑ دکھ والی ہے سخت۔"

بَابُ نَصْرِ الْأَخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا.

باب: اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم، ہر حال میں کرنے سے کیا مراد ہے۔

(۶۵۸۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ! وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دولڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا اور ایک انصار میں سے۔ مہاجر نے اپنے مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے اپنے انصار کو۔ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا: "یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔" (کہ ہر ایک اپنی قوم سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دولڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑائے)۔"

(۶۵۸۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَالَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ: يَالَ الْمُهَاجِرِينَ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)) فَسَمِعَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ: قَدْ فَعَلُوهَا وَاللّٰهِ! لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ: ((دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)). [بخاري: ۴۹۰۵، ۴۹۰۷؛

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی، اے انصار! دوڑو۔ اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین! دوڑو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے۔" لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ ﷺ نے فرمایا: "چھوڑو اس بات کو یہ گندی بات ہے۔" یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا: مہاجرین نے ایسا کیا قسم اللہ کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہمارا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کو ذلیل) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانے دے اے عمر! لوگ یہ نہ کہیں محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔ (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ ﷺ

ترمذی: ۳۳۱۵]

نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

(٦٥٨٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ)).

قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَةِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوایئے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ.

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار رہنا۔

(٦٥٨٥) عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)). [بخاری: ٤٨١، ٢٤٤٦، ٦٠٢٦؛ ترمذی: ١٩٢٨؛ نسائی: ٢٥٥٩]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافر اس کو ستائیں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

(٦٥٨٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى)). [بخاری: ٦٠١١]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آ جاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آنے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٥٨٧) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٦٥٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٨٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى [لَهُ] سَائِرُ الْجَسَدِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ)). [راجع:٦٥٨٦]

○ ○ ○ ○

(٦٥٨٩) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٥٩٠) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ. [راجع:٦٥٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ.

باب: گالی دینے کی ممانعت۔

(٦٥٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

فائدہ۔ دونوں کا گناہ اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتدا کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سنائے۔ اگر اتنا ہی جواب دے تو جائز ہے۔ نص قرآنی کے مطابق ﴿وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ اور ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ﴾ لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفار کہے اور جب جواب دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعض کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نووی رحمہ اللہ)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ.

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت۔

(٦٥٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ.

باب: غیبت حرام ہے۔

(٦٥٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جانتے ہو غیبت کیا ہے۔'' لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو تو) اس کو ناگوار ہو۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ)).

تب ہی تو غیبت ہوگی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے۔ ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے۔ یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا۔ دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو ختم کرنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابوسفیان کا نام لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے۔ چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے' جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالا جماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لئے۔ اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب وار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کھائے۔ پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو' لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو' ظلم کرتا ہو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا اور باتوں کو نہ۔ چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش' اعرج' ازرق' قصیر' اعمیٰ' اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ.

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا۔

(٦٥٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کا عیب چھپا دے گا''۔

(٦٥٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقٰى فُحْشُهُ.

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا۔

(٦٥٩٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں۔'' جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا۔ پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! برا شخص اللہ کے

شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْتَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)). [بخاري: ٦٠٥٤، ٦٠٣٢؛ ابوداود: ٤٧٩١؛ ترمذي: ١٩٩٦]

نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا۔ آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تا کہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوگیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے۔ اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کی' صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٥٩٧) عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((بِئْسَ اَخُوالْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيْرَةِ هٰذَا)). [راجع: ٦٥٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرِّفْقِ.

باب: نرمی کی فضیلت۔

(٦٥٩٨) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). [ابوداود: ٤٨٠٩؛ ابن ماجه: ٣٦٨٧]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٥٩٩) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٠٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). [راجع: ٦٥٩٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٠١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نرم ترجمہ ہے''رفیق'' کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے۔ اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں' یہی صحیح ہے۔

(٦٦٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

فرمایا: ”جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جائے تو عیب ہو جاتا ہے۔“

(٦٦٠٣) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی: ”تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا.

باب: جانوروں وغیرہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان۔

(٦٦٠٤) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)).

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اس پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا: ”اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔“

قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. [ابوداود:٢٥٦١]

عمران نے کہا: میں اس اونٹنی کو گو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

(٦٦٠٥) عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةٌ وَرْقَاءُ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ: ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)). [راجع:٦٦٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا: میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کچھ اس پر ہے اتار لو اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٦٠٦) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ)).

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک بار ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکایک اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی وہ لڑکی بولی: حل (یہ آواز ہے ہانکنے کی) یا اللہ! لعنت کر اس پر۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔“

(٦٦٠٧) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ: ”اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ

وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ: ((لَا أَيْمُ اللّٰهِ! لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

اونٹنی نہ رہے جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے فرمایا زجر کے واسطے تا کہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں۔ معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار)۔

(٦٦٠٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بلا معجزہ دیکھے ایمان لائے۔ جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت ﷺ کو پیغمبر جان کر ایمان لائے۔ بعد پیغمبری کے رتبے کے ولایت کے درجوں میں صدیقیت کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(٦٦٠٩) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٠) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [ابو داود:٤٩٠٧]

زید بن اسلم سے روایت ہے، عبدالملک بن مروان نے ام درداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا۔ ایک رات کو عبدالملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا۔ خادم نے آنے میں دیر کی، عبدالملک نے اس پر لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبدالملک سے کہا کہ میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابوالدرداء سے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت کریں گے نہ گواہ ہوں گے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہوں گے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا اللہ کی رحمت سے۔ اور یہ بددعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں، پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن ان کا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

(٦٦١١) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ.

[راجع: ٦٦١٠]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(٦٦١٢) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع: ٦٦١٠]

○ ○ ○ ○

(٦٦١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! بددعا کیجیے مشرکوں پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے اللہ کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہوگی نہ لعنت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ((وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ)) [۲۱/الانبیاء:۱۰۷]

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ هُوَ اَهْلًا لَّهَا لِذٰلِكَ كَانَ لَهُ زَكٰوةً وَأَجْرًا وَرَحْمَةً.

باب: جس پر آپ ﷺ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت ہوگی۔

(٦٦١٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَمَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ: ((اَوَمَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّيْ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْسَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّ اَجْرًا)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، معلوم نہیں آپ ﷺ سے کیا باتیں کیں۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور برا کہا ان کو، جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں۔'' میں نے عرض کیا، اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میں نے عرض کیا ہے اے میرے مالک! میں آدمی ہوں تو جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ ﷺ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ۔ لیکن آپ ﷺ غصہ میں سوائے حق کے اور کچھ نہ فرماتے۔ اور یہ آپ ﷺ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

(٦٦١٥) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى:

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے تنہائی کی آپ ﷺ کے ساتھ۔ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

فَخلوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخرَجهُمَا.

○ ○ ○ ○

(٦٦١٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ ﷺ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ یا عادتاً جیسے کہتے ہیں: '' تربت يمينك يا حلقى'' یا ''لاكبرت سنك'' یا ''لااشبع الله بطنه'' جیسا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کیوں کہ ان کلمات سے حقیقتاً بددعا منظور نہیں ہوتی۔ (نووی مختصراً)

(٦٦١٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيْهِ: ((زَكٰوةً وَّأَجْرًا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٨) عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: ((اجْعَلْ)) وَ((أَجْرًا)) فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَ((اجْعَلْ)) وَ((رَحْمَةً)) فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦١٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا۔ میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٠) عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((أَوْ جَلَدُّهُ)) قَالَ: أَبُو الزِّنَادِ: وَهِيَ لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا ((هِيَ جَلَدْتُهُ)).

ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّيْ قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَأَيُّمَا

ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاري:٦٣٦١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو قریب کر اپنے قیامت کے دن۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَّهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مؤمن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کا کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔''

(٦٦٢٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنِّيْ اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٦) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٦٢٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيْمَةَ فَقَالَ: ((آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ)) فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِيْ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: مَالَكِ؟ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَكْبَرَ سِنِّيْ ' فَالْاٰنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّيْ' اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِيْ ' فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكِ؟ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِيْ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ؟ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ))

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا: ''تو ہے وہ لڑکی' تو بڑی ہو گئی۔ اللہ کرے تیری عمر بڑی نہ ہو۔'' وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی' ام سلیم نے کہا: بیٹی تجھے کیا ہوا۔ وہ بولی: مجھ پر دعا کی رسول اللہ ﷺ نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی یا یوں فرمایا: تیری ہمجولی بڑی نہ ہو۔ یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سے ملیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہے؟ ام سلیم۔'' وہ بولیں: اے اللہ کے نبی آپ ﷺ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا بددعا۔'' ام سلیم بولیں: وہ کہتی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی یا اس کی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو۔'' یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے۔ میری شرط یہ

قَالَتْ: زَعَمْتَ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، أَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ، وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِيْ، بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ، أَنْ تَجْعَلَهَا لَهُ طَهُوْرًا وَّزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). وَقَالَ أَبُوْ مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ، بِالتَّصْغِيْرِ، فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثِ مِنَ الْحَدِيْثِ.

ہے کہ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ ہوتا ہوں جیسے آدمی غصہ ہوتا ہے تو جس کسی پر میں دعا کروں اپنی امت میں سے ایسی دعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ: فَجَاءَ فَحَطَأَنِيْ حَطْأَةً وَّقَالَ: ((اذْهَبْ وَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ)) قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: ((لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ)). قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِيْ؟ قَالَ: قَفَدَنِيْ قَفْدَةً.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا: "جا معاویہ کو بلا لا۔" میں گیا پھر لوٹ آیا اور میں نے کہا: وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "جا اور معاویہ کو بلا لا۔" میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا: وہ کھانا کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ آپ ﷺ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ج﴾ [۸/الانفال:۲۴] اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعض نے اس کو مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ ﷺ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے۔ امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوائے اس حدیث کے۔ لا اشبع اللہ بطنہ۔

(٦٦٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ.

باب: دومنہ والے منافق کی مذمت۔

(٦٦٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دومنہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔''

فائدہ۔ اس حدیث کی شرح اوپر گزری۔ مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جائے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا رہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضیٰ راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسا نہیں کرتا۔ ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے۔ ان دنیادار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے۔ فقط۔

(٦٦٣١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

[راجع: ٦٤٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهُ.

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کسی حد تک درست ہے اس کا بیان۔

(٦٦٣٣) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا)).

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ

حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا، جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنھوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگائے۔''

○ ○ ○ ○

مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

[بخاري: ٢٦٩٢؛ ابوداود: ٤٩٢٠، ٤٩٢١؛ ترمذي: ١٩٣٨]

ابن شہاب نے کہا: میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقامات میں ایک تو لڑائی میں، دوسرے لوگوں میں صلح کرانے میں۔ تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے ملانے میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی رحمہ اللہ نے کہا: ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعض نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا "بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ، إِنِّي سَقِيمٌ، إِنَّهَا أُخْتِي" اور منادی یوسف کا قول: "إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ" اور انہوں نے کہا: اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے؟ اور بعض علما نے کہا: ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح' اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچائے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے: تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے۔ اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جائے نہ مکر و فریب' جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالاجماع۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٦٦٣٤) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

[راجع: ٦٦٣٣]

ابن شہاب رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ صالح کی روایت میں ہے' انہوں نے کہا: میں نے نہیں سنا کہ لوگوں کو کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو سوائے تین مقامات کے' پھر یونس کی روایت کی طرح روایت بیان کی۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ: ((وَنَمَى خَيْرًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[راجع: ٦٦٣٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ.

باب: چغل خوری حرام ہے۔

(٦٦٣٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ)) وَإِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے؟ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔''

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِه.

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے' سچائی کی فضیلت' جھوٹ کی مذمت۔

(٦٦٣٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). [بخاری:٦٠٩٤]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے' اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

(٦٦٣٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا)).

قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[راجع:٦٦٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لکھا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٣٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)).

[ابوداود: ٤٩٨٩؛ ترمذی: ١٩٧١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٠) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسٰى: ((وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ((حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ)). [راجع:٦٦٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے شہروں میں جو بخاری و مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادہ نقل کی ہے کہ۔ یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل لگی سے یا بغیر دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھائے۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ.

باب: غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے کی فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

(٦٦٤١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيكُمْ؟)) قَالَ قُلْنَا: الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِهٖ شَيْئًا)) قَالَ: ((فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ: ((لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)). [ابو داود:٤٧٧٩]

❖ ❖ ❖ ❖

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(رقوب) لنگورا ناٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا: اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لنگورا ناٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) لنگورا ناٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے روبرو کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو؟'' ہم نے کہا: پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کچھ نہیں۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں سنبھال لے۔'' (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

فائدہ۔ یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن اللہ کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت ﷺ نے فرمایا: اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آئے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آئے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ اللہ سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مرا اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا۔ اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی؟ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو۔ اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ سیر کھانے والے ہیں ہزاروں ہیں۔

(٦٦٤٢) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ. [راجع:٦٦٤١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

[بخاری: ٦١١٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے۔ پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت۔'' (یعنی زبان اس کے قابو میں رہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ)) قَالُوْا: فَالشَّدِیْدُ اَیُّمَ هُوَ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٦) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَیْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ لَاَعْرِفُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِیْ یَجِدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: وَهَلْ تَرٰی [بِیْ] مِنْ جُنُوْنٍ؟. قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: وَهَلْ تَرٰی وَلَمْ یَذْکُرِ الرَّجُلَ. [بخاری: ٣٢٨٢، ٦٠٤٨، ٦١١٥؛ ابوداود: ٤٧٨١]

سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے' ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ کلمہ یہ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔'' وہ شخص یہ سن کر بولا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہیں کہ میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی نووی رحمہ اللہ نے کہا: شاید وہ منافق ہو گا یا بیوقوف سخت گنوار ہو گا وہ یہی سمجھا کہ ''اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٤٧) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا یَغْضَبُ وَیَحْمَرُّ وَجْهُهٗ فَنَظَرَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَاعَنْهُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)) فَقَامَ اِلَی الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَتَدْرِیْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰنِفًا؟ قَالَ: ((اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَاعَنْهُ: اَعُوْذُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو غصے ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھ کو مجنون سمجھتا ہے۔

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَمَجْنُوْنٌ تَرَانِیْ؟ [راجع:٦٦٤٦]

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٤٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٦٤٦]

اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ خُلِقَ الْاِنْسَانُ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ.

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا۔

(٦٦٤٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَّا يَتَمَالَكُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب پتلا بنایا اللہ نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا۔'' (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٥٠) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ.

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت۔

(٦٦٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ پر مارنے سے بچا رہے''۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں فتور آ جاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی رحمۃ اللہ علیہ)۔

(٦٦٥٢) عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔''

الْوَجْهَ)).

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ابن حاتم کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچارہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علما ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں: ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے معنی مراد ہے جو لائق ہے اللہ کی صفت ہونے کے۔ اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے' اور بعض ان کی تاویل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔ مازری نے کہا: یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعض نے یوں روایت کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل الحدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی۔ مازری نے کہا: ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الفساد ہے' اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے، اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت دار بھی نہیں ہوگا' اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ کہ اور اجسام کی طرح۔ انہوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیا کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے: وہ جسم ہے نہ کہ اور اجسام کی طرح' حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے۔ اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ کہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا ان کی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی۔ پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی تناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ کہ اور صورتوں کی طرح' اس سے کیا مراد ہے؟ اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً' اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل ہوگئی۔ اور اختلاف کیا ہے علما نے اس کی تاویل میں' بعض کہتے ہیں: ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعض نے کہا: آدم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعض نے کہا: ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں ناقۃ اللہ تعالیٰ کا، اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات' اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے۔ اور امام نووی رحمہ اللہ نے جو ظاہر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنی لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے اور ''انتہاء فی الاستواء'' میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں۔ اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اس لیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیا سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا۔ پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حدوث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا' چڑھنا' بات کرنا' آنا جانا' ہنسنا' سننا دیکھنا' ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لا کالصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہوں گے؟ ناسمجھی سے ہے اس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ مراد اور حقیقت میں' جیسے کوئی کہے: اللہ بھی سنتا ہے' آدمی بھی سنتا ہے' اللہ کا بھی ہاتھ ہے' آدمی کا بھی ہاتھ ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❀❀)

(❁❁ گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجازاً اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ کے مخالف ہو جائے گی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس حدیث میں علیٰ صورتہ کی ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور چہرے پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی۔ سراج الوہاج میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے کہ یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(٦٦٥٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔''

بَابُ الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستائے اس کا عذاب۔

(٦٦٥٧) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلٰى رُءُ وْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)).

[ابو داود:٣٠٤٥]

ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کیے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: سرکاری محصول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں۔'' (یعنی ناحق، تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حدًا یا قصاصاً یا تعزیراً ہو)۔

(٦٦٥٨) عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرَّ هِشَامُ ابْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ: مَا شَاْنُهُمْ؟ قَالُوْا: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ، فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٦٦٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

○ ○ ○ ○

(٦٦٥٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ: وَاَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ ابْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم

فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا. [راجع:٦٦٥٧]

اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ اس نے حکم دیا۔ وہ لوگ چھوڑ دیئے گئے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٦٠) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٦٦٥٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تھا وہ کاشتکاروں کو دھوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمْسِكَ بِنِصَالِهَا.

باب: مجمع یا بازار میں ہتھیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے۔

(٦٦٦١) عَنْ جَابِرٍ ؓ يَقُوْلُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا)). [بخاری: ٤٥١، ٧٠٧٣؛ نسائی: ٧١٧؛ ابن ماجه: ٣٧٧٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تیروں کی پیکانوں کو پکڑ لے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے۔ ہمارے زمانہ میں بندوق یا تفنگچہ مجمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہیے۔

(٦٦٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ، قَدْ أَبْدٰى نُصُوْلَهَا، فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُوْلِهَا، كَيْ لَا تَخْدِشَ مُسْلِمًا. [بخاری: ٧٠٧٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی پیکانیں تھام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٣) عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ: كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ. [ابوداود:٢٥٨٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک شخص کو جو تیر بانٹتا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تھام لیا کرے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٤) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَجْلِسٍ أَوْسُوْقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا)) فَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى: وَاللّٰهِ! مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَا هَا بَعْضُنَا فِيْ وُجُوْهِ بَعْضٍ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کے گانسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے، پھر گانسے پکڑ لے، پھر گانسے پکڑ لے'' (تین بار فرمایا تاکید کے لیے) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر۔'' (یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

(٦٦٦٥) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا أَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُّصِيْبَ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)). أَوْقَالَ: ((لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا)). [بخاری: ٤٥٢، ٧٠٧٥؛ ابوداود: ٢٥٨٧؛ ابن ماجه: ٣٧٧٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلٰى مُسْلِمٍ.

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت۔

(٦٦٦٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈرائے (یعنی ہتھیار سے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آئے اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو۔'' (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

(٦٦٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهِ فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ)). [بخاری: ٧٠٧٢]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکائے ہتھیار سے، معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگائے اور ہاتھ چل جائے پھر جہنم کے گڑھے میں جائے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ.

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب۔

(٦٦٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)).

[بخاري: ٦٥٤، ٢٤٧٢؛ ترمذي: ١٩٥٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص راہ میں جا رہا تھا۔ اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔'' (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا: اللہ کی قسم میں اس کو ہٹا دوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔''

(٦٦٧١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِيْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا۔ وہ جنت میں گیا۔''

(٦٦٧٣) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ: ((اعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)).

[ابن ماجه: ٣٦٨١]

ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی مجھ کو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٤) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَسٰى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا۔ أَبُوْ بَكْرٍ

ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا شاید آپ ﷺ کی وفات ہو جائے اور میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کر، ایسا کر۔ راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ میں سے ہٹانے کا۔''

نَسِيئَهُ۔ وَاَمِرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ))۔ [راجع:٦٦٧٣]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ تَعْذِيْبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِىْ لَا يُؤْذِىْ۔

باب: جو جانور تکلیف نہ دے اس کو عذاب دینا حرام ہے جیسے بلی کو۔

(٦٦٧٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَ خَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذَا هِىَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِىَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))۔ [راجع:٥٨٥٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جُوَيْرِيَةَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(٦٦٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِىْ هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))۔ [راجع:٥٨٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو باندھ دیا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔ [راجع:٥٨٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٧٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَّهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَاهِىَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِىَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هُزَالًا))۔ [راجع: ٥٨٥٥؛ وانظر فى مسلم: ٦٩٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا۔ پھر نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دبلی ہو کر مرگئی۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ۔

باب: غرور کرنا حرام ہے۔

(٦٦٨٠) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعِزُّ اِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَآءُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِىْ عَذَّبْتُهُ))۔

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفتیں

اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔"

فائدہ: (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے)

مراورسد کبریاء و منی — کہ ملکش قدیم ست وذاتش غنی

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔

(٦٦٨١) عَنْ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَاالَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) اَوْكَمَا قَالَ.

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص بولا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی) اعمال لغو کر دیے (بیکار)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بغیر توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہو جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہو گیا ہوگا یا یہ حکم اگلی امتوں کے لیے تھا۔ انتہیٰ۔

بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ.

باب: ناتوانوں اور گمنام شخصوں کی فضیلت۔

(٦٦٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)). [انظر: ٧١٩٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے۔"

فائدہ: یعنی بعض بندگان الٰہی ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور برے ہیں کہ کوئی دروازہ پر نہ کھڑا ہونے دے اور باطن کے ایسے صاف ہیں کہ اللہ جل جلالہ کو ان کی خاطر داری منظور رہتی ہے۔ اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے، اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے۔

خاکساران جہاں را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیروں کو ولی اور قطب عوام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں بعض پریشان موخاکساروں کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خور یا مدک یا بھنگ پینے والے داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ.

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے۔

(٦٦٨٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ)) قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: لَا اَدْرِيْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ

أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

ہلاک ہونے والا ہے۔"

[ابو داود: ٤٩٨٣]

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٤) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ.

باب: ہمسایہ کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک۔

(٦٦٨٥) عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ)).

[بخاري: ٦٠١٤؛ ابوداود: ٥١٥١؛ ترمذي: ١٩٤٢؛ ابن ماجه: ٣٦٧٣]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھ کو نصیحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جائے گا۔ اس حدیث میں حق ہمسائیگی کی نہایت تاکید ہے۔

(٦٦٨٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(٦٦٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)).

[بخاري: ٦٠١٥]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٨) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ)). [ترمذي: ١٨٣٣؛ ابن ماجه: ٣٣٦٢]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابوذر رضی اللہ عنہ! جب تو گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٦٨٩) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي: ((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ)). [راجع: ٦٦٨٨]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے جانی دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ "جب گوشت پکائے تو شوربا بہت رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ۔ ان کو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔"

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ.

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا۔

(٦٦٩٠) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ)).

[ترمذی:۱۸۳۳]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ.

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے۔

(٦٦٩١) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهِ فَقَالَ: ((اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا اَحَبَّ)).

[بخاری: ١٤٣٢، ٦٠٢٧، ٧٤٧٦؛ ابوداود: ٥١٣١؛ ترمذی: ٢٦٧٢]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا تو آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: ”سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو سفارش کر دو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسی طرح ناحق کرنے کے لیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوْءِ.

باب: نیک صحبت کا حکم اور بری مجلس سے بچنے کے بیان میں۔

(٦٦٩٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا مَثَلُ جَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبًا وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً)). [بخاری: ٢١٠١، ٥٥٣٤]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی۔ مشک والا یا تو تجھے یونہی دے گا (تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خرید لے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں۔ اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی۔ یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے۔ بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے۔ اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علما کا لیکن شیعہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ انتهى مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ.

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت۔

(٦٦٩٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَ تْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ)).

[بخاری: ١٤١٨، ٥٩٩٥؛ ترمذی: ١٩١٥]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دیدی' اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کیے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اٹھی اور چلی۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے اس عورت کا حال آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مبتلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کر دے) تو قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ تْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ، الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے ان دونوں کے لیے۔ مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔''

(٦٦٩٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آئیں گے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہو گا قیامت کے دن' مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر خود اس کی

لڑکیاں ہوں تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دے تاکہ حضرت ﷺ کا ساتھ اس کو نصیب ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَّمُوْتُ لَهٗ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهٗ.

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے۔

(٦٦٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَایَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

[بخاری: ٦٦٥٦؛ ترمذی: ١٠٦٠؛ نسائی: ١٨٧٤]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لیے۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے، اس وجہ سے اس کا بھی گزر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہوگا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٦٩٧) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنٰی حَدِیْثِهٖ اِلَّا اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ: ((فَیَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

[بخاری: ١٢٥١؛ ابن ماجہ: ١٦٠٣]

زہری نے مالک کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی روایت کی ہے مگر سفیان کی روایت میں ہے: ''آگ نہ لگے گی مگر صرف قسم اتارنے کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ: ((لَا يَمُوْتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِاثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((اَوِ اثْنَانِ)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جائیں اور وہ اللہ کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔'' ایک عورت بولی: یا رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو ہی سہی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٦٩٩) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ: ((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ

ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ساری باتیں آپ ﷺ کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ ﷺ کے پاس آیا کریں اور آپ ﷺ ہم کو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سکھلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا فلاں دن تم جمع ہونا۔'' وہ جمع ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا: ''تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مر گئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے۔'' ایک عورت بولی: اور دو بچے؟ دو بچے، دو بچے۔ آپ ﷺ

امْرَأَةٌ وَّاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ)).

[بخاری: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۲٤۹، ۷۳۱۰]

نے فرمایا: ''اور دو بچے' دو بچے' دو بچے۔'' (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((ثَلَاثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.)) [راجع:٦٦٩٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

(٦٧٠١) عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ رحمہ اللہ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَدْمَاتَ لِیَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثٍ تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْقَالَ بِيَدِهٖ كَمَا اٰخُذُاَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِیْ حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ.)) وَفِیْ رِوَايَةِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوا لسَّلِيْلِ.

ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ ﷺ کی جس سے ہمارا دل خوش ہو۔ انہوں نے کہا: اچھا: ''چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٢) عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَّوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَّهَا فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ)) قَالَ عُمَرُ رحمہ اللہ: مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ الْبَاقُوْنَ: عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ.[نسائی:۱۸۷٦]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک عورت ایک بچہ لے کر آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: اے نبی اللہ کے' دعا کیجئے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تین بچوں کو دفنایا۔'' وہ بولی: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ يَشْتَكِیْ وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جائے میں تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔''

مِّنَ النَّارِ.)) قَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ. [راجع:٦٧٠٣]

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرَئِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

باب: جب اللہ کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بھی اس سے محبت رکھنے کا حکم کرتے ہیں اور آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

(٦٧٠٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ قَالَ: ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ: فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے! میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر، پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں۔ سچ ہے

از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٠٦) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ. [ترمذی:٣١٦١]

سہیل سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے البتہ ابن مسیب کی حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٠٧) عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ لِمَا لَهُ

ابو صالح سے روایت ہے، ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے، نکلے۔ لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو، میں نے اپنے باپ سے کہا: اے بابا! میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو۔ باپ نے پوچھا: کیوں؟ میں نے کہا: اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا: قسم

مِنَ الْحُبِّ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ: بِأَبِيْكَ! أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی' میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی پھر بیان کیا اسی طرح حدیث مبارکہ کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ.

باب: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔

(٦٧٠٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ پھر جنہوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

فائدہ: پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں۔ غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

(٦٧٠٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِحَدِيْثٍ يَّرْفَعُهُ قَالَ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا وَالْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندنی کی۔ جاہلیت کے زمانہ میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں) جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ' جھنڈ الگ ہیں۔ پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے۔

(٦٧١٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک گنوار نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟'' وہ بولا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔'' (گو اور اعمال کم ہوں)۔

(٦٧١١) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) فَلَمْ يَذْكُرْ كَثِيْرًا قَالَ: وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے؟'' اس گنوار نے کہا: میں نے بہت سامان بیان نہ کیا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: ((فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)).

اور کہا: لیکن میں محبت رکھتا ہوں اللہ اور اس کے رسول سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور صالحین کی محبت میں یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا۔ شعر:

اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صِلَاحًا

(٦٧١٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيْرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِیْ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

(٦٧١٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ: ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے۔“ وہ بولا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔“

قَالَ اَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ: ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)). قَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ [بخاری:٣٦٨٨]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کیے۔

(٦٧١٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهٗ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيْنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لئے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے۔

لَهَا كَثِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). [بخاري: ٦١٧١، ٧١٥٣]

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧١٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. [راجع: ٦٧١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [بخاري: ٦١٦٧ تعليقا]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧١٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). [بخاري: ٦١٦٨، ٦١٦٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٧١٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٠) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. [بخاري: ٦١٧٠]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا أُثْنِيَ عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرٰى وَلَا تَضُرُّهُ.

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے۔

(٦٧٢١) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). [ابن ماجه: ٤٢٢٥]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو۔“ (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٢٢) عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِالصَّمَدِ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالصَّمَدِ: وَيَحْمَدُهُ
النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ. [راجع:٦٧٢١]

○ ○ ○ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کے مسائل

بَابُ كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَكِتَابَةِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقَاوَتِهٖ وَسَعَادَتِهٖ.

(٦٧٢٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذَالِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ ذَالِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)).

[بخاري: ٣٢٠٨، ٣٣٣٢، ٦٥٩٤، ٧٤٥٤؛ ابوداود: ٤٧٠٨؛ ترمذي: ٢١٣٧، ٢١٣٧ب؛ ابن ماجه: ٧٦]

باب: انسان کا اپنی ماں کے پیٹ میں تخلیق کی کیفیت اور اس کے رزق، عمر، عمل، شقاوت وسعادت لکھے جانے کے بیان میں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں سچے کئے ہوئے ”بیشک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بد بخت (دوزخی) ہوگا۔ سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔“

فائدہ۔اس حدیث میں انسان کی ابتدا وانتہا اور تقدیر کا بیان ہے۔عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا بھید نہیں سمجھ سکتے ،اس کے سمجھنے کو بہت زیادہ علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جان لینا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کرنا چاہیے ضعیفی میں توبہ کرلیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجائے بلکہ ہردم موت سر پر کھڑی ہے۔عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت اللہ سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ''ہمیں نفس نفس واپسیں بود''۔الٰہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بالخیر کر۔آمین (تحفۃ الاخیار)

(٦٧٢٤) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ: ((اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)) وَاَمَّا فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَعِيْسٰى: ((اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)). [راجع: ٦٧٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْخَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَذَكَرٌ اَوْاُنْثٰى؟ فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ)).

حذیفہ بن اسید سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے۔جب وہ بچہ دانی میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے: اے رب! اس کو بدبخت لکھوں یا نیک بخت۔ پھر جو پروردگار کہتا ہے: ویسا ہی لکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے: مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے: ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے۔ پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔''

(٦٧٢٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: وَكَيْفَ يَشْقٰى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے،بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت پائے۔عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا: بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا؟ حذیفہ بولے: تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔

وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَجَلُهٗ؟ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! رِزْقُهٗ؟ فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَاشَآءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَّلَا يَنْقُصُ)). [راجع:٦٧٢٣]

پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو پروردگار! چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کچھ نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ. [راجع:٦٧٢٦]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٨) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ حَدَّثَهٗ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: ((اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ)) قَالَ زُهَيْرٌ: حَسِبْتُهٗ قَالَ: الَّذِيْ يَخْلُقُهَا: ((فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى؟ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ؟ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَا رِزْقُهٗ؟ مَا اَجَلُهٗ؟ مَا خُلُقُهٗ؟ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا)). [راجع:٦٧٢٣]

ابن طفیل بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابوسریحہ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ پر ابوسریحہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے: اے پروردگار! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے یا عورت۔ اے پروردگار! یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے یا ناقص۔ پھر کہتا ہے: اے پروردگار! اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے اخلاق کیسے ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٢٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مَلَكًا مُّوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ شَيْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٦٧٢٣]

حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ اللہ کے حکم سے چالیس راتوں سے کچھ زیادہ گزرنے پر اُسے بناتا ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه وَرَفَعَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ

الْحَدِيْثَ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ! نُطْفَةٌ اَیْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَیْ رَبِّ! مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِیَ خَلْقًا قَالَ: قَالَ الْمَلَكُ: اَیْ رَبِّ! ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰی؟ شَقِیٌّ اَوْسَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْاَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ)).

[بخاری: ۳۱۸، ۳۳۳۳، ۶۵۹۵]

تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے: اے رب! ابھی نطفہ ہے، اے رب! اب لہو کی پھٹکی ہے، اے رب! اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: یہ مرد ہے یا عورت؟ نیک ہے یا بد؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔‘‘

○ ○ ○ ○

(۶۷۳۱) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فِیْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰی كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) فَقَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰی ○ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ○﴾. [۹۲/ اللیل:۵-۱۰]

[بخاری: ۱۳۶۲، ۴۹۴۵، ۴۹۴۶، ۴۹۴۸، ۴۹۴۹، ۶۲۱۷، ۶۶۰۵، ۷۵۵۲؛ ترمذی: ۲۱۳۶، ۳۳۴۴؛ ابن ماجہ: ۷۸]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم بقیع میں تھے (بقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھڑی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لکیریں کرنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے' کوئی جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانہ لکھ دیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بدبخت ہے۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں۔ (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بدبختوں میں سے ہے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا۔'' اور فرمایا: ''عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ''سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے رو برو عمل بے فائدہ چیز ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں، اس واسطے کہ اللہ نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا۔ اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں۔ اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تقدیر کے بارہ میں، آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس۔ یعنی تقدیر کا بھید دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا۔ دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر غرور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسہ رکھے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے۔ دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں، پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضروری ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہیں ہم ان سے یوں بحث کرتے ہیں کہ بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہوا کرے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے' ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے۔ تعفن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا، پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہیں ہوتی۔ پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے' کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا' کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انگارے ہمیشہ نہیں جلاتے' جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھیگی لکڑی جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے۔ ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سوا اس مانع کے اور بھی سینکڑوں موانع نکلتے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور موانع اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر، پھر اس کا ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جا سکتے ہیں اب اگر زمانہ ازل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالغیر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا۔ اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جائے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

(۶۷۳۲) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ: مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت کی۔

[راجع: ۶۷۳۱]

○ ○ ○ ○

(۶۷۳۳) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ نَفْسٍ اِلَّا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے تھے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی جان ایسی

وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلِمَ نَعْمَلُ؟ أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: ((لَا، اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى﴾.

[راجع: ٦٧٣١]

نہیں جس کا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں۔" لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى﴾ (جس نے خیرات کی اور ڈرا۔)

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ. [راجع: ٦٧٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ؟ أَفِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ أَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ)) قَالَ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ زُهَيْرٌ: ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَّمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ قرار نہیں پا سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی۔" سراقہ نے کہا: پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابوالزبیر نے کچھ بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے) کیا کہا: انہوں نے کہا: "عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَامِلٍ مُّيَسَّرٌ لِّعَمَلِهٖ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٧) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: قِيْلَ: فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ؟ قَالَ: ((كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ)). [بخاری: ٦٥٩٦، ٧٥٥١؛ ابوداود: ٤٧٠٩]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (اللہ تعالیٰ کو) آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" لوگوں نے کہا: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہیں تو

امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب وثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٣٨) عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حِدِيْثِ حَمَّادٍ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! [راجع: ٦٧٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٣٩) عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ: اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَاسَبَقَ؟ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ: فَقَالَ: اَفَلَا يَكُوْنُ ظُلْمًا؟ قَالَ: فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيْدًا وَقُلْتُ: كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهٖ فَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ؟ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّآ اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ابوالاسود دیلی سے روایت ہے؛ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا سمجھتا ہے آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے؛ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اور حجت سے۔ میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی۔ عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر ظلم لازم آیا۔ (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا: ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے۔ میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں۔ دو شخص مزینہ کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتادی اس کو برائی اور بھلائی۔''

﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا﴾.

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٤١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ [اَهْلِ] الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ [اَهْلِ] النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)).

[راجع:٣٠٦]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

(٦٧٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی: يَا اٰدَمُ! اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسٰی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟)) فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی)). وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا: خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرٰةَ بِيَدِهٖ.

[بخاری: ٦٦١٤؛ ابوداود: ٤٧٠١؛ ابن ماجه: ٨٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم علیہ السلام! تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: تم موسیٰ علیہ السلام ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو آدم علیہ السلام بحث میں غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس مقام پر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں داہنے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا ترجمہ منہ سے اور عین کا ترجمہ آنکھ سے اور قدم کا پاؤں سے کر سکتے ہیں۔ اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب ''الانتہاء فی الاستواء'' میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں۔ تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے اللہ سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدم علیہ السلام سے ملائیں۔ اور یہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تورات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تورات حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی میں تھی وہ تو ازلی ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٦٧٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ اٰدَمُ: اَنْتَ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بحث کی آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَلَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ؟ قَالَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنْتَ مُوْسٰى الَّذِیْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا۔ اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوائے اللہ کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی

نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرٰةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا ﴿وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)).

تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا: چالیس برس پہلے، آدم علیہ السلام نے کہا: تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھٹک گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں۔ میں نے پڑھا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو آدم علیہ السلام غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جائے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس وجہ سے ان پر ملامت نہ رہی۔

(٦٧٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)).

[بخاري: ٣٤٠٩، ٧٥١٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تقریر کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چنا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ. [بخاري: ٤٨٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٤٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ: وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ)). [ترمذي: ٢١٥٦]

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے۔ اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتدا نہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا۔ اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(٦٧٤٩) عَنْ اَبِیْ هَانِیءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهُمَا لَمْ یَذْکُرَا: ((وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ)). [راجع:٦٧٤٨]

ابو ہانی اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَصْرِیْفِ اللّٰهِ تَعَالٰی الْقُلُوْبَ کَیْفَ شَآءَ.

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔

(٦٧٥٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ کَیْفَ یَشَآءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ)).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار ان کو پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھیر دے اپنی اطاعت پر۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی اللہ کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم اللہ کو ہے بیشک اللہ کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے۔ اور جنہوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں: انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن میں صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

بَابُ کُلِّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ.

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔

(٦٧٥١) عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّهٗ قَالَ: اَدْرَکْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُوْنَ: کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰی الْعَجْزِ وَالْکَیْسِ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ)).

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا وہ کہتے تھے: ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے بعض بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے۔)“

(٦٧٥٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول

مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾.

[ترمذی: ۲۱۵۷؛ ابن ماجه: ۸۳]

اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو آیت اتری: ''جس دن گھسیٹے جائیں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ۔'' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعض نے اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

بَابُ قُدِّرَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهٖ.

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا۔

(٦٧٥٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ.)) قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهٖ: ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ.

[بخاری: ٦٢٤٣، ٦٦١٢؛ ابوداود: ٢١٥٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے۔'' میں سمجھتا ہوں لمم کے معنی وہ ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقتاً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے۔ اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لمم کو بخش دے گا اور بعض نے کہا: لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آئے لیکن اللہ سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

(٦٧٥٤) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا (اور چھونا ہے) ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَعْنٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ اَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَاَطْفَالِ الْمُسْلِمِيْنَ.

باب: ہر بچہ کے فطرت پر پیدا ہونے کے معنی اور کفار کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کی موت کا حکم کے بیان میں۔

(٦٧٥٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟)) ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ [الروم: ٣٠] الْآيَةَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ یعنی اللہ کی پیدائش جس پر بنایا لوگوں کو۔ اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٥٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً)) وَلَمْ يَذْكُرْ: جَمْعَاءَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٥٧) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ اِقْرَءُ وْا ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾. [الروم: ٣٠] [بخاری: ١٣٥٩، ٤٧٧٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٥٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جانے وہ کیا کام کرتا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مر جائیں علما کا اختلاف ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں۔ اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعض نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو مارا اس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔

(٦٧٥٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: ((مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)). وَفِي رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((لَيْسَ مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔

(٦٧٦٠) عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّوْلَدُ يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا جَدْعَاءَ؟ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ صَغِيْرًا؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عٰمِلِيْنَ)).
[بخاري: ٦٥٩٩، ٦٦٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو۔“ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں مر جائے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطٰنُ فِي حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)).

ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ ”اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسی علیہ السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دے سکا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ

((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)).

بڑے ہو کر کیا عمل کرتے ہیں۔

[بخاری: ١٣٨٤، ٦٥٩٨؛ نسائی: ١٩٤٨]

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ.؟

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا؟ فَقَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)).

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ)). [بخاری: ١٣٨٣، ٦٥٩٧؛ ابوداود: ٤٧١١؛ نسائی: ١٩٥٠، ١٩٥١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٦) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا)).

[ابوداود: ٤٧٠٥؛ ترمذی: ٣١٥٠]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ بچپن میں مارا جائے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جائے گا تو کافر ہو جائے گا۔

(٦٧٦٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ: طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا۔ میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا۔ میں نے کہا: یا رسول

مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ؟ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ)).

[ابو داود: ٤٧١٣؛ نسائی: ١٩٤٦؛ ابن ماجه: ٨٢]

اللہ ﷺ! خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اور ان کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٧٦٩) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِاِسْنَادِ وَكِيْعٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٦٧٦٨]

طلحہ بن یحییٰ سے وکیع کی سند کے مطابق اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاَجَلُ وَالرِّزْقُ لَا تَزِيْدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنِ الْقَدْرِ.

باب عمر، روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔

(٦٧٧٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَّعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَّنْ يُّعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ اَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُّعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ)) . قَالَ: ذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَاُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيْرُ مِنْ مَّسْخٍ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَّسْلًا وَّلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيْرُ قَبْلَ ذٰلِكَ)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا اللہ! مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے اور میرے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالیٰ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچائے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا۔'' اور آپ ﷺ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سور تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا کہ ناتا ملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اوپر گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ یا ان کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا پر وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی۔ اب جو بندر اور سور موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے سے دنیا میں چلی آتی ہے۔ (نووی مختصراً)

(٦٧٧١) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا: ((مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں عذابِ جہنم اور عذابِ قبر کے الفاظ ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٧٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ﷞: اَللّٰهُمَّ! مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكِ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ)). قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا اللہ! تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے اور میرے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں بٹی ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں۔ اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بچائے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا۔“ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! بندر اور سور ان لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سور تو ان لوگوں سے پہلے موجود تھے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٧٣) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ.)) قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ: وَرَوٰى بَعْضُهُمْ: ((قَبْلَ حِلِّهِ)) أَيْ نُزُولِهِ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ.

باب: تقدیر پر بھروسا رکھنے کا حکم۔

(٦٧٧٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ إِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھتا ہو، آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے، حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر

وَمَاشَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)).

[ابن ماجه:٧٩]

کوئی مصیبت آئے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت کیوں آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا کیا۔ اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے۔'' (یعنی جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے۔ اور جو اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْعِلْمِ
علم کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْاٰنِ.

باب: قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے۔

(٦٧٧٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [ال عمران: ٧] قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). [بخاري: ٤٥٤٧؛ ابوداود: ٤٥٩٨؛ ترمذي: ٢٩٩٣، ٢٩٩٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور نصیحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بتلایا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ متشابہ کے معنی میں علما کے بہت سے اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ متشابہ ان حرفوں کا نام ہے جو اوائل سورہ جیسے الٓمّٓ اور الٓمّٓرٰ اور کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعض نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعض نے کہا: متشابہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ۔ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کہا: ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب کی آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو متشابہ بتلاتا ہے۔ بہرحال محکم اور متشابہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل ”انتہاء فی الاستواء“ میں کی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گمراہوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے۔ اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرے لوگوں کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کے لیے پوچھے اس کو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبیغ بن عسل کو سزا دی۔

(٦٧٧٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: هَجَرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ: ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ)).

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سویرے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے اور آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے۔'' (جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے)۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٧٧٧) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا)). [بخاری: ٥٠٦٠، ٥٠٦١، ٧٣٦٤]

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آئے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانے کا۔

(٦٧٧٨) عَنْ جُنْدُبٍ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِقْرَءُوْا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا)). [راجع: ٦٧٧٧]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٧٩) عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوْفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع: ٦٧٧٧]

ابو عمران نے کہا: جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہی جو اوپر مذکور ہوا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْاَلَدِّ الْخَصِمِ.

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

(٦٧٨٠) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ)). [بخاری: ٢٤٥٧، ٤٥٢٣، ٧١٨٨؛ ترمذی: ٢٩٧٦؛ نسائی: ٥٤٣٨]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا، جھگڑالو ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ ناحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے، دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَابُ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى.

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان۔

(٦٧٨١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوْهُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)). [بخاری:٣٤٥٦، ٧٣٢٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے۔'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور کون ہیں؟''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث معجزہ ہے آپ ﷺ کا جیسا آپ ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدرآباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمان نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی، کیا کھانے میں، کیا پینے میں، کیا پہننے میں، یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے۔ افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا۔ اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے۔ ان کا سا اتفاق' ان کی سی اولوالعزمی' ان کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس' وضع اور اکل وشرب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع' اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جس کو بلاوجہ چھوڑ نا انتہا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔ عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی' مسجدیں آباد ہوتیں، مدرسے بنائے جاتے، قومی اتفاق کو ترقی ہوتی، جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھادھند نصاریٰ کی تقلید کرتے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے ہیں یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانہ میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی روش اختیار کریں۔

(٦٧٨٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٧٨١]

اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اِسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ.

اِن اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ.

باب: تشدد کرنے والوں کے ہلاک ہونے کے بیان میں۔

(٦٧٨٤) عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثًا. [ابوداود:٤٦٠٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تباہ ہوئے بال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تین باریہ فرمایا۔''

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ.

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا۔

(٦٧٨٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں ہے یہ کہ علم اٹھ جائے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جائیں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا

وَيَظْهَرَ الزِّنَا)). [بخاری: ۸۰] پھیل جائے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا۔"

فائدہ۔ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔ دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے' عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے' حدیث وتفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے' شراب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو۔ امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں۔ زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق وفجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لا حول ولا قوة یا اللہ! اب اپنے رسول ﷺ کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

(٦٧٨٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعَهُ مِنْهُ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ)). [بخاری: ۸۱؛ ترمذی: ۲۲۰۵؛ ابن ماجہ: ٤٠٤٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے کہا: کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم میں سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جائے گی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا۔" (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جائیں گی۔

(٦٧٨٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ: لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ)).

[بخاری: ٧٠٦٣، ٧٠٦٤، ٧٠٦٥؛ ترمذی: ٢٢٠٠؛ ابن ماجہ: ٤٠٥٠، ٤٠٥١]

عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور کشت وخون بہت ہوگا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٧٨٩) عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٧٨٨]

○ ○ ○ ○

(٦٧٩١) عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِاللهِ وَأَبِي مُوسَى: وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٧٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)). [بخاري: ٦٠٣٧، ٧٠٦٦ تعليقاً؛ ابوداود: ٤٢٥٥؛ وراجع:٣٩٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہو جائے گا زمانہ اور اٹھا لیا جائے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جائے گا) اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی۔ (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہوگا“۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کشت وخون۔“

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع:٦٧٩٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا. [بخاري: ٧٠٦١؛ ابن ماجه: ٤٠٥٢، وراجع:٦٧٩٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه كُلُّهُمْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا: ((يُلْقَى الشُّحُّ)). [بخاري:٨٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)).

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے لیکن اس طرح اٹھائے گا کہ عالموں کو اٹھا لے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

[بخاری: ١٠٠، ٧٣٠٧؛ ترمذی: ٢٦٥٢؛ ابن ماجه: ٥٢]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جائے گا بلکہ عالم مر جائیں گے اور جاہل رہ جائیں گے۔ اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں کہ دیندار عالم کا انتقال ہو۔ اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ، نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ایک اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام، مفتی اور قاضی بناتے ہیں لا حول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے۔ ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوائے جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں☆ بہادر کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر و اقبال میں برکت دے۔ ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہیں کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو للہ تقسیم کر رہے ہیں۔ ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعا خیر کرنی چاہیے۔ آمین یا رب العالمین

☆۔ آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین

(٦٧٩٧) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ. [راجع: ٦٧٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبداللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٨) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٧٩٩) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا يَا ابْنَ أُخْتِيْ! بَلَغَنِيْ اَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا اِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيْرًا قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.
قَالَ عُرْوَةُ: فَكَانَ فِيْمَا ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا

عروہ بن الزبیر سے روایت ہے، مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بھانجے میرے! مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لیے "تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں۔ عروہ نے کہا: میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ عروہ نے کہا: ان باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھا لے گا ان کے ساتھ

وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَآءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤَسَآءَ جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ)) قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِذٰلِكَ اَعْظَمَتْ ذٰالِكَ وَاَنْكَرَتْهُ قَالَتْ: اَحَدَّثَكَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ عُرْوَةُ: حَتّٰى اِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ: اِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِيْ نَحْوَمَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ فِيْ مَرَّتِهِ الْاُوْلٰى. قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا اَخْبَرْتُهَا بِذَالِكَ قَالَتْ: مَآ اَحْسِبُهُ اِلَّا قَدْ صَدَقَ اَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيْهِ شَيْئًا وَّلَمْ يَنْقُصْ.

[راجع:٦٧٩٦]

علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جائیں گے جو بغیر علم کے فتوے دیں گے پھر گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔'' عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ انہوں نے اس کو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ عروہ نے کہا: جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: جا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا: میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى اَوْضَلَالَةٍ.

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے۔

(٦٨٠٠) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوْا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَّرِقٍ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کمبل پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کا برا حال دیکھا اور ان کی محتاجی دریافت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی۔ لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک اس بات کا رنج آپ ﷺ کے چہرے پر معلوم ہوا' پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

فِي وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)). [راجع:٢٣٥١]

''جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔''

فائدہ: خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی رواج دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر رواج دیں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیار) نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد، ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

(٦٨٠١) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع:٢٣٥٦]

جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٢) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهٗ)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٣٥٤]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٣) عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع:٢٣٥١، ٢٣٥٢]

اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى الضَّلَالَةِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)).

[ابو داود: ٤٦٠٩؛ ترمذی: ٢٦٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت۔

(٦٨٠٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ اِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّ اِنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان، اور اٹکل کے ساتھ۔ نووی ؒ نے کہا: بخشش سے اور قبول سے اس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں الخ نووی ؒ نے کہا: یہ حدیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہوں اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں۔ غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں۔ انتہی۔ نووی ؒ نے کہا: اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

(٦٨٠٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا.)) [انظر فی مسلم: ٦٨٣٢؛ ترمذی: ٣٦٠٣؛ ابن ماجه: ٣٨٣٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ہاتھ اور باع کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٠٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدٌ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے: جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے۔ تو میں ایک باع بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔“

(٦٨٠٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ﷺ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو جمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔“ لوگوں نے عرض کیا: مفرد کون ہیں؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔“

بَابٌ فِیْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفَضْلِ مَنْ اَحْصَاهَا.

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور اس کو یاد کرنے کی فضیلت۔

(٦٨٠٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاللّٰهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ: ((مَنْ اَحْصَاهَا)). [بخاری: ٦٤١٠؛ ترمذی: ٣٥٠٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ امام ابوالقاسم قشیری نے کہا: اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسما ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی﴾ خطابی نے کہا: سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسما اللہ کی طرف نسبت دیے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ ابو القاسم طبری نے کہا: سب اسم اللہ کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ رؤف اور کریم، اللہ کے نام ہیں اور نہیں کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علما نے کہ اس حدیث میں اسمائے الٰہی کا حصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کرلے گا وہ جنت میں جائے گا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین ان اسما کی مختلف فیہ ہے اور بعض نے کہا: مخفی ہے جیسے شب قدر۔ اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعض نے کہا: دعا کرنا ان ناموں سے ہے اور بعض نے کہا: ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں، تین بار طہارت، سات بار طواف، سات بار سعی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) ایام تشریق بھی تین ہیں' سات بار ہی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصراً) حصن حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدَلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ.

(٦٨١٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّهٗ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْعَزْمِ بِالدُّعَآءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ.

باب: یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو۔

(٦٨١١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَآءِ وَلَا يَقُلِ: اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ)). [بخاری:٦٣٣٨]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں کہے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو) اور یوں نہ کہے: اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔'' (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے۔ پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے۔ غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٨١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دے۔''

(٦٨١٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی تم میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَآءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَّا شَآءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ)).

سے یوں نہ کہے: یااللہ! مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یااللہ! مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلاشرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ.

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے کسی تکلیف کے آنے پر۔

(٦٨١٤) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ! اَحْيِنِيْ: مَاكَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ)). [بخاری: ٦٣٥١؛ ترمذی: ٩٧١؛ نسائی: ١٨٢٠]

انس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آئے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے: یااللہ! جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨١٥) عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ)). [بخاری: ٥٦٧١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨١٦) عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَاَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ: قَالَ اَنَسٌ ؓ لَوْلَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهٗ. [بخاری: ٧٢٣٣]

نضر بن انس ؓ سے روایت ہے انس ان دنوں زندہ تھے وہ کہتے تھے: اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضائے الٰہی سے راضی رہے۔

(٦٨١٧) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ: لَوْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ. [بخاری: ٥٦٧٢، ٦٣٤٩، ٦٣٥٠، ٦٤٣٠، ٦٤٣١، ٧٢٣٤؛ نسائی: ١٨٢٢]

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہوں نے سات داغ لگائے تھے۔ (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨١٨) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

اسماعیل سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

[راجع:٦٨١٧]

(٦٨١٩) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے اور کیونکہ جو کوئی تم میں سے مرجاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے۔'' (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ.

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے۔

(٦٨٢٠) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)).

[بخاری: ٦٥٠٧؛ ترمذی: ١٠٦٦، ٢٣٠٩؛ نسائی: ١٨٣٥، ١٨٣٦]

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٢١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٦٨٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)) فَقُلْتُ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ: ((لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ)). [بخاری: ٦٥٠٧ تعليقاً؛ ترمذی: ١٠٦٧؛ نسائی: ١٨٣٧؛ ابن ماجہ: ٤٢٦٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آجاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاصی پانا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (اخیر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عز وجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔''

(٦٨٢٣) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع:٦٧٦٣]

قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللّٰهِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٦) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)) قَالَ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ: اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ: قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِيْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ.

[نسائی:١٨٣٣]

شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' میں یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ام المومنین! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ سے' اگر یہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا۔ کہہ تو وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہو اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا۔ اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا۔'' اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب آنکھیں پھر جائیں اور دم رک جائے سینہ میں اور روئیں بدن پر کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

(٦٨٢٧) عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ. [راجع:٦٨٢٦]

مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبثر کی حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٢٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهُ)). [بخاری:٦٥٠٨]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهٖ.

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت۔

(٦٨٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ)).

[ترمذی:٢٣٨٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم، سمع، مدد، توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلائے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِيْ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا۔ اَوْ بُوْعًا۔ وَاِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)). [بخاری:٧٥٣٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے۔

(٦٨٣١) عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

[راجع:٦٨٣٠]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں ''جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں'' مذکور نہیں۔

(٦٨٣٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً)).

[راجع:٦٨٠٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے۔'' اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٣) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

((يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)).

[ابن ماجه: ٣٨٢١]

فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ' اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر کے گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا۔"

فائدہ: سبحان اللہ! مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر۔ اے میرے مالک! میرے مولیٰ! میرے آقا! میرے سید! میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے اللہ جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں؟ غلاموں کی کیوں عبادت کروں؟ عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے؟ عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوائے تیرے۔

(٦٨٣٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ.))

[راجع: ٦٨٣٣]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرمایا: "اُس کے لیے اس کی دس مثل ثواب ہوتا ہے اور میں زیادہ بھی عطا کرتا ہوں۔"

بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا.

باب: دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

(٦٨٣٥) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ! مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللهِ! لَا تُطِيقُهُ أَوْلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ: اللّٰهُمَّ! آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: فَدَعَا اللهَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟" وہ بولا: ہاں میں یہ کہا کرتا تھا: یا اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنیوالا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا: اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچا لے جہنم کے عذاب سے۔" پھر آپ ﷺ نے اسکے لیے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ

لَهُ فَشَفَاهُ. [ترمذی:٣٤٨٧، ٣٤٨٨]

تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

فائدہ: یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے۔ اے میرے مالک! تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں' میرا دل کیسا کمزور ہے' میں ذرا سی بیماری اور دکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے۔ اے میرے بادشاہ! میں تیرے صدقے' مجھ کو بچا دے دنیا اور آخرت دونوں کے صدموں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھ' بیماری اور عذاب سے۔ تیری پناہ نہایت مضبوط ہے۔ اے میرے مالک! تیرے اس غلام کو سوائے تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوائے تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے۔

(٦٨٣٦) عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهٖ: ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ. [راجع:٦٨٣٥]

حمید سے اس سند کے ساتھ آپ ﷺ کے اس قول ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) تک مروی ہے اضافہ ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ يَعُوْدُهٗ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ: ((لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ.

انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے اس میں آپ ﷺ کا اس مریض کے لیے دعا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٣٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

مذکورہ بالا حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ.

باب: ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت۔

(٦٨٣٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَآءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِّنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيَسْأَلُوْنَكَ قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے' تم کہاں سے آئے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے' زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور بڑائی کر رہے ہیں اور لاالٰہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں) اور تجھ

قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا اَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ يَارَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا: لَا قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ مَّا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِّمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)). [بخاری:٦٤٠٨]

سے کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے! پروردگار فرماتا ہے: پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری آگ سے اے مالک ہمارے! پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: نہیں پروردگار فرماتا ہے: پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری بخشش چاہتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے: (صدقے اس کے کرم اور فضل وعنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: اے مالک ہمارے! ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے، وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ پروردگار فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بدنصیب نہیں ہوتا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر۔ تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور پچھلے کٹھ ملاؤں کے جو منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔ نیز اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی۔ ذکر دو طرح سے ہے۔ ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے؟ لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے کہ ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

بَابُ اَكْثَرِ دُعَائِهٖ ﷺ.

باب آپ ﷺ اکثر کون سی دعا کرتے۔

(٦٨٤٠) عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا رضی اللہ عنہ اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اَكْثَرَ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُوْ بِهَا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). قَالَ: وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ بِدُعَآءٍ دَعَا بِهَا

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے، قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ مانگتے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے اللهم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار۔ اور انس رضی اللہ عنہ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

فِيهِ . [ابوداود:١٥١٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ علیہ اس کو بہت پڑھتے۔

(٦٨٤١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی ((رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔ "اے مالک ہمارے! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے۔"

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ.

باب: لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔

(٦٨٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). [بخاري: ٣٢٩٣، ٦٤٠٣؛ ترمذي: ٣٤٦٨؛ ابن ماجه: ٣٧٩٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کہے: **لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و له الحمد وهو على كل شيء قدير۔** ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کیے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی مٹادی جائیں گی اور شیطان سے بچا رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص **سبحان الله وبحمده** دن میں سو بار کہے اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ)). [ابوداود: ٥٠٩١؛ ترمذي: ٣٤٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح کو اور شام کو **سبحان الله وبحمده** سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهٗ

عمرو بن میمون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وَّلَدِ إِسْمٰعِيْلَ. [بخاری: ٦٤٠٤؛ ترمذی: ٣٥٥٣]

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" دس مرتبہ کہے اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیل کی اولاد سے آزاد کرایا۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٥) وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَالِكَ قَالَ: فَقُلْتُ لِلرَّبِيْعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَ نْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی' انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)).

[بخاری: ٦٤٠٦، ٦٦٨٢، ٧٥٦٣؛ ترمذی: ٣٤٦٧؛ ابن ماجه: ٣٨٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). [ترمذی: ٣٥٩٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں کہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٨) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ: ((قُلْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ)) قَالَ: فَهٰؤُلَآءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ؟

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے کوئی کلام بتائیے جس کو میں کہا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہا کر: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔" وہ دیہاتی بولا: ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتائیے آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ

قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). قَالَ مُوْسٰى: اَمَّا عَافِنِيْ فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلَ مُوْسٰى.

اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ موسیٰ نے کہا جوراوی ہے اس حدیث کا کہ عَافِنِيْ کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٤٩) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). [ابن ماجه:٣٨٤٥]

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھلاتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٠) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). [راجع:٦٨٤٩]

ابی مالک اشجعی سے روایت ہے جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ ﷺ اس کو نماز سکھلاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥١) عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّيْ؟ قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهٗ اِلَّا الْاِبْهَامَ ((فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ)). [راجع:٦٨٤٩]

ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ! اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“ اور آپ ﷺ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لیے اکٹھے کر دیں گے۔“

(٦٨٥٢) عَنْ سَعْدٍ ؓ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَتُكْتَبُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ)). [ترمذي:٣٤٦٣]

سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے۔“ ایک شخص نے آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکر ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹائے جائیں گے۔“

بَابُ فَضْلِ الْاِجْتِمَاعِ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَعَلَى الذِّكْرِ.

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت۔

(٦٨٥٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)).

[ابوداود: ٤٩٤٦؛ ابن ماجہ: ٢٢٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دین خالص اللہ کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں اللہ کے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر اللہ کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آئے گا۔“

فائدہ: یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔ اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(٦٨٥٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِیْ اُسَامَةَ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ التَّيْسِيْرِ عَلَى الْمُعْسِرِ. [ترمذی: ٢٦٤٦، ٢٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٥٥) عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ

ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر، ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اللہ تعالیٰ کی تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور

الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)).

[ترمذی: ٣٣٧٨؛ ابن ماجه: ٣٧٩١]

دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔''

(٦٨٥٦) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٦٨٥٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٦٨٥٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ: آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ: اَمَآ اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِّنِّيْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: ((مَا اَجْلَسَكُمْ)) قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُوا اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟)) [قَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ]، قَالَ: ((اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَآئِكَةَ)).

[ترمذی: ٣٣٧٩؛ نسائی: ٥٤٤١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے: ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے؟ وہ بولے: نہیں اللہ کی قسم صرف اللہ کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا: ''تم کیوں بیٹھے ہو؟'' وہ بولے: ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم کہ تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے؟'' وہ بولے: اللہ کی قسم ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔''

فائدہ: زہے قسمت ان لوگوں کی کہ مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی۔ غلام کے لیے اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثنا اور صفت بیان کرے۔ یا اللہ! اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے تیرے بندے اور غلام ہیں سوائے تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں' نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں' نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی بیماری سے تندرست کرنے والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا۔ ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوائے تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوائے تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں' پس رحم کر اے مالک! اے آقا! اے شہنشاہ اور اے مربی اور اے مولیٰ! اپنے قصوروار غلاموں پر۔ تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوئے خطاؤں سے لدے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوائے تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) سوائے تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کیے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوائے شرمندگی عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے! ہم سراسر تقصیروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے؟ اور کون ان کو پوچھتا ہے؟ سوائے تیرے، تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ.

باب: اللہ سے مغفرت مانگنے کی فضیلت۔

(٦٨٥٨) عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). [ابوداود:١٥١٥]

اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ صحابی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے (یعنی اللہ سے کبھی غافل ہو جاتا ہے) اور میں اللہ سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ اللہ کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ ﷺ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ ﷺ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ ﷺ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے: حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور بعض نے کہا: اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے۔ محاسبی نے کہا: انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں۔ انتھٰی مختصرًا

بَابُ التَّوْبَةِ.

باب: توبہ کا بیان۔

(٦٨٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يٰاَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اوپر آپ ﷺ کی استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ گناہ سے باز آئے دوسرے اس پر نادم ہو، تیسرے عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اس سے معاف کرالے۔ انتھٰی۔

(٦٨٦٠) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

شعبہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(٦٨٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اس کو معاف کرے گا۔" (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جان کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ.

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے۔

(٦٨٦٢) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهُ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ)) قَالَ: وَاَنَا خَلْفَهُ وَاَنَا اَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)). [بخاری: ٤٢٠٥، ٦٣٨٤، ٦٤٠٩، ٦٦١٠، ٧٣٨٦؛ ابوداود: ١٥٢٦، ١٥٢٧، ١٥٢٨؛ ترمذی: ٣٤٦١؛ ابن ماجه: ٣٨٢٤]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں، لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! نرمی کرو اپنی جانوں پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔'' (یعنی علم اور احاطہ سے نووی رحمہ اللہ) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا اور میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہہ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں۔'' میں نے عرض کیا: بتلایئے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٦٣) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:٦٨٦٢]

عاصم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٦٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُوْنَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ نَادٰى: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّكُمْ لَا تُنَادُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ: ((يَا اَبَا مُوْسٰی اَوْيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟)) قُلْتُ: مَا هِيَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)). [راجع:٦٨٦٢]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر۔ ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا: لا اله الا الله والله اكبر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے۔'' میں نے عرض کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف، معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمیوں کی دلیل کیونکر ہوسکتی ہیں جو معاذ اللہ رب کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم، سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

(٦٨٦٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع:٦٨٦٢]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٦٨٦٦) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَاصِمٍ. [راجع:٦٨٦٢]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔اوران کی حدیث میں لاحول ولا قوّۃ اِلّا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

(٦٨٦٧) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ غَدَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ((وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهُ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. [راجع:٦٨٦٢]

○ ○ ○ ○

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے۔'' میں نے عرض کیا: بتلائیے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔''

(٦٨٦٨) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ اَوْقَالَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)) فَقُلْتُ: بَلٰی فَقَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)). [راجع:٦٨٦٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ الدَّعْوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ.

باب: دعاؤں اوراعوذ باللہ کا بیان۔

(٦٨٦٩) عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ! اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَبِيْرًا۔ وَقَالَ قُتَيْبَةُ: كَثِيْرًا۔ وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). [بخاری: ٨٣٤، ٦٣٢٦؛ ترمذی: ٣٥٣١؛ نسائی: ١٣٠١]

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایک دعا سکھلائیے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہا کر'یا اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُعَاءً اَدْعُوْبِهِ فِیْ صَلٰوتِیْ وَفِیْ بَيْتِیْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((ظُلْمًا كَثِيْرًا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ! فَاِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

[ابن ماجه:٣٨٣٨]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ آخر تک یعنی یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے' عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنہ کے شر سے۔ یا اللہ! میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری' سستی' بڑھاپے' گناہ اور قرضداری سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے۔ امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول' جائے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے گناہ اور قرض داری سے کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے سر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔ مترجم کہتا ہے: یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا اللہ کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں اس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو اللہ کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے اس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

(٦٨٧٢) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[بخاری: ٦٣٧٥ ، ٦٣٧٧؛ ابن ماجه: ٣٨٣٨]

ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [بخاری: ٢٨٢٣ ، ٦٣٦٧؛ ابوداود: ١٥٤٠؛ نسائی: ٤٥٦٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی' سستی' نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٤) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [راجع:٦٨٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے فتنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ. [راجع:٦٨٧٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). [بخاری:٤٧٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ.

باب: بُری قضا اور بدبختی سے پناہ مانگنے کا بیان۔

(٦٨٧٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ. قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا. [بخاری: ٦٣٤٧، ٦٦١٦؛ نسائی: ٥٥٠٦، ٥٥٠٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٨) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ)). [ترمذی: ٣٤٣٧؛ ابن ماجہ: ٣٥٤٧]

خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا، تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٨٧٩) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلاً فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ)). [راجع:٦٨٧٨]

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: ((اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا۔ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹتا تو نہ تکلیف ہوتی)۔

(٦٨٨١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ.

باب: سوتے وقت کی دعا۔

(٦٨٨٢) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً لَّا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ اٰخِرِ كَلَامِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). قَالَ: فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ: اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ)). [بخاري: ٢٤٧، ٦٣١١؛ ابوداود: ٥٠٤٦، ٥٠٤٧، ٥٠٤٨؛ ترمذي: ٣٣٩٤ تعليقاً، ٣٥٧٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو سونے کو جائے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ آخر تک یعنی ''یااللہ! میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوائے تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے۔ ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔ اور تیری آخری بات یہی دعا ہو' پھر اگر تو مر جائے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر۔'' (اور خاتمہ بالخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو بِنَبِيِّكَ کے بدلے بِرَسُوْلِكَ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بِنَبِيِّكَ کہہ۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لئے آپ ﷺ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا۔ بعض نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ مختصراً)

(٦٨٨٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُوْرًا أَتَمُّ حَدِيْثًا وَزَادَفِي حَدِيْثِ حُصَيْنٍ: ((وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا)). [راجع:٦٨٨٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُوْلَ: ((اَللّٰهُمَّ! أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَّاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيْثِهِ: مِنَ اللَّيْلِ. [راجع:٦٨٨٢]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو وہ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ...... پڑھے ”اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنی پشت تیری پناہ میں دی اور میں نے اپنا معاملہ رغبت اور خوف سے تیرے سپرد کیا۔ پناہ اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے نازل کی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔ پس اگر وہ آدمی مر گیا تو فطرت پر مرا اور ابنِ بشار نے اپنی حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

(٦٨٨٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُّتَّ مِنْ لَّيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)). [بخاری:٧٤٨٨]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ”اے فلاں! جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جائے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر اٹھے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ يَقُوْلُ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)).

[بخاری:٦٣١٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٧) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! بِاسْمِكَ أَحْيٰى وَبِاسْمِكَ أَمُوْتُ)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ)).

براء ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب لیٹتے تو فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ“ آخر تک یعنی ”یا اللہ! تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں۔“ اور جب جاگتے تو فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ“ آخر تک یعنی شکر اس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مار کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا ہے۔“

(٦٨٨٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا إِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا وَإِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْلَهَا اَللّٰهُمَّ [إِنِّي] اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ؟ فَقَالَ: مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ: سَمِعْتُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو ''اَللّٰهُمَّ خَلَقْتُ نَفْسِيْ آخر تک یعنی یا اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لیے ہے جینا اور مرنا اگر تو جلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو بخش دے اس کو۔ یا اللہ! میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے۔'' ایک شخص ان سے بولا: تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی؟ انہوں نے کہا: ان سے سنی جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ سے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٨٩) عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ: كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَنَامَ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سہیل سے روایت ہے کہا جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا ہے تو ابو صالح کہتے داہنی کروٹ پر سوؤ اور یہ دعا پڑھو ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ آخر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے۔ چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارے اور امیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے۔'' ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث میں عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے۔ امام ابوبکر باقلانی نے کہا: آخر کے معنی باقی اپنی صفات کے ساتھ علم وقدرت وغیرہ کے جیسے ازل میں تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا۔ اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جائے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے۔ اس صورت میں فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے۔

(٦٨٩٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا اَنْ نَقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ: ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا)).

[ابوداود: ٥٠٥١؛ ترمذی: ٣٤٠٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ ﷺ تَسْأَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: ((قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ! رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ.

[ترمذی: ٣٤٨١؛ ابن ماجه: ٣٨٣١]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت فاطمہ زہراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ آخر تک سہیل کی حدیث کی طرح۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)).

[بخاری: ٦٣٢٠؛ ابوداود: ٥٠٥٠]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جائے تو اپنے تہبند کا کونا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کونسی چیز آئی پھر جب لیٹنے لگے تو داہنی کروٹ پر لیٹے اور سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ ۔۔۔ یعنی پاک ہے تو اے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی۔''

(٦٨٩٣) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((ثُمَّ لْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا)). [راجع: ٦٨٩٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ)).

[ابوداود: ٥٠٥٣؛ ترمذی: ٣٣٩٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے: ''شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہم کو' کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْاَدْعِيَةِ.

باب: دعاؤں کا بیان۔

(٦٨٩٥) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ)). [ابوداود: ١٥٥٠؛ نسائي: ١٣٠٦، ٥٥٤٠، ٥٥٤١؛ ابن ماجه: ٣٨٣٩]

فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے۔ انہوں نے کہا: آپ فرماتے تھے: ''یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٦) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٧) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ)). [راجع:٦٨٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٨٩٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ! لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَا لْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)). [بخاري:٧٣٨٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ آخر تک یعنی اے پروردگار! میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے! میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوائے تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دے مجھ کو۔ تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا، جن اور آدمی مرتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور

كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ: ((سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)).

[ابوداود:٥٠٨٦]

صبح ہوتی تو فرماتے: ''سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے! ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠١) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)).

[بخاری: ٦٣٩٨ تعليقاً، ٦٣٩٩]

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي آخر تک یعنی ''یا اللہ! بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ یا اللہ! بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف ہے، اے مالک میرے! بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ دعا آپ ﷺ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ ﷺ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے۔ نزدیکاں رابیش بود حیرانی۔ یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے۔

(٦٩٠٢) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع:٦٩٠١]

شعبہ رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِيَ الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)). [راجع:٦٩٠١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ آخر تک یعنی یا اللہ! میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کردے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب۔'' (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

(٦٩٠٤) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)).

[ترمذی: ٣٤٨٩؛ ابن ماجه: ٣٨٣٢]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یااللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت' پرہیزگاری' حرام سے پاکدامنی اور دل کی تونگری۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٥) عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِیْ رِوَايَتِهِ: ((وَالْعِفَّةَ)).

[راجع: ٦٩٠٤]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں عَفَاف کی بجائے عِفَّة کا لفظ ہے۔ معنی ایک ہی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ! اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)). [نسائی: ٥٤٧٣]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ یااللہ! میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے۔ یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٧) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ: فَحَدَّثَنِی الزُّبَيْدُ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ فِیْ هٰذَا: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ! اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ)).

[ابوداود: ٥٠٧١؛ ترمذی: ٣٣٩٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے: ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی' شکر ہے اللہ کا کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے' اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے' اے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے'' (اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے: ''صبح کی ہم نے اور صبح کی اللہ کے ملک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٨) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ)) قَالَ: أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ: ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَ هَا رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ أَيْضًا: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)).

[راجع:٦٩٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٠٩) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسٰى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: وَزَادَنِيْ فِيْهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللهِ رَفَعَهٗ أَنَّهٗ قَالَ: ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [راجع:٦٩٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩١٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو

اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَاشَيْءَ بَعْدَهُ)). [بخاری:٤١١٤]

اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔"

(٦٩١١) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ! اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ)).

[ابوداود: ٤٢٢٥؛ نسائی: ٥٢٢٧، ٥٣٩١]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا یہ دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ- یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح اللہ سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچ جائے، شرع پر چلا جائے، ضلالت اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے یعنی جیسے تیر نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا۔ اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل داخل نہ ہو پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو، حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر رہنا بڑا مشکل ہے۔ گمراہ کرنے والے اور راہ راست سے بہکانے والے بہت پھیل گئے ہیں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کرایا۔ اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

(٦٩١٢) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع:٦٩١١]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى...... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا راستے کا سوال کرتا ہوں، دُعا مانگا کرو۔" باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّسْبِيْحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ.

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا۔

(٦٩١٣) عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ

ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ ﷺ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسی حال میں رہیں، جب سے میں نے تم کو چھوڑا۔" جویریہ نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جائیں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے۔ وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ

وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

[ترمذی: ۳۵۵۵؛ نسائی: ۱۳۵۱]

عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. یعنی میں اللہ کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ اللہ کے کلموں کی کوئی حد نہیں' سارا سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جائے اور اللہ کے کلمے تمام نہ ہوں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۶۹۱۴) عَنْ جُوَيْرِيَةَ ﷞ قَالَتْ: مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمٰتِهِ)). [راجع:۶۹۱۳]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

○ ○ ○ ○

(۶۹۱۵) عَنْ عَلِيٍّ ﷛ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِيْ يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِّمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلٰثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ)).

[بخاری: ۳۱۱۳، ۳۷۰۵، ۵۳۶۰، ۵۳۶۲، ۶۳۱۸؛ ابوداود:۵۰۶۲]

حضرت علی ﷛ سے روایت ہے' حضرت فاطمہ ﷞ بیمار ہو گئیں یا انہوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پینے میں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ ﷺ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ ﷞ نے آپ ﷺ سے بیان کیا حضرت فاطمہ ﷞ کے آنے کا حال۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر رہو۔'' پھر آپ ﷺ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس 33 بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔''

فائدہ۔سبحان اللہ! حضرت فاطمہ زہراء ﷞ کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا' انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی ﷛ کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں۔ یا اللہ! بخش دے ہم کو حضرت فاطمہ زہراء ﷞ کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کر۔ آمین

(٦٩١٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ مُعَاذٍ ((إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ)). [راجع:٦٩١٥]

اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اِس سند میں ہے: جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستروں پر جاؤ۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩١٧) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قِيْلَ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ وَفِي حَدِيْثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ [راجع:٦٩١٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ ترک نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩١٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ: ((مَا أَلْفَيْتِيْهِ عِنْدَنَا)) قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ حِيْنَ تَأْخُذِيْنَ مَضْجَعَكِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار سبحان اللہ کہہ اور ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔"

○ ○ ○ ○

(٦٩١٩) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيْكِ.

باب: مرغ کی آواز سن کر دعا مانگنا۔

(٦٩٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا)). [بخاري: ٣٣٠٣؛ ابوداود: ٥١٠٢؛ ترمذي: ٣٤٥٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی بانگ (آواز) سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ.

باب: سختی کی دعا۔

(٦٩٢١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)). [بخاری: ٦٣٤٥، ٦٣٤٦، ٧٤٢٦، ٧٤٣١؛ ترمذی:٣٤٣٥؛ ابن ماجه: ٣٨٨٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے، کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے، کوئی سچا معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٢) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ اَتَمُّ. [راجع:٦٩٢١]

ہشام اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور حدیث معاذ مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ)). [راجع:٦٩٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ)). [راجع:٦٩٢١]

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

باب: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کی فضیلت۔

(٦٩٢٥) عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اَوْلِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)). [ترمذی:٣٥٩٣]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٦) عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: ((اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تجھ کو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بتلایئے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔''

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)). [راجع:٦٩٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

باب: پیٹھ پیچھے مسلمان کے لیے دعا کرنے کی فضیلت۔

(٦٩٢٧) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [ابوداود:١٥٣٤]

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اس کے لیے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا''۔ (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بہت زیادہ ہے)۔

(٦٩٢٨) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ دَعَا لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [راجع:٦٩٢٧]

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٢٩) عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهٗ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)). [ابن ماجه:٢٨٩٥]

صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے نکاح میں ام الدرداء تھیں۔ انہوں نے کہا: میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان پر گیا وہ نہیں ملے لیکن ام الدرداء ملیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ ام الدرداء نے کہا: تو میرے لیے دعا کرنا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ''مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ معین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین، اور تم کو بھی یہی ملے گا۔'' (مسلم کے صحیح نسخہ میں ''و كانت تحته بنت ام الدرداء'' کے الفاظ ہیں۔ اور ابن ماجہ میں اس کی تائید موجود ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٠) قَالَ: فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ ذَالِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ .[راجع:٦٩٢٧]

پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا۔ انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی روایت کیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣١) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ. [راجع:٦٩٢٧]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ حَمْدِاللهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ.

باب: کھانے یا پینے کے بعد اللہ کا شکر کرنا مستحب ہے۔

(٦٩٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَأْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)). [ترمذی:١٨١٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پی کر اس کا شکر کرے۔“ (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِهٖ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بیان فرمایا۔

بَابُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَالَمْ يَعْجَلْ.

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔

(٦٩٣٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ فَلَا۔ اَوْفَلَمْ۔ يُسْتَجَبْ لِیْ)). [بخاری: ٦٣٤٠؛ ابوداود: ١٤٨٤؛ ترمذی: ٣٣٨٧؛ ابن ماجه: ٣٨٥٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے: میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِیْ)). [راجع:٦٩٣٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيَسْتَجِيْبُ لِیْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جلدی کے کیا معنی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر نا امید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔“ (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا۔ بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے۔ اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الرِّقَاقِ
دل کو نرم کر دینے والی باتوں کا بیان

بَابُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.
باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان۔

(٦٩٣٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ)).

[بخاری: ٥١٩٦، ٦٥٤٧]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا ہے اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)).

[بخاری: ٦٤٤٩ تعليقاً؛ ترمذی: ٢٦٠٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٣٩) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٦٨٧٣]

ایوب سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ.

[راجع: ٦٩٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٦٩٣٨]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٢) عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: كَانَ لِمُطَرِّفٍ

ابوالتیاح سے روایت ہے، مطرف بن عبداللہ کی دو عورتیں تھیں۔ وہ ایک

ابْنِ عَبْدِاللهِ امْرَأَتَانِ فَجَآءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدٰهُمَا فَقَالَتِ الْأُخْرٰى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَآءُ)).

عورت کے پاس سے آئے۔ اور دوسری بولی: تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے۔ مطرف نے کہا: میں عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٣) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ'' اخیر تک یعنی یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

(٦٩٤٤) عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ. [ابوداود: ١٥٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٥) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ)). [بخاري: ٥٠٩٦؛ ترمذي: ٢٧٨٠؛ ابن ماجه: ٣٩٩٨]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔'' (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

(٦٩٤٦) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). [راجع:٦٩٤٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٧) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٦٩٤٥]

سلیمان التیمی اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٤٨) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَآءِ)).

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں' پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو' تو بچو دنیا سے (یعنی ایسی دنیا سے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے) اور بچو عورتوں سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔''

وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ بَشَّارٍ: ((لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ)).

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں' پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو؟ ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تنزل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی۔ اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق ﷺ نے فرمایا تھا' ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمان کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہوں نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسموں کے پابند ہو گئے' کافروں کا چال چلن اختیار کیا' ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ.

باب: غار والوں کا قصہ۔

(٦٩٤٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلٰى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوْا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ! إِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَأَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّيْ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمی جا رہے تھے اتنے میں مینہ آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا' اس میں گھس گئے۔ پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے منہ پر آ گیا اور منہ بند ہو گیا ایک نے دوسرے سے کہا: اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو اللہ کے لیے کیے ہوں اور دعا مانگو ان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر کو کھول دے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں کہا: میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے' اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ پھر جب میں شام کے قریب چرا لاتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا' سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا' اور البتہ ایک دن مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھر نہ آیا یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی' تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا' پھر میں نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لایا اور ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا۔ مجھ کو برا لگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برا لگا کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے' میرے دونوں پیروں کے پاس' سو اسی طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے' نہ میں نے پیا نہ لڑکوں کو پلایا' سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو

فَفَرَّجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ.

اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انہوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهَا فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ.

دوسرے نے کہا: الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا' جیسے مرد عورت کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کمال عاشق تھا) سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا) اس نے نہ مانا' اور کہا: جب تک سو اشرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہوں گی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادے سے) اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! ڈر اللہ سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر سے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھول دے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا)۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ: اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَجَآءَنِيْ فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ: اِذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ.

[بخاری: ٢٢١٥، ٢٣٣٣]

تیسرے نے کہا: الٰہی! میں نے ایک شخص سے مزدوری لی' ایک فرق (وہ برتن جس میں ١٦ رطل اناج آتا ہے) چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا: میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتا رہا (اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے بیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کیے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور ان کے چرانے والے سب تو لے لے۔ وہ بولا: اللہ جبار سے ڈر اور مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا۔ وہ گائے اور بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے۔ اس نے ان کو لے لیا۔ پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھول دیا۔ (اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے)۔

فائدہ۔ اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں۔ اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو' لڑکوں کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے۔ تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف اللہ کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور اللہ کو نہایت پسند ہے۔ چوتھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے۔ پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بودے تو اس کے حاصلات کا مالک اصل مالک ہی ہے (تحفۃ الاخیار)

(٦٩٥٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ ضَمْرَةَ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوْا فِىْ حَدِيْثِهِمْ: ((وَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ)) وَفِىْ حَدِيْثِ صَالِحٍ ((يَتَمَاشَوْنَ)) اِلَّا عُبَيْدَاللّٰهِ فَاِنَّ فِىْ حَدِيْثِهٖ ((وَخَرَجُوْا)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ هَا شَيْئًا. [بخاری:٣٤٦٥]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: ((اَللّٰهُمَّ! كَانَ لِىْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ لَا اَغْبُقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا)) وَقَالَ: ((فَامْتَنَعَتْ مِنِّىْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَتْنِىْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ)) وَقَالَ: ((فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ)) وَقَالَ: ((فَخَرَجُوْا مِنَ الْغَارِ يَمْشُوْنَ)). [بخاری:٢٢٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا۔ سارا قصہ جیسے اوپر مذکور ہوا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا: یا اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے' میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا' نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا' یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی' اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیئے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

○ ○ ○ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ التَّوبَةِ

توبہ کے مسائل

بَابٌ فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِهَا.

باب: توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں۔

(٦٩٥٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِىْ وَاللّٰهِ! لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَيَّ يَمْشِىْ اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پائے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔'' (اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں۔ ایک: گناہ سے باز آنا۔ دوسرے: کیے پر شرمندہ ہونا۔ تیسرے: قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے بری الذمہ ہونا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگر چہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو۔ اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جائے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٦٩٥٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِّنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا)).

[ترمذی: ٣٥٣٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم شدہ جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کرتے

بِمَعْنَاهُ

(٦٩٥٥) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ اَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثَيْنِ حَدِيْثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَّعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا وَبِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ)).

[بخاری: ٦٣٠٨؛ ترمذی: ٢٤٩٧، ٢٤٩٨]

حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عبداللہ کے پاس گیا ان کی تیمارداری کو وہ بیمار تھے، انہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جائے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پائے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جائے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں، پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پائے اس پر اس کا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((مِنْ رَّجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِّنَ الْاَرْضِ)).

[راجع: ٦٩٥٥]

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ آدمی جنگل کی زمین میں ہو۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٧) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ. [راجع: ٦٩٥٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٨) عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: خَطَبَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَّجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلٰى بَعِيْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيْرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا

سماک سے روایت ہے، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو کہا: ''البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جائے، اس کی آنکھ لگ جائے اور اونٹ چل دے جب جاگے اور ایک اونچائی پر چڑھے تو اونٹ نہ پائے پھر دوسری اونچائی

ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَشَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَآءَهُ بَعِيْرُهُ يَمْشِىْ حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهُ فِىْ يَدِهِ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِيْنَ وَجَدَ بَعِيْرَهُ عَلٰى حَالِهِ)). قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِىُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ.

پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچائی پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ میں آئے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تنے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آئے یہاں تک کہ اپنی نکیل اس کے ہاتھ میں دے دے، البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے۔'' سماک نے کہا: شعبی نے کہا: نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٥٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَّعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَّشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟)) قُلْنَا: شَدِيْدًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا اِنَّهُ وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ)).

قَالَ جَعْفَرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ.

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی، جس کا اونٹ بھاگ جائے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے پٹ پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جائے، آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی نکیل اس جڑ سے اٹک جائے، پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پائے۔'' ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کو بہت خوشی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار ہو جاؤ البتہ اللہ کی قسم اللہ! کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٦٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْاَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْهُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ عَبْدِىْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)).

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب ودانہ جنگل میں، پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو۔ آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آ کر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکا یک اونٹ اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی نکیل تھام لے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے: یا اللہ! تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے۔'' (یعنی یوں کہنا تھا: یا اللہ! تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٦٩٦١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ)). [بخاري:٦٣٠٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاگتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں۔“

(٦٩٦٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ سُقُوْطِ الذُّنُوْبِ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ.

باب: استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں۔

(٦٩٦٣) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ)). [ترمذی:٣٥٣٩]

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے کہا، میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈر نہ ہو جائیں) میں نے سنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔“

(٦٩٦٤) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَّكُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ ذُنُوْبٌ يَّغْفِرُهَا لَهُمْ)). [راجع:٦٩٦٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو، البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں، پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو۔“ (سبحان اللہ! مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے۔ کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ.

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان۔

(٦٩٦٦) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حَنْظَلَةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَوَاللّٰهِ إِنَّا نَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَاذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنْ لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [ترمذی:٢٤٥٦ مختصراً، ٢٥١٤؛ ابن ماجه:٤٢٣٩]

حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ محرروں میں سے تھے رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور پوچھا: کیسا ہے تو اے حنظلہ! میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابوبکر نے کہا: سبحان اللہ! تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں، پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہے۔ پھر میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! حنظلہ منافق ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا کیا مطلب ہے؟“ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ﷺ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں۔ پھر جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیویوں، بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں۔ لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار۔“ تین بار یہ فرمایا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو آپ ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جائیں گے پس غفلت بھی حکمت ہے۔ شعر

غفلت بجہاں اگر نبودے   از عمر دے پسر نبودے

(٦٩٦٧) عَنْ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ

حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْاَةَ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ: ((مَهْ)) فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ: ((يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ)). [راجع:٦٩٦٦]

آپ ﷺ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بیوی سے کھیلا۔ پھر میں نکلا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے' میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ! تو منافق ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کہتا ہے؟'' میں نے سارا حال بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حنظلہ! ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی۔ اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راستوں میں تم کو سلام کریں''۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٦٨) عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيْمِيِّ الْاُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٦٩٦٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فِيْ سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهَا تَغْلِبُ غَضَبَهُ.

باب: اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت کا بیان اور رحمت غصہ سے زیادہ ہے۔

(٦٩٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

(٦٩٧٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ)). [بخاري:٣١٩٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے''۔ (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

(٦٩٧١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس

فِیْ كِتَابِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ)).

کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ وَاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَةَ اَنْ تُصِیْبَهٗ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ’’اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں تو ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھر اٹھا لیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَیْنَ خَلْقِهٖ وَخَبَاَ عِنْدَهٗ مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔‘‘

(٦٩٧٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)).

[ابن ماجه: ٤٢٩٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں، آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٥) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ)).

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی قیامت کے لیے ہیں۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٦) عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

معتمر اپنے باپ سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

(٦٩٧٧) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَابَیْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِی الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰی وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سو رحمتیں پیدا کیں۔ ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں پھر جب

وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ)).

قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٧٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ [قَالَ] قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبِي تَبْتَغِيْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ! وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا)).

[بخاری:٥٩٩٩]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے، ایک عورت ان میں سے کسی کو ڈھونڈھتی تھی، جب اس نے ایک بچہ کو پایا ان قیدیوں میں سے اس کو اٹھایا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انگار میں ڈال دے گی؟'' ہم نے کہا نہیں اللہ کی قسم وہ کبھی ڈال نہ سکے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اے ہمارے مالک! اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں، تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچا دے ہم کو جنت میں۔

(٦٩٧٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)).

[بخاری:٧٥٠٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی۔ وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا: مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا آدھی سمندر میں' کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ مجھ کو پائے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا۔ جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی' پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: تیرے ڈر سے اے پروردگار۔ اور تو خوب جانتا ہے، پروردگار نے اس کو بخش دیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی تنگ کرے گا جیسے ﴿فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ﴾ یا اس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعض نے کہا: یہ مجازی ہے اور بعض نے کہا: یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل کی تکفیر میں اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعض نے کہا: یہ شخص زمانۂ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعض نے کہا: شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ انتھٰی مختصراً

(٦٩٨١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ فَقَالَ: اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ اَذْرُوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبُنِيْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ اَحَدًا قَالَ: فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ فَقَالَ لِلْاَرْضِ: اَدِّيْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ! اَوْقَالَ: مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ بِذٰلِكَ)). [بخاری: ٣٤٨١؛ نسائی: ٢٠٧٨؛ ابن ماجه: ٤٢٥٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھ کو جلانا' پھر میری راکھ باریک پیسنا' پھر دریا میں' ہوا میں اڑا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا: جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ [هَزْلًا])). قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ. [راجع: ٦٦٧٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو، نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی، یہاں تک کہ مر گئی۔'' زہری رحمہ اللہ نے کہا: ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

(٦٩٨٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهٖ)) بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ)). وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ الْمَرْاَةِ فِيْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ. وَفِيْ حَدِيْثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: ((فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ)). [راجع: ٦٩٨١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے، وہ داخل کر۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُونِيْ۔ وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ:۔ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ فَاَذْرُوْنِيْ فِي الرِّيحِ فَاِنِّي لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُعَذِّبَنِيْ قَالَ: فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ، وَرَبِّي! فَقَالَ اللّٰهُ: مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: مَخَافَتُكَ قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا)).

[بخاري: ٣٤٧٨، ٦٤٨١، ٧٥٠٨]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا۔ اس نے اپنی اولاد سے کہا: تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کر دوں گا، جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے یہ بھی کہا: پھر پیسنا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ تعالیٰ مجھ پر قدرت پائے گا، تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب وہ مر گیا) میرے رب کی قسم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٥) عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوْا جَمِيْعًا بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ وَاَبِيْ عَوَانَةَ: ((اَنَّ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا)). وَفِيْ حَدِيْثِ التَّيْمِيِّ: ((فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ: ((فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَاابْتَاَرَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا)) وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ: ((مَاامْتَاَرَ)) بِالْمِيْمِ.

[راجع: ٦٩٨٤]

قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے راشه الله کے رغسه الله یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتهر کے بدلے لم يبتئر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتأر اور ماامتأر اور معنی وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قُبُوْلِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوْبُ وَالتَّوْبَةُ.

باب: بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی۔

(٦٩٨٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا يَحْكِيْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ”ایک بندہ نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا: اے مالک میرے! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا:

فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَبْدِیْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)). قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی: لَااَدْرِیْ اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ: ((اعْمَلْ مَاشِئْتَ)). [بخاری:۷۵۰۷]

میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے۔ پھر اس نے گناہ کیا۔ اور کہا: اے پالنے والے میرے! میرا گناہ بخش دے۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے۔ اے بندے! اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا۔'' عبدالاعلیٰ نے کہا: جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا: ''اب جو چاہے عمل کر۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے۔ اور یہ جو فرمایا: اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشا جاؤں گا۔

(٦٩٨٧) عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ حَمَّادٍ النَّرْسِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا)) بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِی الثَّالِثَةِ: قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَعْمَلْ مَاشَآءَ. [راجع:٦٩٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٨٩) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے اور صفات الٰہی جن کا ذکر اوپر گزر چکا۔ اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے، جیسے اس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ محال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں۔ انتہیٰ۔ بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ویسا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں۔ پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ید کا اطلاق اس کے ہاتھ پر مجاز اً ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازاً ہونا چاہیے اس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھوں پر حقیقتاً ہے۔ پر ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سوائے لفظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنوں پر۔

(٦٩٩٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالىٰ وَتَحْرِيْمِ الْفَوَاحِشِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان۔

(٦٩٩١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)).

[بخاري: ٥٢٢٠، ٧٤٠٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے، جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے۔ اور سب میں عیب موجود ہیں تو تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود تعریف کی اور کوئی اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔“

(٦٩٩٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ)).

[راجع: ٦٩٩١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٣) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ قُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ)). [بخاري: ٤٦٣٤؛ ترمذي: ٣٥٣٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے ظاہری اور باطنی ہر قسم کے فواحش کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا پسند نہیں ہے (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر کریں اپنے گناہ کی معافی چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور توبہ کی تعلیم کی۔

حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ)).

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٦) قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ شَيْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں۔ (بخاری کی روایت میں شخص ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

(٦٩٩٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيْثَ اَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ اَسْمَاءَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسماء کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٨) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَاشَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[راجع:٦٩٩٦]

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٦٩٩٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٠) عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

علاء سے اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ.

باب: نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان۔

(٧٠٠١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں۔ بے شک نیکیاں دور

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود:١١/ ١١٤] قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ هٰذِهِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ)) .[بخاري: ٥٢٦، ٤٦٨٧؛ ترمذي: ٣١١٣؛ ابن ماجه: ١٣٩٨، ٤٢٥٤]

کر دیتی ہیں برائیوں کو، یہ نصیحت ہے قبول کرنے والوں کے لیے۔ایک شخص بولا: یارسول اللہ! یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے۔آپ نے فرمایا: ”نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے۔“ (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا: وہ یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ)۔

(٧٠٠٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّاقُبْلَةً اَوْمَسًّا بِيَدٍ اَوْشَيْئًا كَاَنَّهُ يَسْئَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ .[راجع:٧٠٠١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا۔تب یہ آیت اتری۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٣) عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: اَصَابَ رَجُلٌ مِّنِ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتٰى اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَالْمُعْتَمِرِ. [راجع:٧٠٠٢]

سلیمان تیمی سے روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہوا سب باتوں کا سوائے زنا کے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' ان کو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کو بھی بڑا معلوم ہوا، تب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں، سوائے جماع کے۔اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم دیجیے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا۔رسول اللہ ﷺ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔“

[ابو داود: ٤٤٦٨؛ ترمذی: ٣١١٢]

(٧٠٠٥) عَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ: ((بَلْ لَكُمْ عَامَّةً)).

عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں سب کے لیے ہے۔“

○ ○ ○ ○

[راجع: ٧٠٠٤]

(٧٠٠٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ: ((هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((قَدْ غُفِرَ لَكَ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد قائم کر لیجیے اور نماز کا وقت آ گیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا۔“ وہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔“

○ ○ ○ ○

[بخاری: ٦٨٢٣]

(٧٠٠٧) عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُوْدٌ مَعَهٗ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ: فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ؟))

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے۔ اس نے پھر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے۔ اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا: اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حد کا کام کیا تو مجھ پر حد لگائیے ابوامامہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس وقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟“ وہ بولا: کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟“ وہ بولا: ہاں یارسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اللہ نے بخش

قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ثُمَّ شَهِدْتَّ الصَّلٰوةَ مَعَنَا؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ)).

دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔"

[ابوداود:٤٣٨١]

○ ○ ○ ○

بَابُ قُبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَاِنْ كَثُرَ قَتْلُهٗ.

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔

(٧٠٠٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِاللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَاتَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ: اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے، اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا: میں نے ننانوے خون کیے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں۔ راہب نے کہا: تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے۔ پھر اس نے لوگوں سے پوچھا: سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے؟ لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا: میں نے سو خون کیے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ وہ بولا: ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا، وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برا ملک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدھی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آرہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انہوں نے اس کو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے۔ اس نے کہا: دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے۔ ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا۔ آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے"۔ قتادہ نے کہا: حسن نے کہا: ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل

فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ)).

بڑھا (تا کہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

قَالَ قَتَادَةُ: فَقَالَ الْحَسَنُ: ذُكِرَلَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَىٰ بِصَدْرِهِ. [بخاری: ٣٤٧٠؛ ابن ماجه: ٢٦٢٦]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سوائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے۔ اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تا کہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے ﴿فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا﴾ اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دے چاہے معاف کر دے۔ البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالا جماع۔ اور بعض نے کہا: ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے۔ اور یہ تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہوگئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ انتهٰى مختصراً.

(٧٠٠٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَّهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاَىٰ بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا)). [راجع: ٧٠٠٨]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا: میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے؟ اور ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا، وہ بولا: تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر لگا پوچھنے: اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا۔ پھر جھگڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٠١٠) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذِبْنِ مُعَاذٍ وَزَادَفِيْهِ: ((فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ)). [راجع: ٧٠٠٨]

قتادہ نے اسی سند کے ساتھ معاذ کی حدیث کی طرح بیان کیا ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے ہجرت کرنا مستحب ہے تا کہ بد ساتھیوں کی صحبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے۔ تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں۔ اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے۔ چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے۔ پانچویں یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہیں، ادھر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ (تحفة الاخيار)

بَابُ فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكُفِرِينَ.

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے۔

(۷۰۱۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)).

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرما دے گا: یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔''

○ ○ ○ ○

(۷۰۱۲) عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيْدَ بْنَ اَبِیْ بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا)) قَالَ: وَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَحَلَفَ لَهُ قَالَ: فَلَمْ يُحَدِّثْنِیْ سَعِيْدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ.

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔'' عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی، کہ کیا تیرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجھے بیان کیا ہے؟ انھوں نے قسم اٹھائی۔ (عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیم ہے مومنوں کے لیے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)۔

(۷۰۱۳) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ.

ابوقتادہ سے اس سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۱۴) عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى)) فِيْمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُوْرَوْحٍ: لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ عُمَرَبْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ اَبُوْكَ حَدَّثَكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ: نَعَمْ.

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو یہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی ان گناہوں کے مثل جو یہود اور نصاریٰ نے گناہ کیے ہوں گے وہ معاف نہ ہوں گے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ اور جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جائے گا تو ایک کافر جہنم میں جائے گا تا کہ جہنم بھر جائے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو، یہ مختصر ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا فدیہ بنیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر بوجھ ڈالنا در حقیقت بوجھ نہیں بموجب مثل مشہور کے۔ چوں آب از سر گزشت۔ چہ بقدر نیزہ و چہ یکدست۔

(٧٠١٥) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى؟ قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ: فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّيْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ)). [بخاری: ٢٤٤١، ٤٦٨٥، ٦٠٧٠، ٧٥١٤؛ ابن ماجه: ١٨٣]

صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے: ''مؤمن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کروائے گا اس کے گناہوں کا اور کہے گا: تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو۔ وہ کہے گا اے رب! میں پہچانتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جائے گا اور کافر اور منافقوں کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہو گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ حَدِيْثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ.

باب: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

(٧٠١٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ثُمَّ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ وَهُوَ يُرِيْدُ الرُّوْمَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ: لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ

ابن شہاب سے روایت ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تبوک کا تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ ﷺ کا ارادہ تھا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے، ان کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا: میں نے سنا کعب بن مالک سے' وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کسی جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوۂ تبوک کے' البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل

حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ.

گیا) بے وقت اور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں (لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ ﷺ نے انصار سے بیعت لی تھی اسلام پر اور آپ ﷺ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت جمرہ عقبہ کے پاس جو منیٰ میں ہے دوبار ہوئی۔ پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے میں جنگ بدر میں شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقت ور اور مالدار تھا۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ آپ ﷺ اس لڑائی کے لیے چلے، سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا، اور راہ میں جنگل تھے، (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے، اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے واضح طور پر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ آپ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے، تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں، پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا، اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے، اور کوئی دفتر نہ تھا، جس میں ان کے نام لکھے ہوتے۔

قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا يَظُنُّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ الظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ

کعب نے کہا: تو ایسے شخص کم تھے، جو غائب رہنا چاہتے، اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا، جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے، اور یہ جہاد رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا، جب پھل پک گئے تھے، اور سایہ خوب تھا، اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا، آخر رسول اللہ ﷺ نے تیاری کی، اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں، لیکن ہر روز میں لوٹ آتا، اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں، (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے، اور رسول اللہ ﷺ بھی صبح کے وقت نکلے، اور مسلمان بھی آپ ﷺ

مَعَهُ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْرَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَاللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ؟ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَاقُلْتَ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ)) فَاِذَا هُوَاَبَا خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَالَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِحِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ.

کے ساتھ نکلے، اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کیا' میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے' اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش! میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف، اور ناتواں لوگوں میں سے' خیر رسول اللہ ﷺ نے راہ میں میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں پہنچے' آپ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا: ''کعب بن مالک کہاں گیا؟'' ایک شخص بولا: بنی سلمہ میں سے یارسول اللہ! اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا، وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے۔ معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا: تو نے بری بات کہی اللہ کی قسم یارسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر چپ ہو رہے، اتنے میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا چلنے کی وجہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوخیثمہ ہے۔'' پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھا اور ابوخیثمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعنہ کیا تھا۔

فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِيْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ لِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا۔ میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ ﷺ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز، اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی کہ کیا بات بتاؤں جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ قریب آ پہنچے اس وقت سارا جھوٹ کافور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ ﷺ سے نجات نہیں پانے کا، آخر میں نے نیت کر لی سچ

قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهُ وَكَانُوْا بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَ)) فَجِئْتُ أَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ: ((مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟)) قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتَ أَنِّيْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ لَقَدْ أُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ! مَا كَانَ لِيْ عُذْرٌ وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ)) فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ أَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ (بِهٖ) إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَازَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُكَذِّبَ نَفْسِيْ

بولنے کی، اور صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جب آپ ﷺ سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے، اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے۔ جب آپ ﷺ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھانے لگے، ایسے اسی (۸۰) سے زیادہ چند آدمی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے دعا کی مغفرت کی، اور ان کی نیت یعنی دل کی بات کو اللہ کے سپرد کیا، یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آ!۔'' میں چلتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو میں یہ خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا، اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ ﷺ سے کہہ دوں، اور آپ ﷺ خوش ہو جائیں مجھ سے تو قریب ہے اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ﷺ ناراض ہو جائیں گے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچ سچ کہوں گا تو بیشک آپ ﷺ غصے ہوں گے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں کبھی نہ اتنا طاقت ور تھا نہ اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعب نے سچ کہا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دے تیرے باب میں۔'' میں کھڑا ہوا اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے، اور مجھ سے کہنے لگے: قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے تم کو تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹانے

قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوْا: مُرَارَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ: فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ.

کے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کافی تھا، اللہ کی قسم وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوٹوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں، پھر میں نے ان لوگوں سے کہا: کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا: ہاں دو شخص اور ہیں۔ انہوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا: وہ دو شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی۔ ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے۔ اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا۔

فَقَالَ: وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ. قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ اَوْقَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِيْ نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا قَتَادَةَ

اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے، ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے، لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زوردار تھا۔ میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھرتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ کو سلام کرتا آپ ﷺ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ ﷺ نے اپنے لبوں کو ہلایا، سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا، پھر آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکھیوں سے) آپ ﷺ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اور ابوقتادہ میرے چچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی، ان کو سلام کیا تو اللہ کی قسم انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں، کہ آپ ﷺ کے

اَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّىْ اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ فَعُدْتُّ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ فَنَا شَدْتُهُ فَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَاىَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ ﷺ سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے؟ آپ ﷺ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، وہ خاموش رہے، پھر سہ بار قسم دی تو بولے: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا۔

فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِىْ فِىْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِىٌّ مِّنْ نَّبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ اِلَىَّ حَتّٰى جَآءَ نِىْ فَدَفَعَ اِلَىَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهُ فَاِذَافِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مُضِيْعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ: فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا وَهٰذِهٖ اَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ فَتَيَا مَمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَاْتِيْنِىْ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَىَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَاَتِىَ الْحَقِىْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِىْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللهُ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ

میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا، کہنے لگا: کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتا دے گا؟ لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا۔ میں منشی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا: بعد حمد ونعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے یعنی رسول اللہ ﷺ نے تم پر جفا کی اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چولھے میں جلا دیا۔ جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو اچانک رسول اللہ ﷺ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا، اور کہنے لگا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو میں نے کہا: میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا: نہیں طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی یہی پیام گیا۔ میں نے اپنی بی بی سے کہا: تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی، اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ ﷺ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی

ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدِمَهُ
قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ)) فَقَالَتْ اِنَّهُ وَاللّٰهِ
مَابِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَّ وَاللّٰهِ! مَا زَالَ يَبْكِيْ
مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَاكَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا.
قَالَ: فَقَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ: لَوِاسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ
ابْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ: فَقُلْتُ لَا اَسْتَاْذِنُ
فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِيْنِيْ مَا ذَا يَقُوْلُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ
شَابٌّ قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلَ
لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا
قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ
لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا
جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ عَلَيَّ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ
اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ: بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا
وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْجَاءَ فَرَجٌ. قَالَ: وَاٰذَنَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى
صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا فَذَهَبَ
قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ
فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَاَوْفٰى
عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ
الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ
يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ
بِبِشَارَتِهٖ وَاللّٰهِ! مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ
وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ

خدمت کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا، لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے۔'' وہ بولی اللہ کی قسم! اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور اللہ کی قسم! وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی۔ میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ کیا فرمائیں گے، اگر میں اجازت لوں اپنی بیوی کے لیے اور میں جوان آدمی ہوں۔ پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں، اس تاریخ سے جب سے آپ ﷺ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے۔ پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر۔ میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجود یہ کہ اتنی کشادہ ہے۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پہچانا کہ خوشی آئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو معاف کیا، جب آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے۔ لوگ چلے ہم کو خوش خبری دینے کے لیے تو میرے دونوں ساتھیوں کے پاس چند خوشخبری دینے والے گئے، اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنے والا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی آواز گھوڑے سے جلد مجھ کو پہنچی۔ جب وہ شخص آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی، خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیئے، اس کی خوشخبری کے صلہ میں۔ اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے۔ میں نے دو کپڑے ادھار لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہ ﷺ سے ملنے کی نیت سے۔ لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی، اور کہتے تھے: مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا۔ رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ! مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ: كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَيَقُوْلُ: ((**أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ**)) قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: ((**لَا بَلْ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ**)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ.

اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کے پاس لوگ تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھ کو مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا، تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے۔ کعب نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا منہ خوشی سے چمک دھمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جا آج کا دن تیرے لیے بہتر دن ہے، جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ معافی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ جل جلالہٗ کی طرف سے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہو جاتے تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک جاتا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ ﷺ کی خوشی کو)۔

قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ**)) قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ: وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِيَ اللّٰهُ بِهِ وَوَاللّٰهِ! مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُّنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا

جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں، اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا مال اپنا رکھ لے۔'' میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں۔ اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے جیسا عمدہ انداز سے مجھ پر احسان کیا اللہ کی قسم میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا، جب سے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ﴾ آخر تک یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے

وَاِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِىَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِىَ. قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ [حَتّٰى بَلَغَ] ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾. [التوبہ:۱۱۹] قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ! مَاۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْهَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّمَا قَالَ لِاَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾. [التوبہ: ۹۵، ۹۶] قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ

ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا۔ اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تا کہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے۔'' کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جھوٹ نہیں بولا، ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا: ''جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے تا کہ تم کچھ نہ بولو ان سے۔ سو نہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم خوش ہو جاؤ ان سے۔ سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے۔'' کعب نے کہا: ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب انہوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا، اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خُلِّفُوْا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ اِيَّانَا وَاِرْجَاءُهُ اَمْرَنَا عَنْ مَنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

[بخاري: ٤٤١٨، ٣٩٥١، ٢٧٥٨، ٣٥٥٦، ٣٨٨٩، ٤٦٧٣، ٤٦٧٦، ٤٦٧٧، ٤٦٧٨، ٦٢٥٥، ٦٦٩٠، ٧٢٢٥؛ ابوداود: ٢٢٠٢؛ نسائي: ٣٤٢٣، ٣٤٢٤، ٣٤٢٥]

○ ○ ○ ○

(٧٠١٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً. [راجع:٧٠١٦]

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

(٧٠١٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ عَلٰى يُوْنُسَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ. وَلَمْ يَذْكُرْفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ اَبَاخَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمادیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠١٩) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ اُصِيْبَ بَصَرُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهِ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِيْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيْرٍ يَزِيْدُوْنَ عَلٰى عَشَرَةِ اٰلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ

عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ ﷺ کی۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا۔ وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پیچھے رہے رسول اللہ ﷺ سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہ قصہ۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس (۱۰) ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: ابوزرعہ رازی نے کہا: ستر (۷۰۰۰۰) ہزار آدمی تھے۔ ابن اسحٰق نے کہا: تیس (۳۰۰۰۰) ہزار تھے اور یہی مشہور ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے (۱) غنیمت کا مباح ہونا (۲) اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت (۳) بغیر قسم دیئے قسم کھانا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) (۴) لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا (۵) نیک بات کی جو فوت ہو جائے آرزو کرنا (۶) مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کو رد کرنا جیسے معاذ رضی اللہ عنہ نے کیا (۷) سچائی کی فضیلت (۸) سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا (۹) مجلس عام میں بیٹھنا (۱۰) ظاہر پر حکم کرنا (۱۱) اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا (۱۲) اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے (۱۳) کنکھیوں سے دیکھنا نماز نہیں توڑتا (۱۴) سلام بھی کلام ہے (۱۵) اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے (۱۶) کلام میں یہ ضروری ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو (۱۷) کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے (۱۸) ایسی بات کو چھپانا جس میں فساد کا ڈر ہو (۱۹) عورت سے کہنا: اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو (۲۰) عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے (۲۱) صحبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے (۲۲) احتیاط کرنا بہتر ہے (۲۳) سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے (۲۴) خوشخبری دینا مستحب ہے (۲۵) مبارکبادی دینا مستحب ہے (۲۶) خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا (۲۷) قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے (۲۸) عاریت جائز ہے (۲۹) کپڑوں کی عاریت درست ہے (۳۰) لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے (۳۱) اہل فضل کی طرف جب آئیں کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے (۳۲) مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے (۳۳) امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے (۳۴) خوشی کے وقت صدقہ دینا (۳۵) تمام مال صدقہ نہ کرنا (۳۶) سب صدقہ کرنے سے منع کرنا (۳۷) جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

بَابٌ فِي حَدِيْثِ الْإِفْكِ وَقَبُوْلِ تَوْبَةِ الْقَاذِفِ.

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان۔

(۷۰۲۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوْا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهٗ.

سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرتی ہے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا، اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اس میں میرا نام نکلا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی اور یہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ هَوْدَجِیْ وَاُنْزَلُ فِیْهِ مَسِیْرَنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهٖ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ اٰذَنَ لَیْلَةً بِالرَّحِیْلِ فَقُمْتُ حِیْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ مِنْ شَأْنِیْ اَقْبَلْتُ اِلَی الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِیْ فَاِذَا عِقْدِیْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ فَحَبَسَنِیْ ابْتِغَاؤُهٗ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَرْحَلُوْنَ لِیْ فَحَمَلُوْا هَوْدَجِیْ فَرَحَلُوْهُ عَلٰی بَعِیْرِیَ الَّذِیْ كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنِّیْ فِیْهِ.

ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودج میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودج میں رہتی۔ جب رسول اللہ ﷺ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے۔ ایک بار آپ ﷺ نے رات کو کوچ کا حکم دیا، میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی، اور چلی، یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی، تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا۔ معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈھنے لگی۔ اس کے ڈھونڈھنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ آ پہنچے جو میرا ہودج اٹھاتے تھے، انہوں نے ہودج اٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی۔ وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودج میں ہوں۔

قَالَتْ: وَكَانَتِ النِّسَآءُ اِذْذَاكَ خِفَافًا لَمْ یُهَبَّلْنَ وَلَمْ یَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا یَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ یَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِیْنَ رَحَلُوْهُ وَرَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِیَةً حَدِیْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِیْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَیْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَیْسَ بِهَا دَاعٍ وَّلَا مُجِیْبٌ فَتَیَمَّمْتُ مَنْزِلِیَ الَّتِیْ كُنْتُ فِیْهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَیَفْقِدُوْنَنِیْ فَیَرْجِعُوْنَ اِلَیَّ فَبَیْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِیْ مَنْزِلِیْ غَلَبَتْنِیْ عَیْنِیْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِیُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِیُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَّرَآءِ الْجَیْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِیْ فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ نَائِمٍ فَاَتَانِیْ فَعَرَفَنِیْ حِیْنَ رَاٰنِیْ وَقَدْ كَانَ یَرَانِیْ قَبْلَ اَنْ یُّضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَیَّ فَاسْتَیْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ حِیْنَ عَرَفَنِیْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِیْ بِجِلْبَابِیْ وَوَاللّٰهِ! مَا كَلَّمَنِیْ

اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں، اس لیے ان کو ہودج کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انہوں نے اس کو اونٹ پر لادا اور اٹھایا، اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی، آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا، اور چل دیئے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر چل دیا۔ میں جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے۔ میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی، وہیں بیٹھ جاؤں، اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پائیں گے، تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو رہی، اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھا، وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا، جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا، اس کو ایک آدمی کا جثہ معلوم ہوا، جو سو رہا ہے، وہ میرے پاس آیا، اور مجھ کو پہچان لیا دیکھتے ہی، اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی۔ میں جاگ اٹھی، اس کی آواز سن کر جب اس نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ پڑھا مجھ کو پہچان کر۔ میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے۔ اللہ کی قسم اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی، نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سوائے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ

وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِيْ شَأْنِيْ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لَا أَعْرِفُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَذَاكَ يُرِيْبُنِيْ وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ خَرَجَتْ مَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَأَذّٰى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِيْ رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ ابْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِيْ رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِيْ حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهُ! أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟ قَالَتْ: فَأَخْبَرَتْنِيْ

﴿رَاجِعُوْنَ﴾ کہنے کے۔ پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا۔ میں اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے، جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) تھا۔ آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے، اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی۔ صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت نہ دیکھی، جو پہلے میرے حال پر ہوتی۔ جب میں بیمار ہوئی آپ ﷺ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے: ''یہ عورت کیسی ہے۔'' سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تھی، یہاں تک کہ جب میں دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصع کی طرف (مناصع جگہ تھی مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے کی جگہ تھی ہم لوگوں کے (پائخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے، اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پائخانے نہیں بنے تھے، اور ہم پہلے عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے، (پائخانے کے لیے) اور گھر کے پاس پائخانے بنانے سے نفرت رکھتے، تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اس کی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی (اس کا نام سلمی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہوچکیں، تو واپس اپنے گھر کی طرف آرہی تھیں، اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی: ہلاک ہوا مسطح۔ میں نے کہا: تو نے بری بات کہی۔ تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ وہ بولی: اے نادان! تو نے کچھ نہیں سنا۔ مسطح نے کیا کہا؟ میں نے کہا: کیا کہا: اس نے مجھ سے بیان کیا جو

بِقَوْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) قُلْتُ: اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اٰتِيَ اَبَوَيَّ؟ قَالَتْ: وَاَنَا حِيْنَئِذٍ اُرِيْدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ يَا اُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِيْ عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِيْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُ هُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهِ قَالَتْ: فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهِ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَاِنْ تَسْئَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((اَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ مِنْ عَائِشَةَ؟)) قَالَتْ لَهُ بَرِيْرَةُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهُ قَالَتْ: فَقَامَ

بہتان والوں نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دو چند ہوگئی، ایک اور بیماری بڑھی۔ میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا: ”اب اس عورت کا کیا حال ہے۔“ میں نے کہا: آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی۔ اور میرا اس وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی۔ میں نے اپنی ماں سے کہا: اماں! یہ لوگ کیا بک رہے ہیں۔ وہ بولی: بیٹا! تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت سمجھ اللہ کی قسم ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اس کے عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا۔ میں ساری رات روتی رہی۔ صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے، اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی، اور جناب رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کے حال کو اور اس کی عصمت کو اور آپ ﷺ کی محبت کو اس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! عائشہ آپ ﷺ کی زوجہ ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوائے عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ ﷺ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی تھی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: ”اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاک دامنی میں شک پڑے۔“ بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی۔ اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھا لیتی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ: فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَّعْذِرُنِيْ فِيْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيَ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهِ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَا بْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ: وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِيَ الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَاَبَوَايَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَاَنَا اَبْكِيْ اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَخَلَ

(مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ اس کے سوا کوئی عیب ہے۔ جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا منبر پر: اے مسلمان لوگو! کون بدلہ لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی۔ اللہ کی قسم میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے) اس کو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کا بدلہ لیتا ہوں۔ اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہے تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہے تو آپ ﷺ حکم کیجیے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان کو اپنی قوم کی حمایت آ گئی اور کہنے لگے: اے سعد بن معاذ! اللہ کی قسم بقا کی، تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا۔ یہ سن کر اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے: تو نے غلط کہا قسم اللہ کی بقا کی ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے۔ غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہو اور رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے ان کو سمجھا رہے تھے اور ان کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس دن بھی سارا دن روتی رہی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ پھر دوسری رات بھی روتی رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ

عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ لِيْ مَا قِيْلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَّا يُوْحٰى اِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ بِشَيْءٍ قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ! فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ: فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهٗ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتّٰى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِيْ: اَجِبْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِاُمِّيْ: اَجِيْبِيْ عَنِّيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَآ اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيْرًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِيْ اَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهٖ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِيْ بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُوْنِّيْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُلِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ: ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِيْ قَالَتْ: وَاَنَا وَاللّٰهِ حِيْنَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِيْ بِبَرَاءَتِيْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُّنْزَلَ فِيْ شَأْنِيْ وَحْيٌ يُّتْلٰى وَلَشَأْنِيْ كَانَ اَحْقَرَ فِيْ نَفْسِيْ

پھٹ جائے گا۔ میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی، اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی۔ میں نے اس کو اجازت دی وہ بھی آ کر رونے لگی۔ پھر ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے۔ اور جس روز سے مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ یونہی گزرا تھا میرے مقدمہ میں کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے تشہد پڑھا بیٹھتے ہی اور فرمایا: ''اما بعد۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اور بخشش مانگ اللہ تعالیٰ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ میں نے اپنے باپ سے کہا: تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اس مقدمہ میں جو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے باپ بولے: اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کیا میں جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے دم نہ مارا باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم) میں نے اپنی ماں سے کہا: تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو۔ وہ بولی: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ ﷺ کو۔ آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم اللہ کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ سے فرمایا، ورنہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا، بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے، اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کر لوں، جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل

مِنْ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى لٰكِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يَّرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ فَاَخَذَهٗ مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِيْ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ: ((اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ! اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ)) فَقَالَتْ لِيْ اُمِّيْ: قُوْمِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَالَّذِيْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ قَالَتْ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ بِبَرَاءَتِيْ قَالَتْ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ: وَاللّٰهِ! لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَالَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ قَالَ: حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذِهٖ اَرْجٰى اٰيَةٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا

سوائے اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی تھی (حضرت یعقوب علیہ السلام کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رنج میں ان کا نام یاد نہ رہا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا) جب انہوں نے کہا: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ﴾ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں اللہ کی قسم اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن اللہ کی قسم مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جائے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جائے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ خواب میں کوئی مضمون ایسا دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کر دے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو۔ آپ ﷺ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے، جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ ﷺ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ ﷺ کی جاتی رہی یعنی وحی ختم ہو چکی تو آپ ﷺ ہنسنے لگے اور اول آپ ﷺ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا۔ فرمایا: ''اے عائشہ! خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا۔'' میری ماں نے کہا: اٹھ اور حضرت ﷺ کی تعریف کر اور شکر کر اور آپ ﷺ کے سر کا بوسہ لے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں تو حضرت کی طرف نہیں اٹھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی، سوائے اللہ تعالیٰ کے اسی نے میری پاکی اتاری۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اتارا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ آخر تک دس آیتوں کو تو اللہ جل جلالہٗ نے ان آیتوں کو میری پاکی کے لیے اتارا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے، یہ کہا کہ اللہ کی قسم اب میں اس کو کچھ نہ دوں

مِنْهُ اَبَدًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَمْرِي: ((مَا عَلِمْتِ؟ اَوْ مَارَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ! وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ. [بخاری: ٢٦٣٧، ٢٨٧٩، ٤٠٢٥، ٤٦٩٠، ٤٧٥٠، ٦٦٦٢، ٦٦٧٩، ٧٣٦٩، ٧٥٠٠، ٧٥٤٥]

گا جب اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا: عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے، پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا: میں کبھی بند نہ کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا: جو وہ جانتی ہوں یا انہوں نے دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا: (حالانکہ وہ سوکن تھیں) یارسول اللہ! میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں یعنی بن سنے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: زینب رضی اللہ عنہا ہی ایک زوجہ تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی ازواج میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا: تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث دلیل ہے مالک، شافعی، احمد اور جمہور علما رحمہم اللہ کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے، اسی طرح عتق، وصیت اور قسمت میں۔ اور اس باب میں بہت احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں۔ ابوعبیدہ نے کہا: قرعہ پر تین پیغمبروں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا علیہما السلام اور محمد ﷺ نے۔ ابن منذر نے کہا: قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے. ابن منذر نے کہا: قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لے جانا اور دوسرے کو نہ لے جانا جائز نہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے، مالک رحمہ اللہ سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لے جائے۔ انتہٰی مختصراً۔ مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے۔ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جو حدیث صحیح ہو جائے تو وہ ہی میرا مذہب ہے۔

میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنہوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت ﴿تَوَلّٰى كِبْرَهٗ﴾ آیا ہے یعنی بانی مبانی اس تہمت کا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا: ''جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔''

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے اوپر تنگی نہیں کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ ﷺ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ ﷺ سے سچ کہہ دے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا: کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دشمنی سے نہیں کہا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) کیونکہ ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا ان کا حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشانی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور تشفی ضروری تھی۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے۔ یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے بعد ہی فوت گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ ہجری میں ہوا۔ اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے۔ البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں بار اسید بن حصیر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ ہجری میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے۔ اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہیٰ۔ پھر نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے بہت فائدے نکلے (۱) حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا (اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) (۲) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا (۳) قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بیوی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیویوں میں سے (۴) قضائے سفر مقیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا۔ (۵) سفر میں اپنی بیوی کا ساتھ لے جانا (۶) عورتوں کا ہودج میں سوار ہونا (۷) عورتوں کا جہاد میں جانا (۸) مردوں کا خدمت کرنا عورتوں کی سفر میں (۹) لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا (۱۰) عورت کا جائے ضروریہ کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا (۱۱) عورتوں کا سفر میں ہار پہننا (۱۲) جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے بات نہ کریں اگر محرم نہ ہوں (۱۳) کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے (۱۴) لشکر میں سے بعض کا پیچھے رہ جانا (۱۵) مدد کرنا اس کی جو رہ جائے (۱۶) حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا (۱۷) آپ پیدل چلنا عورتوں کو سوار کرنا (۱۸) انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر (۱۹) عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو (۲۰) حلف کرنا بغیر استحلاف کے (۲۱) بلا ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا (۲۲) اپنی بیوی سے نرمی اور حسن معاشرت (۲۳) کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا (۲۴) ہر مریض کا حال پوچھنا (۲۵) عورت کو ایک ساتھ لے کر نکلنا (۲۶) اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے (۲۷) اہل بدر کی فضیلت (۲۸) عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جائے (۲۹) تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا (۳۰) مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے (۳۱) دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بلا تعلق منع ہے (۳۲) امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے (۳۳) امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے (۳۴) صفوان بن معطل کی فضیلت (۳۵) سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت (۳۶) فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا (۳۷) توبہ کا قبول کرنا (۳۸) استشہاد کرنا آیات قرآنی سے (۳۹) پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا (۴۰) خوشخبری میں جلدی کرنا (۴۱) براءت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بنص قرآنی اگر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی پیغمبر کی زوجہ نے بدکاری نہیں کی ہے (۴۲) تجدید شکر بروقت تجدید نعمت کے (۴۳) فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (۴۴) صلۂ رحمی مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں (۴۵) عفو کرنا گنہگاروں سے (۴۶) صدقہ کا استحباب (۴۷) قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا (۴۸) ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت (۴۹) گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا (۵۰) دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور مداح تھے (۵۱) خطبہ شروع کرنا اما بعد سے (۵۲) خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے (۵۳) مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت (۵۴) متعصب کو برا کہنا: جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرفداری کرتے ہو۔ انتہیٰ مختصراً

(۷۰۲۱) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا برا جانتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ کی برائی کو۔ وہ کہتی تھیں: یہ شعر حسان کا ہے۔

فَإِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں: میرے باپ اور ماں اور میری عزت

وَوَاللّٰهِ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ إِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ أَيْضًا: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَفِيْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ ابْنِ إِبْرَاهِيْمَ: مُوْعِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ. وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: مُوْغِرِيْنَ قَالَ عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ: قُلْتُ لِعَبْدِالرَّزَّاقِ: مَا قَوْلُهُ مُوْغِرِيْنَ؟ قَالَ: الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ. [راجع: ٧٠٢٠]

یہ سب حضرت محمد ﷺ کی عزت کے لیے ڈھال ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ ﷺ کے مداح اور ثنا خواں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (قول اس کا جس سے تہمت لگائی جاتی تھی کہ) اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِيَ الَّذِيْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ أُنَاسٍ أَبَنُوْا أَهْلِيْ وَايْمُ اللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَأَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَادَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيْهِ: وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتِيْ فَسَأَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِيْنَهَا أَوْقَالَتْ: خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَسْقَطُوْا بِهِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا: ''اما بعد! مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں میں جنہوں نے تہمت لگائی میرے گھر والوں کو اللہ کی قسم! میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انہوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا'' اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا: اس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کھا لیتی ہے یا خمیر کھا لیتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ ﷺ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اس کو) وہ کہنے لگی: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسا جانتی ہوں جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو

تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰی قَطُّ. قَالَتْ عَائِشَةُ! وَقُتِلَ شَهِیْدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِیْهِ اَیْضًا مِّنَ الزِّیَادَةِ وَكَانَ الَّذِیْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَیِّ فَهُوَ الَّذِیْ كَانَ یَسْتَوْشِیْهِ وَیَجْمَعُهُ وَهُوَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ.

[بخاری: ٧٣٦٩ تعلیقاً، ٤٧٥٧؛ ترمذی: ٣١٨٠]

پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے۔ وہ بولا: سبحان اللہ اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ مرد اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبداللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالتا پھر اس کو اکٹھا کرتا اور وہی بانی مبانی تھا اور حمنہ (بنت جحش)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الرِّیْبَةِ.

باب: آپ کی لونڈی کی برأت اور عصمت کا بیان۔

(٧٠٢٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا كَانَ یُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِیٌّ فَاِذَا هُوَ فِیْ رَكِیٍّ یَتَبَرَّدُ فِیْهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ یَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَیْسَ لَهٗ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِیٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَالَهٗ ذَكَرٌ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ ﷺ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "جا اور اس شخص کی گردن مار۔" (شاید وہ منافق ہوگا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہوگا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے۔ دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل۔ اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا انہوں نے اس کو باہر نکالا۔ دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نہ مارا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو مجبوب ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اسکا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی سمجھے کہ آپ ﷺ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس واسطے انہوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ قتل نہ کیا جائے گا۔ پر آپ ﷺ نے قتل کا حکم دیا تا کہ اس کا حال کھل جائے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ انکا واضح ہو جائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَ اَحْكَامِهِمْ

منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

بَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَاَحْكَامِهِمْ.

باب: منافقوں کی خصلتوں اور ان کے احکام کے بیان میں۔

(٧٠٢٤) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيّ لِاَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهِ.

قَالَ زُهَيْرٌ: وَهِيَ فِيْ قِرَاءَةِ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ: لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ: كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ قَالَ: ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ: فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهُ: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ وَقَالَ: كَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ. [بخاری: ٤٩٠٠، ٤٩٠١، ٤٩٠٣، ٤٩٠٤؛ ترمذی: ٣٣١٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا: تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ ﷺ کے پاس سے۔

زہیر نے کہا: یہ قراءت ہے اس شخص کی جس نے من حوله پڑھا ہے (اور یہی قراءت مشہور ہے اور قراءت شاذ من حوله ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جائیں وہ لوگ جو آپ ﷺ کے گرد ہیں) اور عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ ﷺ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے پاس کہلا بھیجا اور پچھوایا اس سے۔ اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ بولا، اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ اتری، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے: ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾

گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی۔ زید نے کہا: وہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی موٹے تازے اور فربہ ہیں۔ اس حدیث سے زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

(٧٠٢٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

[بخاری: ١٢٧٠، ١٣٥٠، ٣٠٠٨، ٥٧٩٥؛ نسائی: ١٩٠٠، ١٩٠١، ٢٠١٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اکڑ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٢٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اُبَيّ بْنَ سَلُوْلَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيْصَهُ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُهُ عَلَى السَّبْعِيْنَ)) قَالَ: اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ﴾.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشے گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ منافق تھا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری: مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے۔ اور بعض نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کرتا دیا تھا اس لیے آپ ﷺ نے اس کو اپنا کرتا دے دیا تا کہ منافق کا احسان نہ رہے۔

(۷۰۲۸) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ.

[راجع: ۷۰۲۷]

عبیداللہ اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۲۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ وَقَالَ الْاٰخَرُ: يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾ الْاٰيَةَ. [بخاری: ۴۸۱۶، ۴۸۱۷، ۷۵۲۱؛ ترمذی: ۳۲۴۸]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا۔ ان کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دانائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا: کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا: اگر ہم پکاریں تو سنے گا، اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا: اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے تب بھی سنے گا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ﴾ آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

(۷۰۳۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ. [ترمذی: ۳۲۵۰]

عبداللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۷۰۳۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِّمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾. [النساء: ۸۸] [بخاری: ۱۸۸۴، ۴۰۵۰، ۴۵۸۹؛ ترمذی: ۳۰۲۸]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ ﷺ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقے ہو گئے، بعض کہنے لگے: ہم ان کو قتل کریں گے، اور بعض نے کہا: قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے۔'' آخر تک۔

(۷۰۳۲) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

[راجع: ۷۰۳۱]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۳۳) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنٰفِقِيْنَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کچھ منافق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ ﷺ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور

كَانَ اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَاَحَبُّوْا اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَنَزَلَتْ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَالَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾. [ال عمران:۱۸۸] [بخاری: ٤٥٦٧]

حضرت ﷺ کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ ﷺ لوٹ کر آتے تو آپ ﷺ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوئے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کیے جائیں ان کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے کہ وہ چھٹکارا پائیں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٤) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِّنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰى وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ؟ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ [ال عمران:۱۸۷] هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ [ال عمران:۱۸۸] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوْا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَاسَاَلَهُمْ عَنْهُ. [بخاری: ٤٥٦٨؛ ترمذی: ٣٠١٤]

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، مروان نے کہا: اپنے دربان رافع سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور کہہ: اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا، (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے؟ یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ﴾ آخر تک۔ پھر اس آیت کو پڑھا: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی۔ انہوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتا دی آپ ﷺ کو وہ بات جو آپ ﷺ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ ﷺ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کیے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ ﷺ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ تعالیٰ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٥) عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمَّارٍ: اَرَاَيْتُمْ صَنِيْعَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْشَيْئًا عَهِدَهٗ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَاعَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

قیس سے روایت ہے، میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ ﷺ نے اس باب میں کچھ فرمایا

شَيْئًا لَّمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فِيْ أَصْحَابِيْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيْهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيْهِمْ.

تھا۔عمار نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے'' (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ سمجھ لے گا (دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

(٧٠٣٦) عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوْهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَّمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِيْ أُمَّتِيْ)) قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أُرَاهُ قَالَ: ((فِيْ أُمَّتِيْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ أَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جائیں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں۔ آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا اتمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے مونڈھوں میں پیدا ہوگا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آئے گا (یعنی اس میں انگارا ہوگا جیسے چراغ رکھ دیا اللہ بچائے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٣٧) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِّلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

ابوالطفیل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ وہ بولا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے؟ لوگوں نے حذیفہ سے کہا: جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو۔ انہوں نے کہا: ہم کو خبر دی جاتی تھی (رسول اللہ ﷺ سے) کہ وہ (تیرے سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو اللہ اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی (کہ عقبہ کے

وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَاسَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِيْ حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَآءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ)) فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے (جب آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ ﷺ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

فائدہ۔ اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر ﷺ کے غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ ﷺ پر اچانک حملہ کریں اور آپ ﷺ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا۔ اسی وقت آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آئے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان راستہ ہے وہاں سے جائیں۔ سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ ﷺ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی۔ عمار آپ ﷺ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے۔ منافقوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے برے ارادہ کے ساتھ اچانک آپ ﷺ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہوگئی۔ حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سواریوں کے چہرے کو مارے۔ حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے چہروں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے، دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ اللہ کے دشمنو! منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ ﷺ پر کھل گیا، واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے۔ آپ ﷺ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیئے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے راز دار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں۔ اشارتاً اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے راز کا افشا ہے۔

(۷۰۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ)). قَالَ: فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)) فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا [لَهٗ] تَعَالَ يَسْتَغْفِرْلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِيْ صَاحِبُكُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ يَّنْشُدُ ضَالَّةً لَّهٗ.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے۔ جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے۔ پھر لوگوں کا تار بندھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہوگئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں۔“ ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا: چل رسول اللہ ﷺ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ وہ بولا: اللہ کی قسم! میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈھ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی۔ اور یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے آپ ﷺ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٠٣٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ اَوِ الْمَرَارِ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ جَآءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو ثنیۃ المرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔'' باقی حدیثِ مبارکہ گزر چکی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ وہ دیہاتی آیا جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِى النَّجَّارِ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتّٰى لَحِقَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: فَرَفَعُوْهُ قَالُوْا: هٰذَا كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَاُعْجِبُوْا بِهٖ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهُ فِيْهِمْ فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوْا فَحَفَرُوْا فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا فَتَرَكُوْهُ مَنْبُوْذًا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا رسول اللہ ﷺ کے لیے، پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا۔ انہوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے: یہ منشی تھا محمد ﷺ کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے۔ پھر تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔ انہوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا۔ صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے، پھر انہوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی چھوڑ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ قَدْ مَاتَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سفر سے آ رہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو زور کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہوا کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے۔'' جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٢) عَنْ اِيَاسٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَوْعُوْكًا فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِّنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ)) لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ.

ایاس نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے، انہوں نے کہا: ہم نے عیادت کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آ رہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا: اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر'' (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

(٧٠٤٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هٰذِهِ مَرَّةً)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ وہ دھوبی کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی۔ مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقی کرے۔

(٧٠٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ: ((تَكِرُّ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً)). [نسائي:٥٠٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان۔

(٧٠٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ عِنْدَ اللّٰهِ اقْرَءُوا ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا﴾)). [بخاري:٤٧٢٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آئے گا جو اللہ کے نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہ ہوگا۔'' یہ آیت پڑھو: ''ہم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن نہ رکھیں گے۔'' (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے۔ اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

(٧٠٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْيَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾. [بخاري: ٤٨١١، ٧٤١٤، ٧٥١٣؛ ترمذي: ٣٢٣٨، ٣٢٣٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ یا اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو ہلائے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے تعجب سے اور آپ ﷺ نے تصدیق کی اس عالم کے کلام کی پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ یعنی ''نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لائیں اور کیفیت کو اللہ کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں۔بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ ﷺ نے تعجب کیا اس کی بداعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے فقیہ اور سمجھدار صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ ﷺ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی۔اور جو آپ ﷺ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے:﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ آخر تک اس لیے کہ جیسے اصبع یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا۔پس ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا وہ کہہ دیا۔صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہٰذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے۔یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رحمہم اللہ کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے تیار ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔

(٧٠٤٧) عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ الْآيَةَ. [راجع:٧٠٤٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٨) عَنْ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَّالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾. [بخاری:٧٤١٥، ٧٤٥١]

علقمہ سے روایت ہے،عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں،عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت کھل گئے پھر فرمایا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾.

○ ○ ○ ○

(٧٠٤٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِهٖ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہنسے اس کی تصدیق کر کے تعجب سے۔

وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ تَصْدِيْقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ. [راجع:۷۰۴۸]

○ ○ ○ ○

(۷۰۵۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ؟)).

[بخاري: ٦٥١٩، ٧٣٨٢؛ ابن ماجه: ١٩٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟“

○ ○ ○ ○

(۷۰۵۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَطْوِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ هُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟)).

[بخاري: ٧٤١٣؛ ابو داود: ٤٧٣٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں غرور کرنے والے؟ پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لے گا (جو داہنے کے مثل ہے اور اسی واسطے دوسری حدیث میں ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں زور والے؟ کہاں ہیں بڑائی کرنے والے؟“

○ ○ ○ ○

(۷۰۵۲) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَأْخُذُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمٰوَاتِهِ وَأَرَضِيْهِ بِيَدِهِ فَيَقُوْلُ أَنَا اللّٰهُ)) وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَقُوْلُ: أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابن ماجه: ١٩٨، ٤٢٧٥]

عبیداللہ بن مقسم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں“ اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے۔ اور کھولتے تھے۔ میں بادشاہ ہوں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی۔ نہ اس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اس کی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہیٰ مع زیادہ۔

(۷۰۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ سَمٰوَاتِهِ وَأَرَضِيْهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھوں میں لے لے گا“ پھر بیان کیا حدیث کو اسی

بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوبَ.

[راجع: ٧٠٥٢]

طرح جیسے یعقوب نے بیان کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: آدم علیہ السلام اور مخلوقات کی پیدائش کا بیان۔

(٧٠٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِي فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَآبَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ علیہ السلام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں، سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: پیر کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پھل کیونکہ پھل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس باب میں بعض نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور بیج کی۔

حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر مخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے۔ کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا۔ اس مدت میں زمین میں جن بستے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جمعہ کو آدم علیہ السلام پیدا ہوئے شاید آدم علیہ السلام بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ان کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی۔

عَنْ حَجَّاجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

حجاج سے اسی حدیث کی طرح مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب: مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت والے دن زمین کی حالت کا بیان۔

(٧٠٥٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَآءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ اکٹھے کیے جائیں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا۔'' (یعنی کوئی عمارت

لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ)). [بخاري:٦٥٢١]

جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گی صاف چٹیل میدان ہو جائے گا۔)

(٧٠٥٦) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ﴾ [ابراهيم:٤٨] فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). [ترمذي: ٣١٢١؛ ابن ماجه: ٤٢٧٩]

ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن بدل جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے۔ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پل صراط پر ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

باب: اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں۔

(٧٠٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَؤُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِّأَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَأَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَ لَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَّنُوْنٌ قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ((ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا)). [بخاري:٦٥٢٠]

ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو الٹتا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔'' پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دے رحمان تم پر ابوالقاسم! کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں بتلا۔'' وہ بولا: زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا: میں تم سے کہوں ان کا سالن کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' وہ بولا: ان کا سالن بالام اور نون ہو گا۔ صحابہ ؓ نے پوچھا: بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا: بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے آٹا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

(٧٠٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ)). [بخاري:٣٩٤١]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو۔'' (یعنی دس عالم یہودی متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

بَابُ سُؤَالِ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوْحِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ﴾.

باب: نبی کریم ﷺ سے یہودیوں کا روح کے متعلق سوال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان روح کے بارے میں۔

(٧٠٥٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالُوْا: مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ؟ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ فَقَالُوْا: سَلُوْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الرُّوْحِ قَالَ: فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ قَالَ: فَقُمْتُ مَكَانِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا۝﴾.

[بخاري: ١٢٥، ٤٧٢١، ٧٢٩٧، ٧٤٥٦، ٧٤٦٢؛ ترمذي: ٣١٤١]

عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، ایک کھیت میں آپ ﷺ ایک لکڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ان سے پوچھو روح کے متعلق۔ دوسرے نے کہا: تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔ پھر انہوں نے کہا: پوچھو، آخر کچھ لوگ ان میں سے اٹھے آپ ﷺ کی طرف اور پوچھا: روح کیا ہے؟ آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ کھڑا ہو رہا جب وحی اتر چکی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا﴾ یعنی ”پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیئے گئے علم مگر تھوڑا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ- مازری رحمہ اللہ نے کہا: روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں کتابیں لکھی ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا: روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقلانی نے کہا: وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں ہے اور بعض نے کہا: روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضائے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعض نے کہا: روح کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور جمہور کہتے ہیں: روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعض نے کہا: روح خون ہے اور آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ ﷺ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں کی اس لیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ ﷺ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے تا کہ وہ ایمان لائیں آپ ﷺ کی نبوت پر۔

مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے ہوئے ہیں جیسے پہاڑوں پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا ٹکڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام مغز ہے۔ اس ٹکڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب زچہ کے پیٹ میں بچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا نشتر گہرا پھرا دیتے ہیں تا کہ اس ٹکڑے تک اتر جائے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٠٦٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ

عبداللہ ؓ سے روایت ہے، کہ میں مدینہ کی ایک کھیتی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا۔ باقی حدیث حفص کی حدیث کی طرح

حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنَ یُوْنُسَ وَمَا اُوْتُوْا مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ .

[راجع:۷۰۵۹]

ہے۔البتہ وکیع کی حدیث میں اِلَّا قَلِیْلًا ہے اور عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وَمَا اُوْتُوا ہے۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۶۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ نَخْلٍ یَتَوَكَّأُ عَلٰی عَسِیْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِیْ رِوَایَتِهٖ: وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۶۲) عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كَانَ لِیْ عَلَی الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَیْنٌ فَاَتَیْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِیْ: لَنْ اَقْضِیَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهٗ: اِنِّیْ لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ: وَاِنِّیْ لَمَبْعُوْثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِیْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ وَكِیْعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ اِلٰی قَوْلِهٖ ﴿وَیَاْتِیْنَ فَرْدًا﴾.

[بخاری: ۲۰۹۱، ۲۲۷۵، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵؛ ترمذی: ۳۱۶۲]

خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر تقاضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جائے گا۔ میں نے کہا: میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جائے پھر اٹھے۔ وہ بولا: میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا، اولاد ملے گی تب یہ آیت اتری: ﴿اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا: مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۶۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ وَكِیْعٍ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ: كُنْتُ قَیْنًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَیْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ.

اعمش نے اسی سند کے ساتھ وکیع کی روایت کی طرح بیان کیا۔ اس میں یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود ہیں ان کو عذاب نہیں کروں گا۔

(۷۰۶۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: یا اللہ! اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ أَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [الانفال: ٣٣، ٣٤]﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. [بخاری: ٤٦٤٨، ٤٦٤٩]

عذاب بھیج، اس وقت یہ آیت اتری: ''اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں، جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں، اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: معاذ اللہ! مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اترنے کا ڈر ہے۔ ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان اللہ سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ گرجا میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں، اللہ ان کو ہدایت دے۔

بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى﴾.

باب: آیت ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾ کا شان نزول۔

(٧٠٦٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُوْجَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيْلَ: نَعَمْ فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَّأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ أَوْلَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ: فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا هُوَ يَنْكِصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: مَالَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَّأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْدَنَا مِنِّيْ لَا خْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوجہل نے کہا: کیا محمد ﷺ اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ ابوجہل نے کہا: قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں ان کو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اس ارادہ سے کہ آپ ﷺ کی گردن روندے (کھندے) لوگوں نے دیکھا کہ اچانک ابوجہل الٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا: میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد ﷺ کے بیچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضوا چک لیتے۔''

قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا نَدْرِيْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى ○ أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ○ إِنَّ إِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ○ أَرَأَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ○ عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ○ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ○ أَوْ أَمَرَ

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں، آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانا ہے۔ کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ! جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا

بِالتَّقْوٰى○ اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى○﴾ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ ﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى○ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ○ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ○ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ [العلق: ٦-١٩] زَادَ عُبَيْدُاللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: وَاَمَرَهٗ بِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى: فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ يَعْنِيْ قَوْمَهٗ.

ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر یہ باز نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلائیں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ ماننا۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)

○ ○ ○ ○

بَابُ الدُّخَانِ.

باب: دھوئیں کے بیان میں۔

(٧٠٦٦) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوْسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ، اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ ﷺ: ﴿قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾ [ص: ٨٦] اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّارَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ)) قَالَ: فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرَاهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ

مسروق سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا: اے عبدالرحمٰن! ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے: اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کے لیے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہٗ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: کہہ تو اے محمد ﷺ! میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا: ''یا اللہ! ان پر سات برس کا قحط بھیج، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔'' آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا، یہاں تک انہوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے، اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا: اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا، تمہاری قوم تو تباہ ہوگئی، ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے

اللّٰہَ لَھُمْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [الدخان:١٠، ١١] اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ﴾ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ؟ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان:١٦] فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ . [بخاری: ١٠٠٧، ١٠٢٠، ٤٦٩٣، ٤٨٠٩، ٤٧٧٤، ٤٨٢١، ٤٨٢٢، ٤٨٢٣، ٤٨٢٤؛ ترمذی: ٣٢٥٤]

کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے۔ تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ تو یہ اس واعظ کی جہالت تھی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لزام سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے: ﴿فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا﴾ یعنی عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز بدر ہوا اور وہی بطشہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو: ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ میں مذکور ہے، یہ بھی حضرت ﷺ کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

(٧٠٦٧) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: جَآءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ: تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ﴾ قَالَ: يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَّمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ

مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ وہ اس آیت: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ......﴾ کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہوگا کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا ہے، وہ وہی بات کہے اور جو نہ جانتا ہو تو چاہیے کہ وہ کہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ اعلم۔ ان قریشیوں نے جب نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف قحط پڑنے کی دعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں پر قحط اور مصیبت و تنگی آئی تھی۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی آسمان کی طرف نظر کرتا تو اپنے اور آسمان کے درمیان اپنی مصیبت کی وجہ سے دھواں دیکھتا تھا اور یہاں تک

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ: ((لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾. [الدخان:١٥] قَالَ: فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ: عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [الدخان:١٠، ١١] ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان:١٦] قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. [راجع:٧٠٦٦]

کہ انہوں نے ہڈیوں کو کھایا۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مضر قبیلہ کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ پس بے شک وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے مضر کے لیے بڑی جرأت کی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اللہ سے اُن کے لیے دُعا مانگی تو اللہ ربّ العزت نے ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ......﴾ ہم چند دنوں کے لیے عذاب روکنے والے ہیں لیکن تم پھر وہی کام سرانجام دو گے۔ کہتے ہیں پس ان پر بارش برسائی گئی۔ پس جب وہ خوشحال ہو گئے تو پھر وہ اسی بدعقیدگی کی طرف لوٹ گئے جس پر پہلے سے قائم تھے تو اللہ رب العزت نے یہ آیات: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي﴾ نازل کی ترجمہ گزر چکا ہے۔ پکڑ بدر کے دن ہوئی۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ. [بخاری:٤٧٦٧، ٤٨٢٠، ٤٨٢٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں: دخان، لزام، روم، بطشہ اور قمر (یعنی شق قمر)۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٦٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٧٠٦٨]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٧٠) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ﴾ [السجدة:٢١] قَالَ: مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ۔ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ أَوِ الدُّخَانِ۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے۔ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں، روم، بطشہ، دخان۔ اور شعبہ کو شک ہے، بطشہ کہا یا دخان۔

○ ○ ○ ○

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ.

باب: شق القمر کا بیان۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: شق القمر ہمارے پیغمبر ﷺ کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اس کو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ زجاج نے کہا: اس کا انکار کیا ہے بعض مبتدعہ نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا کیونکہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن۔ اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مکہ والوں کی کیا خصوصیت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہوں گے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اس وقت چاند کا خیال شاذ و نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خالص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ اور ملکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جوان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ)

(۷۰۷۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِشْهَدُوْا)). [بخاری: ۳٦۳٦، ۳۸٦۹، ۳۸۷۱، ٤۸٦٤، ٤۸٦۵؛ ترمذی: ۳۲۸۵، ۳۲۸٦]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، چاند پھٹا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”گواہ رہو۔“

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَآءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهٗ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْهَدُوْا)). [راجع: ۷۰۷۱]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گواہ رہو۔“

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)). [راجع: ۷۰۷۱]

اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ. [ترمذی: ۲۱۸۲، ۳۲۸۸]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۵) عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: ((اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا)). [راجع: ۷۰۷٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ. [بخاری: ۳٦۳۷، ٤۸٦۷]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی نشانی چاہی آپ ﷺ نے ان کو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ. [ترمذی: ۳۲۸٦]

انس رضی اللہ عنہ شیبان کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۰۷۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ... دو ٹکڑے ہو ... رسول اللہ ﷺ کے زمانے

فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي دَاوُدَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاری: ٤٨٦٨]

ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ٣٦٣٨، ٣٨٧٠، ٤٨٦٦]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْكُفَّارِ.

باب: کافروں کا بیان۔

(٧٠٨٠) عَنْ اَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلَى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)).

[بخاری: ٦٠٩٩، ٧٣٧٨]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجود یہ کہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے) اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے۔“

فائدہ: صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

خدائے راست مسلم بزرگواری وحلم

کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد

(٧٠٨١) عَنْ اَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ اِلَّا قَوْلَهُ: ((وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ)) فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ. [راجع:٧٠٨٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٨٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلَى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ لَهُ نِدًّا وَّيَجْعَلُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيْهِمْ وَيُعْطِيْهِمْ)). [راجع:٧٠٨٠]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی تکلیف دہ باتوں کو سن کر ان پر صبر کرنے والا نہیں ہے۔ کافر اللہ کے لیے ہمسر بناتے ہیں اور اس کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ اس کے باوجود انہیں رزق اور عافیت اور دوسری چیزیں عطا کرتا ہے۔“

بَابُ طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا.

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان۔

(٧٠٨٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا: لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا: جس کو سب سے ہلکا عذاب ہو گا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دیکر اپنے کو

وَمَا فِيهَا اَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَدْ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ۔ اَحْسِبُهٗ قَالَ۔: وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ))۔

[بخاری: ٣٣٣٤، ٦٥٥٧]

عذاب سے چھڑاتا۔ وہ بولے گا: ہاں! پروردگار فرمائے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے آسان بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرنا، میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ! شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشا نہ جائے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابدالآباد جہنم میں رہے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٠٨٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ: ((وَلَا اُدْخِلُكَ النَّارَ)) فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ. [راجع: ٧٠٨٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں آخری فقرہ مذکور نہیں ہے ((ولا ادخلك النار))۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٨٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ: قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ)). [بخاری: ٦٥٣٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہوتا کیا تو اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑاتا۔ وہ بولے گا: ہاں، پھر اس سے کہا جائے گا: تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا۔“ (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)۔

(٧٠٨٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ: كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَاهُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ)). [بخاری: ٦٥٣٨]

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ ”اس سے کہا جائے گا: تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان چیز کا سوال ہوا تھا۔“

بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ.

باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہوگا۔

(٧٠٨٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) قَالَ قَتَادَةُ: بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا.

[بخاری: ٤٧٦٠، ٦٥٢٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلائے قیامت کے دن۔“ قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا: بے شک اے ہمارے رب! تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ کون سی بات ہے، ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں۔

بَابُ صَبْغِ اَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ.

باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان۔

(٧٠٨٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَاابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَارَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَبِّ! مَا مَرَّبِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)).

[نسائی:٣١٦٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لایا جائے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے وہ شخص جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا تو وہ کہے گا اللہ کی قسم! کبھی نہیں اے میرے رب! اور اہل جنت سے لایا جائے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تکلیف میں رہا تو جنت میں ایک بار غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا اے آدم کے بیٹے! تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر شدت اور رنج بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جائے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملے گا۔

(٧٠٨٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيَجْزِيْ بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا قَضَا عَلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا۔ اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت ہو گی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس کا وہ بدلہ دیا جائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے: علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اس نے اللہ کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناتا ملانا، صدقہ، آزادی، ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٠٩٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ حَدَّثَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ)).

جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔"

○ ○ ○ ○

(٧٠٩١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا.

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ.

باب: مومن اور کافر کی مثال۔

(٧٠٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ)). [ترمذي:٢٨٦٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے۔ اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹا جائے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے، اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے۔ یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو اللہ کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے۔

(٧٠٩٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيْلُهُ ((تُفِيْئُهُ)). [راجع:٧٠٩٢]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٩٤) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيْجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيْئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)). [بخاري:٥٦٤٣]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہو ہوا اس کو جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جاتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٧٠٩٥) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے، ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت

وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونُ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً)).

آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنے اس تنے پر کھڑا رہتا ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے۔''

(٧٠٩٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ: ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ)) كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ. [راجع:٧٠٩٤]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ البتہ محمود نے بشر سے اپنی روایت میں کہا: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا ہے جیسا کہ زہیر نے کہا۔

○ ○ ○ ○

(٧٠٩٧) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى: ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ)). [راجع:٧٠٩٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ.

باب: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔

(٧٠٩٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَاهِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَاهِيَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَ: هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا . [بخاري:٦١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے، وہی مثال ہے مسلمان کی، تو مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے؟'' لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' عبداللہ نے کہا: پھر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب۔

(٧٠٩٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ: ((أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے: ''مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مؤمن کی مثال ہے۔'' لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں

يَذْكُرُوْنَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأُلْقِيَ فِيْ نَفْسِيْ أَوْرُوْعِيَ أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

[بخاری: ٦١، ٢٢٠٩، ٥٤٤٤، ٥٤٤٨]

سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٠٠) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:٧٠٩٩]

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا مدینہ تک، میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں۔ وہ نرم ہوتا ہے) پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

(٧١٠١) عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٧٠٩٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ شِبْهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا)). قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ: وَتُؤْتِيْ [أُكُلَهَا] وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِيْ أَيْضًا: وَلَا تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُوْلَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: لَأَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [بخاری: ٤٦٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا: امام مسلم نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ أُكُلَهَا (بغیر لا کے) لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا وَلَا تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ اور کوئی آفت نہیں پہنچتی۔ وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

فائدہ: ابراہیم بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شاید یوں کہا وَتُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا: وَلَا تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی وَتُؤْتِيْ أُكُلَهَا الگ ہے۔ لا اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ دار رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام آتی ہیں ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے، مومنوں کے لیے۔ اور بعض نے کہا: وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح، یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعض نے کہا: وہ جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم نووی رحمہ اللہ مختصراً۔

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيْشِ.

باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں۔

(٧١٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)). [ترمذي:١٩٣٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان ان کو بھڑکا دے گا۔“ (آپس میں لڑا دے گا)۔

(٧١٠٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٧١٠٣]

اعمش سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

(٧١٠٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے۔“ (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکائے)۔

(٧١٠٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَجِيْءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی، فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرا دی اس میں اور اس کی جورو (بیوی) میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا

اَنْتَ)).

قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ فَيَلْتَزِمُهُ.[بخاری: ٥٦٧٣]

ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔'' اعمش نے کہا: اس کو چمٹا لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ بیوی اور خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں: ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا۔ دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی، تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جائے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تحفة الاخیار)

(٧١٠٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٠٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ)) قَالُوْا: وَاِيَّاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ ﷺ شیطان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائے نیکی کے۔''

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کا ہمزاد شیطان آپ ﷺ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم، دل اور زبان میں۔

(٧١٠٩) عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: ((وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١١٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَآءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا عَائِشَةُ! اَغِرْتِ؟)) فَقُلْتُ: وَمَالِيْ لَايَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ؟)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَمَعِيَ شَيْطٰنٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے نکلے رات کو، ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ ﷺ اور کسی زوجہ کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ ﷺ آئے اور میرا حال دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟'' میں نے کہا: مجھے کیا ہوا جو میری سی زوجہ (کم عمر، خوب صورت) کو آپ ﷺ ایسے خاوند پر رشک نہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا؟'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے

قُلْتُ: وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: وَمَعَكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّيْ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ حَتّٰى أَسْلَمَ)).

ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتی کہ میں سلامت رہتا ہوں۔"

فائدہ: اب سوائے نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ ﷺ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم[1] تھے۔

[1] یعنی تبلیغ احکام میں آپ ﷺ معصوم تھے۔

بَابٌ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے۔

(٧١١١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی تم میں سے نجات نہ پائے گا اپنے عمل کی وجہ سے۔" ایک شخص بولا: یا رسول اللہ اور آپ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں بھی نہیں مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔"

فائدہ: یعنی نہ افراط کرو نہ تفریط۔ عبادت کرو، اچھے اعمال کرو، لیکن اعتدال سے، جس قدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف، بلکہ ہر تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا، آخرت اس کی بادشاہت میں ہے وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جائے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جائے یہ فضل ہوگا۔ اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جائے پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جائے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں لے جائے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان حدیثوں کے معارض نہیں اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت میں جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا۔ انتھٰی ماقال النووی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ جل شانہ پر کسی بندہ کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چوں و چرا کی مجال ہے خواہ نبی ہوں ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے جب پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر ﷺ کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں لے جا سکے بقول شخصے: پیر خود در ماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

(٧١١٢) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَةٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جائے'' لوگوں نے عرض کیا: اور نہ آپ یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

(٧١١٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُّنْجِيْهِ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ)).

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهٖ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَرَحْمَةٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔'' ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا: ''اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔''

○ ○ ○ ○

(٧١١٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُّنْجِيْهِ عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَدَارَكَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ)). [بخاري:٥٦٧٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١١٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ؟ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو، یعنی اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو، افراط، تفریط، غلو، اور تعصب نہ کرو۔''

يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)).

○ ○ ○ ○

(٧١١٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ.

جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

(٧١١٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

اعمش سے دوسندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧١٢٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ وَزَادَ: ((وَأَبْشِرُوْا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

(٧١٢١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جائے یا جہنم سے بچائے)۔

(٧١٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنَّهُ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ)) قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ)). [بخاری: ٦٤٦٤، ٦٤٦٧]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا''۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔''

(٧١٢٣) عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَأَبْشِرُوْا)). [راجع: ٧١٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِكْثَارِ الْأَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ.

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا۔

(٧١٢٤) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَكَلَّفُ هٰذَا؟ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ: ((أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟)). [بخاری: ١١٣٠، ٤٨٣٦، ٦٤٧١؛ ترمذی: ٤١٢؛ نسائی: ١٦٤٣؛ ابن ماجہ: ١٤١٩]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سوجھ گئے۔ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں یعنی اس مغفرت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ اللہ کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے۔

(٧١٢٥) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ: ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ؟)).

[راجع: ٧١٢٤]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اتنا قیام فرمایا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تحقیق! اللہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں اپنے ربّ عزوجل کا شکر گزار بندہ نہ بنوں“

○ ○ ○ ○

(٧١٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى قَامَ حَتّٰى تَفَطَّرَتْ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟))

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ.

باب: وعظ میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان۔

(٧١٢٧) عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّبِنَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنِّيْ اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ عَلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

[بخاری: ٦٨، ٦٤١١؛ ترمذی: ٢٨٥٥]

شقیق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے ان کا انتظار کرتے ہوئے، اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی نکلے، ہم نے اس کو کہا: عبداللہ کو ہماری اطلاع کر، پس وہ گیا پھر نکلے عبداللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ ﷺ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے سنیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٢٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُوْ بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيْقٍ

مذکورہ بالا حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ. [راجع:۷۱۲۷]

○ ○ ○ ○

(۷۱۲۹) عَنْ شَقِيْقٍ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! إِنَّا نُحِبُّ حَدِيْثَكَ وَنَشْتَهِيْهِ وَلَوَدِدْنَا أَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُنِيْ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ أُمِلَّكُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [بخاری: ۷۰]

ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سناتے۔ایک شخص بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سنایا کرو۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے اس واسطے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ.

باب: جنت کی صفات کا بیان۔

(٧١٣٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)). [ترمذی: ٢٥٥٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔''

فائدہ: یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھائے وہ ان میں جائے گا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں مواظبت عبادات کی، صبر ان کی مشقتوں پر، غصہ روکنا، عفو، حلم، صدقہ، جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خوری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، غیبت، جھوٹ، کھیل کود، وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جائیں یا دل کو سخت کردیں یا عبادات سے غافل کردیں۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٧١٣١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧١٣٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ)) مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [٣٢/ السجده:١٧].

[بخاری: ٣٢٤٤، ٤٧٧٩؛ ترمذی: ٣١٩٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام۔ یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٣٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمْ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں ان کو چھوڑ و جو اللہ نے تم کو بتلایا۔'' (یعنی جو

اللّٰهُ عَلَيْهِ)).

نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۱۳٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾.

[بخاری: ٤٧٧٩ تعليقاً؛ ابن ماجه: ٤٣٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔''

○ ○ ○ ○

(۷۱۳۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷛ يَقُوْلُ: شَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ: ((فِيْهَا مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾.

[۳۲/ السجده: ۱۷، ۱٦]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے جنت کا حال بیان کیا، یہاں تک کہ بے انتہا تعریف کی، پھر آخر میں فرمایا: ''جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔'' پھر اس آیت کو پڑھا ''جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا۔

(۷۱۳٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

[ترمذی: ۲۵۲۳]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے۔'' (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۳۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اتنا زیادہ

((لَا يَقْطَعُهَا)).

ہے، کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

(۷۱۳۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔''

(۷۱۳۹) قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَّا يَقْطَعُهَا)).
[بخاری: ٦٥٥٢، ٦٥٥٣]

ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھ سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا.

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا۔

(۷۱٤۰) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَّضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَالَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ؟ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا)) . [بخاری: ٦٥٤٩، ٧٥١٨؛ ترمذی: ٢٥٥٥]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیو! سو وہ کہیں گے: اے رب! ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرمائے گا: تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے: ہم کیسے راضی نہ ہوں گے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے: اے رب! اس سے عمدہ کونسی چیز ہے۔ پروردگار فرمائے گا: میں نے تم پر اپنی رضا مندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: سبحان اللہ! مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام نعمتیں قربان ہیں۔

بَابُ تَرَائِي اَهْلِ الْجَنَّةِ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَآءِ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔

(٧١٤١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَآءِ)).

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں۔“ (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہوں گے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

(٧١٤٢) قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: ((كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ)).

ابو حازم نے کہا: میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی۔ انہوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: ”جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔“

(٧١٤٣) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ.

ابو حازم دونوں سندوں کے ساتھ حدیث یعقوب کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٧١٤٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَآءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ)). [بخاری: ٣٢٥٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا اور دور ہو آسمان کے کنارے پر پورب میں یا پچھم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا فرق ہو گا۔“ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا انہوں نے پیغمبروں کو۔“

بَابٌ فِيْمَنْ يَوَدُّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

باب: ان لوگوں کے بیان میں کہ جنہیں اپنے گھر اور مال کے بدلے میں نبی ﷺ کا دیدار پیارا ہو گا۔

(٧١٤٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہوں گے۔ جو میرے بعد پیدا ہوں گے، ان میں سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش! اپنے گھر والوں اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لے۔“

بَابٌ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُوْنَ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَالْجَمَالِ.

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور حسن و جمال کا بیان۔

(٧١٤٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ اِلٰى اَهْلِيهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ اَهْلُوهُمْ: وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کریں گے، پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو مشک اور زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا سو ان کا حسن اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آئیں گے اپنے گھر والوں کی طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سو ان سے انکے گھر والے کہیں گے: اللہ کی قسم! تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وہ جواب دیں گے کہ اللہ کی قسم! تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔“

بَابُ اَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ.

باب: اس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کی رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

(٧١٤٧) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: اِمَّا تَفَاخَرُوا وَاِمَّا تَذَاكَرُوا: الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ؟ فَقَالَ: اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَلَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلٰى اَضْوَاءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ)).

محمد سے روایت ہے، لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ابو القاسم یعنی رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ”البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی بن بیوی کے نہ ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی رحمہ اللہ نے کہا: ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہوں گی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدمی کی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی ان کے سوا ہوں گی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی محقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہوئیں وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی علاوہ اس کے حضرت حوا میں وہ صفات تھیں جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

(٧١٤٨) عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ؟ فَسَاَلُوا اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ

محمد بن سیرین سے روایت ہے، عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: انہوں نے کہا: ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

○ ○ ○ ○

(٧١٤٩) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی اَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَةً لَّا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفِلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْکُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِیْنُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ اٰدَمَ ﷺ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَآءِ)). [بخاری:٣٣٢٧؛ ابن ماجه:٤٣٣٣]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر جو گروہ ان کے بعد جائے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے نہ ناک سنکیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی بیویاں حوریں ہوں گی بڑی آنکھوں والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہوں گی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٥٠) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی اَشَدِّ نَجْمٍ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبْزُقُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْکُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی طُوْلِ اَبِیْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا)).

قَالَ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ: عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ: عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ. [ابن ماجه: ٤٣٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِیْ صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِیْحِهِمْ فِیْهَا بُکْرَةً وَّعَشِیًّا.

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح وشام کی تسبیحات کا بیان۔

(٧١٥١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے۔ اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف ہوگا نہ

فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا اٰنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِّنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا)).

بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۵۲) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ)) قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). [ابو داود:۴۷۴۱]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جنت کے لوگ کھائیں گے، اور پئیں گے، نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے، نہ ناک سنکیں گے۔“ لوگوں نے عرض کیا: پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آئے گا، اس میں مشک کی خوشبو ہوگی، (پس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہوجائے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمدللہ) کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔“

فائدہ۔ یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھائیں گے اور پئیں گے اور تمام مزے اٹھائیں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہوں گی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

(۷۱۵۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((كَرَشْحِ الْمِسْكِ)). [راجع:۷۱۵۲]

اعمش سے اس سند کے ساتھ كَرَشْحِ الْمِسْكِ تک روایت نقل کی گئی ہے۔

(۷۱۵۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). قَالَ: وَفِيْ حَدِيْثِ حَجَّاجٍ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

((طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ)).

○ ○ ○ ○

(٧١٥٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَيُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَنُوْدُوْا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾.

باب: جنت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی۔

(٧١٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جنت میں جائے گا چین کرے گا بغیر غم کے رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گلیں گے نہ اس کی جوانی مٹے گی۔“ (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھا نہ ہوگا)۔

(٧١٥٧) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا)) فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنُوْدُوْا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾. [٧/ الأعراف:٤٣] [ترمذی: ٣٢٤٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان بنے رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہو گے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیئے جائیں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے۔“

فائدہ: یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کر دے گا تاکہ ان کو کوئی اندیشہ نہ رہے۔

بَابٌ فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا مِنَ الْأَهْلِيْنَ.

باب: جنتیوں کی بیویوں اور ان کے خیموں کی شان کا بیان۔

(٧١٥٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا أَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ

عبداللہ بن قیس یعنی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ میل تک ہوگی اس میں اس مومن کی بیویاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا پھر ایک، دوسرے کو نہ

فَلَا يَرٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). [بخاري: ٣٢٤٣، ٤٨٧٩؛ ترمذي: ٢٥٢٨ تعليقاً]

دیکھے گا۔'' (بوجہ کشادگی کے)۔

○ ○ ○ ○

(٧١٥٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ)). [راجع:٧١٥٨]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مومن ان پر دورہ کرے گا۔'' (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)۔

(٧١٦٠) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ)). [راجع:٧١٥٨]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیمہ ایک موتی ہوگا جس کی لمبائی اور اونچائی بھی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں مسلمان کی بیویاں ہوں گی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔'' (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کی نہروں کا دنیا میں ہونے کا بیان۔

(٧١٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان اور جیحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہیں۔ یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے، اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں، ان دونوں میں جیحان بڑی ہے۔ اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے۔ غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے۔ حازمی نے کہا: سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا: سیحان اور جیحان دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں۔ ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور۔ تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جائے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جائے گا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلی ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے۔ انتہیٰ۔

بَابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے۔

(٧١٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں کچھ لوگ جائیں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی نرم اور ضعیف اللہ کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

(٧١٦٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ بِهِ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ: فَذَهَبَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ: فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ: فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ)).

[بخاري: ٣٣٢٦، ٦٢٢٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر۔ ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب ان کو بنا چکا تو فرمایا: جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔ حضرت آدم گئے اور کہا: السلام علیکم فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام علیك ورحمة اللہ تو ورحمة اللہ بڑھایا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا لمبا۔“ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے۔ اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم علیہ السلام ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیوں کے قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیك السلام ورحمة اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفة الاخیار)

بَابُ جَهَنَّمَ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا.

باب: جہنم کا بیان اللہ ہم کو اس سے بچائے۔

(٧١٦٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔“ (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں

يَجُرُّوْنَهَا)). [ترمذی:٢٥٧٣]

گے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

(٧١٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں سے ستر حصے گرمی ہے۔“ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٦٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قَالَ. قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ((هٰذَا حَجَرٌ رُّمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جارہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا۔“ (معاذ اللہ! جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٦٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((هٰذَا وَقَعَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ویسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ”وہ پتھر نیچے گرا تم نے اس کا دھماکہ سنا۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٦٩) عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى عُنُقِهِ)).

سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”بعض کو ٹخنوں تک آگ پکڑ لے گی اور بعض کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کو گردن تک۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٧٠) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بعض کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر بند تک بعض کو ہنسلی تک۔“

مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ)).

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۱) عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ ((حُجْزَتِهٖ۔ حَقْوَيْهِ)).

سعید رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔اس میں بجائے حُجْزَتِهٖ کے حَقْوَيْهِ ہے۔(حَقْوَيْهِ بھی وہی ازار باندھنے کی جگہ)۔

بَابُ النَّارِ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُوْنَ وَالْجَنَّةِ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَآءُ.

باب: اس بات کے بیان میں کے دوزخ میں ظالم ومتکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور ومسکین داخل ہوں گے۔

(۷۱۷۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِيَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ: يَدْخُلُنِيَ الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهٖ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَرُبَّمَا قَالَ: اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔دوزخ نے کہا: مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آئیں گے اور جنت نے کہا: مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آئیں گے۔اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھر دی جاؤ گی۔''

○ ○ ○ ○

(۷۱۷۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ: اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ: اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهٗ عَلَيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ نے بحث کی۔دوزخ نے کہا: مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو متکبر اور زور والے ہیں اور جنت نے کہا: مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آئیں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں۔(یعنی اکثر یہی لوگ ہوں گے) تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت سے: تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھر دی جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہو گی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔وہ کہے گی: بس بس تب بھر جائے گی اور ایک پر ایک سمٹ جائے گی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔اور اوپر گزر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں۔ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لائیں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لائق ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے) دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے۔ اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں: قدم سے مراد متقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگے سے اللہ تعالیٰ نے تیار کیے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے۔ اور دوسری روایت میں امام مسلم کی رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنی ظاہری کو، اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا۔ کیا خوب ہوتا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو انہوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ اللہ تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کردی گئیں نہ وہ جنتا ہے، نہ جنا گیا ہے، نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے، نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے۔ اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا یا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تنزیہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا، چڑھنا، ہنسنا، دیکھنا، سننا، تعجب کرنا، بیٹھنا، آواز دینا، بات کرنا، آنا، جانا، ہاتھ، آنکھ، پاؤں، منہ، قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف ﷭ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

(٧١٧٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِی الزِّنَادِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٧٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِیْ لَا يَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهٗ تَقُوْلُ: قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)).

[بخاری: ٤٨٥٠]

○ ○ ○ ○

(٧١٧٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ((وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧١٧٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ)). [بخاری: ٦٦٦١؛ ترمذی: ٣٢٧٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی: اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟ (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا، بڑی برکت والا، بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی: بس! بس! تیری عزت کی قسم اور ایک میں ایک سمٹ جائے گی۔"

(٧١٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شَيْبَانَ.

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧١٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)). [بخاری: ٧٣٨٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے؟ یہاں تک پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جائے گی اور کہنے لگے گی: بس: بس: قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں دلیل ہے اہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جائیں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جائیں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بے حد ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ انتہٰی۔

(٧١٨٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِّمَّا يَشَآءُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔"

(٧١٨١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ- زَادَ اَبُوْكُرَيْبٍ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ- وَاتَّفَقَا فِيْ بَاقِي الْحَدِيْثِ- فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ؟ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ: خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْقُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [۱۹/ مريم: ۳۹] وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا.

[بخاری: ٤٧٣٠؛ ترمذی: ٣١٥٦]

کے دن موت کو لائیں گے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرا دیں گے، پھر کہا جائے گا: اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھائیں گے، اور اس کو دیکھیں گے، اور کہیں گے؟ ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر کہا جائے گا: اے دوزخ والو! تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھائیں گے اور دیکھیں گے، اور کہیں گے: ہاں ہم پہچانتے ہیں، یہ موت ہے، پھر حکم ہوگا وہ مینڈھا ذبح کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے جنت والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''اور ڈرا ان کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔'' آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف۔ (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧١٨٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيْلَ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ!)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا: وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا. [راجع: ٧١٨١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ)).

[بخاری: ٦٥٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جائے گا پھر پکارنے والا ان کے بیچ کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے جنت والو! موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! موت نہیں ہے ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٧١٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، وَيَا اَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ)). [بخاری:٦٥٤٨]

جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٨٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ- اَوْنَابُ الْكَافِرِ- مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر کا دانت یا اس کی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔“

فائدہ: یہ اس واسطے ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٧١٨٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَرْفَعُهٗ قَالَ: ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)). وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيْعِيُّ: ((فِي النَّارِ)). [بخاری:٦٥٥٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٨٧) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)). [بخاری:٤٩١٨، ٦٠٧١، ٦٦٥٧؛ ترمذی:٢٦٠٥؛ ابن ماجہ:٤١١٦]

حارثہ بن وہب سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ۔“ لوگوں نے کہا: بتلایئے۔ فرمایا: ”ہر ناتواں لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالے اللہ کے بھروسے پر البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے۔“ اور پھر فرمایا: ”کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ والے؟“ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر جھگڑالو، بڑے پیٹ والا، مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور۔“

(٧١٨٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ)). [راجع:٧١٨٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧١٨٩) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور، چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے والا گھمنڈ والا ہے۔

عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ))۔ [راجع:۷۱۸۷]

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ))۔ [راجع:٦٦٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے، پریشان حالت میں دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے۔'' (یعنی اللہ کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۱۹۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِیْ عَقَرَهَا فَقَالَ: ((﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِیْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ: ((اِلٰى مَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهُ؟))۔ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ: ((جَلْدَ الْاَمَةِ)) وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ: ((جَلْدَ الْعَبْدِ۔ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِیْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))۔ [بخاری: ۳۳۷۷، ٤٩٤٢، ٥٢٠٤، ٦٠٤٢؛ ترمذی: ۳۳٤۳؛ ابن ماجه: ۱۹۸۳]

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اٹھا اس قوم میں سے بڑا بدبخت۔ اٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر، مفسد، خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا۔ جیسے ابوزمعہ ہے۔'' پھر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا: ''کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلائے۔'' (تو شام کو محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا: ''کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے۔'' (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیِّ ابْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِیْ كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ))۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا جو بنی کعب (ان لوگوں) کا باپ تھا (یعنی جد اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔'' (دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے سائبہ کو نکالا تھا۔ سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۱۹۳) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اِنَّ الْبَحِيْرَةَ الَّتِیْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْتَلِبُهَا اَحَدٌ

سعید بن مسیب کہتے تھے: بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ دوھنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے، تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوھ سکتا۔ اور سائبہ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس

مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِیْ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)). [بخاری:٤٦٢٣]

پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے سائبہ اسی نے نکالا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعض کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

(٧١٩٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)).

[راجع:٥٥٨٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیل کے دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے پر بھی ننگی ہیں (یا اللہ تعالیٰ کا ان پر احسان ہے مگر وہ شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے راستہ سے بہکانے والیاں، خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں، مٹکاتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی اونٹوں کے کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے، وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔“ (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول وہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧١٩٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِیْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧١٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَتِهِ فِیْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے۔

اَذْنَابِ الْبَقَرِ)).

○ ○ ○ ○

بَابُ فَنَآءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

باب: دنیا کے فنا اور حشر کا بیان۔

(۷۱۹۷) عَنْ مُسْتَوْرِدٍ رضی اللہ عنہ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ- وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ- فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ [اَحَدُكُمْ] بِمَ تَرْجِعُ؟))

وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ وَفِيْ حَدِيْثِهِ اَيْضًا قَالَ: وَاَشَارَ اِسْمٰعِيْلُ بِالْاِبْهَامِ. [ترمذی: ۲۳۲۳؛ ابن ماجه: ۴۱۰۸]

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور یحییٰ نے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے۔'' (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَائِشَةُ! الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ)). [بخاری: ۶۵۲۷؛ نسائی: ۲۰۸۳؛ ابن ماجه: ۴۲۷۶]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''قیامت کے دن لوگ حشر کیے جائیں گے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بن ختنہ کیے ہوئے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک، دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا۔'' (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۱۹۹) عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((غُرْلًا)).

[راجع: ۷۱۹۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ: يَخْطُبُ. [بخاری: ۶۵۲۴، ۶۵۲۵، نسائی: ۲۰۸۰]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پاپیادہ، ننگے پاؤں، ننگے بدن، بن ختنہ۔'' (جیسے پیدا ہوئے تھے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾)) [المائدة: ۱۱۸، ۱۱۷] قَالَ: ((فَيُقَالُ لِيْ! اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ)). وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَّمُعَاذٍ: ((فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ)). [بخاری: ۳۳۴۹، ۳۴۴۷، ۴۶۲۵، ۴۶۲۶، ۴۷۴۰، ۶۵۲۶؛ ترمذی: ۲۴۲۳، ۳۱۶۷؛ نسائی: ۲۰۸۱، ۲۰۸۶]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا: ''اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کیے جاؤ گے ننگے پاؤں، بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو! سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائیں جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جائے گا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا: اے مالک میرے! یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا تم نہیں جانتے انہوں نے کیا کچھ کیا تمہارے بعد۔ تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے) اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔''

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا: وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تین گروہوں پر اکٹھے کیے جائیں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعض خوش ہوں گے، بعض ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہوں گے۔ تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ اسی طرح جب دوپہر کو سوئیں گے تب بھی آگ

[بخاري: ٦٥٢٢؛ نسائي: ٢٠٨٤]

ٹھہر جائے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی۔'' (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جائے گی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَعَانَنَا اللّٰهُ عَلٰى أَهْوَالِهِ.

باب: قیامت کے دن کا بیان اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے۔

(٧٢٠٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ قَالَ: حَتّٰى يَقُوْمَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى أَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: ﴿يَقُوْمُ النَّاسُ﴾ لَمْ يَذْكُرْ ﴿يَوْمَ﴾.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں، ''جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے۔ بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ: ((حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ)).

[بخاري: ٤٩٣٨، ٦٥٣١؛ ترمذي: ٢٤٢٢، ٢٤٢٢م، ٣٣٣٠، ٣٣٣٦؛ ابن ماجه: ٤٢٧٨]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢٠٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ بَاعًا وَاِنَّهٗ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى اٰذَانِهِمْ)) يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پسینہ قیامت کے دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جائے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔'' شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

(٧٢٠٦) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ)).

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ! مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ؟ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ! قَالَ: ((فَيَكُوْنُ النَّاسُ

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جائے گا۔'' (سلیم بن عامر نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے؟ یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں) تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے، کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک، کسی کو پسینہ کی لگام ہو

عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) . قَالَ: وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ . [ترمذی:٢٤٢١]

گی۔" اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہوئے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صدہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جائیں۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہوں گے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے۔ باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو تو وہ فراغت سے رہتے ہوں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

بَابُ صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ.

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان۔

(٧٢٠٧) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ ((اَلَا! اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِّمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَّاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَّا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ: رَبِّ! اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً فَقَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ: وَاَهْلُ

عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا: "آگاہ رہو! میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے، اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے، گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو، جیسے سائبہ، وصیلہ، بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (یا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعض نے کہا: مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا

الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ: ذُوْ سُلْطٰنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَمُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. قَالَ: ـ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ ـ وَاِنْ دَقَّ ـ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ))وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ ((وَالشِّنْظِيْرُ: الْفَحَّاشُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ غَسَّانَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((وَاَنْفِقْ فَسَيُنْفَقَ عَلَيْكَ)).

کہ تجھ کو آزماؤں صبر استقامت میں کافروں کی ایذا پر اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا، (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے، کون کافر رہتا ہے، کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا۔ (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلا دینے کا (یعنی ان کے قتل کا) میں نے عرض کیا: اے رب! وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کی طرح اس کو ٹکڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو نکال دے جیسے انہوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جائے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کہنا نہ مانیں۔ اور جنت والے تین شخص ہیں: ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے، سچا ہے، نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرے وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرے جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں: ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چرائے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ ﷺ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنی گالیاں بکنے والا، فحش کہنے والا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۰۸) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۰۹) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ شُعْبَةُ عَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

○ ○ ○ ○

(٧٢١٠) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)) وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا)). فَقُلْتُ: فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهٖ اِلَّا وَلِيْدَتُهُمْ يَطَؤُهَا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابوعبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابوعبداللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا وہاں کوئی نہ ملتی اس کو مگر گھر والوں کی لونڈی اسی سے جماع کرتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

باب: مردے کو اس کا ٹھکانہ بتلائے جانے اور قبر کے عذاب کا بیان۔

(٧٢١١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاري: ١٣٧٩؛ نسائي: ٢٠٧١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹھکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سے اور جو دوزخ والوں میں سے ہے تو دوزخ والوں میں سے پھر کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ اس طرف قیامت کے دن۔“

○ ○ ○ ○

(٧٢١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانہ صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے: یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں تو قیامت کے دن بھیجا جائے گا۔“

(٧٢١٣) عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْهِ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: بَیْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَآئِطٍ لِبَنِی النَّجَّارِ عَلٰی بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَکَادَتْ تُلْقِیْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ۔ قَالَ: کَذَا کَانَ یَقُوْلُ الْجُرَیْرِیُّ۔ فَقَالَ: ((مَنْ یَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ: ((فَمَتٰی مَاتَ هٰؤُلَآءِ؟)) قَالَ: مَا تُوْا فِی الْاِشْرَاكِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِهَا فَلَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَا فَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِیْ اَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) فَقَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں، بلکہ زید بن ثابت سے سنی، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ ﷺ کو گرا دے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں۔'' ایک شخص بولا: میں جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کب مرے؟ وہ بولا: شرک کے زمانہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں، پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔'' بعد اس کے آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔'' لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔'' لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔'' لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔'' لوگوں نے کہا: پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی دجال کے فتنہ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا﴾ اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جز میں حیات کا پیدا ہونا۔ اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ ﷺ کا سننا اس عذاب کو اور مردوں کا سننا اپنے دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الجنائز میں اس کے متعلق بہت سی باتیں گزر چکیں اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج، معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جزو پر، بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبداللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس میں خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں: اعادہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا یا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں، اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) بدن کے اجزاء میں سے کسی جزو میں حیات کا اعادہ کرے اگر چہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور بٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سوجاتا ہے، اس کو لذت ہوتی ہے، رنج ہوتا ہے، اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہوا اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ کو وحی سناتے تھے مگر اوروں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا بٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جائے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھالیں۔ اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے، اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جائے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیاداروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی میں قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف، سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنی تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اس کا بٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھا جائیں یا مچھلیاں نگل جائیں اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آئے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جیسے انبیاء علیہم السلام اور صالحین اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ۔

(٧٢١٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دے۔''

(٧٢١٥) عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: ((يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا)).

[بخاري: ١٣٧٥؛ نسائي: ٢٠٥٨]

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ ﷺ نے ایک آواز سنی تو فرمایا: ''یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢١٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟)) قَالَ: ((فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ)) قَالَ: ((فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ نَبِيُّ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ والے پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں: تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد ﷺ کے باب میں اور آپ ﷺ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جائے) مومن کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)).
قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ. [نسائی:۲۰۴۹]

نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔'' قتادہ نے کہا: انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

فائدہ: پوری حدیث اور کتابوں میں ہے۔ مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے: پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر، دوسرے کا نکیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے، تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے۔

(۷۲۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا)).
[بخاری: ۱۳۷۴؛ ابوداود: ۳۲۳۱، ۴۷۵۲؛ نسائی: ۲۰۴۸، ۲۰۵۰]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس جاتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

(۷۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع:۷۲۱۷]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اس مردے کو دفنانے والے لوگ جب واپس جاتے ہیں تو یہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۷۲۱۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ: ((نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج﴾)) [۱۴/ ابراهيم:۲۷] [بخاری:۱۳۶۹، ۴۶۹۹؛ ابوداؤد: ۴۷۵۰؛ ترمذی: ۳۱۲۰؛ نسائی: ۲۰۵۶؛ ابن ماجه: ۴۲۶۹]

براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے۔ میت سے پوچھا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے کہ قائم رکھتا ہے ایمان والوں کو پکی بات پر۔'' آخر تک۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۲۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ [١٤/ ابراهيم: ٢٧]
قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. [نسائی:٢٠٥٥]

○ ○ ○ ○

(٧٢٢١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ: ((وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى رَبِّهِ [عَزَّوَجَلَّ] ثُمَّ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ: ((وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ۔ قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا۔ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوْا بِهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهِ هٰكَذَا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: (یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا) ''جب ایمان دار کی روح بدن سے نکلتی ہے تو اس کے آگے دو فرشتے آتے ہیں، اس کو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہیں۔'' حماد نے کہا: (جو حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہیں: (یعنی فرشتے) ''کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا، پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔'' (وہیں رکھو) ''اور کافر کی جب روح نکلتی ہے۔ حماد نے کہا: (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا، آسمان والے کہتے ہیں: کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی پھر حکم ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی سجین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ ﷺ اوڑھے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَ يْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَاٰهُ غَيْرِيْ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ: اَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ: سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ الْبَدْرِ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: تم چاند نہیں دیکھتے۔ دیکھو یہ چاند ہے۔ ان کو دکھلائی نہ دیا۔ وہ کہنے لگے: مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہوگا) اور میں اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر انہوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا۔ وہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ چاہے تو کل کے دن فلاں یہاں

شَآءَ اللّٰهُ)) قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاُوا الْحُدُوْدَ الَّتِیْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوْا فِیْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِمْ فَقَالَ: ((یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا)) قَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! کَیْفَ تُکَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا؟ قَالَ: ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا)). [نسائی:۲۰۷۳]

گرے گا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دیکر بھیجا، جو حدیں آپ ﷺ نے بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہٹے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ ﷺ نے بیان کر دیا تھا) پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک دوسرے کے اوپر۔ رسول اللہ ﷺ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا: "اے فلاں فلاں کے بیٹے! اور اے فلاں فلاں کے بیٹے! جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔" (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے) یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ان بدنوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے، (وہ کیا سنیں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: "میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں۔ اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام مازری رحمہ اللہ نے کہا: بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعویٰ کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر سے (جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے۔ یہ کلام ہے نووی رحمہ اللہ کا۔

(۷۲۲۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلٰی بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَیْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: ((یَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ! یَا اُمَیَّةَ بْنَ خَلَفٍ! یَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِیْعَةَ! یَا شَیْبَةَ ابْنَ رَبِیْعَةَ! اَلَیْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَکُمْ رَبُّکُمْ حَقًّا؟ فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ یَسْمَعُوْا وَاَنّٰی یُجِیْبُوْا وَقَدْ جَیَّفُوْا؟ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰکِنَّهُمْ لَا یَقْدِرُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا)) ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِیْ قَلِیْبِ بَدْرٍ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا: "اے ابو جہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ! کیا تم نے پایا جو اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں؟ یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ البتہ یہ اور بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔" پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

(٧٢٢٤) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ. [بخاری: ٣٩٧٦؛ ابوداود: ٢٦٩٥؛ ترمذی: ١٥٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ کافروں پر غالب ہوئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نعشیں ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِثْبَاتِ الْحِسَابِ.

باب: حساب کا بیان۔

(٧٢٢٥) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حُوْسِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ)) فَقُلْتُ: أَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ فَقَالَ: ((لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عُذِّبَ)). [بخاری: ٤٩٣٩، ٦٥٣٧؛ ترمذی: ٣٣٣٧]

ام المومنین حضرت عائشہ ﷝ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔'' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: پھر قریب حساب کیا جائے گا آسانی سے اور لوٹ جائے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیونکہ حساب کی رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے۔ ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے! ہم حساب کے لائق کہاں ہیں؟ ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوائے تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

(٧٢٢٦) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایوب اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(٧٢٢٧) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ قَالَ: ((ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ)). [بخاری: ٤٩٣٩ تعليقاً، ٦٥٣٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٢٨) عَنْ عَائِشَةَ ﷞ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ يُوْنُسَ. [بخاری: ٤٩٣٩، ٦٥٣٦، ٦٥٣٧، ٦٥٣٧ تعليقاً؛ ترمذی: ٢٤٢٦، ٣٣٣٧]

ام المومنین حضرت عائشہ ﷝ سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ.

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا۔

(٧٢٢٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: ((لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ)).

[ابوداود: ٣١١٣؛ ابن ماجه: ٤١٦٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ کی وفات سے تین روز پہلے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر۔'' (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٣٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٧٢٢٩]

اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے

○ ○ ○ ○

(٧٢٣١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ: ((لَايَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ])). [راجع: ٧٢٢٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ)). [ابن ماجه: ٤٢٣٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا۔'' (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٣٣) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ.

[راجع: ٧٢٣٢]

اعمش سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں انھوں نے عن النبی ﷺ کہا ہے اور سَمِعْتُ نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ)). [بخاري: ٧١٠٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں) پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اٹھیں گے۔'' (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ لیکن آخرت میں ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

بَابُ اقْتِرَابِ الْفِتَنِ وَفَتْحِ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ .

باب: فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج وماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں۔

(٧٢٣٥) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ: ((نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)).

[بخاري: ٣٣٤٦، ٣٥٩٨، ٧٠٥٩، ٧١٣٥؛ ترمذي: ٢١٨٧؛ ابن ماجه: ٣٩٥٣]

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نیند سے جاگے اور فرمایا: ”لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے، آج یاجوج وماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی۔“ اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جب برائی زیادہ ہوگی۔“ (یعنی فسق وفجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوْا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوْا: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ . [راجع:٧٢٣٥]

اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو ان میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

(٧٢٣٧) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا

ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے ڈرے ہوئے، آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا۔ فرماتے تھے: ”لا الہ الا اللہ خیر تک جیسے اوپر گزرا۔“

اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)).

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ. [راجع:٧٢٣٥]

ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٣٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ)) وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ.

[بخاري: ٣٣٤٧، ٧١٣٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج یاجوج وماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا۔'' (یعنی اتنا سوراخ اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے۔ (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا۔ شاید یہ حدیث پہلے کی ہو۔ اور زینب رضی اللہ عنہا کی بعد میں اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ تحدید۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ.

باب: بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر دھنسائے جانے کے بیان میں۔

(٧٢٤٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى نِيَّتِهِ)) قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

[ابو داؤد: ٤٢٨٩]

عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے، حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان دونوں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جائے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جانکر) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔'' ابو جعفر نے کہا: مراد مدینہ کا میدان ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبداللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابو الولید کتانی نے کہا: یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ ہجری میں، انہوں نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبدالبر نے استیعاب میں [illegible]

(٧٢٤١) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ: اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ: بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِيْنَةِ.

[راجع: ٧٢٤٠]

عبدالعزیز بن رفیع سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں ابوجعفر سے ملا اور میں نے کہا: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابوجعفر نے کہا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم وہ مدینہ کا میدان ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٢) عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[نسائی: ٢٨٧٩]

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جائے اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جائیں گے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا۔ مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جوان کا حال بیان کریگا۔'' ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٣) عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ ـ يَعْنِي الْكَعْبَةَ ـ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَّلَا عَدَدٌ وَّلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)). قَالَ يُوْسُفُ: وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيْرُوْنَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: اَمَ وَاللّٰهِ مَاهُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْجَيْشَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ.

[راجع: ٧٢٤٢]

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ (راوی نے نام نہیں لیا مراد حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) نہ ان کا شمار بہت ہوگا، نہ سامان ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔'' یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا: وہ لشکر نہیں ہے، اللہ کی قسم جس کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دھنس جائے گا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: عَبِثَ رَسُوْلُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ

اللهِ ﷺ فِيْ مَنَامِهِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ! صَنَعْتَ شَيْئًافِيْ مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: ((الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ: ((نَعَمْ فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًاوَاحِدًا وَيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ)).

نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ لے گا خانہ کعبہ کی جب وہ بیداء میں پہنچیں گے (بیداء صاف میدان) تو دھنس جائیں گے۔“ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔ان میں ایسے لوگ ہوں گے جو قصداً آئے ہوں گے اور جو مجبوری سے آئے ہوں گے اور مسافر ہوں گے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھائے گا۔“ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

باب: فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٤٥) عَنْ اُسَامَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ اِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)).

[بخاري: ١٨٧٨، ٢٤٦٧، ٣٥٩٧، ٧٠٦٠]

اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا: ”تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔ میں تمھارے گھروں میں فتنہ کی جگہ اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو۔“ (یعنی بہت ہوں گے بوندوں کی طرح، مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمودار ہوئے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٤٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٧٢٤٥]

زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٤٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ فِيْهَا مَلْجَاً فَلْيَعُذْ بِهِ)). [بخاري: ٣٦٠١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، جو اس کو جھانکے گا تو اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پائے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آ جائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت ﷺ کے بعد ظاہر ہوئے، جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ یعنی اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تھی۔ (تحفۃ الاخیار) نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث اور اس حدیث کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حصین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنی چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنی چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

(٧٢٤٨) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ: ((مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ)).

نوفل بن معاویہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت ہے، اور اس میں اتنا زیادہ ہے، کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جائے تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔"

(٧٢٤٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيُقْظَانِ وَالْيُقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ)). [بخاري: ٧٠٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے، پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پائے تو پناہ لے۔" (اس فتنہ سے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٠) عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ فِيْ اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيْثًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا! ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ [فِيْهَا] وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا! فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ: ((يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ

عثمان شحام سے روایت ہے، میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا: تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے ابو بکرہ سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک کئی فتنے ہوں گے خبردار ہو! کئی فتنے ہوں گے۔ بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ خبردار رہو! جب فتنے اور فساد اتریں یا واقع ہوں تو جس کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جائے۔" ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! جس کے اونٹ نہ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین، وہ کیا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنی تلوار اٹھائے اور پتھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جتنی ہو سکے، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا

النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ إِلٰى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ أَوْيَجِيْئُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: ((يَبُوْءُ بِإِثْمِهٖ وَإِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)).

[ابوداؤد:٤٢٥٦]

دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا، الٰہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! بتائیے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گروہوں میں سے ایک میں لے جائیں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آئے اور مجھ کو قتل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ حضرت ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہوں گے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا، اس واسطے حضرت ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی۔ اکثر حضرت ﷺ کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمرو اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٢٥١) عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِحَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ إِلٰى آخِرِهٖ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ: ((إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَابَعْدَهٗ.

[راجع:٧٢٥٠]

ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ وکیع کی حدیث آپ کے ارشاد: ''اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو۔'' تک ہے آگے مذکور نہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا.

باب: دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں۔

(٧٢٥٢) عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ أَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ يَا أَحْنَفُ! قَالَ: قُلْتُ: أُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ: فَقَالَ لِيْ يَا أَحْنَفُ! ارْجِعْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قَالَ: فَقُلْتُ: أَوْقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((إِنَّهٗ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ)).

احنف بن قیس سے روایت ہے، میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ میں مجھ سے ابوبکرہ ملے، کہنے لگے: تم کہاں جاتے ہو اے احنف! میں نے کہا: میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوٹ جاؤ اے احنف! کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جائے دونوں جہنمی ہیں''۔ میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! قاتل تو جہنم جائے گا لیکن مقتول کیوں جہنم میں جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔''

[بخاری: ٣١، ٦٨٧٥، ٧٠٨٣؛ ابوداؤد: ٤٢٦٨،

٤٢١٩؛ نسائی: ٤١٣٣ ، ٤١٣٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر کبھی ان کو بدلہ ملے گا اور کبھی اللہ عزوجل معاف کر دے گا اہل حق کا یہی مذہب ہے۔ اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو قتال ہوئے وہ وعید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا اس لیے کہ وہ مجتہد تھے ان کی نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق سمجھتا تھا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے۔

(٧٢٥٣) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ)).

[راجع: ٧٢٥٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٤) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ.

[راجع: ٧٢٥٢]

اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٥) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا)).

[بخاری: ٧٠٨٣ تعليقاً؛ نسائی: ٤١٢٧ ، ٤١٢٨؛ ابن ماجه: ٣٩٦٥]

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ)). [بخاری: ٣٦٠٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔“ (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے واسطے لڑتے ہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٥٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ہرج بہت ہوگا۔“ لوگوں نے عرض کیا: ”ہرج کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”قتل، قتل۔“ (یعنی خون

قَالَ: ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ)).

بہت ہوں گے)

بَابُ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.

باب: اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا بیان۔

(٧٢٥٨) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَامُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْقَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). [ابوداؤد: ٤٢٥٢؛ ترمذي: ٢١٧٦؛ ابن ماجه: ٣٩٥٢]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے لپیٹ لیا میرے لیے زمین کو (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے اور ان کی جڑ کٹ جائے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جائیں) میرے پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی حکم دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا نہ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جڑ کاٹ دے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے مگر ان کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے، جیسا حضرت ﷺ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ آج تک کبھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گو اکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خیوا، کاشغر وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب، روم، مصر، سوڈان، مغرب، زنجبار، ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں اور وہ وعدہ بھی پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

(٧٢٥٩) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ. [راجع:٧٢٥٨]

(٧٢٦٠) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ: ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ ﷺ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے، اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں، اس کو قبول نہیں کیا۔''

(٧٢٦١) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ ﷺ گزرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری۔

بَابُ إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ.

باب: قیام قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں۔

(٧٢٦٢) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ كَانَ يَقُولُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَالِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: ((مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا

ابو ادریس خولانی سے روایت ہے، حذیفہ کہتے تھے اللہ کی قسم! میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنہ کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ شمار کرتے تھے فتنوں کا، ''تین ان سے ایسے ہیں جو قریب قریب کچھ نہ چھوڑیں گے اور بعض ان میں سے گرمی کی آندھیوں کی طرح ہیں بعض ان میں چھوٹے ہیں، بعض بڑے ہیں۔'' حذیفہ نے کہا: تو اس مجلس میں جتنے لوگ تھے، وہ سب گزر گئے ایک میں باقی ہوں

صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

(اس وجہ سے اب مجھ سے زیادہ کوئی فتنوں کا جاننے والا باقی نہ رہا)

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٣) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذَالِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَّسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ.

[بخاری: ٦٦٠٤؛ ابو داؤد: ٤٦٤٠]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی، اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی، مگر اس کو بیان کر دیا، پھر یاد رکھا جس نے یاد رکھا، اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعض بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا۔ پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آ جاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جائے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٤) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلٰى قَوْلِهِ: وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

[راجع: ٧٢٦٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ جو بھول گیا تک اس کے بعد ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٦٥) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَامِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّيْ لَمْ أَسْأَلْهُ مَايُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.؟

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ہر ایک بات بتا دی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ ﷺ سے نہ پوچھا ہو، البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون سی چیز نکالے گی مدینہ سے۔

(٧٢٦٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٢٦٧) عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

ابو زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے، پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

بَابٌ فِي الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ.

باب: سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں۔

(٧٢٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ ؓ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ:؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أَنَا قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ:؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ: فَقُلْتُ: مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ: أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ: ذَالِكَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

قَالَ: فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ! سَلْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ.

[بخاری: ٥٢٥، ١٤٣٥، ١٨٩٥، ٣٥٨٦، ٧٠٩٦؛ ترمذی: ٢٢٥٨؛ ابن ماجه: ٣٩٥٥]

حذیفہ ؓ سے روایت ہے، ہم حضرت عمر ؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں۔ میں نے کہا: مجھ کو یاد ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ ﷺ نے کیا فرمایا۔ میں نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں، مال، جان، اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ، نماز، صدقہ، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا۔) میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا یا کھل جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں وہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر ؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا: ہم لوگوں نے حذیفہ ؓ سے کہا: کیا حضرت عمر ؓ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے۔ اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی۔ جو لغو نہ تھی شقیق نے کہا: ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے؟ ہم نے مسروق سے کہا: تم پوچھو۔ انہوں نے حذیفہ سے پوچھا۔ حذیفہ نے کہا: وہ دروازہ حضرت عمر ؓ کی ذات تھی۔

فائدہ۔ اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر ؓ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امنڈ نے لگا اور آپس میں کئی لڑائیوں کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر ؓ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذات بابرکات پشت پناہ تھی مسلمانوں کی اور رعب تھا کافروں پر، روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی۔ ؓ۔

(٧٢٦٩) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ. [راجع:٧٢٦٨]

اس سند سے بھی مذکورہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٠) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ . [راجع:٧٢٦٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧١) عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ جُنْدُبٌ: جِئْتُ يَوْمَ الْجُرْعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ: لَتُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ: ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ! قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! إِنَّهُ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ: بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ: مَا هٰذَا الْغَضَبُ؟ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ .

محمد سے روایت ہے، جندب نے کہا: میں یوم الجرعہ (یعنی جس دن جرعہ میں فساد ہونے کو تھا۔ جرعہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا: آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! خون نہ ہوں گے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور خون ہوں گے۔ وہ بولا اللہ کی قسم! ہرگز خون نہ ہوں گے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی رسول اللہ ﷺ سے، جو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا: تو برا ساتھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا: اس غصے سے کیا فائدہ؟ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہوں گے تو میں کیوں خلاف کرتا۔ سبحان اللہ! ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث معلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں نادم نہیں ہوتے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ .

باب: دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ: كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ أَكُوْنُ أَنَا الَّذِيْ أَنْجُوْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا، لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جائیں گے اور ہر شخص یہ کہے گا (اپنے دل میں) شاید بچ جاؤں۔“ (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ! دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں

ہوتی)۔ (عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٧٣) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِيْ: إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے، البتہ سہیل کی اس سند میں یہ اضافہ ہے کہ میرے والد نے کہا: اگر تو اسے دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٢٧٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). [بخاری: ٧١١٩؛ ابوداؤد: ٤٣١٣؛ ترمذی: ٢٥٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). [راجع: ٧٢٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔ پس جو بھی اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَّعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ: أَجَلْ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ: مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ: فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ)). قَالَ أَبُوْ كَامِلٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: قَالَ: وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ.

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے، میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا۔ انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کی فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے: اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جائیں گے۔ آخر لڑیں گے تو فیصدی ننانوے آدمی مارے جائیں گے۔'' ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں، میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٧٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب و دینار کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔ اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے۔'' پھر

بَدَأْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ)) شَهِدَ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ. [ابوداؤد: ۳۰۳۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۴ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا، رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جائے گا یا عجم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعض نے کہا: وہ مرتد ہو جائیں گے تو زکوۃ نہ دیں گے اور بعض نے کہا: وہاں کے کافر جو جزیہ دیتے تھے قوی ہو کر جزیہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا: تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہو جائے گا اور سمٹ کر مدینہ میں آ جائے گا۔

بَابٌ فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَخُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَنُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

باب: قسطنطنیہ کی فتح، خروج دجال اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول کے بیان میں۔

(۷۲۷۸) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَّيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ إِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ أَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذَالِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَآءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ إِذْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یا دابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب) پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دنوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے: تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے جورولڑکے پکڑے اور لونڈی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں اللہ کی قسم ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے۔ پھر لڑائی ہوگی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جائے گا وہ سب شہیدوں میں افضل ہوں گے۔ اللہ کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی فتنے اور بلا میں نہ پڑیں گے پھر وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں میں لٹکا دیا ہوگا۔ اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں میں آن پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ

فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهٗ فِي حَرْبَتِهٖ)).

ہو گی۔ جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہو گی اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گھل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو دکھلائے گا عیسیٰ علیہ السلام کی برچھی میں۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ جب صفیں باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے: تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے، ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنے مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ﴾ ''اے ایمان والو! مت بناؤ یہود اور نصاریٰ! کو اپنا دوست۔ بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور جو کوئی تم میں سے انکی دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے۔'' پھر جو کوئی مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر، ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے۔ ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

بَابُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ .

باب: قیامِ قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں۔

(۱/۲۷۹) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ اَنَّهٗ قَالَ: عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو: اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ .

مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے روبرو کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔'' (یعنی ہنود اور مسلمانوں سے) عمرو نے کہا: دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستورد نے کہا: میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا: اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصلتیں ہیں: وہ مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

فائدہ۔ اور ان کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی خصلتوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور انکی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور زائد ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے قابل اعتبار ہیں۔ مسلمان، نصاریٰ مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی حکومت ہے۔

(۷۲۸۰) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ: مَاهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُوْلُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: قُلْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [قَالَ] فَقَالَ عَمْرٌو: لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَّاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسٰكِيْنِهِمْ وَلِضُعَفَآئِهِمْ .

مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔'' یہ خبر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ اس نے مستورد سے کہا: یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا: میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے۔ عمرو نے کہا: اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

فائدہ: جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں۔ اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنی چاہیے مصیبت کے وقت صبر، شکر اور استقلال لازم ہے۔

بَابُ اِقْبَالِ الرُّوْمِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ .

باب: خروج دجال کے وقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں۔

(۷۲۸۱) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٰى اِلَّا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ! جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَايُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَّلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَّجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ: الرُّوْمَ تَعْنِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمْ

یسیر بن جابر سے روایت ہے، ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا، جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے، انہوں نے کہا: قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی۔ (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا: دشمن (نصاریٰ) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے۔ میں نے کہا: دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں اور اس وقت سخت لڑائی شروع ہوگی۔ مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے۔

اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَاتَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ؟ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ)). قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ.

(یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کے آئیں گے) پھر دونوں فرقے لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی، کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے) دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے، جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جائے گا اور لڑائی رہے گی، یہاں تک کہ رات ہو جائے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا، جو لشکر آگے بڑھا تھا وہ فنا ہو جائیگا۔ پھر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے مرنے یا غالب ہونیکی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی، پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی۔ کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جائے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو گنتی میں سو ہوں گے، ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ننانوے ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جائے گا) ایسی حالت میں کونسی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جائے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے انکے بال بچوں میں آ گیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہوں گے اور دس سواروں کو طلائے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئی قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہوں گے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد مر جائیں گے۔ یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ ہوگی۔

(٧٢٨٢) عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَهَبَّتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٢٨٣) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا فِيْ بَيْتِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ: فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

اُسیر بن جابر سے روایت ہے، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا۔ اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنْ فُتُوْحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ.

باب: خروج دجال سے پہلے مسلمانوں کی فتوحات ہونے کے بیان میں۔

(٧٢٨٤) عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ قَالَ: فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ: قَالَتْ لِيْ نَفْسِيْ: ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِيْ يَدِيْ قَالَ: ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ)). قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ! لَانُرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ.

[ابن ماجه: ٤٠٩١]

نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں، تو آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس، وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے تھے۔ میرے دل نے کہا: تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا رہ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ ﷺ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا: شاید آپ ﷺ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ ﷺ کو ناگوار گزرے) پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے تم عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ اس کو فتح کر دے گا، پھر فارس سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ (یہ حدیث آپ ﷺ کا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا: اے جابر بن عمرو! ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائے گا۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ .

باب: ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی۔

(۷۲۸۵) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: ((مَاتَذْكُرُونَ؟)) قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ: ((إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ . [ابوداؤد: ٤٣١١؛ ترمذی: ٢١٨٣-٢١٨٣آ، ٢١٨٣ب، ٣١٨٣ج ٣١٨٣د؛ ابن ماجه: ٤٠٤١، ٤٠٥٥]

حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا باتیں کرتے تھے۔'' ہم نے کہا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے۔'' پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا، اور زمین کے جانور کا، اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا، اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنی زمین دھنسنا، ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں، اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائی گی (محشر شام کی زمین ہے)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے: مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جائے گا اور مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جائے گی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اس کا بیان گزرا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انکار بھی گزرا۔ انہوں نے کہا: یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہے گا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہوں۔ انتہی۔

اور ذکر کیا زمین کے جانور کا۔ یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ﴾ مفسرین نے کہا: یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اس میں سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن عاص رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی رحمہ اللہ) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکہ میں زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز لمبا، سر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے، سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا، ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلائے گا اور کہے گا: اس کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

(۷۲۸٦) عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ

ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک بالا خانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو جھانکا اور فرمایا:

مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ: ((مَا تَذْكُرُوْنَ؟)) قُلْنَا: السَّاعَةَ قَالَ: ((اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ اٰيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)).

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ مِثْلَ ذَالِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ اَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ: نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

[راجع:۷۲۸۵]

"تم کیا ذکر کر رہے ہو؟" ہم نے عرض کیا: قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی۔ ایک خسف (زمین کا دھنسنا) مشرق میں، دوسری خسف مغرب میں، تیسری خسف جزیرہ عرب میں، چوتھے دھواں، پانچویں دجال، چھٹے زمین کا جانور، ساتویں یاجوج و ماجوج، آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے، نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔" اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۸۷) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غُرْفَةٍ وَّنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: تَنْزِلُ مَعَهُمْ اِذَا نَزَلُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ: اَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ: نُزُوْلُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ: رِيْحٌ تُلْقِيْهِمْ فِي الْبَحْرِ. [راجع:۷۲۸۵]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ "وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔"

○ ○ ○ ○

(۷۲۸۸) عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ بِنَحْوِهٖ قَالَ: الْعَاشِرَةُ: نُزُوْلُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ. قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ. [راجع:۷۲۸۵]

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ.

باب: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں۔

(۷۲۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے گی ایک آگ حجاز کے ملک سے، روشن کر دے گی بصریٰ کے اونٹوں کی گردنوں کو۔'' (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصریٰ ایک شہر کا نام ہے)۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جائے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی ۶۵۴ ہجری میں اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بڑا زلزلہ رہا۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی، پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی، لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی۔ سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے سامنے یہ ماجرا گزرا۔ چھ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت ﷺ کا۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابٌ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ.

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان۔

(۷۲۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ؟)) قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيلًا.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔'' زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے کہا: اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا: اتنے میل پر۔

(۷۲۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے، قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ.

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

(۷۲۹۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے،

اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: ((اَلَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اَلَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)). [بخاری: ۷۰۹۳]

آپ ﷺ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے، آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔'' (پورب کی طرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں، اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۲۹۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: ((اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)). قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔'' دوبار فرمایا یا تین بار۔
اور عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ: ((هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: ((رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا: ''کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔'' آپ ﷺ مشرق مراد لیتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ: ((هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا)) ثَلَاثًا ((حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۲۹۷) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ! مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ! سَمِعْتُ اَبِيْ

سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے تھے:

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ مِنْ هٰهُنَا)) وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ)) وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسَى الَّذِيْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا﴾ [طه: ٤٠] وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُ سَالِمًا.

میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''فتنہ ادھر سے آئے گا۔'' اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف ''جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں۔'' اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَاالْخَلَصَةِ .

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان۔

(٧٢٩٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)). وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ .

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ہلیں گے ذی الخلصہ کے گرد۔'' (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا) ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجنے لگیں گے۔

(٧٢٩٩) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَالَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَامٌّ قَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، فرمایا: ''رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ برا مانیں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوائے اسلام کے) اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مرجائے گا یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں دانے برابر بھی

فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَآئِهِمْ)).

ایمان ہوگا مر جائے گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہے پھر وہ لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔"

(۷۳۰۰) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

عبدالحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَتَمَنّٰى اَنْ يَكُوْنَ مَكَانَ الْمَيِّتِ مِنَ الْبَلَاءِ.

باب: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس کی جگہ ہوتا۔

(۷۳۰۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّالرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِیْ مَكَانَهٗ)). [بخاری:۷۱۱۵]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گزرے گا اور کہے گا: کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔"

فائدہ: کاش! میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا، تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور لادینیت قیامت کے قریب پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جائے گا۔

(۷۳۰۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ: يَالَيْتَنِیْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ)). [ابن ماجه: ۴۰۳۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا فنا نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھ اس کے دین مگر بلا۔"

(۷۳۰۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّايَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَايَدْرِی الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے۔" (ایسا اندھا دھند فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جائیں گے)۔

(۷۳۰۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر

تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ)) فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)). وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ: هُوَ يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْمٰعِيْلَ لَمْ يَذْكُرِ الْاَسْلَمِيَّ.

ایک دن آئے گا کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا "کشت وخون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۰۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [بخاری:۱۵۹۱؛ نسائی:۲۹۰۴]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کعبہ کو خراب کرے گا ایک شخص حبش کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا۔" (مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جائیں گے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۰۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). [بخاری:۱۵۹۶]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۰۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۰۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). [بخاری: ۳۵۱۷، ۷۱۱۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۰۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)) قَالَ مُسْلِمٌ: هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ: شَرِيْكٌ وَعُبَيْدُاللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُالْكَبِيْرِ بَنُوْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ. [ترمذی:۲۲۲۸]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے

كَانَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ))۔

[بخاری: ۲۹۲۹؛ ابوداؤد: ۴۳۰۴؛ ترمذی: ۲۲۱۵؛ ابن ماجہ: ۴۰۹۶]

ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ))۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں تہ بتہ جمی ہوئیں۔" (یعنی موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان ان سے لڑے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۱۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ))۔

[بخاری: ۲۹۲۹؛ ابن ماجہ: ۴۰۹۷]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ناک موٹی اور چپٹی ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِی الشَّعَرِ))۔

[ابوداؤد: ۴۳۰۳؛ نسائی: ۳۱۷۷]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے وجوہ سپر کی طرح تہ بتہ ہونگے ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں۔" (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ))۔

[بخاری: ۳۵۹۱]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ۔ چہرے ان کے سرخ ہیں، آنکھیں چھوٹی ہیں۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۱۵) عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يَجِیْءَ اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذَاكَ

ابونضرہ سے روایت ہے، ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے کہا: قریب ہے عراق والوں کے قفیز اور درہم نہ آئیں۔ ہم نے کہا: کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا: قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آئے (مدی ایک

ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يَجِيْءَ اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْىٌ قُلْنَا: مِنْ اَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهُ عَدًّا)). قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ: اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ؟ فَقَالَا: لَا.

پیمانہ ہے اسی طرح قفیز) ہم نے کہا: کس سبب سے؟ انہوں نے کہا: روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا۔ (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شمار نہ کرے گا۔'' جریری نے کہا: میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣١٦) عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

جریری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٧٣١٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيْفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا وَّلَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: ((يَحْثِي الْمَالَ)).

ابوسعید ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣١٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ)).

ابوسعید اور جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔''

(٧٣١٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ابوسعید ؓ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ وَيَقُوْلُ: ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ)).

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار بن یاسر ؓ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے: ''اے سمیہ کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ عمار حضرت علی ؓ کے ساتھ تھے صفین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی ؓ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ ؓ کا گروہ خاطی اور باغی تھا۔

(٧٣٢١) عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَبُوْ قَتَادَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے۔ ویس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ: ((وَيْسَ)) أَوْ ((يَاوَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ)).

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ: ((تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

اُم المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے: ”تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ۔“ (باغی جو امام سے پھر جائے)۔

(٧٣٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں۔

(٧٣٢٤) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ)).

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔“

(٧٣٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُهْلِكُ أُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ)). [بخاری:٣٦٠٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے۔“ (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا: پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔“

فائدہ: اگر لوگ ان سے الگ رہیں بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دیں، پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے ساتھ شریک ہوئے اور انہوں نے وہ ظلم کیے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، مدینہ منورہ کو تباہ کیا، سینکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے۔ معاذ اللہ۔

(٧٣٢٦) عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ. [راجع:٧٣٢٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ.)) [ترمذی:٢٢١٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔“

(٧٣٢٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ. [بخاری:٣٦١٨]

زہری نے سفیان کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٢٩) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

[بخاری: ٣٠٢٧]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٧٣٣٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَوَاءً.

[بخاری: ٣١٢١، ٣٦١٩، ٦٦٢٩]

○ ○ ○ ○

(٧٣٣١) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْمِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ: مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ.

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی'' (روای کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے۔'' قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلا شک وشبہ۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِّنْ بَنِي إِسْحٰقَ فَإِذَا جَآءُ وهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)). قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: ((الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُ الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُ الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے۔'' اصحاب نے کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے سنا ہے۔ (یعنی قسطنطیہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سے۔ سو جب اس شہر کے پاس آئیں گے تو اتر پڑیں گے سو ہتھیار سے نہ لڑیں گے، اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو اس کی ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی، پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری بار لا الہ اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا۔ سو اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے جب لوٹ کے مال بانٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا: دجال نکلا، تو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔''

فائدہ۔ اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنو اسمٰعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنو اسمٰعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے بغیر ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گزری ہے کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

(٧٣٣٤) عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّيْلَمِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

ثور بن یزید دیلمی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا: اے مسلمان! یہ یہودی ہے۔ آ اور اس کو مار ڈال۔'' (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٦) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ: ((هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ)).

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''پتھر کہے گا: یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔''

(٧٣٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَيَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَامُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٣٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ اَوِالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے، پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا، تو وہ پتھر یا درخت بولے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے ہے ایک یہودی ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے۔''

(٧٣٤٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بَيْنَ يَدَيِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔''

السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ)). وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابو الاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ وہ بولے: ہاں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٤١) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ اَخِيْ يَقُوْلُ: قَالَ جَابِرٌ: فَاحْذَرُوْهُمْ.

سماک سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے سماک نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب میں آ جاؤ)۔

(٧٣٤٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہے گا: میں اللہ کا رسول ہوں۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٤٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: حَتّٰى يَنْبَعِثَ.

[بخاری: ٣٦٠٩؛ ترمذی: ٢٢١٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یُبْعَثَ کی مگر یَنْبَعِثَ کا لفظ ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ.

باب: ابن صیاد کا بیان۔

(٧٣٤٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيْهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ: لَا بَلْ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! حَتّٰى اَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَّكُنِ الَّذِيْ تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے، ان میں ابن صیاد تھا۔ سب لڑکے (آپ ﷺ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ ﷺ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔'' وہ بولا نہیں۔ بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کو قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا۔'' (اور جو دجال نہیں تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابن صیاد یا ابن صائد اس کا نام صاف ہے۔ علما نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔ علما نے کہا: ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ ﷺ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ ﷺ کو دجال کی صفتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں۔ اور ابن صیاد میں بعض صفتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ ﷺ کو گمان تھا یقین نہ تھا کہ شاید یہ دجال ہو۔ اور آپ ﷺ نے اس کو قتل نہ کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اس وجہ سے کہ وہ نابالغ تھا یا اس زمانہ میں یہودیوں سے صلح تھی اور وہ بھی یہود میں سے تھا۔ پھر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہاں مرا۔ ابوداؤد میں ایک روایت ہے کہ حرہ کے دن غائب ہو گیا اور جابر رضی اللہ عنہ قسم کھاتے تھے کہ وہ دجال ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

(٧٣٤٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا)) فَقَالَ: دُخٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعْنِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعْهُ فَاِنْ يَكُنِ الَّذِيْ تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيْعَ قَتْلَهُ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے۔“ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکے گا۔“ (یعنی شیطان اور جن کاہنوں کو تو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملہ میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبروں کے ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو چھوڑ دیجیے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جانے دے۔ اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٤٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: لَقِيَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَقَالَ هُوَ: [أَ]تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ مَا تَرٰى؟)) قَالَ: اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى؟)) قَالَ: اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْكَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوْهُ)).

[ترمذی:٢٢٤٧]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ملے مدینہ کی بعض راہوں میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔“ ابن صیاد نے کہا: تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ بھلا تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے۔“ وہ بولا: میں ایک تخت دیکھتا ہوں پانی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر۔ اور کیا دیکھتا ہے؟“ وہ بولا: دو سچے میرے پاس آتے ہیں اور ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھوڑو اس کو۔ اس کو شک ہے اپنے باب میں۔“ (کہ وہ سچا ہے یا نہیں)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْجُرَيْرِيِّ.

○ ○ ○ ○

(۷۳۴۸) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِيْ: [أ]مَا قَدْ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِيْنَةِ وَهَا اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ: اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ: فَلَبَسَنِيْ.

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، میں ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا: لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''دجال کی اولاد نہ ہوگی۔'' اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا۔'' میں نے کہا: ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا: میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا: پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے؟ ابوسعید نے کہا: تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (اخیر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی ؒ نے کہا: ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا مکہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ ﷺ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ پیشتر کی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۴۹) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَلَكُمْ؟ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ)) وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَلِيْ وَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ)) وَقَدْ حَجَجْتُ.

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آ گئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا: میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد ﷺ کے! کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: ''دجال یہودی ہوگا۔'' اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کے اولاد نہ ہوگی۔'' میری تو اولاد ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر۔'' اور میں نے تو حج کیا۔

قَالَ: فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهٗ قَالَ: فَقَالَ: [لَهٗ] اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَيْثُ هُوَ اَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ: وَقِيْلَ لَهٗ: اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ

ابوسعید نے کہا: وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جائے پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا: بھلا تجھ کو یہ اچھا

عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا: اگر مجھ کو دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہ کروں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٥٠) عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيْدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَآءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِيْ فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَفَعَلَ قَالَ: فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَآءَ بِعُسٍّ فَقَالَ: اشْرَبْ أَبَا سَعِيْدٍ! فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَابِيْ إِلَّا أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْقَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ: أَبَا سَعِيْدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُوْلُ لِيَ النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيْدٍ! مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَاخَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((هُوَ كَافِرٌ)) وَأَنَا مُسْلِمٌ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهُ)) وَقَدْ تَرَكْتُ وُلْدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ)) وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ؟

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ: حَتّٰى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. [ترمذی:٢٢٤٦]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صائد تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے، لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صائد دونوں رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صیاد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا۔ (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا: گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے نیچے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صائد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا: ابوسعید دودھ پی۔ میں نے کہا: گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں۔ صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صائد نے کہا: اے ابوسعید! میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال کافر ہوگا۔'' میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال لاولد ہوگا۔'' اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: ''دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جائے گا۔'' اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں۔ ابوسعید نے کہا: (اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تھا اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں) پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے؟ میں نے اس سے کہا: خرابی ہو تیرے سارے دن پر۔ (یعنی یہ تو نے کیا کہا پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہوگیا)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٥١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَااَبَا الْقَاسِمِ قَالَ: ((صَدَقْتَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد سے پوچھا: ”جنت کی مٹی کیسی ہے؟“ وہ بولا: باریک ہے سفید، مشک کی طرح خوشبودار، اے ابوالقاسم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سچ کہا تو نے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جنت کی مٹی کیسی ہے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”باریک سفید، خالص مشک کی طرح خوشبودار۔“

(٧٣٥٣) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ: اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذَالِكَ عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِیُّ ﷺ

[بخاری: ٧٣٥٥؛ ابوداؤد: ٤٣٣١]

محمد بن منکدر سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے۔ میں نے کہا: تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہ کیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ فَقَالَ بْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اٰمَنْتُ فَقَالَ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاذَا تَرٰى؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَاْتِيْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔“ ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہو اُمی لوگوں کے۔ (اُمی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو) پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا یا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مایوس ہو گئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فَرَفَصَهٗ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا: ”میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔“ وہ بولا میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا)) فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ذَرْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ یَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْهُ فَلَا خَیْرَلَكَ فِیْ قَتْلِهٖ)).

"تیرا کام گڑ بڑ ہو گیا۔" (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تجھ سے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔" ابن صیاد نے کہا: وہ دخ ہے (دخ بمعنی یعنی دھویں ـ ـ)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے چھوڑ دیجئے یارسول اللہ! میں اس کی گردن مارتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو نہ مار سکے گا اور جو وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔"

(٧٣٥٥) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما یَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ [الْاَنْصَارِیُّ] اِلَی النَّخْلِ الَّتِیْ فِیْهَا ابْنُ صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ ابْنُ صَیَّادٍ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [وَ] هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشٍ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهٗ فِیْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ: یَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَیَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْتَرَكَتْهُ بَیَّنَ)).

سالم بن عبداللہ نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ ﷺ باغ میں داخل ہوئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں۔ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ ﷺ کو دیکھے تو رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کمبل اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں۔ اس نے ابن صیاد کو پکارا: اے صاف! اے صاف! یہ نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد ﷺ آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کاش تو اس کو ایسے ہی رہنے دیتی۔" (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر)۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٦) قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَالدَّجَّالَ فَقَالَ: ((اِنِّیْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ مَامِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ[هٗ] قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ بِاَعْوَرَ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ

سالم نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: "میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند و برتر کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن

أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ: ((اِنَّهُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ اَوْيَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ)) وَقَالَ: ((تَعَلَّمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ)). [بخاري: ١٣٥٤، ٣٣٣٧، ٧١٢٧؛ ترمذي: ٢٢٣٥؛ وراجع في مسلم: ٤٢٥]

شہاب نے کہا: مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا: ''کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا (یعنی حقیقتاً ک، ف اور ر ے۔ یہ حروف لکھے ہوں گے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے گا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم میں سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لے گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ مازری نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر اللہ کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا۔ اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور دنیا میں اللہ کا دیدار محال نہیں ہے، اہل حق کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں، اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے یا نہیں۔ انتہی۔

(٧٣٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَالْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ: قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهِ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)) قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهُ بَيَّنَ اَمْرَهُ. [راجع: ٧٣٥٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑ دیتی۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍمِّنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ٣٠٥٥، ٦٦١٨؛ ابوداؤد: ٤٣٢٩، ٤٧٥٧؛ ترمذي: ٢٢٣٥، ٢٢٤٩]

(٧٣٥٩) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا)).

نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آ گیا۔ وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہو گئی۔ ابن عمر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہو گا۔ (تو شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

(٧٣٦٠) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ: ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُوْنَ اَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: كَذَبْتَنِيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَّمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَّوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ: فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَاْسِكَ؟ قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ: فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِيْ اَنِّيْ ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ: فَمَا شَعَرْتُ قَالَ: وَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيْدُ اِلَيْهِ؟ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ)).

نافع سے روایت ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا: تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم، میں نے کہا: اللہ کی قسم تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن۔ وہ کہتے ہیں: پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا: تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے نہیں معلوم۔ وہ بولا: اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔ نافع نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا کیا کام تھا ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ ہے۔" (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ . باب: دجال کا بیان۔

(٧٣٦١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ)). [راجع:٤٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: قاضی نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزمائے گا اسطرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اس کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلائے گا وہ نظر بندی کی قسم ہوں گی اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود نہ ہوگا اس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہوگا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکھا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہوں گے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ڈرپوک ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہوگا اور وہ اتنا نہ ٹھہرے گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے پیغمبروں نے اس کے فتنہ سے ڈرا دیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے نیک توفیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آئیں گے اور وہ شخص جس کو دجال مارے گا پھر جلائے گا ایسے لوگوں میں سے ہوگا جو کہے گا مجھے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض رحمہ اللہ کا۔

مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلائے گا جیسے مُردوں کا جلانا، پانی کا برسانا، جنت دوزخ اس کے پاس ہوگی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیاس سے بعید نہیں، جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور معاذ اللہ! ان کے الوہیت کے دعوے کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آغا خان بمبئی میں ایک شخص گزرا جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوجے کہتے ہیں ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پیئے اور بندوں کی طرح پیشاب پاخانہ کرے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟ اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے تو جاہل ہیں۔ آج وہ قوم جو دنیاوی علوم میں اپنا ثانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انا ولا غیری کا دم بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ربوبیت کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس! نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور خاص اپنے اعتقاد میں ایسی رکیک بیوقوفی کی بات کو بلاتکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو عقلمند نصرانی ہیں وہ اس لغو عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک اللہ واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی اللہ نہیں، باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہیں اور اللہ اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جائے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی اسلام اور عیسائی ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور ان کو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ! تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی ہدایت دے اور ان کو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو، بچالے۔

(٧٣٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٤٢٥]

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبر

اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر)). [بخاري: ۷۱۳۱، ۸۴۰۸؛ ابوداؤد: ۴۳۱۶، ۴۳۱۷؛ ترمذی: ۲۲۴۵]

دار رہو! وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ ك ف ر لکھا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۶۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلدَّجَّالُ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر اَيْ كَافِرٌ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ك ف ر یعنی کافر۔"

○ ○ ○ ○

(۷۳۶۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ)). [ابوداؤد: ۴۳۱۸]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسی واسطے اس کو مسیح کہتے ہیں) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کیے یعنی ك، ف اور ر ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔"

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا۔ اور بعض نے کہا: یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمودار ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے۔ انتہیٰ۔

(۷۳۶۶) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ)). [ابن ماجه: ۴۰۷۱]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا۔" (اوپر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کانی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔" (علماء نے کہا: یہ بھی ایک آزمائش ہے اللہ پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاکہ حق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جائے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

(۷۳۶۷) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَاْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی بہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی، اور دوسری دیکھنے میں

اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَاْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهَرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لِيُطَاْطِئْ رَاْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ)).

[بخاري: ٣٤٥٠، ٧١٣٠؛ ابوداؤد: ٤٣١٥]

بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پائے وہ اس نہر میں چلا جائے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پیئے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چپٹ ہوگی اس پر ایک پھلی ہوگی موٹی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: ((اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)). [راجع:٧٣٦٧]

حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں۔'' (اس کے پانی میں گھس کر)

(٧٣٦٩) قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ: وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٠) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلَى حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ: ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)). فَقَالَ عُقْبَةُ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ. [راجع:٧٣٦٧]

ربعی بن حراش نے کہا: میں عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا۔ عقبہ نے کہا حذیفہ سے: تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حذیفہ نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں، پھر جو کوئی تم میں سے موقع پائے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔'' عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچا کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧١) عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: ((لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يُرٰى

ربعی بن حراش سے روایت ہے، حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا: میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ ''اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پائے گا۔'' ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں

أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ يَجِدُهُ مَآءً.)) قَالَ [أَبُو] مَسْعُوْدٍ: هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ.

[راجع: ٧٣٦٧]

نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ)). [بخاري:٣٣٣٨]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی، وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہونگی پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٣) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ إِنْ يَّخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ:

نواس بن سمعان ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا، جب ہم پھر آپ ﷺ کے پاس شام کو آگئے تو آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے۔'' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوگیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس کی لڑائیوں کا) اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا) سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں اس پر پڑھے، مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور

((لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا إِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى عليه السلام اِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُّجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عليه السلام اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا

فساد اٹھائے گا بائیں اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔“ اصحاب بولے! یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس دن تک ایک دن ان میں سے ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتہ کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔“ (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا) اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جو دن سال بھر کے برابر ہوگا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو۔ اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا۔“ (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اگر آپ ﷺ یوں صاف فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں ہی پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور جیئے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی) اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسا دے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی تو شام کو گورو (جانور) آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں (یعنی خوب موٹی ہو کر) پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا بلائے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے

وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّآءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ﷺ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ﷺ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ: حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)) . [ابوداؤد: ٤٣٢١؛ ترمذی: ٢٢٤٠؛ ابن ماجه: ٤٠٧٥ ، ٤٠٧٦]

کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا: سو وہ جوان سامنے آئے گا۔ چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا تو دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پائیں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلائیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا میں نے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور اللہ بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں سے پچھلے لوگ جب وہاں آئیں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو قتل کر چکے۔ آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دیگا، وہ سمجھیں گے کہ آسمان

کے لوگ بھی مارے گئے۔) (یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے، اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے) اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے سو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے، جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوں گی) پھر اللہ تعالیٰ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھا لے جائیں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ زمین کو دھوڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کر دے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی، اور دودھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہوں گے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بغلوں کے نیچے لگ جائے گی اور اثر کر جائے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جائیں گے آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح ان پر قیامت قائم ہوگی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ دجال اور یاجوج و ماجوج کو اللہ تعالیٰ اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے۔ اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے۔ کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

(٧٣٧٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَمَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا)). وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ: ((فَإِنِّيْ قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَيْ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)).

[راجع:٧٣٧٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے، اس میں اس جملہ کے بعد کہ: ''اس جگہ کسی موقعہ پر پانی تھا'' یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو وہ کہیں گے: تحقیق! ہم نے زمین والے سب کو قتل کر دیا۔ آؤ ہم آسمان والوں کو قتل کریں پھر وہ اپنے تیروں کو پھینکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا۔'' اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ایسے بندوں کو نازل کیا ہے، جنہیں قتل کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ وَتَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَإِحْيَائِهِ.

باب: دجال کے وصف اور اس پر مدینہ کی حرمت اور اس کا مومن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں۔

(٧٣٧٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا قَالَ: ((يَأْتِيْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِيْ إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ فِيْكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّي الْآنَ قَالَ: فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)).

[بخاري: ١٨٨٢، ٧١٣٢]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ایک لمبی حدیث دجال کے ذکر میں تو یہ بھی بیان کیا کہ ''اس پر حرام ہوگا مدینہ کی گھاٹی میں گھسنا اور آئے گا وہ ایک پتھریلی زمین پر مدینہ کے قریب جائے گا اس کے پاس ایک شخص جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں کیا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا: بھلا اگر میں اس کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تو تم کو کچھ شک رہے گا اس باب میں؟ وہ کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کرے گا پھر اس کو جلائے گا۔ وہ کہے گا: اللہ کی قسم مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب میں جتنا اب ہے (یعنی اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے) پھر دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٧٣٧٥]

زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٧٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ: اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوْا أَحَدًا دُوْنَهُ قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَآ أَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَمَا تُؤْمِنُ بِيْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ إِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: يَآ أَيُّهَا النَّاسُ؟ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِأَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلٰى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ إِنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے: تو کہاں جاتا ہے۔ وہ بولے گا: میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے: تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا۔ وہ کہے گا: ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے: اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے: ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں۔ پھر اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول اللہ ﷺ نے۔ دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا: تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری ربوبیت پر) وہ کہے: گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جائے گا آرے سے، سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک دو ٹکڑے ہو جائے گا پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا پھر اس سے پوچھے گا: اب تو میرے اوپر ایمان لایا۔ وہ کہے گا: مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا: اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے اس کے گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا وہ ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائیگا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العلمین کے نزدیک۔''

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ .

باب: دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں۔

(۷۳۷۸) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ: ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ: ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ)) [بخاری: ۷۱۲۲؛ ابن ماجہ: ۴۰۷۳]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا، جتنا میں نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائے گا۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا، نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوگا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا۔'' (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۳۷۹) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ: ((وَمَا سُؤَالُكَ)) قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ؟ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهْرٌ [مِنْ] مَاءٍ قَالَ: ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[راجع: ۵۶۲۴، ۷۳۷۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۰) عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ فَقَالَ لِيْ: ((أَيْ بُنَيَّ)). [راجع: ۵۶۲۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهِ فِي الْأَرْضِ وَنُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلِهِ إِيَّاهُ .

باب: خروج دجال اور اس کا زمین میں ٹھہرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے کے بیان میں۔

(۷۳۸۱) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ ابْنَ عَمْرٍو وَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهِ تَقُوْلُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ! ۔أَوْ۔ لَا

یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟ انہوں نے کہا: (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا: میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ اَوْ ـ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ: اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُوْنُ وَيَكُوْنُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)). قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ: وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ ـ اَوْقَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِالظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ: يَاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ [قَالَ]: ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ

کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں) میں نے تو یہ کہا تھا: تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلائے گا، اور وہ ہوگا، ضرور ہوگا پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔'' میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ''پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔'' عبداللہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے: پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو۔ شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی، مزے سے زندگی کریں گے پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آئیں گے پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا: اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو، ان سے سوال ہوگا، پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، نکالو دوزخ کے لیے۔'' (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی

تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَالِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)).

وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یا درازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی۔" (یعنی سختی ہوگی)

○ ○ ○ ○

(٧٣٨٢) عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وإِنَّكَ تَقُوْلُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا فَكَانَ حرِيْقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٨٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّآبَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اِثْرِهَا قَرِيْبٌ)).

[ابوداؤد: ٤٣١٠؛ ابن ماجه: ٤٠٦٩]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ میں نے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کو پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(٧٣٨٤) عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ: جَلَسَ إِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعُوْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوْجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا: سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے اور

عَمْرٍو: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ۷۳۸۳]

میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۳۸۵) عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ: ضُحًى. [راجع: ۷۳۸۳]

ابوزرعہ سے روایت ہے، مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ .

باب: دجال کے جاسوس کا بیان۔

(۷۳۸۶) عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ: حَدِّثِيْنِیْ حَدِيْثًا سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰی اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ: لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا: اَجَلْ حَدِّثِيْنِیْ فَقَالَتْ: نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِیْ اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَخَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ)) فَلَمَّا كَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: اَمْرِیْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِیْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ: ((انْتَقِلِیْ اِلٰی اُمِّ شَرِيْكٍ)) وَاُمُّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ: سَاَفْعَلُ فَقَالَ: ((لَا

عامر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے، جو بہن تھیں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا۔ وہ بولیں: اچھا اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔ انہوں نے کہا: ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہا: میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں، پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہو گئی تو مجھ کو پیام بھیجا عبدالرحمٰن بن عوف اور کئی اصحاب نے، رسول اللہ ﷺ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہیے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے۔" جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا: میرے کام کا اختیار آپ ﷺ کو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اُمِّ شریک کے گھر اٹھ جاؤ۔" اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے میں نے عرض کیا: بہت اچھا۔ میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں

تَفْعَلِيْ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ امْرَأَةٌ كَثِيْرَةُ الضِّيْفَانِ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِيْنَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِيْ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّذِيْ يَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: ((لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: ((اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَّصْرَانِيًّا فَجَآءَ فَبَايَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَّعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِيْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَايَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوْا: وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ؟ قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: يَآاَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ

اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس۔'' اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا: میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ ﷺ کا۔ پکارتا تھا: نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔'' پھر فرمایا: ''تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا۔'' وہ بولے: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے، سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلی سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا) پھر وہ لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپوں میں داخل ہوئے وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں والا ملا کہ اس کا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے اس سے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا: جاسوس کیا؟ اس نے کہا: اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا: جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا: پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر

قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطٰنَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِىْ فَاَخْبِرُوْنِىْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِىْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَاْنَا اِلٰى جَزِيْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِىْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ لَانَدْرِىْ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ: اعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَّفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ: اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَّخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا: عَنْ اَىِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَّخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ: اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا: عَنْ اَىِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَآءٌ؟ قَالُوْا: هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ قَالَ: اَمَا اِنَّ مَآءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ: اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا: عَنْ اَىِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِى الْعَيْنِ مَآءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ هِىَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَّاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَآئِهَا قَالَ: اَخْبِرُوْنِىْ عَنْ نَّبِىِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ؟ قَالُوْا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ

میں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اسکے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانوں کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: تم قابو پا گئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آ لگے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا۔ ہم نہ جانتے تھے اس کا آگا پیچھا بالوں کی کثرت سے، ہم نے اس سے کہا: اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا: جاسوس کیا؟ اس نے کہا: چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں یہ بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا: کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھل دیتا ہے اس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھل دے گا اس نے کہا کہ بتلاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا؟ ہم نے کہا: کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا: اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا: اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا: البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا: خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے لوگوں نے کہا: کیا حال اسکا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا: اس چشمہ میں پانی ہے وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے اس نے کہا: مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انہوں نے کہا: وہ مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا: کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیونکر انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا: وہ غالب ہوئے اپنے

وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ: اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ: قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةٌ يَّحْرُسُوْنَهَا)) قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ: ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ: ((اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ ((فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَاَوْمٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ)) قَالَتْ: فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابوداؤد: ٤٣٢٦، ٤٣٢٧؛ ترمذی: ٢٢٥٣؛ ابن ماجه: ٤٠٧٤]

گردوپیش کے عربوں پر اور انہوں نے اطاعت کی ان کی۔ اس نے کہا یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: خبردار رہو۔ یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور طیبہ کے، وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔ جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔'' پھر حضرت ﷺ نے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکوار دیا اور فرمایا: ''طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔ طیبہ یہی ہے۔'' یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ ''خبردار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟'' تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال، مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا کرتا تھا خبردار رہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن میں نہیں ہے بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے۔'' (پورب کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ ﷺ نے اشارہ کیا پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا: تو یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اول حضرت محمد ﷺ نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اس کے علاوہ ایک حدیث میں صاف ہے کہ دجال مشرق سے آئے گا۔ بیسان اور زغر دو شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے، قیامت کے قریب باذن الٰہی نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائے گا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اس کے چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ! فرشتوں کا، قیامت کا، جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ اللہ اس کے شر سے مسلمانوں کو بچائے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

(٧٣٨٧) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَىٰ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ: رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ؟ قَالَتْ: طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي قَالَتْ: فَنُودِيَ فِي النَّاسِ: إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ: فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَآءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوْا فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ: قَالَتْ: فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ ((هٰذِهِ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ. [راجع: ٧٣٨٦]

شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہم کو تحفہ دیا رطب جس کو رطب بن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہم کو پلائے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انہوں نے کہا: میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہوں میں بھی چلی ان کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے منبر پر، خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا: ''تمیم داری کے چچازاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔'' پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ ﷺ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا: ''طیبہ یہی ہے'' یعنی مدینہ۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٨٨) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَدِمَ عَلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَىٰ جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَآءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ: ((هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذٰلِكَ الدَّجَّالُ)). [راجع:٧٣٨٦]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس تمیم داری آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی کہ جو سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ دجال نے کہا: اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آتا سوائے طیبہ کے پھر رسول اللہ ﷺ نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا۔ اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''طیبہ یہی ہے اور دجال وہی شخص ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٨٩) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ قَوْمِهِ كَانُوْا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَّهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِّنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوْا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ. [راجع:٧٣٨٦]

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا: ”اے لوگو! مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں، وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں سے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔“ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّجَّالِ.

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان۔

(٧٣٩٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَّخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)).

[بخاري:١٨٨١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوائے مکہ اور مدینہ کے، ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کافر یا منافق ہو گا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٣٩١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَيَأْتِي سَبَخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رُوَاقَهُ وَقَالَ: فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَةٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ أَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔“

(٧٣٩٣) عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيلٌ)).

[ترمذي:٣٩٣٠]

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔“ ام شریک نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ (یعنی دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”عرب ان دنوں تھوڑے ہونگے۔“ (اور دجال کے ساتھی کروڑوں ہوں گے)۔

(٧٣٩٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.
[راجع: ٧٣٩٣]

ابن جریج سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٥) عَنْ رَهْطٍ مِّنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوْا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَىٰ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِيْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُوْنِيْ إِلَىٰ رِجَالٍ مَّا كَانُوْا بِأَحْضَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنِّيْ وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيْثِهِ مِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَابَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

ابوالدہما اور ابوقتادہ وغیرہ چند لوگوں سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا: تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہیں۔ میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑی نہیں۔'' (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)۔

(٧٣٩٦) عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِّنْ قَوْمِهِ فِيْهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوْا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَىٰ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَىٰ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)).

تین آدمیوں جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں سے روایت ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے تھے۔ باقی حدیث عبدالعزیز بن مختار کی حدیث کی طرح ہے۔ اس میں ہے کہ ''دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّآبَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے، ایک دجال کے نکلنے سے دوسرے دھواں، تیسرے زمین کا جانور، چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا، پانچویں قیامت، چھٹے موت۔'' (یعنی جب یہ باتیں آ جائیں گی تو نیک اعمال کا قابو جاتا رہے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٣٩٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَدَآبَّةُ الْأَرْضِ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةُ أَحَدِكُمْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٣٩٩) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ.

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت۔

(٧٤٠٠) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فساد

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)). [ترمذی:۲۲۰۱؛ ابن ماجه:۳۹۸۵]

اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔“

(۷۴۰۱) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع:۷۴۰۰]

حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ .

باب: قیامت کا قریب ہونا۔

(۷۴۰۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت نہیں قائم ہوگی مگر ان پر جو بدتر ہوں گے۔“

(۷۴۰۳) عَنْ سَهْلٍ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُوْلُ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)).

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے: ”میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے، اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

(۷۴۰۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهِ: كَفَضْلِ إِحْدٰهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْقَالَهُ قَتَادَةُ. [بخاری: ۶۵۰۴؛ ترمذی: ۲۲۱۴]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔“ شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے۔ جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا، یا اپنے دل سے کہا۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۰۵) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيْهِ. [راجع:۷۴۰۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۰۶) عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [بخاری: ۶۵۰۴]

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے ایسے ہی بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۰۷) عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٠٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى.

انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں۔“ راوی نے کہا: انس رضی اللہ عنہ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی ملائی۔

(٧٤٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ: ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، دیہاتی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ﷺ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے: اگر یہ جئے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جائے گی۔“ (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

(٧٤١٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ وَعِنْدَهٗ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ: مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ”قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ جئے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوائے اللہ کے کسی کو معلوم نہیں۔

(٧٤١١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُنَيَّةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ فَقَالَ: ((اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِيْ يَوْمَئِذٍ. [بخاري:٦١٦٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے، پھر آپ ﷺ کے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”اگر اس بچہ کی عمر ہوئی تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائے گی۔“ انس نے کہا: یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

○ ○ ○ ○

(٧٤١٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ غُلَامٌ لِّلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنْ يُّؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ: ((تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائے گی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہوں گے

يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتّٰى تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِيْ حَوْضِهٖ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُوْمَ)).

کپڑے کی خرید وفروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آ جائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اس کو درست کر کے واپس نہ آئے گا کہ قیامت آ جائے گی۔''

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ .

باب: صور کی دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا۔

(٧٤١٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ)) قَالُوْا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ قَالُوْا: اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ: ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)). قَالَ: ((وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاری:٤٩٣٥]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا۔'' لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا: چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا۔ پھر لوگوں نے کہا: چالیس برس کا؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں) ''پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے لوگ ایسے پیدا ہوں گے جیسے سبزہ اُگ آتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ''آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جائے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔'' (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے اجسام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤١٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ)).

[ابو داؤد: ٤٧٤٣؛ نسائی: ٢٠٧٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ میں اول وہیں سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔ یہ جو فرمایا کہ ڈھڈی نہیں گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جائیں۔

(٧٤١٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيْهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالُوْا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((عَجْبُ الذَّنَبِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جائے گا قیامت کے دن۔'' لوگوں نے عرض کیا: وہ کونسی ہڈی ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا ''ڈھڈی کی۔''

○ ○ ○ ○

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

بَابُ الدُّنْيَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِلْكَافِرِ.

باب: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں۔

(٧٤١٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). [ترمذی:٢٣٢٤]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا قید خانہ ہے مومن کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں۔ عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادات کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا، قبر کا خوف ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں وحشت حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جائے گا اس وقت اطمینان حاصل ہو گا اس لیے دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہو گا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہو گا اور آخرت کا شوق زیادہ ہو گا۔

(٧٤١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوْقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ: ((اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ؟)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ! لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيْهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: ((فَوَاللّٰهِ! لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)). [ابو داود:١٨٦]

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ بازار میں سے گزرے۔ آپ ﷺ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ ﷺ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا: ”تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درہم میں۔“ لوگوں نے عرض کیا: ہم ایک درہم سے کم میں بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے۔“ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرنے پر اس کو کون لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤١٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْكَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكُّ بِهِ عَيْبًا. [راجع:٧٤١٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٠) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ٥﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ: وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَّالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟)).

[ترمذی: ٢٣٤٢، ٣٣٥٤؛ نسائی: ٣٦١٥]

مطرف سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے، وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' آدمی کہتا ہے مال میرا، مال میرا اور اے آدمی! تیرا مال کیا ہے؟ تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الفتوں کا ہے۔ افسوس ہے کہ انسان مال کمائے اتنی محنت کرے مشقت اٹھائے اور مزے دوسرے اڑائیں لازم ہے کہ آپ خوب کھائے اور پیئے، پہنے اور اللہ کی راہ میں دے دوستوں اور عزیزوں کو کھلائے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

(٧٤٢١) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَمَّامٍ.

[راجع: ٧٤٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِيْ مَالِيْ إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَّالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنٰى أَوْلَبِسَ فَأَبْلٰى أَوْأَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے مال میرا، مال میرا، حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور اللہ کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٣) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

علاء بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ)).

[بخاری: ٦٥١٤؛ ترمذی: ٢٣٧٩؛ نسائی: ١٩٣٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اس کے ساتھ اس کے گھر والے، مال اور عمل جاتے ہیں۔ تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔'' (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے اور لڑکے، بالے بچے مال و دولت۔ یہ سب زندگی کے ساتھی ہیں مرنے

کے بعد کچھ کام نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٢٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟)) فَقَالُوْا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ! مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ)).

[بخاري: ٣١٥٨، ٤٠١٥، ٦٤٢٥؛ ترمذي: ٢٤٦٢؛ ابن ماجه: ٣٩٩٧]

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والوں سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو، پھر ابوعبیدہ مال لے کر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہنچی۔ انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ ﷺ کے سامنے آئے، آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا پھر فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں۔'' (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملے گا) انہوں نے کہا: بیشک یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تم اللہ کی قسم فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے پہلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمِثْلِ حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ: ((وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ)). [راجع: ٧٤٢٥]

زہری سے یونس کی سند کے مطابق روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''غافل کر دے تم کو جیسے پہلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ؟)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا کہو گے۔'' عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور کچھ نہیں کہتے، رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑ و گے دوستوں سے پھر

غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَا فَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ)).

[ابن ماجه: ٣٩٩٦]

دشمنی کرو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے۔'' یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔ ''پھر مسکین مہاجرین کے پاس ہو جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بناؤ گے۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٢٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں۔'' (تاکہ اللہ کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

(٧٤٢٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ)). قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ: ((عَلَيْكُمْ)). [ترمذي: ٢٥١٣؛ ابن ماجه: ٤١٤٢]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال اور بال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔''

○ ○ ○ ○

(٧٤٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ۔ شَكَّ اِسْحٰقُ۔ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا: الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: الْبَقَرُ قَالَ: فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ: فَاَتَى الْاَقْرَعَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے: ایک کوڑھی سفید داغ والا۔ دوسرا گنجا۔ تیسرا اندھا۔ سو اللہ نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہوئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا: کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا گائے۔'' اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگا یا گائے، لیکن سفید داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا، دوسرے نے گائے، سو اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا: اللہ تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت

فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ: وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ فِيْهَا قَالَ: فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ)) قَالَ: ((ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ: كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ

دے۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "پھر گنجے کے پاس آیا سو کہا: کون سی چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اس کو اچھے بال ملے۔ فرشتہ نے کہا: کون سا مال تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے۔ سو اس کو گابھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ اللہ تیرے مال میں برکت دے۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو اللہ تعالیٰ نے روشنی دی۔ فرشتہ نے کہا کہ کونسا مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا: بھیڑ بکری تو اس کو گابھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا۔ سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا سو آج منزل پر پہنچنا مجھ پر ممکن نہیں) بدوں اللہ کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیئے ایک اونٹ دے جو میرے سفر میں کام آئے۔ اس نے اس سے کہا: لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں) پھر فرشتہ نے کہا: البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے

فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْمَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ! لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ)). [بخاري: ٣٤٦٤، ٦٦٥٣]

نے دیا تھا۔ فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔" حضور ﷺ نے فرمایا: "اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتہ نے کہا: میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور پھر تیرے کرم کے مشکل ہے سو میں تجھ سے اس اللہ کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آئے۔ اس نے کہا: بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ اللہ کی قسم! آج جو چیز تو اللہ کی راہ میں لے گا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا) سو فرشتہ نے کہا: اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث میں شکر گزار اور ناحق شناس بندہ کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول حقیقت میں کچھ نہ تھے جان، مال، علم، حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کا کرم جان کر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ اللہ سے دور ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

(٧٤٣٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ اِبِلِهِ، فَجَآءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: اَنَزَلْتَ فِيْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ؟ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِيْ صَدْرِهِ فَقَالَ: اسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)).

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے پھر وہ اترا اور بولا: تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے) سعد نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا: چپ رہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیزگار ہے، مالدار ہے۔ چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔" (افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت بھی خراب کی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو اور قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٣٣) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍؓ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهُ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اَنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ: اِذًا.

[بخاري: ٣٧٢٨، ٥٤١٢، ٦٤٥٣؛ ترمذي: ٢٣٦٥، ٢٣٦٦؛ ابن ماجه: ١٣١]

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے: اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے تیر مارا اللہ کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر پتے حبلہ اور سمر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنی زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھلاتے ہیں یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو میں بالکل نقصان میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٤) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: حَتّٰی اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ.

[راجع: ٧٤٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھرتا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص پتے ہوتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٥) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰی دَارٍ لَازَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِیْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ! لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ؟ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰی قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ

خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے، عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے۔ معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے ساتھ نیکی کر کے لے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا۔ اللہ کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہو گی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوائے درخت کے پتوں کے یہاں تک کے ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے

بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِّنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

[ترمذی: ٢٥٧٥؛ ابن ماجہ: ٤١٥٦]

کیے۔ ایک ٹکڑے کا میں نے تہبند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیادار ہو جائیں گے)۔

(٧٤٣٦) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ: خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

[راجع: ٧٤٣٥]

خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٧) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَّعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

[راجع: ٧٤٣٥]

خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا عتبہ بن غزوان سے، وہ کہتے تھے: تو مجھے دیکھتا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوائے حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتوں کے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٣٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيمَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلَى يَارَبِّ! فَيَقُولُ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔“ اصحاب نے کہا: کہ نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو۔“ اصحاب نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں۔“ (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی اللہ تعالیٰ کی رویت بے اشتباہ نہ ہوگا) پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا: اے فلاں بندے! بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں کیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا

اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلْ! اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْلَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى يَارَبِّ فَيَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: لَا فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ: هٰهُنَا اِذًا قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهٖ: اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). [ابو داود: ٤٧٣٠]

تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھائی حصہ لیتا تھا۔ تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا۔ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے) جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے حساب کرے گا تو کہے گا: اے فلاں! بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھائی حصہ لیتا تھا تو بندہ کہے گا: سچ ہے اے میرے رب، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندے سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا۔ بندہ کہے گا: اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائیگا: دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھل جاتا ہے۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر حکم ہو گا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگ جائے گی اور حکم ہو گا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی۔ اور یہ گواہی اس واسطے ہو گی تا کہ اس کا عذر باقی نہ رہے، اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہو گا اور اسی پر اللہ تعالیٰ غصہ کرے گا۔'' (اور پہلے دونوں کافر تھے معاذ اللہ! جب تک دل سے خالص اللہ کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ کرنا، وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٣٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟)) قَالَ: قُلْنَا: اَللّٰهُ

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ ہنسے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟'' ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا

وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: ((مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلٰى قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ: فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ [عَلَيْكَ] شَهِيْدًا وَّبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ: انْطِقِيْ قَالَ: فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ: ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ: فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ)).

ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا۔ بندہ کہے گا: اے مالک میرے! کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے۔'' (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا) حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوائے اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا تیری ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی۔'' حضرت ﷺ نے فرمایا: ''پھر مہر لگ جائیگی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں سے کہا جائے گا تم بولو: وہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا: چلو دور ہو جاؤ اللہ کی مار تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا۔'' (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے ہو اب دوزخ میں جاؤ)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٤٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). [راجع:٢٤٢٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یااللہ! محمد (ﷺ) کی آل کو بقدر کفاف روزی دے۔'' (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

(٧٤٤١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)).

وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرٍو: ((اَللّٰهُمَّ! ارْزُقْ)).

[راجع:٢٤٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

عمرو کی روایت میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ کی بجائے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٢) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: ((كَفَافًا)). [راجع:٢٤٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٣) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

[بخاري: ٥٤١٦، ٦٤٥٤؛ ابن ماجه: ٣٣٤٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ کی آل اور آپ ﷺ جب سے مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی (باوجود اس کے دین اور دنیا کی بادشاہت آپ ﷺ کو حاصل تھی اگر اللہ چاہتا تو تمام دنیا کی دولت آپ ﷺ کو مل جاتی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٤٤) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: مَا شَبِعَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

[ترمذی: ٢٣٥٧؛ ابن ماجه: ٣٣٤٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس میں ہے کہ تین دن سے زیادہ گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

(٧٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ. [بخاری: ٦٤٥٥]

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت محمد ﷺ کی آل دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٤٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَّا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَآءُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٠) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ: اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ. [ابن ماجه: ٤١٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو آگ سلگاتے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِيْ رَفِّيْ مِنْ شَيْءٍ يَّاْكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِّيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهٗ فَفَنِيَ.

[بخاری: ٣٠٩٧، ٦٤٥١؛ ابن ماجه: ٣٣٤٥]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اور میں اسی کو کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دن گزر گئے میں نے ان کو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٥٢) عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! يَا ابْنَ اُخْتِيْ! اِنْ كُنَّا

عروہ سے روایت ہے، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں اللہ کی قسم! اے بھانجے میرے! ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیسرا۔ دو

لَنَنظُرُ اِلَی الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِی شَهْرَیْنِ وَمَا اُوْقِدَفِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ: قُلْتُ: یَا خَالَةُ! فَمَا کَانَ یُعَیِّشُکُمْ؟ قَالَتْ: الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَکَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَکَانُوْا یُرْسِلُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَیَسْقِیْنَاهُ.

مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا: اے خالہ! پھر تم کیا کھاتیں؟ انہوں نے کہا: کھجور اور پانی۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ہمسائے تھے ان کے جانور تھے دودھ والے۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ﷺ ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۵۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّزَیْتٍ فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ.

[بخاری: ۲۰۶۷]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ ﷺ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبارہ۔" (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۵۴) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [بخاری: ۵۳۸۳، ۵۴۴۲]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۵۵) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ: الْمَاءِ وَالتَّمْرِ. [راجع:۷۴۵۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۵۶) عَنْ سُفْیَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهِمَا عَنْ سُفْیَانَ: وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ. [راجع:۷۴۵۴]

سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۵۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا اَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَهٗ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا. [ترمذی: ۲۳۵۸؛ ابن ماجہ: ۳۴۵۴]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے دنیا سے۔

○ ○ ○ ○

(۷۴۵۸) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِهٖ مِرَارًا یَقُوْلُ: وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِیُّ

ابو حازم سے روایت ہے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کبھی

اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا. [راجع:٧٤٥٧]

تین دن پے در پے گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے دنیا سے۔

(٧٤٥٩) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ. وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ: بِهٖ. [ترمذی:٢٣٧٢]

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: کیا تم نہیں کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو۔ میں نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو دیکھا ہے ان کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٠) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ. [راجع:٧٤٥٩]

سماک سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں سے راضی نہیں ہوتے۔

(٧٤٦١) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ. [ابن ماجه: ٤١٤٦]

سماک بن حرب سے روایت ہے، کہ میں نے سنا نعمان کو خطبہ پڑھتے ہوئے، وہ کہتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سارا دن بے قرار رہتے بھوک سے۔ آپ ﷺ کو خراب کھجور نہ ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

(٧٤٦٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ: اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ.

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا: کیا ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں۔ عبداللہ نے کہا: تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے۔ وہ بولا: ہاں۔ عبداللہ نے کہا: تیرا گھر ہے۔ جس میں تو رہتا ہے۔ وہ بولا: ہاں عبداللہ نے کہا: تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبداللہ نے کہا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٣) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! [اِنَّا] وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَّا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطٰنِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ

ابو عبدالرحمان نے کہا: تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابو محمد! اللہ کی قسم ہم کو کوئی چیز میسر نہیں، نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبداللہ نے کہا: تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مہاجرین محتاج مال داروں سے چالیس

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)). قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

برس پہلے (جنت میں) جائیں گے۔'' وہ بولے: ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلٰى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَّدْخُلُ بَاكِيًا.

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے۔

(٧٤٦٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ: ((لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی چیخ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا: ''(غزوۂ تبوک میں اس قوم کے گھر ادھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (اللہ کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہیں ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو تم کو وہ عذاب آ لگے جو ان پر آیا تھا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٦٥) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا. [بخاري: ٣٣٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہ عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٦) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُّهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اترے حجر میں۔ (یعنی ثمود کے ملک میں) انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح علیہ السلام کی۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جائے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا جائز ہے۔ (انتہیٰ)

(٧٤٦٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ. [بخاری:٣٣٧٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ.

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت کا بیان۔

(٧٤٦٨) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ]۔ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ۔: وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)). [بخاری: ٥٣٥٣، ٦٠٠٦، ٦٠٠٧؛ ترمذی: ١٩٦٩؛ ابن ماجه: ٢١٤٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بیواؤں کے لیے کمائے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا: جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ کا ناغہ نہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٦٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْلِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر ہو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔“ اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ.

باب: مسجد بنانے کی فضیلت۔

(٧٤٧٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ ﷺ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا۔ قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ۔ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِيْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ: ((بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). [راجع: ١١٨٩، ١١٩٠]

عبید اللہ خولانی سے روایت ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص بنائے ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بنائے کہ دونوں مسجدیں اجاڑ ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بنا دے گا جنت میں۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٧١) عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ

محمود بن لبید سے روایت ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا۔ لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں

ذَالِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَدَعَهُ اِلٰى هَيْئَتِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِى الْجَنَّةِ مِثْلَهُ)).

[راجع: ۱۱۸۹، ۱۱۹۰]

رہے (جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی) انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“

○ ○ ○ ○

(۷۴۷۲) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِهِمَا: ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ)). [راجع: ۱۱۸۹، ۱۱۹۰]

ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب۔

(۷۴۷۳) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِىْ سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِىْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِىْ حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِىْ سَمِعَ فِى السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! لِمَ سَاَلْتَنِىْ عَنِ اسْمِىْ قَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِى السَّحَابِ الَّذِىْ هٰذَا مَاءُهُ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِىْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلاں کے باغ کو سینچ دیں (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبالب ہوگئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ اس نے باغ والے مرد سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: فلاں نام ہے، وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا: اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا: میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلاں کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا۔ باغ والے نے کہا: جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہوگا۔ ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا۔“ (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں، ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برستا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٤) عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((وَاَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِيْنَ وَالسَّائِلِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سائلوں اور مسافروں میں صرف کروں گا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الرِّيَاءِ .

باب: ریا اور نمائش کی حُرمت۔

(٧٤٧٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اس کو اور اس کے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔'' (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے۔ اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو۔'' (دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهِ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلائے گا۔'' (یعنی صرف ثواب دکھلائے گا پر ملے گا کچھ نہیں تا کہ صرف حسرت ہی حسرت ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٧) عَنْ جُنْدُبِ الْعَلَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يُّسَمِّعْ يُّسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُّرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ)).

[بخاري: ٦٤٩٩؛ ابن ماجه: ٤٢٠٧]

جندب علقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا اللہ بھی اس کو دکھلائے گا۔'' (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھائے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھلائے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک کے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٧٨) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم . [راجع: ٧٤٧٧]

سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

(٧٤٧٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرَهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ. [راجع: ٧٤٧٧]

(٧٤٨٠) عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٧٤٠٢]

ولید بن حرب سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ .

باب: زبان کو روکنے کا بیان۔

(٧٤٨١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [بخاری: ٦٤٧٧؛ ترمذی: ٢٣١٤]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا: ''بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتنا اترتا جاتا ہے مشرق سے مغرب تک۔'' (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ اللہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے)

(٧٤٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [راجع: ٧٤٨١]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔''

بَابُ عُقُوْبَةِ مَنْ يَّأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَفْعَلُهٗ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهٗ .

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

(٧٤٨٣) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قِيْلَ لَهٗ: اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهٗ؟ فَقَالَ: أَتَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهٗ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ؟ وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَلَّمْتُهٗ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ مَا دُوْنَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَّا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهٗ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! مَالَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى

اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا: تم حضرت عثمان ؓ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا۔ میں تم کو سناؤں اللہ کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تھیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی وہ ان کو لیے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیستا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھا ہوں گے اس سے پوچھیں گے اے فلاں! کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا

عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى قَدْ كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ)). [بخاري: ٣٢٦٧، ٧٠٩٨]

تھا؟ وہ کہے گا: میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کو بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔"

○ ○ ○ ○

(٧٤٨٤) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيْمَا يَصْنَعُ؟ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٧٤٨٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سَتْرَ نَفْسِهِ.

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے۔

(٧٤٨٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافَاةٌ اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ! قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيْتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)) قَالَ زُهَيْرٌ: ((وَاِنَّ مِنَ الْهِجَارِ)). [بخاري: ٦٠٦٩]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے: اے فلانے! میں نے گزشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا، رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا۔ صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ پوشیدہ گناہوں کو لوگوں پر ظاہر کرنا ایسا سخت کبیرہ گناہ ہے کہ معاف نہ ہو گا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں کہ صاحب جس کا اللہ سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضروری ہے؟ سو غلط سمجھے ہیں کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا البتہ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اس نے بے حیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفۃ الاخیار)

بَابُ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ.

باب: چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت۔

(٧٤٨٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ وہ بولا کہ اس نے چھینکا تو آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا

عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا حَمِدَاللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)) . [بخاري: ٦٢٢١، ٦٢٢٥؛ ابو داود: ٥٠٣٩؛ ترمذی: ٢٧٤٢؛ ابن ماجه: ٣٧١٣]

اور آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ تعالیٰ کا شکر نہ کیا۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی۔ اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی رحمہ اللہ کے اور اکثر علما کے نزدیک سنت ہے۔

(٧٤٨٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ٧٤٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٤٨٨) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ فِيْ بَيْتِ ابْنَةِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِيْ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى اُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَآءَهَا قَالَتْ: عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِيْ فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ: اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَاللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ)).

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا۔ پہلے حضرت حسن کے نکاح میں تھیں، جب انہوں نے طلاق دے دی تو ابو موسیٰ نے ان کے ساتھ نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمك اللّٰه نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا جب ابو موسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا: میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا۔ ابو موسیٰ نے کہا: تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمدللہ نہیں کہا، اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمدللہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے (یعنی الحمدللہ کہے) تو اس کو جواب دو جو الحمدللہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٨٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ: [لَهٗ] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ)). [ابو داود: ٥٠٣٧؛ ترمذی: ٢٧٤٣؛ ابن ماجه: ٣٧١٤]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے چھینکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یرحمك اللّٰه۔“ پھر وہ چھینکا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو زکام ہو گیا۔“

○ ○ ○ ○

(٧٤٩٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو

[ترمذی:٢٧٠]

(٧٤٩١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهٖ عَلٰی فَمِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ)).

[ابوداود: ٥٠٢٦، ٥٠٢٧]

سکے۔'' (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے۔'' (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

(٧٤٩٢) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیُمْسِكْ بِیَدِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ)). [راجع:٧٤٩١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٤٩٣) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ)). [راجع:٧٤٩١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے۔'' (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز میں بھلانے کے لیے)

(٧٤٩٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَعَبْدِالْعَزِیْزِ.

[راجع: ٧٤٩١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَةٍ.

باب: متفرق حدیثوں کا بیان۔

(٧٤٩٥) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)).

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔''

بَابٌ فِی الْفَاْرِ وَاَنَّهٗ مَسْخٌ.

باب: چوہوں کے بیان میں اور وہ مسخ شدہ ہیں۔

(٧٤٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَاْرَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ؟))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں۔'' (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو مسخ ہوئے

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَعْبًا فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ ذَالِكَ مِرَارًا قُلْتُ: أَأَقْرَأُ التَّوْرٰةَ؟ قَالَ اِسْحٰقُ فِىْ رِوَايَتِهٖ: ((لَانَدْرِىْ مَا فَعَلَتْ)).

[بخاری: ۳۳۰۵]

تھے اگر چہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ میں نے کہا: ہاں۔ پھر انہوں نے پوچھا، پھر پوچھا: کئی بار پوچھا: میں نے کہا: کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہو گی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۴۹۷) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اَلْفَأْرَةُ مَسْخٌ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهٗ وَيُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُهٗ)) فَقَالَ لَهٗ كَعْبٌ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَفَاُنْزِلَتْ عَلَىَّ التَّوْرٰةُ ؟.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چوہا آدمی ہے جو مسخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ .

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

(۷۴۹۸) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَايُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)). [بخاری: ۶۱۳۳؛ ابوداود: ۴۸۶۲؛ ابن ماجہ: ۳۹۸۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنگ نہیں لگتا (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاملہ میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جرب المُجَرَّبِ حلت به الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعض نے کہا: یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اسکو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ ﷺ کو نہ ستائے لیکن اس نے رہائی کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی۔ پھر پکڑا گیا۔ اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی۔ تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام ابا غرہ تھا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۴۹۹) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ الْمُؤْمِنُ اَمْرُهٗ كُلُّهٗ خَيْرٌ

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن کے ہر معاملے

میں خیر ہی خیر ہے۔

(٧٥٠٠) عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ)).

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ اِذَا كَانَ فِيْهِ اِفْرَاطٌ وَّخِيْفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوْحِ.

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت۔

(٧٥٠١) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَّادِحًا صَاحِبَهٗ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ۔ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ۔ كَذَا وَكَذَا)). [بخاری:٢٦٦٢، ٦٠٦١، ٦١٦٢؛ ابوداود: ٤٨٠٥؛ ابن ماجه: ٣٧٤٤]

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہائے! تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔ اپنے بھائی کی گردن کاٹی۔'' کئی بار! آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔ ''جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے: میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام مسلم رحمہ اللہ نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کی ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت تب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ انتہیٰ۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں۔ ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو لائق نہیں ان کی زبان پر اللہ کی پھٹکار اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط و خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

(٧٥٠٢) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر

ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ)) مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذَاكَ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا)).

[راجع: ۷۵۰۱]

آیا۔ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہائے! تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی۔“ کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے: میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا۔“ (یعنی معلوم نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسا ہے کیونکہ یہ علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں یا جس کو اللہ بتلائے)۔

○ ○ ○ ○

(۷۵۰۳) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ: مَا مِنْ رَّجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ.

[راجع: ۷۵۰۱]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

○ ○ ○ ○

(۷۵۰٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ)). [بخاری: ۲٦٦۳، ٦۰٦۰]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو۔“

○ ○ ○ ○

(۷۵۰۵) عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

[ترمذی: ۲۳۹۳؛ ابن ماجہ: ۳۷٤۲]

ابو معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا: حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقۃً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے یا نا امید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۵۰٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصَا فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَاشَاْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ

ہمام بن حارث سے روایت ہے، ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا۔ مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ موٹے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنکریاں ڈالنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مقداد! تم کو کیا ہوا؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر خاک ڈالو۔“

التُّرَابَ)). [ابو داود:٤٨٠٤]

(٧٥٠٧) عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع:٧٥٠٦]

مقداد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

بَابُ مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ.

باب: کوئی چیز بڑے کو دینے کے بیان میں۔

(٧٥٠٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے۔'' (معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنی چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے)۔

بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيْثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ.

باب: حدیث مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنا اور علم کو لکھنے کے بیان میں۔

(٧٥٠٩) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ: اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ! اسْمَعِيْ يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ! وَعَائِشَةُ تُصَلِّيْ فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى هٰذَا وَمَقَالَتِهِ اٰنِفًا؟ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ.

[راجع:٦٣٩٩]

عروہ سے روایت ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے: اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی! سن اے حجرہ والی! اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا: تم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اس کو چاہتا تو گن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں)۔

(٧٥١٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ۔ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ: مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

[ترمذی:٢٦٦٥]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو مٹا دے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ اکثر نے اس کو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا۔ اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت ﷺ نے ابوشاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوۃ کی۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔ اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے۔ اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ ﷺ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ ﷺ نے اجازت دی کتابت کی اور بعض نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

بَابُ قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغُلَامِ.

باب: اصحاب الاخدود کا قصہ۔

فائدہ: اُخدود کے معنی خندق اور اس کی جمع اخاوید، قرآن میں سورۂ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ﴾ اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

(٧٥١١) عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَيْ بُنَيَّ! اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا۔ اس کو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا: جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہہ دیا کر کہ جادوگر نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا: الٰہی! اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اس سے یہ حال کہا۔ وہ بولا: بیٹا! تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا رتبہ یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آزمایا جائے گا پھر اگر تو آزمایا جائے تو میرا نام نہ بتلانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا

عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّي قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ: رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيئَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: أَيْ بُنَيَّ! قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيئَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيئَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ! مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا

علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو اچھا نہیں کرتا، اچھا کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو اچھا کر دے گا وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا۔ اللہ نے اس کو اچھا کر دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے کہا: تیری آنکھ کس نے روشن کی؟ مصاحب بولا: میرے مالک نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ مصاحب نے کہا: میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا بلایا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا: اے بیٹا! تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ بولا: میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا اللہ اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب پکڑا ہوا آیا۔ اس سے کہا گیا: اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا۔ بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔ اس کی چندیا پر بھی آرہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا۔ پھر وہ لڑکا بلایا گیا۔ اس سے کہا: اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا، بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جا کر چوٹی پر چڑھاؤ۔ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھو: اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر۔ نہیں تو اس کو دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا۔ لڑکے نے دعا کی الٰہی! تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا: تیرے ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔ پھر بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس کو لے جاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لے جاؤ۔ اگر اپنے دین سے پھر

بِهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَآءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ وَاللّٰهِ! نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْقِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى جَآءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمَّهْ! اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ)).

[ترمذی: ۳۳۴۰]

جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا: الٰہی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر سے بچائے۔ وہ ناؤ الٹی ہو گئی اور لڑکے کے سب ساتھی ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تو مجھ کو نہ مار سکے گا یہاں تک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا: تو سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مار۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا: اللہ کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا۔ اور لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا: ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی نے بادشاہ سے کہا: جس چیز سے تو ڈرتا تھا اللہ کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے کا۔ پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا: جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ اسکا ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر تو سچے دین پر ہے۔‘‘ (تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے)۔

بَابُ حَدِيْثِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ الطَّوِيْلُ وَقِصَّةِ اَبِي الْيَسَرِ .

(٧٥١٢) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يَّهْلِكُوْا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَّهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ وَعَلٰى اَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ وَعَلٰى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: يَا عَمِّ! اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ سَفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ قَالَ: اَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ: ثَمَّ هُوَ؟ قَالُوْا: لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَّهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ اَبُوْكَ؟ قَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ اَرِيْكَةَ اُمِّيْ فَقُلْتُ: اخْرُجْ اِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّيْ؟ قَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ خَشِيْتُ وَاللّٰهِ! اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ وَاَنْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ! مُعْسِرًا قَالَ: قُلْتُ: آللّٰهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قُلْتُ: آللّٰهِ! قَالَ اَللّٰهِ! قَالَ قُلْتُ: آللّٰهِ! قَالَ: اَللّٰهِ! قَالَ فَاُتِيَ بِصَحِيْفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ قَالَ: فَاِنْ وَجَدْتَّ قَضَاءً فَاقْضِنِيْ وَاِلَّا اَنْتَ فِيْ حِلٍّ فَاَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا

باب: جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث اور قصہ ابی الیسر کا بیان۔

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مر جائیں۔ (یعنی انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابوالیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گٹھا لیے ہوئے تھا اور ابوالیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) ان کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنی میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے ان سے کہا: اے چچا! تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے: ہاں میرا قرض آتا تھا فلاں پر جو فلاں کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ میں سے۔ میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام کیا، اور پوچھا: وہ شخص کہاں ہے؟ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولا: تمہاری آواز سن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور کہا: اے فلاں! باہر نکل۔ میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ نکلا۔ میں نے کہا: تو مجھ سے چھپ کیوں گیا؟ وہ بولا: اللہ کی قسم میں جو تم سے کہوں گا، جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا اللہ کی قسم کہ تم سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہ ﷺ کے اور میں اللہ کی قسم محتاج ہوں۔ میں نے کہا: سچ اللہ کی قسم تو محتاج ہے۔ وہ بولا: اللہ کی قسم میں نے کہا: اللہ کی قسم وہ بولا: اللہ کی قسم۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم۔ وہ بولا: اللہ کی قسم پھر اس کا تمسک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور کہا: اگر تیرے پاس روپیہ آئے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں

اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ))۔

نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا، ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں رکھے گا۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(۷۵۱۳) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ اَنَا: يَا عَمِّ! لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ اَوْ اَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ! بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ بَصُرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمِعَ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهُ مِنْ مَّتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

عبادہ نے کہا: میں نے ان سے کہا: اے چچا! تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے گا۔ ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: یا اللہ! برکت دے اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اس کو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لے۔''

(۷۵۱٤) ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! اَتُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا: اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِيْ يَدِهِ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ)) قَالَ: فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟)) قَالَ: فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّكُمْ

عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس ان کی مسجد میں آئے وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں لوگوں کی گردنوں پر سے گزرا یہاں تک کہ ان کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا میں نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا: میں نے یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے۔ رسول اللہ ﷺ ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپ ﷺ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔'' ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ

يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ؟)) قُلْنَا: لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ)) فَقَالَ: ((اَرُوْنِيْ عَبِيْرًا)) فَثَارَ فَتًى مِّنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِخَلُوْقٍ فِيْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ: جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ.

تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے۔'' ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟'' ہم نے کہا: کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے نماز میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے۔'' (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی جہت جس کو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے۔ اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لے پھر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا: ''میرے پاس خوشبو لاؤ۔'' ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٥) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهٗ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَّهٗ فَاَنَاخَهٗ فَرَكِبَهٗ ثُمَّ بَعَثَهٗ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهٗ: شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهٗ؟)) قَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((انْزِلْ عَنْهُ فَلَا يَصْحَبْنَا مَلْعُوْنٌ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ)).

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ ﷺ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی۔ اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا۔ وہ انصاری بولا شأ (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) اللہ تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر۔'' وہ انصاری بولا: میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے۔ ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے۔'' (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٦) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور

اِذَا كَانَ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا؟)) قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّ رَجُلٍ مَّعَ جَابِرٍ؟)) فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْسَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَاْذَنَانِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ فَشَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِيْ وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَيْدِيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَالَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَاجَابِرُ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی پیئے اور ہم کو بھی پلائے گا۔“ جابر نے کہا: میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ شخص آگے جائے گا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے؟“ تو جبار بن صخر اُٹھے خیر ہم دونوں آدمی کنویں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی۔ بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ ﷺ دکھلائی دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو۔“ (مجھ کو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا۔ اس نے پانی پیا پھر آپ ﷺ نے اس کی باگ کھینچی اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا۔ پھر آپ ﷺ اس کو الگ لے گئے اور بٹھا دیا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا اس میں سے۔ میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ ﷺ نے وضو کیا تھا میں نے بھی وضو کیا۔ جبار بن صخر حاجت کے لیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ میرے بدن پر ایک چادر تھی۔ میں اس کو دونوں کناروں کو الٹنے لگا وہ چھوٹی ہوئی۔ اس میں پھندے لگے تھے۔ آخر میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے الٹے کیے پھر اس کو باندھا اپنی گردن سے۔ اس کے بعد میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر جبار بن صخر آئے۔ انہوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو گھورنا شروع کیا اور مجھ کو خبر نہیں۔ بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا: ”اے جابر!“ میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں

وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلىٰ حِقْوِكَ)).

کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔"

(٧٥١٧) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا [فِي] كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِّنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ فَشَهِدْنَا لَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا.

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھرا تا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئی (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے) پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا۔ ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی۔ بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی۔ وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥١٨) سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَشَيْئًا يَّسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِيءِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ: ((انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَّمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ: ((الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ)) فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُّحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِيْ فَيَتَبَعِدَ وَقَالَ [محمد] بْنُ عَبَّادٍ: فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ.

پھر ہم چلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ ﷺ حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لے کر۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ آڑ نہ پائی۔ دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تھے۔ آپ ﷺ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی پھر فرمایا: "میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔" وہ آپ ﷺ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی ناک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا: "میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔" وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوا اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیچا بیچ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا: "دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔" وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوا اس ڈر سے کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور زیادہ دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوا ایک ہی بار، جو میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ تھوڑی دیر تک کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے۔ جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا: "اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے

فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ بِرَاْسِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ: ((يَا جَابِرُ! هَلْ رَاَيْتَ بِمَقَامِيْ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِيْ فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ)). قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ لِيْ فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِيْ ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَا عَتِيْ اَنْ يُّرَفَّهَ ذَاكَ عَنْهُمَا مَادَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ)).

دیکھا۔‘‘ جابر نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا تھا تو ایک ڈالی اپنی داہنی طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔‘‘ جابر نے کہا: میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا۔ وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی، پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف پھر آپ ﷺ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا: جو آپ ﷺ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں۔ ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٧٥١٩) قَالَ: فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ بِوَضُوْءٍ)) فَقُلْتُ: اَلَا وَضُوْءَ؟ اَلَا وَضُوْءَ؟ اَلَا وَضُوْءَ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابٍ لَّهٗ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ قَالَ: فَقَالَ لِيَ: ((انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِيْ اَشْجَابِهٖ مِنْ شَيْءٍ)) قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهٗ لَشَرِبَهٗ يَابِسُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم لشکر میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اے جابر! لوگوں میں پکارو، وضو کریں۔‘‘ میں نے آواز دی، وضو کرو۔ وضو کرو۔ وضو کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لٹکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اس کی مشک میں کچھ پانی ہے۔‘‘ میں گیا دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ پانی ہے اس کے منہ میں۔ اگر اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔‘‘ میں اس مشک کو لے آیا۔ آپ ﷺ اس کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے۔ اور کچھ کہتے جاتے تھے مجھے معلوم نہ ہوا کیا کہتے تھے پھر وہ

اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِيْ عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّيْ اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ ((اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهِ)) فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَّا اَدْرِيْ مَاهُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدِهِ ثُمَّ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ بِجَفْنَةٍ)) فَقُلْتُ: يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ! فَاُتِيْتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ: ((خُذْ يَا جَابِرُ! فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ)) فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: بِسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَوَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! نَادِ مَنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِمَاءٍ)) قَالَ: فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوْا قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَّهٗ حَاجَةٌ؟ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ فِي الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى.

مشک میرے حوالے کی اور فرمایا: ''اے جابر! آواز دے کہ قافلہ کا گھڑا لاؤ۔'' (یعنی بڑا ظرف پانی کا) میں نے آواز دی۔ وہ لایا گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس کو رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس گھڑے میں پھرایا اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا: ''اے جابر! وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے ڈال نا۔'' میں نے بسم اللہ کہہ کر وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ گھڑے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو۔'' (وہ آئے) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا: کوئی ایسا بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گھڑے میں سے اٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٠) وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ فَقَالَ: ((عَسَى اللّٰهُ اَنْ يُّطْعِمَكُمْ)) فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى دَآبَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَاَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ: فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهٗ مَا يُطَاْطِئُ رَاْسَهٗ. [ابن ماجه:٤١٩٢]

اور لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے بھوک کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلا دے۔'' پھر ہم دریا کے کنارے پر آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا۔ ہم نے اس کے کنارے پر آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں اور فلاں اور فلاں پانچ آدمی اس کی آنکھ کے گولے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا) پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زین اس پر تھا وہ پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے کئی معجزے مذکور ہیں۔درختوں کا رام ہو جانا۔آپ ﷺ کے ساتھ چلنا،قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا۔پانی کا بڑھا دینا۔اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

بَابٌ فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ.

(٧٥٢١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ: جَاءَ أَبُوبَكْرٍ ﷺ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي: احْمِلْهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! نَمْ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ؟ يَا غُلَامُ! قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ لِي قَالَ: نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مِنْهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ: وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيْهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے: تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے میرے مکان تک میرے باپ نے بھی مجھ سے کہا: کجاوہ اٹھا لے،میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا: اے ابوبکر! مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف چلے مکہ سے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا۔اس کا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمائیں اس کے سایہ میں۔پھر میں نے وہاں کملی بچھائی۔بعد اس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ سو رہیے اور میں آپ ﷺ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا،جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا: اے لڑکے! تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا: میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا: تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا: ہاں ہے۔میں نے کہا: اس کا تھن صاف کر لے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا: میں نے براء بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے،جھاڑتے تھے)۔خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ

أَنْ أُوْقِظَهُ مِنْ نَّوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ: فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ؟)) فَقُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أُتِيْنَا فَقَالَ: ((لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا۔ أُرٰى۔ فَقَالَ: إِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَّا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ: وَوَفٰى لَنَا

اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پینے اور وضو کرنے کے لیے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور مجھے برا معلوم ہوا آپ ﷺ کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ ﷺ خود بخود جاگ اٹھے۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ دودھ پیجیے۔ آپ ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟'' میں نے کہا: آ گیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا) اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو کافروں نے پالیا۔ آپ ﷺ نے سراقہ پر بددعا کی۔ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی)۔ وہ بولا: میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے گا اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی۔ وہ چھٹ گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی (کافر) اس کو ملتا وہ یہ کہہ دیتا ادھر میں سب دیکھ آیا ہوں۔ غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: سراقہ نے بات پوری کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چار توجیہیں کی ہیں: ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جس کو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ مضطر تھے۔ اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں۔

(٧٥٢٢) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرٰى أَبُوْبَكْرٍ مِنْ أَبِيْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَدِرْهَمًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ: عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: فَلَمَّا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّخَلِّصَنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَأُعَمِّيَنَّ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے، تم اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ ﷺ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کا حال چھپاؤں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے ایک تیر آپ ﷺ لیتے جایئے اور آپ ﷺ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ ﷺ جو حاجت ہو ان میں

عَلٰى مَنْ وَّرَائِي وَهٰذِهٖ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِّنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ)) فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوْا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ)) فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ: يَامُحَمَّدُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَامُحَمَّدُ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ .

سے لیجیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے۔لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ ﷺ کہاں اتریں (ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اتریں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں بنی نجار کے پاس اتروں گا۔“ وہ عبدالمطلب کے ننھیال کے لوگ تھے۔آپ ﷺ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر۔پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے: یا محمد! یارسول اللہ! یا محمد! یارسول اللہ!۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی۔تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔چوتھے استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحمی کی۔چھٹے استحباب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

بَابٌ فِيْ تَفْسِيرِ آيَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ.

باب: متفرق آیات کی تفسیر کے بیان میں۔

(٧٥٢٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ [سُجَّدًا] وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْلَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ)). [بخاری:٣٤٠٣، ٤٦٤١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حِطَّةٌ یعنی بخشش گناہوں کی۔ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حِطَّةٌ کے بدلے کہنے لگے: حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ یعنی دانہ بالی میں۔'' (ایک روایت میں ہے حطة فی شعرة کہنے لگے)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [بخاری:٤٩٨٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ ﷺ کی۔ اور جس دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

(٧٥٢٥) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ: اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَا تَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ اُنْزِلَتْ. اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ: اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا يَعْنِيْ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾.

طارق بن شہاب سے روایت ہے، یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ ہم لوگوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ سورۂ مائدہ میں ''یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام دین تمہارے لیے پسند کیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ﷺ ٹھہرے ہوئے تھے

[بخاری: ٤٥، ٤٤٠٧، ٤٦٠٦، ٧٢٦٨؛ ترمذی: ٣٠٤٣؛ نسائی: ٣٠٠٢، ٥٠٢٧]

عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس دن جمعہ تھا، جمعہ بھی عید ہے)

(٧٥٢٦) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ: لَوْعَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ لَا تَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ والسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ. [راجع:٧٥٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہ آیات مزدلفہ کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آ گیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے عرفات میں۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٢٧) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَ: يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُ وْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ: وَاَيُّ اٰيَةٍ؟ قَالَ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [٥/ المائدہ: ٣] فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ والْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ. [راجع:٧٥٢٥]

طارق بن شہاب سے روایت ہے، ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ آخر تک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔ یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٨) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ ؓ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ [٤/ النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ! هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهٖ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا

عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت کا مطلب پوچھا (سورۂ نساء کے شروع میں)۔ یعنی اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو دو دو تین تین چار چار۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے! یہ ہے کہ یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں (یعنی پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو اس کے مال میں (مثلاً چچا کے

وَجَمَالُهَا فَيُرِيْدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُّقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيْهَا غَيْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَاطَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۚ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾. [٤/ النساء: ١٢٧] قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ الْاٰيَةُ الْاُوْلَى الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْهَا: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾.

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَّنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتٰمَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ . [بخاری: ٢٤٩٤، ٥٠٦٤؛ ابوداود: ٢٠٦٨؛ نسائی: ٣٣٤٦]

مال میں) پھر اس ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے لیکن اس کے مہر میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر دینے پر راضی ہو اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگوں نے یہ آیت اترنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ سے ان لڑکیوں کے باب میں پوچھا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ آخر تک (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں تو کہہ: اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں جن کا تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو کتاب پڑھے جانے سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہوا ان کو اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٢٩) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيْلَاتِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْمَالِ وَالْجَمَالِ. [بخاری: ٢٤٩٤، ٤٥٧٤]

(٧٥٣٠) عَنْ عَائِشَةَ ﵂ فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰی﴾ قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِی الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْيَتِيْمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُوْنَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَا لَهَا فَيُضِرُّ بِهَا وَيُسِیْءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ يَقُوْلُ: مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِیْ تُضِرُّ بِهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب میں انصاف کرنے سے۔'' یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال بھی ہو اور کوئی اسکی طرف سے جھگڑنے والا سوائے اس کی ذات کے نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دے اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا: اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کرو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کرلے گی اس کا مال دے دو)۔

(٧٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ ﵂ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَا يُتْلٰی عَلَيْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ يَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَاتُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِی الْيَتِيْمَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِیْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِیْ مَالِهٖ فَيَعْضُلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ.

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں۔'' یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اسکا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے گا، آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے اور نہ کسی سے کرنے دے۔

(٧٥٣٢) عَنْ عَائِشَةَ ﵂ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ط قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ﴾ الْاٰيَةَ قَالَتْ: هٰذِهِ الْيَتِيْمَةُ الَّتِیْ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُوْنَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِیْ مَالِهٖ حَتّٰی فِی الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِیْ اَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِیْ مَالِهٖ فَيَعْضُلُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ﴾ آخر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی پھر وہ اس سے نکاح کرنا چاہے اور نہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

(٧٥٣٣) عَنْ عَائِشَةَ ﵂ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ج﴾

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ آیت: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (سورۃ

[٤/ النساء:٦] قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ الَّذِىْ يَقُوْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ.

نساء کے شروع میں) یعنی "جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھائے۔" اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھائے (اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھائے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٣٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِىْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ج وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ج﴾ قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِيْ وَلِيِّ الْيَتِيْمِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ٢٧٦٥]

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٥) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

[بخاري: ١٢١٢، ٤٥٧٥]

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِىْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [٣٣/ الاحزاب: ١٠] قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

[بخاري: ٤١٠٣]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "(سورۂ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے" آخر تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کا فروں پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

(٧٥٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ [٤/ النساء: ١٢٨] الْاٰيَةَ قَالَتْ: اُنْزِلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ: لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ. فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ. [بخاري:٥٢٠٦]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، یہ آیت (سورۂ نساء میں) ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا﴾ آخر تک یعنی "اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس میں۔" اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اس کے پاس رہے اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے (اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے: مجھ کو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٣٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِىْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی آیت کے باب میں ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ﴾ آخر تک کہا: یہ آیت اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اسکے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت

فَلَعَلَّهُ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهُ: اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَأْنِيْ.

کی اولاد نہ ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دے اس کو اپنے باب میں۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٣٩) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا ابْنَ اُخْتِيْ! اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوْهُمْ.

عروہ سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے بھانجے میرے! حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے لیے، انہوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ مراد اہل مصر ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٤٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(٧٥٤١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ﴾ فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ: لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَانَسَخَهَا شَيْءٌ.

[بخاري: ٤٥٩٠، ٤٧٦٣؛ ابوداود: ٤٢٧٥؛ نسائي: ٤٠١١، ٤٨٧٩]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے اختلاف کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصداً اس کا بدلہ جہنم ہے آخر تک (یہ آیت سورۂ نساء میں ہے) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ آیت آخر میں اتری اور اس کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے (اوپر گزر چکا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصداً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا جمہور علما اس کے خلاف میں ہیں وہ کہتے ہیں آیت میں سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا پر ضروری نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٤٢) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ: نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ: اِنَّهَا لَمِنْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ.

[راجع: ٧٥٤١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٤٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا﴾ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھو ان دونوں آیتوں کے متعلق ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ آخر تک۔ میں نے پوچھا: انہوں نے کہا: یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [٢٥/ الفرقان: ٦٨] قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ.

[بخاری: ٣٨٥٥، ٤٧٦٤، ٤٧٦٥، ٤٧٦٦؛ ابوداود: ٤٢٧٣؛ نسائی: ٤٠١٣، ٤٨٧٨]

معبود نہیں پکارتے ،اور جو جان اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے) اس کے بعد یہ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے۔'' یہ آیت سورۂ فرقان میں ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے مخالف ٹھہری) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن کو قصداً مارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی ۔البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی ۔اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٤٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِمَكَّةَ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿مُهَانًا﴾ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: وَمَا يُغْنِيْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ [٢٥/ الفرقان: ٧٠] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ ﴿مُهَانًا﴾ تک مکہ میں اتری مشرکوں نے کہا: پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ؟ ہم نے تو اللہ کیساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کیے تب اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ اخیر تک یعنی جو ایمان لائے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٤٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا [قَالَ]: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ: هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا﴾ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ: فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ﴾.

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں ۔میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورۂ فرقان میں ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ آخر تک جس کے بعد یہ ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ﴾ کیوں کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت مکی ہے اور اس کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

[بخاری: ٤٧٦٢؛ نسائی: ٤٠١٢، ٤٨٨٠]

(٧٥٤٦) عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُوْنُ: تَدْرِيْ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ نَزَلَتْ جَمِيْعًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ إِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ: صَدَقْتَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَيُّ سُوْرَةٍ وَلَمْ يَقُلْ: آخِرَ.

○ ○ ○ ○

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو جانتا ہے کہ آخری سورت قرآن کی جو ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا: ہاں: ﴿اِذَاجَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو نے سچ کہا۔

(٧٥٤٧) عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: اٰخِرُسُوْرَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيْدِ: وَلَمْ يَقُلْ: ابْنُ سُهَيْلٍ.

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٧٥٤٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: لَقِيَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [٤/ النساء: ٩٤] وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: اَلسَّلَامَ.

[بخاری: ٤٥٩١؛ ابوداود: ٣٩٧٤]

○ ○ ○ ○

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا: السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری: ”مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے۔“ (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعض نے سلم پڑھا (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

(٧٥٤٩) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَتِ الْاَنْصَارُ إِذَا حَجُّوْا فَرَجَعُوْا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوْتَ إِلَّا مِنْ ظُهُوْرِهَا قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذَالِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا﴾.

[بخاری:١٨٠٣]

○ ○ ○ ○

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھ کر) ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورۂ بقرہ میں) ”یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ۔“ اخیر تک۔

بَابٌ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”کیا وقت نہیں آیا ان کے لیے جو ایمان لائیں کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے“ کے بیان میں۔

(٧٥٥٠) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: مَاكَانَ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت

بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [٥٧/ الحديد: ١٦] إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ.

سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا﴾ آخر تک یعنی "کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر، چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورۂ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت" کے بیان میں۔

(٧٥٥١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ: مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلٰى فَرْجِهَا وَتَقُولُ: الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾. [٧/ الاعراف: ٣١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی: کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا ڈالتی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی: آج کھل جائے گا سب یا بعض پھر جو کھل جائے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ واہیات رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ "یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔"

بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: "اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے۔"

(٧٥٥٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ: اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ﴾ لَهُنَّ ﴿غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.
[٢٤/ النور: ٣٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار اپنی لونڈی سے کہتا: جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ "مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے۔" (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کروائے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٧٥٥٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ [بْنِ سَلُولَ] يُقَالُ لَهَا: مُسَيْكَةُ وَأُخْرٰى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيدُهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں: ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیمہ تھا وہ دونوں سے جبراً زنا کراتا۔ انہوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے۔ تب یہ آیت اتری۔ ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ﴾۔

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ۔نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس آیت میں جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے جبر اسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرنا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں ایک روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تھیں۔ معادہ، مسیکہ، امیمہ، عمری، اروی، اور قتیلہ، اور وہ ان سب کو جبراً خرچی پر چلاتا۔

بَابٌ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ”یہ لوگ جن میں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ۔“

(٧٥٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ﴾ [١٧/ الاسراء:٥٧] قَالَ: نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوْا وَكَانُوْا يُعْبَدُوْنَ فَبَقِيَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عَلٰى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ اَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ. [بخاری:٤٧١٤، ٤٧١٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (کہ یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل کی) ”جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں (عبداللہ نے) کہا: جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہوگئی اور پوجا کرنے والے ویسے ہی ان کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہوگئی (یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ: كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْاِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (یہ آیت سورۂ بنی اسرائیل میں ہے) ”وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں۔“ اس وقت اتری کہ بعض آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہوگئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ آیت اتری: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ﴾ آخر تک۔

(٧٥٥٦) عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع:٧٥٥٤]

سلیمان سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٥٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّوْنَ

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

وَالْاِنْسُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَنَزَلَتْ: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾. [١٧/ الاسراء: ٥٧]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ وَالْاَنْفَالِ وَالْحَشْرِ.

باب: سورۂ براءۃ ،سورۂ انفال اور سورۂ حشر کے بیان میں۔

(٧٥٥٨) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سُوْرَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ التَّوْبَةِ قَالَ: بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَازَالَتْ تَنْزِلُ: ﴿وَمِنْهُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ﴾ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنْ لَا يَبْقٰى مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ؟ قَالَ: تِلْكَ سُوْرَةُ بَدْرٍ قَالَ: قُلْتُ: فَالْحَشْرُ؟ قَالَ: نُزِلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ.

[بخاری: ٤٦٤٥، ٤٨٨٢، ٤٨٣، ٤٠٢٩]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۂ توبہ۔ انہوں نے کہا: توبہ وہ سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور فضیحت کرنے والی (کافروں اور منافقوں کی) اس سورت میں برابر اترتا رہا وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ یعنی لوگوں کے احوال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگ سمجھے کہ کوئی باقی نہ رہے گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں میں نے کہا: سورۂ انفال۔ انہوں نے کہا: وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں) میں نے کہا: سورۂ حشر۔ انہوں نے کہا: وہ بنی نضیر کے باب میں اتری۔

بَابٌ فِيْ نُزُوْلِ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ.

باب: شراب کی حرمت کے بیان میں۔

(٧٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ: مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ! اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيْهِ: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا.

[بخاری: ٤٦١٩، ٥٥٨١، ٥٥٨٨، ٥٥٨٨ تعلیقاً، ٧٣٣٨؛ ابوداود: ٣٦٦٩؛ ترمذی: ١٨٧٢]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے: جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں، جو، کھجور، انگور اور شہد سے۔ اور شراب وہ جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔ اس سے رد ہو گیا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور سے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں: اے لوگو! کاش! رسول اللہ ﷺ ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

○ ○ ○ ○

(٧٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ: أَيُّهَا النَّاسُ! وَدِدْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيْهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِيْ إِلَيْهِ: الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ الرِّبَا. [راجع:٧٥٥٩]

(٧٥٦١) عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ بِهٰذَاالإِسْنَادِبِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِيْ حَدِيْثِهِ: الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ: وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: الزَّبِيْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ. [راجع: ٧٥٥٩]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ﴾.

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ''یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں۔''

(٧٥٦٢) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ؓ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [٢٢/ الحج: ١٩] إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَّعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَا رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ. [بخاري: ٣٩٦٦، ٣٩٦٩، ٤٧٤٣؛ ٤٩٦٨، ابن ماجه: ٢٨٣٥]

ابوذر ؓ سے روایت ہے، وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورۂ حج میں) یعنی ''یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جولڑتے ہیں اپنے رب کے لیے۔'' اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارث ؓ اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

(٧٥٦٣) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ؓ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ. ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ. [راجع: ٧٥٦٢]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

یااللہ! میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جائیں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا، تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال، اولاد، صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتواں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ مکمل کرایا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) بے کھٹکے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ! اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرما لے۔ اور میری بھول چوک کو معاف فرما دے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد و توفیق سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ کروں۔ یا اللہ! مجھ کو بخش دے، میرے والدین، میرے بھائیوں، میرے عزیزوں، استادوں اور مشائخین کو۔ یا اللہ! مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں یا اللہ! برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں، اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں، یا اللہ! بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھپوایا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔

Sahih Muslim



www.minhajusunat.com